UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232163
UNIVERSAL
LIBRARY

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان بسجایه تعالے

زر کامل عیار

ترجمه

معیار الاشعار

مطبع منشی نولکشور میں بطبع مزین مقبول جہان ہوا

Checked 1965
Checked 1969
1952
CHECKED 1966

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و سپاس خدای عزوجل و نعت حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ نبی مرسل و منقبت شیر خدا علی مرتضی علیہ التحیۃ والثنا و محمدت ایمہ ہدی اراکین شریعت غرا کہتا ہی فقیر حقیر سید **مظفر علی** اسیر کہ درینولا اکثر دوستان صادق الولا اور آشنایان باصدق وصفا فقیر خانہ مین جمع ہوے اور بیشتر تذکرہ اشعار اردو اور ابیات فارسی کا اور مسائل علم عروض اور قوافی کا بایکدیگر رہا چنانچہ صحیفہ رشیقہ اعنی کتاب معیار الاشعار تصنیف عالم کامل فخر اماجد و اماثل رئیس الحکماء سند الکلماء محقق طوسی علیہ الرحمہ کہ اسی صناعت مین ہی اور اوسپر بعضے کملاے اصحاب خلت و براعت نے حواشی لکھے مولوی سعد اللہ صاحب نے حاشیہ لکھا ہے اور انصاف کو بالاے طاق رکھکر جابجا اعتراض کیا ہے اور شرح شیخ مہدی علی رکی مشتہر بہ ملک الشعرا کی بھی ہی بارہا صحبت مین پڑہا گیا بعضے مطالب اس حاشیہ اور شرح سے ذہن مین آئے اور معلوم ہوا کہ بعض مقامات کتاب کے صحت سے رہگئے ہین لہذا بہ تکلیف بعض احباب اور بمفاد فکان حقا علینا نصر المومنین احقر العباد نے مطالب مفیدہ اس عبارت اردو مین بطریق ترجمہ لکھے اور نام اسکا زر کامل عیار اردو ترجمہ معیار الاشعار

اور کہین کہین عبارت حاشیہ و شرح بھی بعینہ لکھدی اسلیے کہ دریافت کرنا اوسکا مبتدیونکو سہل ہو
اور جس جس مقام مین عبارت متن پیچیدہ اور حاشیہ و شرح مین بسبب عدم فہم کے خلاف واقع ہوگیا ہے
منتہیون پر حال اوسکا منکشف ہوجاے طرز تحریر یہہ ہے کہ میم اشارہ عبارت متن کا اور لے
عبارت اپنے ترجمے سے اور ح نشان عبارت حاشیہ کا اور شین علامت شرح کی وباللہ التوفیق
[illegible] الشاکرین والصلوٰۃ علیٰ محمد سید المرسلین وآلہ الطاہرین ت سب تعریفین ثابت ہین
[illegible] خدا یتعالے کے تعریفین شکر کرنے والون کی اور درود کاملہ نازل ہو اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے جو سردار انبیاے مرسل سے ہین اور اوپر اوسکی اولاد کے جو طاہر ہین معلوم ہو کہ حمد الشاکرین
مفعول مطلق سے اور منصوب اور حمد مین مقابلہ نعمت کا ضرور نہین ہے اور شکر مین مقابلہ نعمت کا
ضرور ہے پس جو حمد کہ بمقابلہ نعمت ہے البتہ افضل حمد ہے اور انسان نعمت آلہی سے کسی وقت خالی
نہین علی الخصوص وقت تالیف کہ قوت تالیف بھی عمدہ نعمت آلہی ہے حمد ستودن اور ستایش
اور صلوٰۃ دعا اور رحمت اور آمرزش اور آل بالمد فرزندان تینون لغت منتخب سے ہم اما بعد این مختصری
در علم عروض و قوافی شعر تازی و فارسی کہ بالتماس بعضی دوستان مرتب کردہ شد و آنرا معیار الاشعار
نام نہادہ آمد ت یہہ ایک رسالہ مختصر علم عروض اور علم قوافی شعر عربی و فارسی مین ہے کہ بالتماس
بعضے دوستون کے مرتب کیا گیا اور نام اوسکا معیار الاشعار رکھا عروض بالفتح نام ایک علم کا ہے جو
کہ ممیز ان شعر موزون اور نا موزون ہے منتخب سے اور عروض کر سول بمعنی معروض اوسکا
مخذوف یعنے معروض علیہ کسواسطے کہ اشعار کو اوس پر عرض کرتی ہین کہ موزون نا موزون سے
جدا ہو کذا فی القاموس اور وجہ تسمیہ عروض رسالہ سیفی وغیرہ رسالہ ہاے عروض مین بکثرت لکھی
ہین مگر بہتر سب سے یہی ہے جسکا ذکر ہوا اور قوافی جمع قافیہ اور قافیہ بمعنی از پی رونده ہے
اور اوسکو قفو سے لیا ہے بمعنی از پی رفتن جو بیشتر یہہ قافیہ پیچھے باقی الفاظ یا پیچھے اکثر باقی الفاظ کے
واقع ہوتا ہے گویا پیچھے اونکے جاتا ہے لہذا قافیہ نام رکھا اور باصطلاح مین عبارت ہے
اوس سب سے جو تکرار پاے الفاظ متشابہ الاواخر مین یا ایک لفظ متغایر المعانی مین اواخر مصاریع
یا ابیات کذا فی الغیاث اور رسالہ عطای و دیگر رسائل قافیہ اور معیار بالکسر پیمانہ و اندازہ و جانچنی
گرفتن زر و سیم و آلہ راست گرفتن ترازو منتخب اور کشف سے ہم و این مختصر مشتمل بر مقدمہ و دو [illegible]

مقدمہ در بیان ماہیت شعر و ذکر صناعتی کہ شعر را بدان تعلق باشد و آن سہ فصل ست **فصل اول** در حد شعر و تحقیق آن ست اور اس مختصر مین ایک مقدمہ اور دو فن ہین مقدمہ بیان ماہیت شعر مین اور ذکر صنائع مین کہ شعر سے تعلق رکھتے ہین اور تیسرے مین تین فصلین ہین فصل اول تعریف اور تحقیق شعر مین

مقدمہ بالضم میم و کسر دال مشدد پیش رونده ہے یا وہ مطلب جو پیشتر کہا جاے واسطے آسانی مطالب آیندہ کے کذا فی المدار و المؤید و المنتخب و الغیاث اور ماہیت بکسر ہا و تشدید تحتانی بمعنی حقیقت شی مستعمل ہے اور یہ مصدر جعلی ہے ترکیب شدہ اہل منطق اور اہل حکمت کا اور معنی لفظی ماہیت کی چیست این عنصر ہین مرکب یا موصولہ اور لفظ ہی سے بکسر ہا اور فتح یا ضمیر مونث واحد اور یا مشدد علامت جعل ہے اور تا مصدری مگر یا لفظ ہی بجہت اجتماع یا آت حذف ہوئی ہے کذا فی الغیاث اور صناعت بکسر اول پیشہ اور کام اور اصطلاح مین اطلاق اوسکا علم پر شائع ہے کذا فی الصراح و المنتخب و الکشف اور حد بفتح و تشدید دال حائل میان دو چیز اور نہایت اور کنارہ ایک چیز کا اور اصطلاح منطق مین تعریف شی بذاتیات جیسے کہ تعریف انسان کی بحیوان ناطق بخلاف رسم کے کہ وہ تعریف ہے بعرضیات جیسے کہ تعریف انسان کی بماشی ضاحک غیات سے **ہم** شعر نزد منطقیان کلام مخیل موزون باشد در عرف جمہور کلام موزون مقفے ست شعر نزدیک منطقیون کے کلام مخیل متمثل ہے اور عرف جمہور مین یعنی نزدیک شعرا کے کلام موزون جو موزون عروضی اور مقفے ہے کلام سخن گفتن و سخن منتخب سے اور مخیل خیال کردہ شدہ جس کو تخئیل ہو مقفے وہ کلام جو قافیہ رکھتا ہو اور معنی ان لفظون کے آیندہ متن مین مفصل مرقوم ہین ان حکمہ صاحب حاشیہ نے یہ شبہہ کیا ہے صحیح قولہ مخیل موزون باید دانست کہ وزن نزد منطقیان از امور مقصودہ بالذات نیست آرے از امور مقصودہ بالعرض ست کہ معین و مفید سخنوی از تخئیل باشد کہ مقصود

از تخییل شعر ست و بالعرض از دیگر احوال تم کلامہ اور صاحب شرح نے اوسکا جواب یون لکھا ہے شش
باید دانست کہ شعر جزوی از اجزای منطق ست زیرا کہ قیاس را از علم منطق بر پنج نوع قسمت کردہ اند و شعر ہم
جزوی از ہمان اجزای پنجگانہ ست و این بجہت مناسبت تخییل ست تم کلامہ پس کیفیت جواب کی ظاہر ہے
اس وجہ سے کہ یہہ عبارت خارج از بحث ہے اور اعتراض سے بالکل تعلق نہین رکھتی بہرکیف فقیر نے
اس باب مین قصہ مولوی عبدالرزاق صاحب کی خدمت مین لکھا اور مولوی صاحب موصوف نے جواب
اوسکا یون لکھہ بھیجا کہ فی الواقع شعر در اصطلاح منطقیین کلام مخیل کہ باعث انبساط نفس یا انقباض باشد
ہست پس مراد از لفظ موزون عرف عام یعنی دلچسپ گرفتہ نہ متعارف صرفیان و عروضیان پس این شبہہ
شبہہ محض ست و بس اور جناب سید علی محمد صاحب خلف الرشید جناب قبلہ و کعبہ مجتہد العصر و الزمان ادام اللہ فیوضہم
نے اس جگہہ یہہ عبارت تحریر فرمائی ہے کہ کبھی اطلاق تخییل کا اوس مقام پر ہوتا ہے کہ ایک شی انسان کے
خیال مین گزری چنانچہ یہہ معنی لغوی ہین اور کبھی تخییل سے یہہ مراد ہوتی ہے کہ اثر کرے سخن نفس مین
از روے انقباض یا انبساط کے چنانچہ یہہ معنی اصطلاحی ہین اور وزن کے معنے لغت مین معتدل کے بھی
آئے ہین چنانچہ کتاب مجمع البحرین مین تفسیر آیہ وافی ہدایہ وانبتنا فیہا من کل شی موزون لکھے ہین اور عرف عام
مین کہتے ہین قد موزون اور بنا بر اصطلاح جمہور شعرا کے ایک ہیات ہے تابع نظام حرکات و سکنات وغیرہ
کی چنانچہ انشاء اللہ تعالے معلوم ہوگا جب یہہ ممہد ہوا پس معلوم ہو کہ یہہ شبہہ جب ہوتا ہے کہ تخییل اور
وزن کے معنی اصطلاحی ہون اور اگر تخییل سے مراد معنی لغوی ہون اور موزون سے مراد معتدل اور معنی
تمام عبارت کے یہہ کہین کہ شعر بنا بر اہل منطق کے کلام مخیل یعنے خیال کردہ شدہ اور معتدل ہو جس مین
تطویل یا اخلال مضر نہو فہم مطالب مین اور یہہ کلام البتہ اثر کریگا نفس مین بہ انقباض یا بہ انبساط یا یہہ کہ
تخییل کے معنی اصطلاحی ہون مگر تجرید کرین اوس سے معانی کو بعد ازان اوس لفظ کو ذکر کرین کہ وہ دلالت کرے
اون معنون پر چنانچہ وتشعر تمنہ جلود الذین الایہ مین تجرید کی ہے پس بنا بر این اعتراض مذکور مرفوع اور
شبہہ مسطور مدفوع ہے فقال لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا فہم اور فقیر کے ذہن مین یہہ آتا ہے
کہ اس تکلف اور تاویل کی حاجت نہین شعر کے واسطے وزن ضرور ہے اور یہی وزن فارق ہے درمیان
نثر اور نظم کے ورنہ کلام مخیل دونون مین چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے ما علمناہ الشعر یعنی نیا سوختم پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را شعر نشک نہین کہ کلام خدا مین بھی شعر ہے مراد کلام موزون ہے اور منطقی کو

غرض اور بحث قضایا سے تخیلیہ سے ہی نظم ہو خواہ شعر مگر تعریف نظم اور شعر کی اوسکے نزدیک بھی علاحدہ علاحدہ ہے
نثر فقط کلام مخیل ہے اور نظم کلام مخیل موزون جو اہل عروض کے نزدیک ہے مگر بحث وزن سے کام اہل عروض کا
ہے نہ کام اہل منطق کا جیسا کہ مثلاً نغمہ جب ذکر اسکا علم فقہ مین ہوگا فقیہ کو غرض اور بحث اوسکی حلال اور
حرام مین ہوگی مگر جب تعریف نغمہ کی فقیہ سے پوچھیے وہی تعریف نغمے کی کریگا جو اہل موسیقی نے کی ہے
اگرچہ اوسکو غرض اور بحث اوس سے نہین ہے وہ کام اہل موسیقی کا ہے پس محقق علیہ الرحمہ تعریف شعر مین
فرماتے ہین کہ شعر نزد منطقیان مخیل موزون ہے غرض اور بحث منطق بیان نہین کرتی اور شک نہین کہ اگر
قید موزون کی نہو نثر بھی نظم مین داخل ہو جائے کہ کوئی کلام تخییل سے خالی نہین نظم ہو خواہ نثر اور حال
اہل منطق کا اس باب مین یہہ ہے کہ متقدمین اونمین دو فرقے ہین بعضون نے فقط کلام مخیل کو شعر کہا ہے
اور اونکو اپنے مطلب سے مطلب ہے اور فرقۂ ثانی نے وزن کو معتبر جانا ہے تا فارق ہو درمیان نثر اور
نظم کے چنانچہ یہہ دعوی ہمارا عبارت معترض سے کہ لہذا بعضے قدما وزن را داخل حد شعر نکردہ اند او عبارت
اساس الاقتباس سے کہ بعضے قدما کلام مخیل را شعر گفتہ اند اگرچہ وزن حقیقی نداشتہ باشد صاف پیدا ہے
کہ اسکے کہ جب کہا بعض قدما نے اعتبار نہین کیا لازم آیا کہ بعض دیگر نے اعتبار کیا ہے اور متاخرین
اہل منطق کا یہہ حال ہے کہ کل اونکے وزن کو اعتبار کرتے ہین بلکہ قافیے کو بھی چنانچہ عبارت شرح
تجریدی کی یہہ ہے متن والشعر من الصناعات وہو عند القدما کلام مخیل وعند المحدثین کلام موزون متساوی الارکان
المقفی شرح الشعر صناعۃ من الصناعات وہو عند القدما کل کلام مخیل تقیینی للنفس بسیطا او قبضا اما المحدثون
فالشعر عندہم کلام موزون متساوی الارکان متفاد دوسری جگہ شرح مذکور مین یون لکھا ہے والشعر التام یحکی
بالکلام المخیل بالوزن والقنیۃ المناسبۃ ان قارنتہما والکلام یحکی اما بالالفاظ او بالمعانی او بہما اور وزن
کی بھی کئی صورتین ہین فن صرفی اور وزن موسیقی اور وزن عروضی اور سوا اسکے اعتدال بھی ایک وزن ہے
چنانچہ عبارت شرح تجریدی کی یہہ ہے وامافی الامم القدیمۃ من الیونانیین والعبرانیین والسریانیین فلم
ینقلوا عن قدمایہم شعرا موزونا بہذہ الاوزان العروضیۃ بل باوزان یشارکہا بالنشر اشبہ وقوافیہا غیر متفقۃ
اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قدما جنکے نزدیک شعر فقط کلام مخیل ہے وہ بھی اعتدال کو داخل حد
جانتے ہین وہ بھی ایک وزن ہے پس ان دلیلون سے نزدیک مثال کے پیدا ہے کہ شعر کو وزن سے
چارہ نہین اور اہل منطق بھی اوسکو داخل حد جانتے ہین ہر چند غرض اور بحث اونکو تخییل سے ہے پس

قول محقق صحیح ٹھہرا قتال م ا کلام الفاظی باشد مؤلف از حروف کہ بحسب وضع بر معنی مقصودہ دال باشد
وشعری الفاظ تصور نتوان کرد و اگر کسی بہ تکلف فعلی غیر ملفوظ را مانند حرکتی از دست یا بچشم مثلاً جزوے
از اجزای شعر گرداند حکم آن فعل حکم الفاظ باشد ازان جہت کہ مشتمل باشد بر حدوث صوتی یا خیال صوتی
دال بر مرادی ست پس کلام الفاظ ہین مولف حروف سے کہ بحسب وضع معنی مقصودہ پر دال ہون اور
شعری الفاظ نہین ہو سکتا ہو اگر کوئی بہ تکلف ایک فعل غیر ملفوظ کو مثل حرکت دست یا حرکت چشم کی
ایک جزو اجزای شعر سے مقرر کرے حکم اوسکا حکم لفظ کا ہے کہ حدوث صوت یا خیال صوت اوسمین
ایک مراد پر شامل ہے پس کلام کے معنی لغوی سابق لکھے گئے اور باصطلاح اہل نحو ہین لفظ ہے
متضمن دو کلمہ یعنی مرکب دو اسم سے یا فعل سے اور اسم سے کہ نسبت ایک کی دوسرے سے ہو
اسطرح کہ فائدہ تام دے جیسے زید قائم اور قام زید متخب او غیاث سے اور مراد حروف سے حروف تہجی
ہین اور مثال فعل غیر ملفوظ کی جسکو حکم لفظ مین کہا ہے یہہ ہے مثلاً کہے کوئی یہہ مصرع ؎ مردی
از خانہ برون آمد و گفتا اور اشارہ آنکھہ سے کرے معنی اوسکے یہہ ہوئے کہ بیا یا ہاتھہ ہلا
معنی اوسکے یہہ ہوئے کہ بزن پس یہہ حدوث صوت یعنی ہاتھہ ہلانا اور یہہ خیال صوت یعنی
آنکھہ سے اشارہ کرنا چونکہ دال ایک مراد پر ہے حکم لفظ مین ہے مگر یہہ بھی تکلف سے خالی نہین
حاشیہ کا مطلب بھی قبیل سے ہے مگر شارح نے اسکو خلاف ٹھہرایا ہے عبارت اوسکی یہہ ہے ش
مطلب متن از فہم صاحب میزان رو گرفتہ و بر زعم مصنف براہ دور از معانی رفتہ اللہم ارنی حقائق الاشیاء
کما ہی باید دانست کہ مراد مصنف آنست کہ آن حرکت دست یا چشم مثلاً بجہت اشتمال بر حدوث صوت
یا خیال صوت کہ دال بود بر مرادی در حکم لفظ باشد اما بحرکت دست حدوث صوت چنانکہ درین مصرع
ع مردی بدر خانہ ما زد دستک پس لفظ دستک ذکر نسازند و دست بر دست زدہ مفہوم مراد گیرند
و خیال صوت بحرکت ست یعنی آوازی پیدا نباشد چنانکہ درین مصرع ع کہ مرا با تو ہیچ کار نماند دست را
دو بار حرکت دہند کہ لفظ بر دو بر و ازان مراد بود اما بحرکت چشم حدوث صوت راست نیاید پس خیال
صوت می شاید چنانکہ درین مصرع ع گفتم کہ بجالم نگری گفت و پس از لفظ گفت اشارہ بحرکت چشم
نماید کہ لفظ بچشم بہ خیال در آید و دلالت ایحرکات بر مدلولات وضعی غیر لفظی باشد و این ہمہ از تکلف
خالی نباشد چنانچہ مصنف ہم اشارہ بآن نمودہ تم کلامہ نعم ہر ہے کہ حاصل ہر دو فن عبارتون کا ایک ہی

معلوم ہوتا ہے یا مطلب شارح کا کچھ اور تھا مگر بیان درست نہو سکا بہرکیف یہہ مقام چندان وقت طلب نہین ہے ہم وہمچنین الفاظ مہمل بمعنی راو اگرچہ مستجمع وزن وقافیہ باشد از قبیل شعر نشمرند یہہ فقرہ عطف ہے اوس قول پر کہ شعر بی الفاظ تصور نتوان کرد یعنی جیسے شعر بے الفاظ نہین ہوتا اسیطرح الفاظ مہمل بمعنی کو اگرچہ موزون اور مقفیٰ ہون قبیل شعر سے نہین گنتے مہمل لغت مین بضم اول اور سیم ثانی مفتوح فروگذاشتہ شدہ اور متروک اور بیکار مدار اور کشف اور غیاث سے اور اصطلاح مین جو کلام کہ معنی نرکھتا ہو ایک تذکرے مین لکھا ہے کہ کسی امیر نے کسی شاعر سے کہا کہ دو چار شعر ایسے کہو کہ فقط الفاظ جمع ہون اور معنی اونکے کچھ نہون تا سامع اشتباہ مین پڑین اوس بزرگ نے اتباعاً للامر فی البدیہہ تین شعر کہے ایک اونمین سے یہہ ہے ؎ روزی کہ در بدخشان یخ بر خیار بندد * فالودہ دمشقی خلخال مارگردد پس ایسے کلام بمعنی کو شعر نکہا چاہیے ہم وحکم ہذیانات اہل مجون وہزل کہ بر الفاظ مہمل مشتمل باشد و در نظم ایراد کنند حکم الفاظ معنی دار باشد ازان جہت کہ مراد ایشان بجز قصد ایشان ازان الفاظ حاصل آید پس کلام شعر او غیر شعر را بجاے جنس ست اور حکم بیہودہ گویون اہل مجون اور اہل ہزل یعنی بیباکون اور گستاخون کا کہ مشتمل بالفاظ مہمل ہون اور نظم مین وارد کرین حکم الفاظ معنی دار کا ہے اس جہت سے کہ مراد اونکی موافق اونکے قصد کے اون الفاظ سے حاصل ہے پس کلام شعر اور غیر شعر کو بجاے جنس ہے ہذیان لغت مین بفتحتین اور ذال معجمہ سخن بیہودہ کہنا بیہوشی مرض مین کذا فی المنتخب والصراح والغیاث اور مجون لغت مین بالضم کالدخول بمعنی بیباکی پس اگرچہ ہذیان کلام بیہوشی اور ہزل سخن بیہودہ ہے عمدًا الا اصطلاح مین ہزل اور ہذیان دونون کلام مسخرگی کو کہتے ہین جیسا کہ کلام جعفر زٹلی کا کہ مشہور ہے اور اشعار میر انشاء اللہ خان کے ہجو مولوی فائق مین شعر چہ خوش گفت فائق شاعر عزا * کہ چون ذہن من ذہن رسا نباشد * بمقام شعر چو صورت افتد * تشدید صحیح چیزا نباشد * نقل اسکی زبانی مولوی فائق کے یون ہے کہ مینے ایک شعر کئی وزنون مین کہا تھا اوس مین لفظ مشدد تھا میر انشاء اللہ خان نے اعتراض کیا اور مرزا قتیل بھی اس مین شریک اونکے ہوئے مینے سند قاموس وغیرہ کتب لغت سے لکھ بھیجی انشاء اللہ خان نے خفیف ہو کر چند شعر میری ہجو مین کہے مینے بھی ایک رسالہ اون دونون کی ہجو مین لکھا کہ جواب ترکی ترکی شعر آخر اوسکا یہہ ہے شعر چون این رسالہ واقع دخل بود شاعر ست ازین جہ نام او شدہ یک گزد و فاختہ

صاحب میزان نے بھی شعر انشاء اللہ خان کا لکھا ہے مگر ایک مصرع کہین کا اور ایک مصرع کہیں کا
آدم برمطلب فرمایا محقق علیہ الرحمہ نے کہ کلام شعر اور غیر شعر کو یعنی نظم و نثر کو بجاے جنس ہے یعنی
معنی جنس کے صادق ہین مگر جنس حقیقی نکہا چاہیے اسواسطے کہ مرکب مین دریافت کرنا معنی جنس کا
عسیر اور دقیق ہے چنانچہ کتاب مسلم العلوم مین موید اسکے یہہ عبارت ہے لاکن فی المرکب تحصیل
معنی الجنس عسیر دقیق وفی البسیط تنقیح المادۃ تعسیر ومشکل فان ابہام المعین وتعیین المبہم امر عظیم انتہی لہذا
علیہ الرحمہ نے احتیاطاً کلام کو بجاے جنس کہا فتامل ح قولہ بجاے جنس یعنی کہا کہ آنچا جنس مذکور
نمایند پس مراد ازان عین جنس است ھم اما تخییل تاثیر سخن باشد در نفس بروجہی از وجوہ مانند بسط یا قبض
وشبہہ نیست کہ غرض از شعر تخییل ست تا حصول آن در نفس مبدء صدور فعلی شود ازو مانند اقدام بر کاری
یا امتناع ازان یا مبدء حدوث ہیاتی شود در و مانند رضا یا سخط یا نوعی از لذت کہ مطلوب باشد الا آنکہ
تخییل را حکمای یونان از اسباب ماہیت شعر شمردہ اند و شعرای عرب و عجم از اسباب جودت او
می شمرند پس بقول یونانیان از فصول شعر باشد و بقول این جماعت از اغراض و بمنابت ماہیت است
لیکن تخییل تاثیر کرنا سخن کا ہے نفس مین کسی وجہ سے مانند بسط کے یا قبض کے کہ دل خوش ہو جاے
یا رنجیدہ جاے اور شک نہین ہے کہ غرض شعر سے بھی تاثیر سخن ہے تا حاصل ہونا اوسکا نفس مین منشاء صدور ایک
فعل کا ہو مثل اقدام کے ایک کام پر یا امتناع کی اوس سے یا مبدء پیدا ہونی ایک ہیئت کا ہو نفس مین مانند رضا کے
یا ناخوشی کی یا کیفیت حکی لذت کہ مطلوب ہو مگر اس تخییل کو حکماے یونان اسباب ماہیت شعر سے کہتے ہین اور شعراے عرب
اور عجم اسباب حسن شعر سے سمجھتے ہین پس بقول یونانیان یہہ تخییل فصول شعر سے ہے اور بقول شعراے منزلہ غرض اور غایت
شعر سے پس معنی تخییل کے لغت سے قبل ازین لکھے گئے اور بسط بالفتح بمعنی فراخی صراح سے اور بمعنی گستردن غیاث سے
اور مراد اوس سے انبساط نفس ہے اور قبض بفتح اول اور سکون ثانی گرفتن اور گرفتگی غیاث سے اور مراد اوس سے
انقباض نفس ہے اور مبدء بفتح صیغہ اسم ظرف ثلاثی مجرد سے جگہہ آغاز کرنے اور آشکارا کرنے کی
اور بضم اور دال مہملہ مکسورہ اور بعد اوسکے ہمزہ صیغہ اسم فاعل کا باب افعال سے آغاز
کرنے والا اور پیدا کرنے والا اور بضم اور دال مہملہ مفتوحہ صیغہ اسم ظرف کا
باب افعال سے جگہہ آغاز اور آشکارا کرنے کی کذا فی الغیاث اور اقدام بکسر ہمزہ شیر دلی کرنا کسی کام مین غیاث سے
اور ہیئات بروزن غیرت بنجانا اور شکل اور صورت کشف اور غیاث سے اور رضا بالکسر خوشنودی اور

بفتح خوشنود ہونا کشف اور صراح اور مؤید سے اور صاحب منتخب نے دونون لفظ بالفتح لکھے ہین غیاث
سے اور سخط بالفتحتین اور خا معجمہ خشم اور غضب مدار اور مؤید سے اور منتخب مین بالضم اور بالفتحتین ہے
اور صراح مین بالضم اور بالفتح اور سکون ثانی اور جودت بالفتح نیکی اور نیک ہونا اور خوبی ہر چیز کی منتخب
اور کشف اور شرح نصاب اور غیاث سے اور فصل بالفتح جدا کرنا اور جدا ہونا اور اصطلاح منطق مین
وہ چیز کہ تمیز دی ایک شی کو مشارکات ذاتیہ سے اور واقع ہو جواب ای شی ہوئی ذاتہ مین جیسے کہ لفظ ناطق
تمیز دیتا ہے انسان کو اور حیوانون سے کہ شریک اوسکے ہین حیوانیت مین غیاث سے مثال اوسکے
جو نفس مین انبساط پیدا کرے مصرع شراب سرخ چون یاقوت سیال مثال اوسکی جو نفس مین انقباض
پیدا کرے مصرع عسل تلخ و مهوع چون نگس ها مثال اوسکی جو نفس مین منتشار اقدام کار کا ہو
سعدی کہتا ہے بیت خواہی کہ خدای بر تو ببخشد باخلق خدای کن نکوئی یا اشعار زخیر و قت
جنگ نظامی کہتا ہے بیت زراہ منم پیل فولاد خای کہ بر پشت پیلان کشم پیلپای درم
پہلوی پہلوانان بہ تیغ خورم گردہ گردنان بیدریغ مثال اوسکی جو نفس مین باعث امتناع
کار کا ہو سعدی کہتا ہے بیت انا نخواہی بار جسود کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست چہ حاجت
کہ بادی کنی دشمنی کہ دی را چنین دشمن اندر قفاست مثال اوسکی جو نفس مین مبدء رضا ہو
سعدی کہتا ہے بیت رسکم آید چو کسے سیر نگہہ در تو کند باز گویم کہ کسے سیر نخواہد بتو دن یا اشعا
مدح جیسا کہ ناصر علی نے مدح ذوالفقار خان مین ایک مطلع پڑہا وہ ایسا خوش ہوا کہ لاکھہ روپے
صلہ مین دیے مطلع ای شان حیدری ز جبین تو آشکار نام تو در نبرد کند کار ذوالفقار مثال
اوسکی جو نفس مین باعث سخط ہو سعدی کہتا ہے بیت بہ تیشہ کس نخراشد ز روی خارا گل
چنانکہ بانگ درشت تو میخراشد دل یا اشعار ہجو کہ باعث سخط ہین اوسکو کہ جسکی ہجو ہے جیسے یہ
بیت تا سیر آفتاب ترا خواند روزگار خورشید سر برہنہ برآمد ز کوہسار مثال اوسکی کہ جس سے
نفس کو لذت حاصل ہو اور لذتین بہت سی ہین از انجملہ ذکر عیش و نشاط کا حافظ کہتا ہے بیت
ساقیا برخیز و در ده جام را خاک بر سر کن غم ایام را وہم و اما وزن مثالی ست تابع نظام ترتیب
حرکات و سکنات و تناسب آن در عدد و مقدار کہ نفس از ادراک آن بہیات لذتی مخصوص یابد کہ آنرا
درین موضع ذوق خوانند و اما وزن ایک شکل ہے تابع نظام ترتیب حرکات اور سکنات کی

اور اوسکے مناسبت کے عدد مین اور مقدار مین کہ نفس اوسکے دریافت کرنے سے ایک لذت مخصوص
پاتا ہے کہ اوسکو اس جگہہ ذوق کہتے ہین پس مناسبت عدد کی یہہ ہے کہ مثلاً حروف اور حرکات
اور سکنات دونون مصرعون مین برابر ہون اگرچہ حرکات مختلف ہون اور کہین ایک ساکن اور
کہین دو ساکن ہون اور مناسبت مقدار کی یہہ ہے کہ مثلاً عروض مین فعلن ہو اور ضرب مین فعلان
یا عروض مین فعلن ہو اور ضرب مین فعلتن یہہ مناسبت ہی خارج نہین جسوقت ایسی حرکات اور سکنات مناسب
کمیت اور کیفیت مین واقع ہونگی اوسسے ایک شکل پیدا ہوگی کہ اوسکا نام وزن ہے اور اوس وزن
کے ادراک سے نفس جو لذت اوٹھائے گا اوسکو ذوق کہین گے ع و موضوع آن حرکات و
سکنات اگر حروف باشد آنرا شعر خوانند والا آنرا ایقاع خوانند چنانکہ فطرت نفس را در ادراک آن ہیات
مدخلی عظیم ست و باین سبب بعضی مردم در ہر یکے از شعر یا ایقاع بحسب فطرت صاحب ذوق باشند
و بعضی نباشند و از صنف دوم بعضی را امکان تحصیل آن باشد باکتساب و بعضی را نبود و عادت را ہم
درین باب مدخلی تمام است و باین سبب اوزان اشعار و ایقاعات مستعمل بحسب اختلاف امم مختلف است
ت اور محل عرض اون حرکات اور سکنات کا اگر حروف ہون اوسکو شعر کہتے ہین اور اگر سوا حروف کے
یعنی اصوات فرامیر وغیرہ ہون اونکو ایقاع کہتے ہین اور فطرت نفس کو اوسکے ادراک مین دخل تمام
ہے اسی سبب سے بعضے آدمی بحسب فطرت شعر یا ایقاع مین صاحب ذوق ہوتے ہین اور بعضے
نہین ہوتے اور قسم دوم سے یعنی جو صاحب ذوق نہین ہوتے اونمین سے بعضونکو امکان تحصیل
باکتساب ہے اور بعضونکو امکان تحصیل باکتساب بھی نہین ہے اور عادت کو بھی اس مین دخل تمام
ہے اور اسی باعث سے اوزان شعر اور ایقاعات مستعملہ موافق اختلاف امم کے مختلف ہین مثلاً
اکثر اوزان عرب مین مستعمل اور خوشنما ہین عجم مین مستعمل اور خوشنما نہین اور بیشتر اوزان عجم مین مستعمل اور خوشنما ہین عرب مین
متروک ہین ایقاع لغت مین واقع کرنا اور جنگ مین ڈالنا ہے منتخب سے اور اصطلاح موسیقی
مین مال اور اہل کلام کے نزدیک مطلق صوت حرفی ہو یا غیر حرفی گر محقق علیہ الرحمہ کو اس جگہہ
بیان وزن شعر منظور ہے نہ تعریف ایقاع لہذا وزن کو منقسم کیا طرف شعر اور ایقاع یعنی مال کے
ع وزن اگرچہ از اسباب تخییل ست و ہر موزون بوجہے از وجوہ مخیل باشد و اگرچہ ہر مخیلی موزون
باشد اما باعتبار تخییل دیگر ست و باعتبار وزن دیگر و نیز باعتبار وزن ازان جہت کہ وزن ست دیگر ست

وازان جہت کہ اقتضای تخییل کند دیگر ست اور وزن اگرچہ اسباب تخییل سے ہے کسواسطے کہ وزن
سے بھی ایک ذوق جدید طبیعت کو حاصل ہوتا ہے اور ہر موزون کسی وجہ سے مخیل ہے یعنی ہر کلام
موزون رضا اور سخط وغیرہ تاثیرات سے خالی نہین اگرچہ ہر مخیل موزون نہین ہے کسواسطے کہ تخییل نثر سے
بھی حاصل ہے مگر اعتبار تخییل کا اور ہے کہ وہ تابع تاثیر سخن ہے نفس مین اور اعتبار وزن کا اور ہے
کہ یہہ تابع نظام ترتیب حرکات وسکنات ہے اور اعتبار وزن کا اس جہت سے کہ وزن ہی اور ہے
اور اس جہت سے کہ اقتضاے تخییل کرتا ہے اور ہی کہ بوجہ وزن اوسکو موزون کہتے ہین اور بوجہ تخییل
کلام مخیل پس وزن خاص اور تخییل عام ہے کہ کوئی کلام موزون تخییل سے خالی نہین اور کلام مخیل شعر بھی
ہے ھم وباتفاق وزن از فصول ذاتی شعر ست الا آنکہ مہیا تہا باشد کہ تناسب آن تام نباشد ونزدیک
باشد بتام مانند اوزان خسرو اینہا وبعضی لاسکو یہا دشاید کہ بعضی امم آنرا لسبب مشابہت از اوزان
شعر شمرند وبعضے بسبب عدم تناسب حقیقی نشمرند پس ازین جہت در اعتبار وزن باشد کہ خلاف افتد
ست اور باتفاق حکما اور شعرا کے وزن فصول ذاتی شعر سے ہے یعنی شعر کو تمیز دیتا ہے اور جدا کرتا
ہے نثر سے مگر اوس وزن کی صورتین ہین کہ مناسبت اوسکی تام نہو اور نزدیک ہو ساتہہ مناسبت
تام کے مانند اوزان خسروانی اور بعضے اوزان آوازلاسکوی کے اور کبھی بعضے لوگ اوسکو بسبب مشابہت
کے اوزان شعر سے جانتے ہین اور بعضے بسبب عدم تناسب حقیقی کے وزن شعر سے نہین جانتے
پس اس جہت سے کبھی اعتبار وزن مین اختلاف پڑتا ہے پس لاسکوی بفتح سین وکاف وکسرہ واو
اور یاے معروف نام ایک چھوٹے جانور کا ہے کہ خوش آواز ہوتا ہے جہانگیری سے اور برہان سے اور
خسروانی ایک لحن ہے مصنفات باربد مطرب سے کہ نثر مسجع ہے مدح خسرو پرویز مین جہانگیری سے
اور برہان قاطع سے ش خسروانی عبارت ازان ست کہ نقیبان پیش سلاطین سرایند ولاسکوی
منسوب باشد بلاسکو نام شخصکے از قوم ترک رندانہ وضع بود کہ تصنیف ہاے جاہلانہ میکرد وبنام موجدان
طرح شہرت یافت اکنون گفتہ ہر کہ باشد آنرا لاسکوی خوانند الی آخرہ تم کلامہ ظاہر ایہہ معنی ایجادی ہین کہ
جہانگیری اور برہان وغیرہ کتب لغت مین پائے نہین جاتے ص واما قافیہ تشابہ اواخر اد وار باشد مراد
از تشابہ اینجا اتحاد حروف خاتمہ است یا اختلاف کلمات مقاطع یا انچہ در حکم مقاطع باشد در لفظ یا مصرع ۱۲۶
در معنی ست واما قافیہ تشابہ اواخر مصاریع کاہے اور مراد تشابہ سے متحد ہونا حروف خاتمہ کا یعنی روی

وغیرہ کا ساتھہ اختلاف کلمات آخر کے یا وہ کلمے جو حکم آخر مین ہون لفظ مین یا معنی مین پس کلمات آخر
وہ قافیے ہین کہ جنکے بعد ردیف نہو اور حکم کلمات آخر مین وہ قافیے ہین کہ جنکے بعد ردیف ہو یا قافیہ بجا
قافیے کے ہو جیسے یہہ بیت ساقی ارنان بادہ منصور دہم ✤ درگ وریشہ من صور دہم ✤ پس اگر بعد قافیے
کے تمام بیت ردیف ہو وہ بھی حکم آخر مین داخل ہے جیسے یہہ بیت زر بہر بتان نثار کردم ✤ سر
بہر بتان نثار کردم ✤ جاننا چاہیے کہ یہہ تین صورتین ہین لائق قافیہ ہونے کے ایک قافیہ کا کا ساتھہ
ہار کے کہ اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھہ اختلاف کلمات کے لفظاً اور معناً دوسرا قافیہ زبان کا
ساتھہ لسان کے اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھہ اختلاف کلمات کے لفظاً نہ معناً تیسرا قافیہ
چشم کا بمعنی آنکھہ کے ساتھہ چشم کے بمعنی امید کے اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھہ اختلاف کلمات
کے معناً نہ لفظاً ح تحت عبارت تشابہ اودار نوشتہ کہ این قول باعتبار اکثر ست چہ گاہی ہم بیت جز
قافیہ وردیف نباشد فافہم ومراد از دوراہ در بیجا یا مصراعہا ست کہ قافیہ دران اعتبار کنند چنانکہ
در مثنوی یا بیت ہای تام چنانکہ در قطعہ ہا وقصیدہ ہا ست اور مراد دو سے یہان وہ مصرع ہین جنمین
قافیہ ہو جیسے مثنوی مین یا ابیات تام جیسے قطعون اور قصیدون مین یعنی اشعار مثنوی اور مطلعہای
قصیدہ اور غزل مین کہ دونون مصرعون مین قافیہ ہوتا ہے اونکو دو کہتے ہین اور باقی ابیات قصیدہ
اور غزل اور قطعہ مین کہ مصاریع آخر محل قافیہ ہین وہ دو ہین حقیقۃ اور تمام بیت کو یعنی دونون مصرعو
بسبب شمول قافیے کے مجازاً دو کہتے ہین ہم باشد کہ ہم در بعضی مصراعہا وہم در بیتہا اعتبار کنند
چنانکہ در رباعیات واورامہات اور کبھی بعضے مصرعون مین اور بیتون مین اعتبار کرتے ہین جیساکہ
رباعیون مین اورارام مین پس اورام جمع ورم بمعنی مستزاد ہے یعنی رباعی مین مصرع اول اور ثانی
ہم قافیہ ہے اور بیت اخیر مثال رباعی کے سلیم کہتا ہے رباعی ✤ بخ بستہ جمان پس زتاثیر ہوا ✤ شد
موجۂ آب ہمچو موج خارا ✤ در صفحہ بشکل نقطہ گردالف ✤ از بسکہ شدہ غنچہ زتاب سرما ✤ اور مستزاد و ثمنین
بھی قافیہ معتبر ہوتا ہے جیسے ابن حسام کہتا ہے بیت آن کیست کہ تقریر کند حال گدارا ✤ در حضرت
شاہی ✤ ور غلغل بلبل چہ خبر باد صبارا جزنالہ وہی ہم باشد کہ در دو رباعی اجزای یک بیت باشد اعتبار
کنند مانند سمطات چہار خانہ وغیر آن ست اور کبھی دو رکن مین کہ اجزا ایک بیت کے ہوتے ہین
اعتبار کرتے ہین مانند سمطات چہار خانہ وغیرہ کے پس سمط چہار خانہ وہ بیت ہے کہ جس مین چار قافیہ

ہون تین قافیے جداگانہ اور چوتھا موافق قوافی قصید و خواہ غزل کے مثال سعدی کہتا ہے ؎
من ماندہ ام مہجور ازو ✤ درماندہ و رنجور ازو ✤ گویا کہ نیشی دور ازو ✤ در استخوانم میرود ✤ اور کبھی
چار قافیو نسے زیادہ بھی ہوتے ہین مثال **بیت** چہ یاری شوخ پرکاری نگاری خاطر آزاری ✤
بہاری حسن گلزاری لبفن وفتنہ فتانی **ح** در تحت عبارت وغیر آن نوشتہ پنج خانہ و شش خانہ
یعنی مخمس و مسدس قافیہ ہم واگر در غیر شعر اعتبار کنند آن را سجع خوانند و باشد کہ انجا اتحاد حروف خاتمہ
اعتبار نکنند و بر تقارب آن در مخارج قصار نمایند **ت** اور اگر غیر شعر یعنی نثر مین اعتبار قافیہ کرین
اوسکو سجع کہتے مین اور کبھی نثر مین اتحاد حروف خاتمہ اعتبار نہین کرتے ہین حروف قریب المخرج پر
اقتصار کرتے ہین پس سجع لغت مین بالفتح بمعنی آواز طیور خوش آواز ہے مثل بلبل اور قمری کے
اور اصطلاح مین برابر ہونا دو لفظ اواخر فقرتین کا اور سجع تین قسم پر ہے اول متوازی اوس مین حروف روی
اور وزن اور عدد مین برابری چاہیے جیسے گل اور مل اور بہار اور قرار اور صبوری اور دوری اور مہجوری
اور مخموری اور نظر اور شکر دوم مطرف بہ تشدید را اوسمین موافقت دو لفظون کی بحرف روی چاہیے
اور وزن اور عدد حروف مختلف جیسے وقار اور اطوار اور مال اور منال اور بود اور وجود سوم متوازن
اوسمین موافقت دو لفظون کی وزن اور عدد حروف مین چاہیے اور رو مختلف جیسے اعمار اور ازراق
اور مراتب اور مراسم اور تحریر اور تسوید یہہ قسم مرغوب نہین ہے پس اطلاق لفظ قافیہ کا نظم مین کرتے
ہین اور نثر مین اوسکو سجع کہتے ہین غیاث اللغات اور اقتصار لغت مین بالکسر و صاد مہملہ کوتاہی کرنا
اور ایک چیز پر ٹھہرنا منتخب سے اور اصطلاح اہل معنی مین کلام کثیر اللفظ اور قلیل المعنی کرنا اور قول محقق
علیہ الرحمہ کا قریب المخرج پر اکتفا کرتے ہین جیسے یہہ فقرہ کُنْ سُبَّاعًا خَابِسًا وَذِئْبًا خَالِسًا او کَلْبًا
حَادِسًا وَلَا تَكُنْ اِنْسَانًا نَاقِصًا یہان روی قریب المخرج ہے معنی یہہ ہین کہ ہو درندہ قاہر یا گرگ
ربایندہ یا سگ نگہبان اور نہ ہو آدمی ناقص ہم و در یک دور اعتبار قافیہ ممکن نباشد الا بعد تقدیر
دوری دیگر با آن **ت** اور ایک مصرع اور فرد مین اعتبار قافیے کا ممکن نہین الا بعد فرض کرنے
مصرع یا فرد دوم کے یعنی جب تک دو دور نہونگے قافیہ معتبر نہوگا ہم و چنین گویند کہ در اشعار یونانیان
قافیہ معتبر نبودہ ست و حشوی بزبان فارسی کتابی جمع کردہ ست مشتمل بر اشعار غیر مقفی و آن را
یونانامہ نام نہادہ **ت** اور ایسا کہتے ہین کہ یونانیون کے اشعار مین قافیہ لازم اور ضروری

نہ تھا اور حشوی شاعرنے زبان فارسی مین ایک کتاب جمع کی ہے کہ اوس مین اشعار غیر مقفی ہین
اور اوسکا یونہ نامہ نام رکھا ہے **م** پس ازین بحث ہا معلوم می شود کہ اعتبار قافیہ از فصول ذاتی شعر
نیست بلکہ از لوازم اوست بحسب اصطلاح اما از فصول ذاتی بعضی انواع شعر ست مانند قصیدہ و قطعہ
و مانند آن **ت** پس ان بحثون سے معلوم ہوا کہ اعتبار قافیے کا فصول ذاتی شعر سے نہین ہے بلکہ
اوسکے لوازم سے ہے بحسب اصطلاح اما فصول ذاتی بعضے انواع شعر سے ہے مانند قصیدہ اور قطعہ
کے اور جو مثل قصیدے اور قطعے کے ہے جیسے غزل اور مثنوی اور رباعی اور لوازم جمع لازم کی
اور لازم وہ ہے کہ ہمیشہ ساتھہ ایک چیز کے ہو کذا فی المنتخب اور قطعہ بکسر اول اور سکون ثانی ٹکڑا
ہر چیز کا اور اصطلاح شعرا مین دو بیتین یا زیادہ مطلع ہو یا نہو گویا وہ ایک ٹکڑا غزل سی یا قصیدے
سے بریدہ ہوا ہے مدار اور کشف اور بہار عجم سے اور اس معنی مین بالفتح خطا ہے مگر بعضے فصحاے
متاخرین نے جائز رکھا ہے مطلب عبارت کا یہہ ہے کہ قصیدہ اور قطعہ اور غزل اور رباعی اور مثنوی
جسمین دو مصرع یا دو بیتین یا زیادہ ہونگی اونمین قافیہ فصول ذاتی سے ہے اور ایک مصرع یا ایک
فرد اوسمین فصول ذاتی سے نہین بلکہ اوسکو موزون کہینگے اور اعتبار قافیہ نہوگا **م** وحد شعر بحسب
عرف اہل روزگار بموجب این تحقیق کلام موزون باشد و بس واگر اعتبار قافیہ در حد شعر واجب شمرند
کلام موزون باشد بروجہی کہ چون قراین زیادت ازیکی شود ان قراین مقفی باشد **ت** اور تعریف
شعر کی بحسب عرف اہل زمانہ بموجب اس تحقیق کے کلام موزون ہے اور اگر اعتبار قافیہ تعریف
شعر مین واجب جانین کلام موزون ہو اسطرح پر کہ جب مصاریع یا ابیات ایک سے زیادہ ہون وہ
مقفی ہون حاصل یہہ کہ کلام موزون مین قافیے کی قید ضرور نہین اور اگر ضرور ہو جیسا کہ شیخ شفا مین کہتا ہے
لا بکاؤ آن یسمی عندنا بالشعر ما لیس مقفی اور واجب جانین تو اسطرح جاننا چاہیے کہ مصرع اور فرد مین
ضرور نہین زیادہ مین ضرور ہے **م** **فصل دوم در اسباب اختلاف اوزان و قوافی**
در لغات لغت در زبان و خفت مختلف ست چہ تازی مثلا بقیاس با پارسی بزبان و ثقل نزد یکتر
باشد و پارسی بخفت مایل **ت** **فصل** دوسری اسباب اختلاف اوزان و قوافی مین از روی لغات کے
زبانین گرانی اور سبکی مین مختلف ہین اسواسطے کہ تازی بہ نسبت فارسی کے گران تر ہے اور فارسی
سبکتر لغت بضم اول و فتح ثانی معجمہ زبان قوم کو کہتے ہین اور عربی اصطلاح مین وہ الفاظ کہ معانی اونکے مشہور نہون

غیاث اور منتخب سے زائد لفظ آہستگی اور گرانباری اور آرامیدگی بحر الجواہر اور صراح سے اور کشف
اور مدار مین بمعنی استواری غیاث سے ہم و اسباب اختلاف یا ماہیات حروف باشد و آن چنان بود
کہ حروف مستعمل در بعضی لغات از مخارج دشوار باشد مانند ضاد و ثا و طا در تازی و در بعضی بضد آن ست
اور سبب اس اختلاف کا یا ماہیات حروف ہین یعنی عین حروف اوسکی صورت یہہ ہے کہ حروف مستعمل
بعضے زبانون مین مخرج سے بدشواری نکلتے ہین مثل ضاد معجمہ اور ثاے مثلثہ اور طا مہملہ کے تازی مین
اور بعضی زبانون مین برخلاف اوسکے ہے یعنی حروف مخرج سے باسانی نکلتے ہین جیسے زے اور
دوسرے فارسی مین ہم و یا ہیئت حروف باشد و آن چنان بود کہ حرکات حروف در بعضی لغات
یا بلکہ بیشتر بود مانند لغت تازی کہ اکثر مقاطع کلمات دران لغت متحرک باشد و در بیشتر لغات
بخلاف آن و یا بہ کیفیت تمام تر بود مانند لغت تازی کہ حرکات حروف دروی تام باشد بخلاف
پارسی کہ بعضی حرکات دروی مختلس بود مانند حرکت راے لفظ پارسی ست اور یا سبب اختلاف
زبانونکا صورت حروف کی ہے اوسکی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ حرکتین حروف کی بعض لغت مین
مقدار مین زیادہ ہوتی ہین مانند لغت تازی کے کہ اکثر اواخر کلمات اوس مین متحرک ہوتے ہین
مثل ماضی اور مضارع اور اسماے معرب اور اکثر مبنیات مگر بعضے ساکن الاخر بھی ہوتے ہین مثل امر نہی
کے اور بعض مبنی کی مثل صہ کی اور اکثر زبانون مین برخلاف اوسکے ہے یعنی اواخر کلمات ساکن
ہوتے ہین مثل فارسی اور ہندی اور ترکی کے اور دوسری صورت یہہ ہے کہ حرکتین حروف کی درمیان
بعض لغت کے کیفیت مین زیادہ ہوتی ہین مانند لغت تازی کے کہ حرکتین حروف کی اوسمین تام
ہوتی ہین بخلاف فارسی کے بعضی حرکتین اوس مین مختلس ہوتی ہین یعنی غیر تام مانند حرکت حرف را کے
لفظ پارسی مین پس اختلاس بمعنی ربودن ہے منتخب سے اور حرکت مختلسہ یعنی حرکت ربودہ کہ ایک ثلث
حذف کرکے دو ثلث کو تکلم کرین ہم و اوزان ہم در زنانت و خفت مختلف باشد چہ بسبب اختلاف و اتفاق
اجزای دور ہا و چہ بسبب کثرت و قلت حرکات در ہر دوری ست اور اوزان بھی بثقالت اور خفت مین مختلف
ہوتے ہین کبھی بسبب اختلاف و اتفاق ارکان مصاریع کے یعنی وہ بحرین کہ جنکی وضع ارکان مختلف سی ہے
بیشتر عربی مین مستعمل ہین مثلاً فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن جیسے سالم طویل اور جنکی وضع ارکان متفق سی
ہے بیشتر فارسی مین استعمال اونکا ہے مثلاً فعولن فعولن فعولن فعولن بحر متقارب سالم پس ہمہ وزن لو

اوس وزن کی بہ نسبت اور خفیف ہے اور کبھی بسبب کثرت و قلت حرکات کی ہر مصرع مین کہ فعولن مفاعیلن مین حرکتین زیادہ ہین اور فعولن فعولن مین اوس سے کم ہم ولا محالہ وزن گران تر بلغت مانند آن خاص تر تواند بود و مثلاً در ناری کہ حرکات بیشتر استعمال افتد شعر گفتن بر وزنی کہ در ادوار آن وزن حرکات بیشتر باشد آسان تر بود و ہر آنچہ حرکات کمتر باشد بکلفت تر پس یعنی اوزان مناسب بعضے لغت باشد و زن یعنی اطبع باین سبب بسیار بحر است کہ خاص شدہ است بہ بعضی لغات و در لغات دیگر اگر ہمان شعر گوید در غایت نظر آزما موزون نشمرند است اور لا محالہ وزن ثقیل بلغت ثقیل مین خاص تر ہے مثلاً عربی مین کہ حرکات بیشتر ہوتے ہین شعر کہنا اوس وزن مین کہ اوسکی مصرع مین حرکات زیادہ ہین آسان تر ہے اور جس زبان مین کہ حرکات کمتر ہین بتکلف پس یعنی اوزان مناسب بعضے لغت کے ہین سوا بعض کی بطبیعت مین اور اسی سبب سے اکثر بحرین خاص ہین بعضی زبانون نہین اگر اور زبانون مین اوس وزن پر شعر کہین بداہت نظر مین موزون معلوم ہون شک نہین کہ اکثر اوزان عرب مین مانوس اور فارسی مین غیر مانوس ہین ہم بحرین قیاس در قوافی چہ باشد کہ اندک تشابہی در لغتی گران تر محسوس باشد و در لغتی سبکتر نامحسوس مثلاً ضرب و سلب در قافیہ را شاید و در پارسی از جہت اختلاف را و لام نشاید است اور ہی قیاس کرنا چاہیے ہمانا وجہ اسواسطے کہ تھوڑا سا تشابہ بھی لغت گران ترین یعنی عربی مین محسوس ہوتا ہے اور لغت سبکترین یعنی فارسی مین نامحسوس مثلاً قافیہ ضرب و سلب کا عربی مین چاہیے اور فارسی مین بسبب اختلاف را اور لام کے نچاہیے کسواسطے کہ اختلاف ردف کا باوصف قریب المخرج ہونے کے لغت سبکترین یعنی زبان فارسی مین جائز نہین اور اگر کسی نے جائز رکھا ہے داخل عیب ہے ح قولہ اندک تشابہی یعنی در لغت رزین و گران تشابہ قلیل ہم میان دو لفظ محسوس و معتبری شود مثل تناسب و تشابہ میان ضرب و سلب اگر حرف روی را و لام را قرار دہند میتوانند زیرا کہ ہر دو حرف مذکور جہت قرب مخرج تناسب دارند لیکن تناسب تام و کامل نیست الی آخرہ ش عجب ست از صاحب بیان کہ در قافیہ ضرب سلب را و لام را روی قرار دادہ زیرا کہ باتفاق جمہور روی حرف آخر اصلی از کلمہ مقررہ قافیہ میباشد پس اگر لام را روی باشد بای ضرب و سلب چہ باشد و روی قرار دادن حروف میانہ لفظ کہ را ہم نفریب تواند شد تم کلامہ اور اس جگہہ حق بجانب شارح ہے کہ محقق علیہ الرحمہ نے

رسالہ قافیہ مین جس جگہہ بیان روی ہے یہہ عبارت لکھی ہے روی حرفی ست کہ بر کہ بنای قافیہ بروی ست و ہر قصیدہ کہ بقافیہ منسوب باشد نسبتش بحرف روی کنند مثلاً قصیدہ را کہ ضرب وسلب قافیہ باشد بای خوانند **فصل سوم در ذکر صناعتہا کہ شعر را بآن تعلق باشد** چون این قواعد ممہد شد گوئیم آما کلام کہ بجای جنس ست بحث از نفس الفاظ آن تعلق بصناعات لغویان دارد واز معانی آن تعلق بصناعات ارباب معانی از عموم علماء ست اور جب یہہ قاعدے مقرر ہوے اب کہتے ہین ہم کہ کلام جو بجای جنس ہے اوسکی نفس الفاظ کی بحث متعلق بصناعات لغویان ہی یعنی اہل لغت اوسکو جانتے ہین اور معانی کی بحث متعلق بصناعات ارباب معانی جو یعنی عموم علما پس محقق علیہ الرحمہ نے جو کلام کو بجای جنس لکھا اسکی وجہ پہلے اسکے تحریر ہوئی ہی اور پھر لکھا جاتا ہی کہ فائدہ بجای جنس لکھنے سی یہہ ہے کہ جنس کلی ہے اور بحث اوسکی مفہوم سے ہوتی ہے ذہن مین اور یہان کلام سے مراد الفاظ ہین اور الفاظ سے بحث امر خارجی ہے پس یہہ کلام لفظی جنس حقیقی نہین بلکہ مفہوم اوسکا جنس حقیقی ہے اور لغت زبان قوم کو کہتے ہین اور زبان قوم مین تعلیل اور تصریف صرفی اور ترکیب نحوی دونون شامل ہین یعنی شعر مین احتیاج صرف ونحو دونون کی پڑتی ہے اور معانی کی بحث متعلق بعلم معانی ہے ح مناسب آن بود کہ بعد از تفسیر مفرد واز ہیات کلماتش من حیث التعلیل والتصریف بعلم صرف واز ترکیب آن بعلم نحو بل وہیات شیخ نیز کہ این کلام محقق ترجمہ آنست احتیاج فن نحو مذکور ست ش ایراد صاحب میزان بجہت ذکر تمیز دان علم صرف ونحو کہ بر محقق علام ست محض بیجا ست کما لا یخفی تم کلامہ مگر حقیر نے یہہ شبہہ صاحب میزان کا مولوی عبدالرزاق صاحب جامع علوم معقول ومنقول کی خدمت مین لکھ بھیجا مولوی صاحب نے یہہ عبارت جواب مین لکھی کہ نزد فقیر در صناعت لغت نحو داخل ست زیرا کہ بحث لغویان از ہیئت کلمہ ست وبحث نحو از اعراب ست آنہم از ہیئت کلمہ ست وہم میتواند شد کہ در صناعت ارباب معانی داخل شود کہ ہر چند اعراب از ہیئت لفظیست اما استفاضہ معنی ازان می شود فقط آپ کہتے ہین ہم کہ نشار اس اعتراض کا یہہ ہے کہ اطلاق علم لغت کا علم نحو اور صرف پر نہین ہوتا اور یہہ باطل ہے اس سبب سے کہ اطلاق لغت کا علم صرف اور نحو پر کلام عربیت مین واقع ہے چنانچہ کتاب مختصر المعانی مین یہہ عبارت ہے وانما قال متن اللغۃ یعنی معرفۃ اوضاع المفردات لان اللغۃ اعم من ذلک اور مطول مین یہہ عبارت ہی وانما قال متن اللغۃ یعنی معرفت اوضاع المفردات لان اللغۃ یطلق علی جمیع اقسام العلوم العربیۃ

نتیجے اور یہہ عبارت کما ینبغی دلالت کرتے ہین مطلوب پر ہم و از تحسینات و تزئینات ہر دو کہ از جملہ عوارض
کلام باشد تعلق بصنا عاتے کہ بآن خاص ست ست اور تحسنیات اور تزئینات لفظ و معنی کی کہ عوارض
کلام سے ہین تعلق اونکا بصناعات خاص ہے کہ محقق علیہ الرحمہ خوبیان فرماتے ہین ہم مانند علم خطابت
و علم بیان و علم ترسل و علم محاسن و بدائع سخن کہ آنرا علم صنعت خوانند و علم تعرف معائب و فضلہاے
آن کہ آنرا علم نقد خوانند ست مانند علم خطابت کے اور خطابت ایک علم ہے کہ اوس مین اشخاص
معتقد فیہم سے مثل انبیا اور صلحا اور حکما کے بحث کرتے ہین کہ کس آیۃ اور کس حدیث اور کس قول کے کون راوے
ہین اور جسکے راوی معتبر پاتی ہین اوسکو ترجیح دیتے ہین اور مانند علم بیان کے اور علم بیان ایک علم ہے
کہ اوسمین ایراد معنی واحد سے بطریق مختلفہ وضوح دلالت مین بحث کرتے ہین اور غرض اخراز تعقید
معنوی سے ہے اور مانند علم ترسل کے اور ترسل ایک علم ہے کہ اوس مین حال کاتب و مکتوب الیہ
سے من حیث الآداب والمناسبات بحث کرتے ہین اور مانند علم محاسن اور بدائع سخن کے اور علم محاسن
اور بدائع سخن ایک علم ہے کہ اوس سے طریقے تحسین کلام کے حاصل ہوتے ہین مثل ترصیع و تجنیس
کے کہ اوسکو علم صنعت کہتے ہین اور مانند علم تعرف معائب و فضائل کی کہ اوسکو علم نقد کہتے ہین
کہ اوس مین سرقات شعر وغیرہ ذکر کرتے ہین غرض یہہ کہ شاعر کو ان سب علمون مین دخل چاہیے
ہم و اما تخییل بحث ازان تعلق بمعنی خاص از علم منطق دارد ست و اما تخییل تعلق اوسکا علم منطق سے
ہے یعنی جب تک علم منطق سے آگاہی نہو بحث تخییل سے نہین ہوسکتی ہم و اما وزن بحث از ماہیت
آن و از استعمالش در ایقاعات تعلق بمعنی خاص دارد از علم موسیقی و از استعمالش در اشعار مطلقاً
تعلق بموضعی خاص دارد ہم ازان فن از علم موسیقی کہ مشتمل باشد بر تفصیل اوزان شعرہا و از استعمالش
در اشعار بحسب اصطلاح خاص باہل ہر لغتی تعلق بصناعتی مفرد دارد کہ آنرا علم عروض خوانند ست و اما
وزن بحث اوسکی ماہیت مین اور اوسکے استعمال مین یعنی حرکات و سکنات مین از روی ایقاعات
کے متعلق ایک فن خاص یعنی علم موسیقی سے ہے اور استعمال اوسکا اشعار مین جو زبان ہو تعلق ایک
موضع خاص سے رکھتا ہے اوسی فن سے یعنی علم موسیقی کہ مشتمل ہوتا ہے اوزان اشعار پر مثلاً موسیقی مین
کہتے ہین فن تن تن بروزن مستفعلن اور استعمال اوسکا اشعار مین بحسب اصطلاح خاص ہر زبان
مین متعلق بصنعت مفرد ہے کہ اوسکو علم عروض کہتے ہین جاننا چاہیے کہ عروض ہر لغت کا بوضع علاحدہ

موضوع ہے اور عروض تازی اور فارسی مین بالکل دیگر البتہ مناسبت ہی ہم واما قافیہ بحث از ان ہم بصناعتے
مفسر و تعلق دارد کہ آنرا علم قوافی خوانند **ت** واما قافیہ بحث اوس سے بھی ساتھ صناعت مفرد
یعنی فن علحدہ کے تعلق رکھتی ہے کہ اوسکو علم قوافی کہتے ہین ہم واین دو صناعت یعنی علم عروض
و علم قوافی در لغات مختلف باشد چنانکہ گفتیم بسبب اسباب مذکورہ و این جملہ تعلق بماہیت شعر
دارد و بعد ازان علم اقسام و انواع شعر و علم صنعتہا و بدائع کہ در شعر افتد و علم نقد شعر از جملہ صناعاتے
بود کہ تعلق بعوارض شعر داشتہ باشد و چون این معانی مقرر شد در تقریر علم عروض شروع کنیم
و باللہ التوفیق **ت** اور یہہ دو صنعتین یعنی علم عروض اور علم قافیہ زبانون مین مختلف ہین بسبب
اسباب مذکورہ کے یعنی بہت ثقالت اور خفت کے جیساکہ بیان اوسکا ہوچکا اور یہہ سب یعنی
کلام اور تخییل اور وزن اور قافیہ تعلق ماہیت شعر سے رکھتے ہین اور علم اقسام اور انواع شعر کا
جیسے مثنوی اور غزل اور قصیدہ اور مسمط اور قطعہ اور ترجیع بند اور رباعی اور فرد اور مستزاد وغیرہ
اور علم صنائع اور بدائع کہ شعر مین آتا ہے اور علم نقد شعر یہہ سب صنعتین تعلق عوارض شعر
سے رکھتے ہین اور جب یہہ معانی مقرر ہوئے شروع کرتے ہین ہم علم عروض مین ح قولہ این
جملہ تعلق بماہیت شعر دارد میگوییم کہ اگر مراد از جملہ ہمہ علوم سابق الذکر است از لغت و بلاغت
وغیرہما پس این قول صحیح نیست زیرا کہ منجملہ علوم مذکورہ علم محاسن و بدائع سخن و علم نقد بماہیت شعر
تعلق ندارد بل بعوارض ان کما ہو الظاہر و صحیح آنست کہ علم صنائع و نقد را اولاً ہم ذکر ساختہ و متعلق
بماہیت گفتہ و من بعد آن ہر دو را متعلق بعوارض نیز قرار دادہ و اگر مراد از جملہ علم عروض و قافیہ
این سخن صحیح است لیکن لغت نیز تعلق بماہیت شعر دارد چہ مادہ شعر ہمین الفاظ واقع می شود
و مادہ ہر چیز داخل دران چیز میباشد مگر آنکہ گویند چون تعلق عروض و قافیہ بماہیت شعر اہم است
از تعلق دیگر لہذا این ہر دو را مبالغۃً بماہیت شعر منصوص ساختہ تم کلامہ فتامل کسقدر مطلب بکثرت
اور مطلب حاشیہ مین مغایرت ہے اور قطع نظر اعتراض کی تہمت بھی شریک ہے محقق علیہ الرحمہ
نے علم صنائع اور نقد کو کہان ماہیت شعر سے کہا ہے **م فن اول** در علم عروض و آن
دہ فصل است **فصل اول** در اشارت باجزای اولی شعر و آن حروف و حرکات است
در علم ایقاع از صناعت موسیقی مقرر شدہ است کہ حدوث اوزان از فقرات متتابع باشد

واز سکونات متناسب کہ میان آن نقرات افتد فن اول علم عروض ہین اور وہ دس فصلین
ہین فصل اول اشارت اجزای اولی شعر ہین کہ وہ حروف اور حرکات ہین پس حروف وحرکات
شعر ہین جزو اول ہین اور جزو ثانی جو اون سے مولف ہوئی ہین یعنی سبب اور وتد اور فاصلہ اونکا بیان
آگے ہوگا یہان بیان حروف وحرکات کا ہے کہ علم ایقاع ہین فن موسیقی سے یہ بات مقرر ہوئی
ہے کہ وزن نقرات متتابع اور سکونات متناسب سے پیدا ہوتے ہین نقرات وہ آواز ہین ہین
ناخن زدن کے پے درپے سے پیدا ہون اور سکونات جمع سکون کہ درمیان اون نقرات کے واقع ہون
اور متناسب یعنی زمانہ سکونات کا درمیان ہین برابر اور ہم مقدار ہو پس یہہ پے درپے ہونا حرکات کا
اور متناسب ہونا سکنات کا شعر ہین وزن ہے اور موسیقی مین ایقاع اور علم ایقاع ایک علم
ہے کہ اوس مین آوازہاے معروضہ الحرکات والسکنات سے بحث کرتے ہین اور موسیقی
نام علم سرود ہے اور یہہ لغت سریانی ہے اور کبھی بحذف چہارم کہ یای نختانی ہے استعمال کرتے
ہین اور موسیقی کہتے ہین بہار عجم اور مصطلحات سے اور زبان یونانی مین بمعنی لحن ہے
اور ابتدا موسیقی کی حکیم فیساغورس سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ آواز مرغ قفنس سے کہ
اوسکو موسیقار بھی کہتے ہین حکمای نے استخراج کیا ہے کذا فی الغیاث اور نقرات جمع نقرہ
بمعنی ناخن زدن چوب وغیرہ پر کہ اوس سے آواز نکلی اور نقر بالفتح بمعنی انگشتک زدن ہے
منتخب سے ہم وچون خواہند کہ ازان عبارت کنند بازای نقرات حروف متحرک ایراد کنند
خاصہ حرفہاے کہ از اطلاق نفس از مخرج آن حرف بعد از تمکن تام حادث شود مانند تا
وطا است جوچا ہین کہ اون نقرات متتابع اور سکونات متناسب سے عبارت کرین بمقابلے
نقرات کے حروف متحرک لاین علی الخصوص وہ حرف کہ اپنے مخرج سے بعد کشش کثیرہ کے
پیدا ہوان مثل تے اور طوے کے کہ ان مین تحریک زیادہ ہے از ایراد بکسر اول بمعنی مقابلہ
وبرابر کشف اوکندن سے اور ایراد بکسر اول بمعنی فرود آوردن صراح اور منتخب سے اور اطلاق
بالکسر روان کرنا اور رہا کرنا قید سے کنز اور منتخب سے اور نفس بفتحتین دم اور وہ جذب نسیم سے
راہ بینی سے یا مونہہ سے واسطے ترویح قلب اور دفع بخار کے اور پھر اوسی راہ سے نکلنا اوسکا
اور یہہ اندر جانا اور باہر آنا دم کا ایک نفس ہے ہم بازای سکنات حروف ساکن خاصہ حروف

غنہ دراز محتمل دراز ی وکوتاہی زمان سکون تواند بود مثلاً گویند تُن تُن ت اور مقابلے سکنات کے حروف ساکن لائین علی الخصوص حروف غنہ وغیرہ جمین احتمال درازی اور کوتاہی زمانۂ سکون کا ہوسکتا ہے یعنی زمانۂ سکون کو اوسمین چاہین دراز کرین چاہین کوتاہ مثلاً کہین تُن تُن پس لفظ تُن تُن مین دونون حرف تا بجاے نقرات اور دونون نون بجاے سکنات ہین غنہ بالضم وتشدید نون آواز بینی غیاث سے اور حرف مخنہ جو خیشوم سے نکلتے ہین مثل نون اور میم ساکن کے کہ اون مین احتمال درازی اور کوتاہی زمانۂ سکون کا ہے ہم دا ماوزن شعر حرف متحرک از ہر جنس کہ باشد بجای نقرات باشد وحروف ساکن بجای سکنات ت وا ماوزن شعر مین حرف متحرک جسطرح کے ہون مضموم خواہ مفتوح خواہ مکسور بجای نقرات ہین اور حرف ساکن بجای سکنات ہم ودر علوم دیگر تقریر کردہ اند کہ حروف در اصل دو نوع ست یکی مصوّت ویکی مصمت ومصوّت یا مقصور ست یا ممدود ومقصور حرکات باشد مانند ضمہ وفتحہ وکسرہ وممدود حروف مدکہ اخوات آن حرکات باشد چہ ہر یکے از اشباع یکے ازان حرکات تولد کند وحروف مصمت باقی حروف ست اور علوم دیگر مین یون کہا ہے کہ حرف اصل مین دو طرح پر ہین مصوّت اور مصمت اور مصوّت کی بھی دو قسمین ہین مقصور اور ممدود پس مصوّت مقصور حرکات کو کہتے ہین یعنی زبر زیر پیش اور مصوت ممدود حروف مد کو کہتے ہین کہ اخوات اونکے حرکات ہین کسواسطے کہ اشباع ضمہ سے واو اور اشباع فتحہ سے الف اور اشباع کسرہ سے یے پیدا ہوتی ہے اور سوا انکے سب حرف مصمت ہین پس مصوّت بتشدید وکسرۂ واو بمعنی آواز دہندہ اور ظاہر ہے کہ آواز تلفظ مین حرکات حروف سے پیدا ہوتی ہے اور مصمت بضم میم اور سکون صاد وفتح میم دوم اور تاے فوقانی اگندہ میان غلاف مجوّف منتخب اور شرح نصاب اور کنز سے کذا فی الغیاث اور بسبب استحکام اور استقلال کے کہ حروف مصوت سے انمین زیادہ ہے مصمت نام رکھا اور حروف مدہ حروف علت ہین کہ خود ساکن اور حرکت ماقبل موافق ہو جیسے دان اور دین اور دون پس اگر خود متحرک ہون جیسے صور اور سیر جمع صورت اور سیرت کی یا حرکت ماقبل کی موافق نہو جیسے دور بمعنی گردش اور دیر بمعنی بتخانہ حروف مد نہونگے اور اخوات جمع اخت مراد مناسبت ہے اسواسطے کہ بھائی بہن مین لامحالہ مناسبت ہوتی ہے اور ان حروف اور ان حرکات مین بھی مناسبت ہے

کہ اونہین سے پیدا ہوتی ہین باشباع ہم وواو والف ویا ہریک باشتراک بردو حرف افتد
یکے مصوت کہ حروف مذکورست وآن حروف جز ساکن نتواند بود ودیگر مصمت کہ ہم متحرک بود وہم
ساکن امادر واو ویا ظاہرست وامادر الف مصمت را ہمزہ نیز خوانند اور واو اور الف اور یا ہریک
باشتراک حرکت دو قسم برہین ایک مصوت کہ حروف مدہین اور وہ سوا ساکن کے نہین ہوسکتے
دوم مصمت کہ متحرک بھی ہوتے ہین اور ساکن بھی لیکن واو اور یا مین تحریک اور سکون ظاہر ہے
مگر الف مین مشکل پس اس جگہہ الف مصمت کو ہمزہ کہین گے حاصل مطلب یہہ کہ الف اور واو اور یے
دو طرح پر ہین مصوت اور مصمت پس مصوت جسکو ممدودہ کہتے ہین جیسے نوا اور دورا اور میرا اور پیر
اور دارا اور زاریہہ سوا ساکن کے نہین ہوتے اور مصمت وہ بھی دو طرح پر ہین ساکن اور متحرک
پس مصمت ساکن جیسے یوم اور ویل کہ بسبب عدم مناسبت حرکت ماقبل کے غیر مدہ ہین
اور مصمت ساکن ہین اور ماقبل الف ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے غیر مدہ ممکن نہین اور مصمت متحرک واو جیسے
ولد ولدان ودود ادریے جیسے یسر یسار معالیش اور الف مین مشکل ہے کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے
پس اگر متحرک ہوگا اوسکو ہمزہ کہین گے الف نہ کہین گے اصل مین اور لغت مین معنی الف کے
یون لکھے ہین کہ الف بفتح اول وبکسر لام بمعنی مرد جواد اور سخی اور بقولے مرد نے زن اور نام ایک
حرف کا حروف تہجی سے اور وہ ایک خط مستقیم ہے کہ درمیان لفظ کے یا آخر لفظ مین ساکن
واقع ہوتا ہے بے ضغطۂ زبان اور اگر وہ خط مستقیم ابتداے لفظ مین متحرک ہو یا درمیان یا آخر لفظ
مین بضغطہ زبان واقع ہو اوسکو ہمزہ کہتے ہین مگر عرف اور محاورۂ عربی اور فارسی مین ساکن اور
متحرک دونون کو الف کہتے ہین کذا فی الغیاث ہم وبحرف مصمت تنہا ابتدا نتوان کرد مگر بعد ازانکہ
حرفے مصوت مقابل اوشود ومجموع را حرف متحرک خوانند اور حرف مصمت سے ابتداے
کلام نہین ہوسکتی اسواسطے کہ ابتدا بسکون محال ہے مگر آنکہ ایک حرف مصوت یعنی حرف مقصور
جسکو حرکت کہتے ہین اوس سے ملے اور مجموع کو یعنی اوس حرف اور حرکت کو حرف متحرک کہتے
ہین ہم پس اگر مصوت مقصور باشد حرف متحرک را بحرف پیش نشمرند وآنرا مقطع مقصور خوانند مانند
چہ ست پس جو مصمت سے ملے وہ اگر مصوت مقصور ہو یعنی حرکت اس صورت مین حرف متحرک کو
زیادہ ایک حرف سے نگنین گے اور اوسکو مقطع مقصور کہین گے مانند چہ کے یعنی جب مصوت مصمت

سے ملے اوسکی دو صورتین ہین ایک مقصور دوسرا ممدود پس جب مصمت مقصور سے ملے گا
ایک گنا جاے گا جیسے چہ کہ اس مین ایک حرف متحرک ہے اور حرف ہا فقط واسطے اظہار حرکت
کے ہے نہ شمار حرف مین اور جب ممدود سے ملے گا دو حرف ہونگے بیان اوسکا آگے ہے م واگر
ممدود باشد مقدار فضل ممدود را بر مقصور حرفی ساکن شمرند و مجموع را حرفی متحرک و حرفی ساکن شمرند
و آن را مقطع ممدود خوانند و حرف مصمت کہ از مصوت مجرد باشد ہم ساکن شمرند ت اور اگر ممدود ہو
یعنی حرف مصمت حرف مد سے ملے مقدار فضل ممدود کو ایک حرف ساکن گنتے ہین اور مجموع کو
ایک حرف متحرک اور ایک حرف ساکن کہتے ہین پس حقیقت مین یہہ حرف تین ہوئی ایک مصمت
اور ایک مصوت اور حرکت مقصور کہ وہ بجاے ایک حرف متحرک کے ہے تیسرا ساکن جو اشباع سے پیدا ہوا ہے
اور مجموع کو مقطع ممدود کہتے ہین جیسے اا او ای کہ حرف مدہ ہین اور جو حرف مصمت کہ مصوت سے
خالی ہو وہ بھی ساکن ہے کسواسطے کہ حروف بدون حرکات کے پڑہے نہین جاتے م وچون تحقیق
حروف متحرک و ساکن کردہ شد گوئیم کہ در زبان عربی حروف مصمت بست و ہشت است و حروف مصوت
شش سہ مقصور کہ آنرا حرکات سہ گانہ گویند و از حروف نمی شمرند و سہ ممدود کہ آنرا حروف مد خوانند
ت اور جب تحقیقات حروف متحرک اور حروف ساکن کی ہو چکی اب کہتے ہین ہم کہ عربی مین حروف
مصمت اٹھائیس ہین اور حروف مصوت چھہ تین اونمین مقصور ضمہ فتحہ کسرہ کہ شمار حرف مین نہین
ہین اور تین ممدود کہ اونکو حروف مد کہتے ہین یعنی الف اور واو اور یا حرکت ماقبل موافق پس اگر
مدہ نہون وہ بھی شامل مصمت ہین اور الف اگر ساکن ہوگا مدہ ہوگا اور اگر متحرک ہوگا اوسکو ہمزہ کہینگے
مگر حرف واحد ہے بحالت سکون مصوت اور بحالت تحریک داخل مصمت نہ خارج اٹھائیس ہی جیسا کہ
صاحب حاشیہ نے گمان کیا ھ ح قولہ بست و ہشت حرف است باید دانست کہ ہمگی حروف ہجا بست و نہ
حرف است لیکن چون مصنف علام در اینجا کلام در حروف مصمت ساختہ و الف مصمت نباشد مگر بعد
از انکہ ہمزہ گردد پس الف را از آنہا ساقط ساختہ آرے ہمان ہمزہ را گاہی مجازاً الف گویند و ازین امر
خارج شدن الف از حروف علی الاطلاق لازم نمی آید چہ داخل است در مصوتہ تم کلامہ م و در زبان پارسی
از جملہ حروف بست و ہشتگانہ مصمت ہشت حرف ساقط باشد و آن ثا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا و عین
و قاف است و پنج حرف مصمت دیگر درین لغت زیادت شود و آن با و جیم و ذال و گاف و گاف است ت

(یعنی الف ساکن ۱۲)

اور پارسی مین ان اکھائیس حروف مصمت سے آٹھ حرف ساقط ہین ث اور ح اور ص اور ض اور ط اور ظ اور ع اور غ مشہور ہشت حرف ست آنکہ ناید در زبان فارسی ث و ح و ص و ض و ط و ظ و ع و غ * اور سبب یہہ ہے کہ زبان فارسی مین یہہ حرف مخارج سے ادا نہین ہو سکتے اور پانچ حرف مصمت فارسی مین زیادہ ہین وہ پے اور چیم یعنی چے اور ژے اور قے اور گاف ہر انمین چار حرف مشہور ہین اور قے کہ اکثر نے اسکو بھی داخل کیا ہے حاشیہ مین لہجہ اوسکا درمیان بار فارسی اور فا کے لکھا ہے اور شرح مین لہجہ اوسکا درمیان فا و واو لکھا ہے الا حق یہہ ہے کہ لہجہ اوسکا سوا زباندانان فارس کے غیر سے ادا نہین ہو سکتا م دو حرف مصوت ممدود کہ یکی ازان حرفی است کہ میانہ ضمہ و فتحہ باشد چنانکہ در لفظ شور افتد کہ تازی مالح باشد و دیگر حرفی کہ میان کسرہ و فتحہ باشد چنانکہ در لفظ شیر افتد کہ تازی اسد باشد و این حرف تازی نیز بکار آرند و آن را امالہ خوانند اما از اصل لغت نشمرند ت اور دو حرف مصوت ممدود کہ انمین سے ایک حرف ہے کہ درمیان ضمے اور فتحے کے واقع ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شور مین کہ تازی مین اوسکو مالح کہتے ہین اور دوسرا حرف درمیان کسرے اور فتحے کے واقع ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شیر مین کہ تازی مین اوسکو اسد کہتے ہین اور یہہ حرف تازی مین بھی مستعمل ہے اوسکو امالہ کہتے ہین مگر اصل لغت سے نہین جانتے مطلب یہہ کہ جب واو اور یا مدہ واقع ہون اور حرکت ماقبل کو پڑھین اوسکو معروف کہین گے یہہ عربی اور فارسی دونون زبانون مین واقع ہوتی ہین جیسا کہ لفظ شوری مین مشورہ اور لفظ شیر مین جو دودہ کے معنی پر ہے اور جب اوس حرکت کو پڑھین اوسکو مجہول کہین گے یہہ فارسی مین واقع ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شور مین بمعنی نمکین اور لفظ شیر مین بمعنی اسد مگر ایسی صورت یائی تازی مین بھی ہے اوسکو امالہ کہتے ہین جیسا کہ رکاب سے رکیب اور حساب سے حسیب لیکن یہہ اصل لغت مین نہین ہے بلکہ تصرف ہے م و از قبیل این دو حرف حرفی ثالث باشد میان ضمہ و کسرہ کہ در دیگر لغت ہا بکار دارند و در تازی در لفظ قیل و امثال آن استعمال کنند و گویند کسریست با شمام ضمہ اما در فارسی بیقدرت اور من قبیل ان دو حرفون کے حرف تیسرا بھی ہے درمیان ضمے اور کسرے کے کہ اور زبانون مین مستعمل ہے مثل سنس کرت کے اور بزبان تازی لفظ قیل مین اور اوسکی امثال مین مثل بیع کے استعمال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کسرہ ہے اور

بوضعے کی دیتا ہے ہم وحرفہائی دیگر باشد کہ ہم از ترکیب دو حرف حادث باشد مثلاً چنانکہ از ترکیب یکی
از حرف مد باغنہ نون در لفظ دون ودان ودین باشد وامثال این افتد کہ بروزن دو وداو دی باشد
ت اور اور حرف ہین کہ ترکیب دو حرف سے پیدا ہوتے ہین جیسا کہ ایک حرف مد کی ترکیب
سے ساتھہ غنے کے نون پیدا ہوتا ہے لفظ دون اور دان اور دین مین اور اوسکی امثال مین جیسے
خوان اور زین اور زبان مین کہ بروزن دو اور دا اور دی اور خوا اور زی اور زبا ہین اور افتد عبارت
مین بمعنی واقع شود ہے ہم وچنانکہ از ترکیب یکی از حروفی کہ مخرج آن آخر کام باشد با حرف واو باشد
در لفظ خوش ودر بعضی لغات عجم در لفظ درغویش کہ بجای درویش گویند در لفظ کوش کہ بجاے
بس گویند واقع باشد ودلیل برآنکہ ہریکی ازین حرفہا یکحرف ہست آنست کہ در وزن بجای یکحرف است
مثل خوان کہ در کتابت مشتمل بر چہار حرف ست ودر لفظ مرکب از دو حرف ہست چہ بروزن خاست
ت اور جیسا کہ ترکیب ایک حرف سے منجملہ حروف کہ مخرج اونکا آخر کام ہے ساتھہ حرف واو
کے لفظ خوش مین اور بیچ بعضے لغات عجم کے لفظ درغویش مین کہ بجاے درویش کہتے ہین
اور لفظ کوش مین کہ بجاے بس کہتے ہین واقع ہوتا ہے اور دلیل اس بات پر کہ ہر ایک ان دونون
حرفون سے ایک حرف ہے یہہ ہے کہ وزن مین بجاے یکحرف ہے مثل لفظ خوان کے کہ کتابت مین
مشتمل چہار حرف ہے اور بولنے مین مرکب دو حرفون سے اسواسطے کہ بروزن خا ہے مطلب یہہ کہ
جب یہہ خے اور غین کہ مخرج اونکا شروع حلق ہے ہے اور کاف کہ مخرج اوسکا آخر کام ہے اور شروع
حلق اور آخر کام مین چندان فرق نہین جب ساتھہ واو کے ترکیب پائین گے ایک حرف شمار کیے جائینگے
اور اوس واو کو واو معدولہ کہین گے اور اوس حرکت کو فتحہ مائل بضمہ مثل خود اور خویلہ اور خوارزم اور
خواجہ اور خواست وغیرہ کی اور ضمہ مائل بکسرہ درغویش مین لہذا قافیہ خود ساتھہ شد اور مد دونون کے
درست ہے ح آخر کام یعنی حرف حلق ہرچند امثلہ مین لفظ کوس بھی شامل ہے اور کاف حرف حلق
نہین ہے اور اوسی جگہہ با حرف واو باشد گویا حرف واو باشد لکھا ہے اور خیال معنی کا نہین کیا ہے
ہم ہمچنین حرکتی باشد از ترکیب دو حرکت چنانکہ حرکت حرف مرکب در خوش کہ مرکب از ضمہ وفتحہ است
وحرکت حرف مرکب در درغویش کہ مرکب از ضمہ وکسرہ ست ودلیل برآنکہ ہریکے ازین حرکت ایک حرکت است
آنست کہ یک حرف را یک حرکت بیش نتواند بود ست اور اسیطرح ایک حرکت ہے کہ ترکیب دو حرکتون سے

پیدا ہوتی ہے جیساکہ حرکت حرف مرکب کی لفظ خوش مین کہ وہ حرکت مرکب ضمے اور فتحے سے ہے
اور حرکت حرف مرکب کی در غوایش مین کہ مرکب ضمے اور کسرے سے ہے اور دلیل اس بات پر کہ ہر ایک
ان حرکتون سے ایک حرکت ہے یہہ ہے کہ ایک حرف پر ایک حرکت سے زیادہ نہین ہو سکتے مرکب ہو
وہ حرف یا مفرد ہم در پارسی حرکتی دیگر است کہ آنرا ہیچ کدام ازین حرکات سہ گانہ یعنی ضمہ و فتحہ و کسرہ
نسبت نتوان کرد و آنرا حرکت مجہول و حرکت مختلسہ خوانند مانند حرکت حرف را در لفظ پارسی کہ بروزن
فاعلن بہت و باشد کہ این حرکت در ابتدای کلمات افتد و اگر کسی آنرا از قبیل حرکات نشمرد بسبب آنکہ
یکی از حرکات مذکور منسوب نیست باو در عبارت مضائقہ نیست اما در شعر آنرا از قبیل حرکات باید شمرد
بدلیل وزن ت اور پارسی مین ایک حرکت اور ہے کہ اوسکو حرکات سہ گانہ سے یعنی ضمے فتحے
کسرے سے نسبت نہین دے سکتے اوسکو حرکت مجہولہ اور حرکت مختلسہ یعنی ربودہ کہتے ہین مثل حرکت
حرف را کی لفظ فارسی مین کہ بروزن فاعلن ہے اور کبھی یہہ حرکت ابتدائے کلمات مین آتی ہے اور
اگر کوئی اوسکو من قبیل حرکات شمار نکرے اس سبب سے کہ ساتھہ کسی حرکات سہ گانہ کے منسوب
نہین ہے پس اگر وہ عبارت یعنی تلفظ مین کہے مضائقہ نہین ہے ورنہ شعر مین یعنی تقطیع مین اوسکو
من قبیل حرکات شمار کیا چاہیے بدلیل وزن کہ وزن مین وہ حرف کہ جس پر یہہ حرکت ہوتی ہے
متحرک واقع ہوتا ہے جیسے کہ رائے لفظ پارسی بجائے عین متحرک فاعلن ہے اور اختلاس کے
معنی سابق مین لکھے گئے ہین اور ابتدا مین واقع ہونا حرکت مختلسہ کا مثل ابتدا بسکون ہے کہ البتہ
ادا ہونا اوسکا زبان دانونسے ممکن ہے ہم و غرض ازین تفصیل آنست کہ تا بر حروف مفردہ و مرکبہ و
فرق میان ہر دو و بر حروف متحرک و ساکن و فرق میان ہر دو وقوف افتد و معلوم گردد کہ حرکت حرف
بمثابہ انضمام حرفیست با او ت اور غرض اس تفصیل سے وہ ہے کہ لوگ حروف مفردہ اور حروف مرکبہ
سمجھین اور ان دونون مین فرق جانین اور حروف متحرک اور حروف ساکن کو سمجھین اور ان دونون مین
فرق جانین اور معلوم کرین کہ حرکت حرف کی بمنزلہ ملنے ایک حرف کے اوس حرف سے ہے وقوف
بیشتر جاننا اور آگاہی اور استادہ ہونا کشف اور تنقیح اور لطایف اور صراح سے کذا فی الغیاث
پس مطلب حروف مرکبہ سے یہہ ہے کہ کتابت مین دو حرف ہون اور تقطیع مین ایک حرف
جیساکہ لفظ خود اور خوش مین اور مفردہ وہ حرف ہے جو ایسا نہو حتی متن حرف مرکبہ پر یہہ عبارت

لکھی ہے کہ مثل شور و شیر و در غوش وغیرہ کہ تفصیلش در ماسبق گذشت جاننا چاہیے کہ شور اور شیر
مین حرف مرکب کمان ہے ہم و با سر مقصود شویم و گوئیم اصناف حرکات مذکور در وزن شعر یک حکم
دارد و حروف کہ اجزای کلمات اند یا متحرک اند یا ساکن ست اور طرف مقصود کے جانین ہم اور کہین ہم
کہ اصناف حرکات مذکور وزن شعر مین ایک حکم رکھتے ہین اور حروف کہ اجزا کلمات کے ہین یا متحرک
ہوتے ہین یا ساکن پس اصناف حرکات سے مراد ضمہ فتحہ کسرہ ہے یعنی مقابل موزون جو موزون
ہو اوس مین مطابقت متحرک کی متحرک سے اور ساکن کی ساکن سے چاہیے نہ مطابقت ضمے کی ضمے
سے اور فتحے کی فتحے سے اور کسرے کی کسرے سے یا اصناف حرکات سے مراد مفردہ اور مرکبہ
اور مختلسہ اور تامہ مین یہہ بھی وزن مین ایک حکم رکھتے ہین ہم و بر عروضی نیست کہ ماہیات حروف
و حرکات و اعداد بشناسد و بر اصناف آن ہر یک وقوف یابد چہ آن کار لغوی است انچہ اور اضروری است
آنست کہ میان حرف مفرد یا انچہ بجای مفرد باشد از مرکبات و میان حروف مولف فرق کند و ہمچنین میان
حرف متحرک و حرف ساکن فرق کند ست اور عروضی پر واجب نہین ہے کہ حقیقت حروف اور حرکات
اور اونکے اعداد کو جانے کہ اصل مین لفظ کیا تھا اور بعد تعلیل کے کیا رہا اور اوسکے اصناف سے
واقف ہو کہ یہہ مہجور ہے اور یہہ معتل کسواسطے کہ وہ کام اہل لغت کا ہے جو کچھہ کہ عروضی کو ضرور ہے
یہہ ہے کہ درمیان حرف مفرد کے جیسے شین لفظ شد مین یا جو کچھہ کہ بجاے مفرد ہو مرکبات سے
جیسے خا و دا و لفظ خود اور خوش مین اور درمیان حروف مولف کے جیسے الف لفظ آمد مین اور را
لفظ فرخ مین کہ کتابت مین ایک حرف ہے اور وزن مین دو فرق کرے اور اسیطرح درمیان حروف
متحرک اور حروف ساکن کے فرق جانے ہم و علامات حروف و حرکات در وضع کتابت مختلف باشد
تا میان حروف مختلف و حرکات مختلف تمیز کنند و علامت سکون یکی چہ سکون بیک صفت بیش نیست
و اگرچہ اسباب آن مختلف ست اما نزدیک عروضیان حرف متحرک را مطلقاً یک علامت ست چہ
عروضی را با تمیز میان حروف مختلف و حرکات کاری نیست و آن علامت دائرہ خرد باشد بدین شکل
○ و حرف ساکن را یک علامت و آن خطی خرد مستقیم باشد بدین شکل ا واللہ اعلم ست اور نشان
اور نقش حروف اور حرکات کی کتابت مین مختلف ہین اسواسطے کہ حروف مختلف اور حرکات مختلف
مین تمیز پیدا ہو اور علامت سکون کی ایک ہی ہے سب کے نزدیک اسلیے کہ سکون ایک ہی طرح پر

ہوتا ہے اگرچہ سبب سکون کے مختلف ہین کہ کبھی سکون وقف سے اور کبھی تصرف اور تعلیل صرفی سے
اور کبھی بنظر وضع لغوی ہوتا ہے لیکن نزدیک عروضیون کے حرف متحرک کی مطلقاً ایک علامت ہے
اسواسطے کہ عروضی کو اختلاف حروف وحرکات سے کام نہین اور وہ علامت متحرک کی دائرہ چھوٹا ہے
اس شکل پر ہ اور حرف ساکن کی ایک علامت ہے اور وہ خط چھوٹا مستقیم ہے اس شکل پر ا واللہ اعلم
جاننا چاہیے کہ الف کو علامت سکون اسواسطے مقرر کیا کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ہاے ہوز کو
علامت متحرک اسواسطے ٹھہرایا ہے کہ ہ زبان عرب اور فارس مین علامت تحریک ہے عربی مین
کما قال اللہ تعالیٰ مَا اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطَانِیَهْ پس یہہ ہے علامت فتحہ ماقبل ہے اور خود
حالت وقف مین اور فارسی مین جیسے رمہ اور ہمہ اور کہ اور چہ مین کہ ہے محض برای اظہار حرکت
ہے اور لفظ مین داخل نہین جس جگہہ اشباع نہو اور بعضے رسالون مین علامت متحرک شکل میم
بھی ہے کہ خط نسخ مین سر میم بشکل صفر میانہ تہی لکھا جاتا ہے **فصل دوم** در کیفیت اعتبار
حرف متحرک وساکن در شعر و اشارت بہ تقطیع شعر در فصل گذشتہ معلوم شد کہ اجزای اولی شعر حروف
متحرک وساکن ہست اکنون گوئیم کہ مراد درین موضع از حروف متحرک وساکن حروف ملفوظ است نہ حروف
مکتوب و بسیار حروف ہست کہ مکتوب ہست وملفوظ نیست مانند الف در کتابت تازی کہ بعد از واو آمنوا
نویسند و واو کہ در آخر اسم عمرو نویسند و ہمزۂ وصل کہ در اثنای کلمات متصل بیکدیگر افتد والف در آخر
لفظ انا در غیر حالت وقف و در پارسی مانند واو عطف کہ درمیان دو کلمہ نویسند و حرف یا و ہا کہ در آخر
کے وچو نہ نویسند و واو در آخر دو و تو و امثال آن **فصل سوم** دوسری پنج کیفیت اعتبار حرف
متحرک وساکن کے شعر مین اور تقطیع شعر مین فصل گذشتہ سے معلوم ہوا کہ پہلے اجزا شعر کے حروف
متحرک اور حروف ساکن ہین اب کہتے ہین ہم کہ اس جگہہ مراد حروف متحرک اور حروف ساکن سے
حروف ملفوظ ہین نہ حروف مکتوب اور بہت سے حروف ہین کہ مکتوب ہین ملفوظ نہین مانند الف کے کتابت
تازی مین کہ بعد واو آمنوا کے لکھتے ہین اور مانند واو کے کہ آخر لفظ عمرو مین لکھتے ہین اور مانند
ہمزۂ وصل کے درمیان کلمات کے مثل واو کے متصل بیکدیگر واقع ہوتا ہے اور مانند الف کے آخر لفظ
انا مین جب موقوف نہو اور فارسی مین مانند واو عطف کے کہ درمیان دو کلمون کے لکھتے ہین
اور مانند یا اور ہا کے کہ آخر کی اور چہ اور نہ مین لکھتے ہین اور مانند واو کے کہ آخر دو و تو وغیرہ مین

لکھتے ہین جاننا چاہیے کہ عروضیون کو تقطیع مین اون حرفون سے کام ہے جو تلفظ مین آتے ہین
حروف مکتوبی غیر ملفوظی سے علاقہ نہین پس وہ مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین مثل الف آخر امنوا کے ہے
اور اس الف کو اسواسطے لکھتے ہین کہ فارق ہو درمیان واو جمع اور واو عطف کے اور جس جگہہ
صیغہ مین ملا ہوا ہوتا ہے وہان اگرچہ خیال التباس نہین کرطرز والسباب لکھتے ہین پس واو ملا ہوا صیغے
مین جیسے آمنوا مین اور علاحدہ جیسے فاعتبروا مین اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین واو آخر لفظ عمرو کے
اور وجہ اس واو کے لکھنے کی یہہ ہے تا یہہ عمر منصرف عمر بضم عین و فتح میم جو غیر منصرف ہے اوس سے
ملتبس نہو اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین ہمزہ وصل ہے کہ درمیان کلمات کے واقع ہوتا ہے
جیسے واقتلوہم مین اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین الف آخر لفظ انا ہے غیر حالت وقف مین جیسے
نظیری کہتا ہے مصرع بدعوی انا صدیق اکبر آوردہ اور حالت وقف مین یہہ الف ملفوظ ہوگا
اور فارسی مین مکتوبی غیر ملفوظی واو عطف کا ہے درمیان دو کلمونکے جیسے آمد و شد اس مصرع مین
مصرع کوچہ یار مین رفت آمد و شد رہتی ہے ٭ اور یا اور ہا لفظ کی اور چہ اور نہ مین شاید زمانہ قدیم مین
کتابت اس کاف کی بصورت ک کے تھی ورنہ اس زمانے مین کوئی اسطرح نہین لکھتا اور واو لفظ دو اور
تو مین جیسا خواجہ حافظ نے کہا ہے مثنوی (الگریزی کاف ہی) شعر صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را ٭ کہ سر بکوہ بیابان
تو داده ما را ٭ ص وہمچنین بسیار حرف ست کہ ملفوظ ست و مکتوب نیست مانند واو لہ و یا ہے در تازی و الف
اللہ و سموات و ہمزہ جبریل و تنوینات و تشدیدات چہ حرف مشدد مرکب از دو حرف باشد اول ساکن
دوم متحرک و در پارسی مانند الف مد در آب و آس و تشدید در ارد ست اور اسیطرح بہت سے حرف
ہین کہ ملفوظ ہوتے ہین مکتوب نہین ہوتے ہین مانند واو لہ اور یاے ہر کے عربی مین یہان تک
کہ خاقانی نے تحفۃ العراقین مین قافیہ کیا ہے شعر کردلو النصب در ایوان ہو ٭ تحت لوا آدم
ممن دونہ ٭ اور الف اللہ کا بعد لام کے اور الف سموات کا بعد میم کے اور ہمزہ جبریل کا
اور کتابت جبریل کی یون ہی صحیح ہے ہر چند بعضے ایک شوشہ بڑہا کر لکھتے ہین اور تنوینات اور
تشدیدات اسواسطے کہ حرف مشدد مرکب دو حرف سے ہوتا ہے اول ساکن دوسرا متحرک اور
نون تنوین بحقیقت حرف جداگانہ ہے اور پارسی مین مانند الف ممدودہ کے لفظ آب اور آس
مین اور مانند حرف مشددہ کے اتے ہین کہ ان سب مین ایک حرف لکھا جاتا ہے اور دو حرف

ملفوظ ہوتے ہین صہ و بدانکہ تشدید در پارسی در دو موضع آورند یکی در اصل کلمہ چنانکہ در لفظ غرندہ و بران گویند دیگر آنکہ میان دو کلمہ افتد چنانکہ در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ با کلمہ کہ بای امر و نہی بر و سابق بود چنانکہ در لفظ بکن و مکن یا حرفی بروی سابق بود کہ در لفظ نیاید مانند واو و تو وای سہ و نہ و کہ و چہ و لالہ و پردہ و غیر امثال این مواضع تشدید قیاسی تمامی کلمہ را صحیح بود و در ہیچ کدام ازین مواضع تشدید واجب نبود اگر بیارند ہم روا بود و بر جملہ چندان کہ در لغت پارسی تشدید کمتر آورند بہتر باشد چہ تشدید دران لغت اصلی نیست و چون غرق میان حروف ملفوظ و مکتوب ظاہر شد اجزای شعر معین گشت ت اور معلوم ہوا کہ تشدید پارسی مین دو جگہہ لاتے ہین ایک اصلی کلمہ مین جیسا کہ لفظ غرندہ اور بران مین کہتے ہین مثال لفظ غرندہ کے نظامی کہتا ہے شعر بتیرہ بغرّیدن آمد چو ابر ✤ بغرّید ہمرسو چو بانگ ہزبر ✤ بتیرہ بروزن کبیرہ بمعنی نقارہ ہی یہان سی مثال لفظ بران کی نظامی کہتا ہے شعر یکے را بفرمود تا زان گروہ ✤ ببرّید سر ہمچو یکپارہ کوہ ✤ اسی طرح ہی تشدید لفظ بریدن کی نظامی کہتا ہے شعر چو پیران شود نامہ ہا سوی مرد ✤ من آن نامہ را برکشایم نورد ✤ اور اسیطرح ہی تشدید لفظ دریدن کی نظامی کہتا ہے شعر بتیغ خفتان زرہ پارہ کرد ✤ عمل ہین کہ فولاد بانارہ گرد ✤ دوسری تشدید دو کلمون کے درمیان مین لاتے ہین جیسا کہ حرف اول مین معطوف سے وہ معطوف علیہ کا اخر حرف ٹھہرا حرف عطف سے کچھ کام نہین جیسے رّ سیم اور دُرّ و گوہر اور چپ و راست نظامی کہتا ہے شعر زپیرایہ و گوہر و زر سیم ✤ بدان جانور داد نزلی عظیم ✤ اور خسرو کہتا ہے شعر تحفہ آورد ہمہ کردراست ✤ شد دو صف آراستہ از چپ و راست ✤ اور حرف اول مین مضاف الیہ سے وہ مضاف کا حرف آخر ٹھہرا جیسے دُرِ سخن اور سیمِ سپہ اور خمِ کمند نظامی کہتا ہی شعر نخلِ زبان را رطب نوش داد ✤ دُرِ سخن را صدف گوش داد ✤ اور نظامی کہتا ہی شعر زرستمِ ستوران دران پہن دشت ✤ زمین شش شد و آسمان گشت ہشت ✤ اور نظامی کہتا ہے شعر بنیروی بازو و بخم کمند ✤ در آورد گردن کشان را بہ بند ✤ اور اسیطرح صفت موصوف مین سعدی کہتا ہے شعر وجود مردم دانا مثال زرِ طلاست ✤ کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش داند ✤ اشرف کہتا ہے شعر در فراقت بسکہ می ریزم بخود نور بصر ✤ اشک از چشمم چو دُرِ شہوار بیرون آید ✤ یا وہ کلمہ کہ بے امر کے اور میم نہی کا اوس پر ہو وہان بھی تشدید آجاتی ہے جیسا کہ لفظ

بکن و مکن مین مثال اوسکی یہہ بیت ہے شعر بکن و مکن ای بت خوشخرام ۔ بمن رحم و برغیر لطف دوام ۔ یہہ بحی دو کلمونکی مثال ہے یا ایسا حرف اوس کلمے سے سابق ہو کہ بلفظ مین نہ آئے مانند واو کے دو اور تو مین اور مانند ہا کے سہ اور نہ اور کہ اور چہ اور لا اور پردہ مین مثال اسکی وہی مصرع ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے دائرہ شبہہ مین لکھا ہے مصرع بادہ تبمن دہ تو تا ہم یکبار بروزن سریع مستفعلن مستفعلن مفعولات بہ تشدید بالفظ بمن اور لفظ تبا مین یہہ بحی دو کلمونکی مثال ہے اور ان مقامونکی تشدید قبیح ہے اور کسی مقام مین ان مقامونسے تشدید واجب نہین ہے اگر لائین تو روا ہے اور بالجملہ تشدید جتنی فارسی مین کمتر لائین بہتر ہے اسواسطے کہ تشدید لخت فارسی مین اصلی نہین ہے اور جب فرق درمیان حرف ملفوظ اور مکتوب کے معلوم ہوا اجزا شعر معین ہوئے تمام ہوا ترجمہ اور مطلب عبارت متن کا اب کہتے ہین ہم کہ اس جگہہ شرح اور حاشیے مین تازہ تازہ مضامین نظر آئے لہذا عبارتین اونکی بعینہ لکھدین کہ ناظرین کے ملاحظے سے گذر جائین ح زیر لفظ غرتندہ اور برآن لکھا ہے کہ ہمچنین در خرم محقق علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ ان مقامونمین تشدید چاہین لائین چاہین نہ لائین پس لفظ خرم بدون تشدید نہین دیکھا اور اس عبارت مین کہ یا حرفی بروی سابق بود کہ در لفظ نیاید ضمیری کی طرف بای امر اور میم نہی کی پھیری ہے اور خیال معنی کا نہین کیا ہر چند وہ ضمیر طرف کلمے کے پھرتی ہے اور اس عبارت پر کہ چنانکہ در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ این قاعدہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ چنانکہ در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ این قاعدہ در کتابی بنظر فقیر نرسیدہ و مثالش نیز بدست نیامدہ ہر کہ برین قانون و مثالش ظفر یابد در ہوا شش کتاب افزودہ منت بر جان ناتوان نہد اما شاید مراد اوش از حرف اول معطوف حرفی قبل از واو باشد یعنی حرف عطف و از اول مضاف الیہ جزو اولش و مثال آرزو و تمنا و زید داود قرار دادہ آید لیکن این معنی ہم فرضیست نہ محقق اور اس عبارت پر کہ یا کلمہ کہ بای امر و میم نہی بر و سابق بود چنانکہ در لفظ بکن و مکن یہہ حاشیہ لکھا ہے ح یعنی در اول کلمہ اش واقع شود نحو یارب بکن و حرام مخور لیکن مخفی نماند کہ تخصیص بای امر زائد ست بل و سا و رایش نیز یافتہ میشود مثل شبتو و شبا از اصلہا شب بو و شب با زبل در بای عربی و فارسی ہم ادغام دیدہ شد مثل شپر اصلہ شب پرہ بل در غیر ان نیز مثل بتر اصلہ بدتر ہم کلامہ و ہکذا اش حقیقت تشدید در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ این ست

کہ واو عطف را بحرف اول معطوف و حرف آخر مضاف الیہ بتشدید بیامیزند، و امثال تشدید در معطوف چنانکہ
درین شعر کہ از مثنوی ہست **بیت** مرد دانشمند و نادان یکی ہست + فرق اندر ہر دو ان بس اندکی ہست
و او در مضاف الیہ چنانکہ گویند غلام زید بہ تتبع تازی بطریقہ غلام الرجل و بای امر میم نہی را بحرف
ما بعد مدغم سازند چنانکہ درین شعر مولوی رومؒ کبر مکن گر تو ہستی آدمی + زانکہ شیطان را بود کبر و منی + تم کلامہ
پس یہ شعر ملحقات مثنوی سے ہے قابل اعتبار نہین اور اگر ہو تو مثال تشدید درمیان کلمہ کے ہے
م و از فصل گذشتہ معلوم شدہ است کہ حرف مرکب اردو حرف را یکی بیش نباید گرفت **ت** اور مثل عزان ا
فصل گذشتہ سے معلوم ہوا ہے کہ حرف مرکب دو حرفی مخلوط التلفظ کو مثل خود اور مثل درغویش ایک حرف
سے زیادہ نہ لیا چاہیے **م** و بدانکہ اول شعر حرفی ساکن نتواند بود چہ ابتدا بساکن ممتنع یا متعذر بود
ت اور جان تو کہ ابتدا شعر کے حرف ساکن سے نہین ہو سکتی اسواسطے کہ ابتدا بالسکون زبان عرب
و عجم مین بالاتفاق محال ہے کہتے ہین کہ لغت سنس کرت اور پشتو اور انگریزی مین ابتدا بالسکون
ہے پس جب اہل عرب و عجم اون زبانون مین کلام کرینگے ادا کرنا اونکے لہجے کا انسے متعذر ہو گا
اور متعذر بکسر ذال معجمہ مشددہ بمعنی دشوار ہے منتخب و کنز اور غیاث سے **م** و درمیان شعر
زیادت از یک ساکن نیفتد چہ حروف ساکن چون متوالی شوند سخن را از یکدیگر بریدہ گردانند
و وزن باطل شود و نیز در نطق آوردن آن در اثنای سخن اقتضای کلفت کند **ت** اور درمیان
شعر کے زیادہ ایک ساکن سے نہین واقع ہوتا اسواسطے کہ حروف ساکن متوالی سخن کو یکدیگر سے
بریدہ کرتے ہین اور وزن باطل ہوتا ہے اور بولنا اونکا اقتضاے کلفت کرتا ہے یعنی وزن عروضی
مین درمیان شعر کے دو ساکن نہین آتے اور اگر آتے ہین ایک متحرک ہو جاتا ہے بمقابلہ موزون
مگر آخر مصرع مین **م** و دو تا زی زیادت از دو ساکن جمع نشود و در اثنای سخن التقای ساکنین بیشتر
از اجتماع یکی از حروف مدبا ادغام افتد چنانکہ در سارّ یا با غنہ چنانکہ آنذرتہم و ہیچکدام در اثنای
شعر جا نرہ **ت** اور کلمات عربیہ مین زیادہ دو ساکن سے جمع نہین ہوتے اور اثنای سخن مین
التقاے ساکنین اکثر جمع ہونے ایک حرف مد سے ساتھ ادغام کے ہوتا ہے جیساکہ لفظ سارّ
مین یا جمع ہونے ایک حرف مد سے ساتھ غنہ کے ہوتا ہے جیساکہ آنذرتہم مین اور یہہ کوئی اثنای
سخن یعنی وزن عروضی مین جائز نہین پس التقا بالکسر باہم ہونا اور باہم ملنا اور ایک دوسری کو دیکھنا

کذا فی المنتخب والکنز واللغیات اور ادغام بالکسہ کھانا ایک چیز کا بے چبائے کے اور لگام دینا گھوڑے کو
اور ایک حرف کو دوسرے حرف سے ملانا کذا فی المنتخب واللغیات تصریح یہ کہ عربی مین دو ساکن
جمع ہوتے ہین اثنائے سخن مین نہ وزن عروضی مین اور وہ دو مقام ہین ایک یہ کہ بعد مدہ کے
ادغام واقع ہو جیسے لفظ سارّین کہ الف مدہ کے بعد را رشدہ واقع ہوئی ہے اول ساکن دوسرے
متحرک پس دو ساکن جمع ہوئے اول الف ساکن دوسری رے ساکن اور دوسرا مقام یہ ہے کہ بعد مدہ کے
غنہ واقع ہو جیسا کہ لفظ آنذرتہم مین اصل اسکی آانذرتہم تھی جب الف اول متحرک اور دوسرا ساکن ہوا
گیا دو ساکن جمع ہوئے اول الف دوم ساکن دوسرا نون غنہ ساکن ح قولہ آنذرتہم اصلہ اانذرتہم
ہوا ن در ہمزۂ ثانیہ تسہیل یعنی بین بین گیر ندای میان مخرج ہمزہ والف خوانند پس گویا کہ ساکن شد
وسکون ساکن ثانی یعنی نون ظاہر است پس اجتماع ساکنین متحقق شد تم کلامہ پس جو لفظ گویا ساکن
شد خلاف مقام نظر آیا کسو اسطے کہ یہان یہن ساکن چاہیے لہذا اپنے رقعہ مولوی عبد الرزاق صاحب
کی خدمت مین لکھا مولوی صاحب نے اوسکے جواب مین یہہ عبارت لکھہ بھیجی کہ قرأۃ اانذرتہم ہمزہ ثانیہ
وجہ مرقوم ہست اول منقل ہر دو ہمزہ دوم ابدال ہمزۂ ثانیہ بالف سوم تخفیف ہمزۂ ثانیہ باقیام حرکت چہارم
زیادت الف میان ہمزتین و تخفیف ثانیہ بین بین پنجم حذف ہمزہ استفہام مع حرکتش ششم حذف ہمزہ
استفہام و نقل حرکتش بسوی تنوین سوأدھم وامادر پارسی اجتماع دو ساکن بسیار بود و باشد کہ زیادت
الف و ساکن نیز جمع آید و باشد کہ بعضی ازان بحقیقت ساکن نبود و لاکن مجہول الحرکۃ باشد امادو ساکن
چنانکہ در کار و مرد افتدت وامافارسی مین یعنی اثنای کلمات فارسی مین جمع ہونا دو ساکنون کا بہت ہے
مثل کار و بار کے اور کبھی زیادہ دو ساکنون سے بھی جمع ہوتے ہین یعنی تین ساکن جیسے گوشت اور
پوست مین اور چار ساکن جیسے خواست مین لیکن حق یہہ ہے کہ واو اور الف ملفوظ التلفظ لفظ خواست
مین بجاے حرف واحد مرکب ہے پس زیادت تین ساکن سے ممکن نہین اور کبھی اون تین ساکنون مین
بھی بعض بحقیقت ساکن نہین ہوتا مجہول الحرکۃ ہوتا ہے مثل لفظ پارس کے کہ رے پر حرکت ربودہ ہے
لیکن دو ساکن جیسے کار و مرد مین ہین وجہ اسکی یہہ ہے کہ بنا لغت فارسی کی اعراب پر نہین لہذا
جمع ہونا ساکنون کا بھی اوس مین موجب کلفت نہین مگر وزن مین موافقت موزون بہ ایک ہے
ساکن رہے گا ہم و چون امثال این در اثنای شعر افتد حرف اول ساکن و دوم متحرک باید شمرد

چه وزن در مقابل متحرک افتد مثلاً کارکن یا مردزن بروزن فاعلن باشد هیچ تفاوت و امامسه
حرف چنانکه در لفظ راست و بخیت و مورد باشد و همیشه حرف اول از امثال این کلمات از حروف
مد بود پس اگر حرف آخر متحرک نشود بعضی ازین سه حرف را بجای دو حرف بکار دارند یکی ساکن
و دیگر متحرک و یک حرف در عبارت بزرند مثلاً راست گو بروزن فاعلن گویند و بعضی همه حروف
در عبارت آرند تا راست گو بروزن مفتعلن شود و اگرچه بروجه اول از گرانی خالی نبود اما دوم گران تر
باشد و شعرا بیشتر بروجه اول استعمال کنند ست اورجب امثال انکی اثنای شعر بین واقع
ہوتی ہے یعنی وزن عروضی مین حرف اول کو ساکن اور دوسرے کو متحرک کرتے ہین اسواسطے
کہ وزن مین مقابل متحرک کے متحرک چاہیے مثلاً کارکن یا مردزن کو بروزن فاعلن کہتے ہین
نے تفاوت لیکن جب تین حرف ساکن جمع ہون جیسے لفظ راست اور بخیت اور مورد مین ہین
اور حرف اول انکا ہمیشہ حروف مد سے ہوتا ہے پس اگر آخر انکا متحرک نہو بعض ان تینون حرفونکو
مقام دو حرفون کے استعمال کرتے ہین ایک ساکن دوسرا متحرک اور ایک حرف کو عبارت
مین حذف کرتے ہین مثلاً راست گو کو بروزن فاعلن کہتے ہین حرف تا کو حذف کرتے ہین
اور بعض سب حرفون کو عبارت مین لاتے ہین اور راست گو کو بروزن مفتعلن کہتے ہین ہر چند
پہلی وجہ بھی یعنی راست گو بروزن فاعلن ثقالت سے خالی نہین مگر وجہ دوسری یعنی راست گو
بروزن مفتعلن ثقیل تر ہے اور شعرا نے اکثر وجہ اول اختیار کی ہے پس قول محقق مردزن
یا بمعنی بمروزن کہیے یا بحذف عاطف بمعنی مردوزن کہیے اور مورد بضم اول اور سکون ثانی بمعنی
اور ثالث اور دال بمعنی نام ایک درخت کا ہے کہ اوسکو آس کہتے ہین اور پتے اوسکے نہایت
سبز ہوتے ہین اور طراوت رکھتے ہین اور دواؤنمین کام آتے ہین اور بسبب سبزی کے
اور طراوت کے اونکو زلف اور گیسوے محبوب سے نسبت دیتے ہین اور بمعنی مہر و نگین
بھی آیا ہے کذا فی البرہان ص و اگر حرف آخر متحرک شود خالی نبود از انکہ بعد از وی متحرکی دیگر آید
یا ساکنی آید اگر متحرکی آید چنانکہ گویند مثلاً راست و کژ در صورت وزدیدن کہ حرف در عبارت گران تر
بود از آنرون ہمہ بخلاف صورت اول و سبب آنست کہ در صورت اول دو حرف باز ای حرفی متحرک
افتاد و حرف متحرک بحقیقت ہم دو حرف ہست اما اینجا دو حرف باز ای حرفی ساکن می افتد پس عبارت

ازان بروزن مفتعلن ہرچند از گرانی خالی نیست اما بروزن فاعلن بسیار گران تر باشد درینصورت
شعرا وجہ اول را اختیار کردہ اند **ت** اور اگر حرف آخر انکا متحرک ہو اس مین دو صورتین ہین
کہ بعد اس متحرک کے یا حرف ساکن آئے گا یا حرف متحرک آئے گا مثلاً کہین راست و کژ کہ واو عاطفہ بجائے
حرکت کے ہے تے برا و بعد اس تمامے متحرک کے کاف کژ کا متحرک آیا ہے اس صورت مین
حذف کرنا ایک حرف کا عبارت مین ثقیل تر ہے سب سے قائم رکھنے سے یعنی اوسکو بروزن مفتعلن
کہین گے نہ بروزن فاعلن اور یہہ شکل خلاف صورت اول کے ہے کہ راست گو بروزن فاعلن
بہتر تھا اور راست و کژ بروزن مفتعلن بہتر ہے اور سبب اسکا یہہ ہے کہ صورت اول مین یعنی
راست گو کو بروزن فاعلن کہنے مین دو حرف بمقابلے ایک حرف متحرک کے پڑے یعنی سین
اور تے کہ دونون ساکن ہین بمقابلے عین متحرک فاعلن کے واقع ہوئے اور حرف متحرک بھی حقیقت
مین دو حرف ہین ایک حرف مصمت اور ایک حرف مقصور یعنی حرکت عین کی پس دونون مقابل مین
برابر ٹھہرے اور اس جگہہ یعنی راست و کژ کو بروزن فاعلن کہنے مین دو حرف بمقابلے ایک حرف
ساکن کے پڑتے ہین یعنی الف اور سین راست و کژ کا بمقابلے الف فاعلن کی پڑتا ہے پس راست
و کژ کو بروزن مفتعلن کہنا اگرچہ گرانی سے خالی نہین مگر بروزن فاعلن کہنا ثقیل تر ہے کسواسطے کہ
حال بروزن فاعلن کہنے کا بیان ہوچکا اور بروزن مفتعلن کہنے مین دو حرف ساکن یعنی الف اور
سین راست و کژ کا بمقابلے ایک حرف ساکن اور یہ ایک حرف متحرک کے پڑتا ہے اور وہ فے اور تے مفتعلن
کی ہے اس صورت مین شعرا نے بیشتر وجہ اول اختیار کی ہے کہ راست و کژ کو بروزن مفتعلن کہتے
ہین اور یہہ وجہ اول کہنا نظر بہ عبارت اخیرہ ہے **ہم** و اگر بعد از حرف متحرک حرفی ساکن آید بر نگونہ کہ
لفظ راستی مثلاً حکمش ہمان بود کہ در دو حرف ساکن متوالی گفتہ آمد و درینصورت کلفت زائل
شود و این حکمہا جملہ حکم وقوع این حرفہا است درمیان شعر اما اگر در اخر شعر افتد ہرچہ مجہول الحرکتہ
بود ساکن شمرند و یک ساکن و دو ساکن در آخر اشعار اعتبار کنند و اگر زیادت بود آنرا اعتبار
نبود و در حکم محذوف باشد انیست حکم حروف ساکن **ت** اور اگر بعد اوس حرف متحرک کے
جو راست اور تخت وغیرہ مین بالفعل متحرک ہوا ہے ایک حرف ساکن آئے جیسا کہ لفظ راستی
مین ہے حکم اسکا وہی ہے کہ دو حرف ساکن متوالی مین بیان کیا گیا کہ بروزن فاعلن ہوگا اول

ساکن رہیگا دوسرے حرف ساکن کو متحرک کرینگے اور کلفت باقی نرہے گی اور یہہ احکام حرفونکے
جو بیان کیے تب جاری ہونگے جب یہہ حرف درمیان شعر کے پڑین مگر جبوقت یہہ حرف آخر شعر مین
پڑینگے یعنی یہہ حرف آخر شعر مین پڑین یا وہ کلمے کہ جنمین یہہ حرف ہون آخر شعر مین پڑین جو حرف
کہ مجہول الحرکۃ ہوگا اوسکو ساکن شمار کرینگے جیسے سے لفظ پارس مین مجہول الحرکۃ ہے اوسکو
ساکن شمار کرینگے اور ایک ساکن اور دو ساکن آخر اشعار مین اعتبار کرتے ہین ایک ساکن جیسے لفظ
شود اور رود مین ہے اور دو ساکن جیسے لفظ کرد اور مرد مین ہین اور جو ساکن اسنے زیادہ ہے
اوسکا اعتبار نہین حذف ہوگا جیساکہ سوخت اور ساخت اور خواست اور پارس مین یہان تک
بیان حروف ساکن کا تھا اب حال حروف متحرک کا سنو **م** اما حروف متحرک متوالی در شعر تازی زیادت
از چہار مستعمل ندارند و چہارم بطریق زحف افتد و گران ثم مرندت لیکن حروف متحرک متوالی
شعر تازی مین زیادہ چار سے مستعمل نہین جانتے اور چوتھا بطریق زحاف کے پڑتا ہے مثل
فَعِلَتُن کے کہ مستفعلن سے بعد خبن اور طے کے بنتا ہے مگر اوسکو بھی ثقیل جانتے ہین زحف
بالفتح چلنا کودک کا بزانو اور چلنا حیوان کا بشکم راحف وہ تیر کہ زمین پر گر کے نشانے پہونچے
زحاف بالکسر گرنا اور ساقط ہونا شعر مین ایک حرف کا دو حرفون سے کذا فی المنتخب اور استعمال
مین زحاف بہت ہے **م** و در شعر پارسی زیادت از سہ مستعمل نیست و سہ متحرک متوالی ہم اصلی نباشد
و بطریق زحف افتد و تخفیف را تسکین اوسط جائز دارند چنانکہ بعد ازین گفتہ آید و آخر ہیچ شعر
نہ بتازی و نہ بفارسی متحرک نشاید چنانکہ اولش ساکن نشاید و این جملہ باید کہ مقرر باشد تا در تقطیع
اشعار اعتبار کردہ شود **ت** اور شعر فارسی مین زیادہ تین حرف متحرک متوالی سے مستعمل نہین
ہین بسبب خفت زبان فارسی کے وہ بھی اصلی نہین ہوتے بطریق زحاف کے پڑتے ہین مثل
فَعِلَاتن کہ فاعلاتن سے بعد خبن کے بنتا ہے اور اسمین بھی تخفیف کے واسطے تسکین اوسط
جائز ہے جیساکہ بعد اسکے بیان ہوگا چنانچہ اشعار مین جہان وزن فعلاتن یا فعلن کا بحرکت یمین
واقع ہوگا وہان ساکن کرنا اوسط کا روا ہے اور اوس مقام پر کلمہ ساکن الاوسط کا لانا درست ہے
اگر وزن مین خلل نہ پڑے شبہہ نہو کہ ہر جگہہ تسکین اوسط جائز ہے بلکہ بعض مقام پر تسکین اوسط
جائز نہین جیساکہ رمضان کو بسکون میم نہین گے اور آخر کسی شعر فارسی اور تازی کا متحرک نچا ہے

جیسا کہ اول شعر ساکن نچاہیے اور سب قاعدے چاہیے کہ یاد ہون تا تقطیع مین کام آئین اور معتبر
ہون **ھم** و تقطیع شعر عبارت ہت از تحلیل شعر بارکانی کہ ازان مولف باشد و برابر کردن حروف ہر رکنی
باحروف اصلی آن رکن بحذف زوائد غیر ملفوظ و اگرچہ مکتوب باشد و انحبابت آنچہ ملفوظ باشد و اگرچہ مکتوب
نباشد **ت** اور تقطیع شعر کی عبارت ہے تحلیل شعر سے اوسکے ارکان مولف پہ یعنی برابر کرین الفاظ
شعر کو اوسکے رکنون سے اور مقابل کرین حروف ہر لفظ کو ساتھ حروف اصلی اوس رکن کے اور
حذف کرین زوائد غیر ملفوظ کو اگرچہ مکتوب ہون اور ثابت رکھین حروف ملفوظ کو اگرچہ مکتوب نہون
تحلیل کھولنا ایک چیز کا اور کسی جگہہ اترنا اور فانی کرنا کسی چیز کا اوٹھانے سے اور اصطلاح معمایان
دو حصے کرنا ایک چیز کا یا زیادہ کذا فی الغیاث **ھم** مثلاً تقطیع این بیت بنام خداوند جان و خرد +
کزین برتر اندیشہ برنگذرد + بدینموال نوشتہ اند بنامی خداون دجانو خرد کزی برترندی شبرنگ
ورزد فعولن فعولن فعل فعولن فعل فعولن فعولن فعولن فعل **ت** مثلاً تقطیع اس بیت کی اسطرح لکھی ہے
بنامی فعولن خداون فعولن دجانو فعولن خرد فعل کزی برفعولن ترندی فعولن شبرنگ فعولن ورزد فعل
ھم و ازینجا معلوم می شود کہ تا بحر او و رکنہا و ارکان آن ندانند تقطیع ممکن نباشد چہ این بیت ہمچنانکہ
برین وزن کہ فعولن فعولن فعولن فعل دو بار تقطیع توان کرد برین وزن نیز کہ مفاعیل مستفعلن فاعلن دو بار
تقطیع توان کرد و برین وزن نیز کہ فعولن مفاعیل مستفعلن دو بار ہم تقطیع توان کرد تا ندانند کہ کدام بحر است و ارکان
آن چیست میان انچہ تقطیع حقیقی بود و انچہ وزن بود و آنا نہ تقطیع بود امتیاز ممکن نباشد **ت** اور یہانسے معلوم ہوتا ہے
کہ جب تک بحر نہ کہو اور اوسکے اوزان اور ارکان کو نجانین تقطیع ممکن نہین ہے اسواسطے کہ اس بیت کی تقطیع جیسے بروزن
فعولن فعولن فعولن فعل دو بار کہ بحر متقارب ہے کرتے ہین بروزن مفاعیل مستفعلن فاعلن دو بار بھی تقطیع
کر سکتے ہین اور بروزن فعولن مفاعیل مستفعلن دو بار بھی تقطیع ہو سکتی ہے جب تک نجانین کہ یہہ کون
بحر ہے اور ارکان اسکے کیا ہین امتیاز تقطیع حقیقی اور غیر حقیقی مین ممکن نہین ہے **ھم** **فصل سوم** در
اجزای ثانیہ شعر کہ از حرف متحرک و ساکن مولف شود **ت** فصل تیسری اجزای ثانیہ شعر مین کہ حروف
متحرک اور حروف ساکن سے تالیف دیے جاتے ہین معلوم ہو کہ فصل اول مین محقق علیہ الرحمہ نے
فرمایا تھا کہ اجزاے اولے شعر کے حروف اور حرکات ہین لہذا اس فصل مین فرماتے ہین کہ اجزاے
ثانی شعر کے مولفات حروف متحرک و ساکن دین اور یہہ تالیف کئی طرح پر ہوتی ہے دو حرفی اور

سہ حرفی اور چہار حرفی اور پنج حرفی لہذا فرماتے ہین اول تالیفی کہ نہ جیسا کہ صاحب میزان نے قیاس
کیا ہے اور لکھا ہے ح قولہ اجزای ثانیہ یعنی باعتبار لغت زالا باعتبار عروض ہمین اسباب واوتاد
اجزای اولی ہست ولہذا گفتہ اول تالیفی کہ تم کلامہ قائل ھم اول تالیفی کہ حروف را ممکن شود تالیف از
دو حرف بود و آن مؤلف را سبب خوانند ولا محالہ حرف اول متحرک باید پس اگر حرف دوم ساکن بود
آنرا سبب خفیف خوانند و آن مساوی مقطع ممدود باشد و اگر متحرک بود آنرا سبب ثقیل خوانند ست پہلی
تالیف کہ حروف سے ممکن ہوتی ہے دو حرف کی تالیف ہے اور اوس مولف کو سبب کہتے ہین اور لا محالہ
حرف اول متحرک چاہیے کہ ابتدا بسکون محال ہے پس اگر حرف دوسرا ساکن ہو وہ سبب خفیف ہے
اور مساوی مقطع ممدود کی ہے یعنی حرف مصمت با مدہ مثل او اور ای کے اور اگر حرف دوسرا متحرک ہو
اوسکو سبب ثقیل کہتے ہین کسواسطے کہ ایک متحرک اور ایک ساکن کا ملنا خفیف ہے اور دونون متحرک کو ملنا
بہ نسبت اوسکے البتہ ثقیل ہے اور سبب بفتحتین رسن کذا فی المنتخب اور وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ عرب
بیت شعر کو گھر سے نسبت دیتے ہین اور گھر عرب کا بیشتر خانہ پشمی ہوتا ہے کہ رسن اور میخ سے قیام پذیر
ہوتا ہے لہذا ان اجزا کا سبب اور وتد نام رکھا کہ قیام شعر کا انسے ہے ھم و در اصل شعر فارسی سبب ثقیل
مستعمل نیست از جہت آنکہ چون سبب ثقیل بجزوی دیگر پیوندد سہ متحرک یا زیادہ متوالی شود و وقوع آن
در شعر فارسی چنانکہ گفتیم از اعتدال خارج است ت اور اصل شعر فارسی مین یعنی ارکان عروض
فارسی مین کہ وہ فعولن اور فاعلاتن اور مفاعیلن اور مستفعلن اور مفعولات ہین سبب ثقیل مستعمل نہین ہے
اس جہت سے کہ جب سبب ثقیل کسی جزو اور سے ملے گا تین متحرک متوالی یا زیادہ تین سے جمع ہونگے
اور وقوع اوسکا شعر فارسی مین جیسا کہ کہا ہمنے اعتدال سے خارج ہے اور یہی وجہ ہے کہ چکنم اور
نشنود وغیرہ مین ساکن اوسط کر لیتے ہین صاحب میزان نے لفظ اصول سے چشم پوشی کی اور
اپنے زعم مین یہہ معنی ٹھہرائے کہ لغت فارسی مین سبب ثقیل نہین آیا لہذا یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ در
شعر فارسی سبب ثقیل مستعمل نیست مخفی نماند کہ اہل فن گفتہ اند کہ ہا در آخر لفظ ہمہ و رمہ و امثال آنہا
بکتابت محض برای اظہار حرکت است در تلفظ دخل ندارد پس ترکیب آنہا محض از دو حرف متحرک است
و آن سبب ثقیل است بل بعضی از ثقات عروضیان نیز مثل شمس قیس صاحب معیار معجم و مولانای جامی
بر ہمینی تصریح کردہ اند و آنچہ مصنف علام در وجہ عدم استعمال سبب ثقیل میفرماید کہ وقوع سہ حرکت

متوالی کہ از اجتماع سبب ثقیل و متحرک دیگر متصور ہست از اعتدال خارج ہست و حوالہ بما قبل ساختہ عجب ہست
چہ انچہ سابق آوردہ ہمین قدر ہست کہ در شعر فارسی زیادہ از سہ متحرک مستعمل نیست و این کلام خود مجوز متحرکات
ثلثہ است و انچہ گفتہ ہست سہ متحرک متوالی ہم اصلی نباشد معنیش آنست کہ در اصل افاعیل و تفاعیل یعنے
در وزن یافتہ نمیشود الا بعذر حاف و ایمعنی منافی وقوع سبب ثقیل نیست یا آنکہ کدام کلمۂ مفرد مشتمل بر
حرکات ثلثہ متوالیہ یافتہ نمی شود اما انتفاع اجتماع سہ حرکت از ترکیب با کلمہ دیگر ازان لازم نمی آید
الا بسیاری از کلمات مثل دل من و تکنم بحرکات ثلثہ موجود تم کلامہ اور شرح مین بھی اس قول کو مردود
کیا ہے چنانچہ یون لکھا ہے **شش** عجب ہست از فہم صاحب میزان کہ انتفای سہ متحرک متوالی را از مقولۂ مصنف
نسبت با فاعیل و تفاعیل خود میگوید و باز راہ کجی میرود الی آخرہ **ھم** و تالیف دوم از سہ حرف بود و آنرا
وتد خوانند و ہر سہ متحرک نشاید چنانچہ گفتہ آمد و حرف اول لامحالہ متحرک باشد پس اگر دوم ساکن بود
سوم متحرک باید چہ دو ساکن نشاید کہ در اثنای سخن جمع شود و آن مولف را وتد مفروق خوانند و اگر
دوم متحرک بود سوم ساکن آنرا وتد مجموع خوانند **ت** اور دوسری تالیف تین حرفون سے ہوتی ہے
اوسکو وتد کہتے ہین پس تین حرف متحرک نچاہیے جیساکہ کہا گیا کہ توالی سہ حرکات اصول افاعیل
مین نہین اور حرف اول لامحالہ متحرک ہوگا کہ ابتدا بسکون محال ہے پس اگر دوسرا ساکن ہو تیسرا
متحرک چاہیے اسواسطے کہ دو ساکن اثنای سخن مین جمع نہین ہوتے اور اوس مولف کو وتد مفروق
کہتے ہین اور اگر دوسرا متحرک ہو تیسرا ساکن اوسکو وتد مجموع کہتے ہین وجہ تسمیہ وتد کہ لغت مین
بمعنی میخ ہے مثل وجہ تسمیہ سبب ہے کہ بیان اوسکا ہوچکا اور وجہ تسمیۂ مفروق یہہ کہ فرق درمیان
دو متحرکون کی بسبب سکون کی ظاہر ہے مثل قال اور باع اور گفتہ اور رفتہ کے اور وجہ تسمیہ
مجموع یہہ کہ دو حرکتین متوالی جمع ہوتی ہین مثل دعا اور دوا کی اور اس جگہہ جاننا چاہیے کہ
بعض عروضیان پارس نے سبب کو تین قسم پر کہا ہے خفیف اور ثقیل اور متوسط سبب متوسط ایک
حرف متحرک دو ساکن جیسے کاروبار اسیطرح وتد کو بھی تین قسم پر کیا ہے مجموع اور مفروق اور
کثرت وتد کثرت دو متحرک اور دو ساکن جیسے نہان اور عیان اور فاصلے کو بھی تین قسم پر کہا ہے
صغرے اور کبرے اور عظمے فاصلۂ عظمے پانچ متحرک ایک ساکن جیسے بشکنمش مگر دانشمین پر ظاہر ہے
کہ حاجت اعتبار زواید کی نہین ہے **ھم** و تالیف زیادہ ازین متحمل باشد بتالیف از دو و یا سہ سہ

از ہر دو پس اول تالیفی کہ شعر را باشد از اسباب باشد یا از اوتاد و مثال ہر چہار بہ پارسی این است
بر سبب خفیف سر سبب ثقیل عمد وتد مفروق مبنی وتد مجموع و علامات ہر یکی در دوائر بر قیاس
آنچہ گفتیم معلوم باشد و اسباب و اوتاد را اجزا مینوانیم چہ اجزای اولی کہ حروف و حرکات اند
بشعر خاص نیستند اور تالیف زیادہ اس سے فارسی مین منحل اور منجر ہوتی ہے طرف دو
دو اور تین تین کے یا طرف دو تین کے یعنی طرف اسباب کے یا طرف اوتاد کے یا طرف سبب
اور وتد کے پس اول تالیف کہ شعر مین ہوتی ہے اسباب یا اوتاد سے ہوتی ہے اور مثالین
چارون کی یعنی سبب خفیف اور سبب ثقیل اور وتد مجموع اور وتد مفروق کی فارسی مین یون ہین
بر سبب خفیف سر سبب ثقیل عمد وتد مفروق مبنی وتد مجموع اور علامت ہر ایک کی دوائر مین جیسا کہ
کہا ہمنے معلوم ہوگی یعنی کہا ہمنے کہ الف مقابل ساکن کے اور دائرہ کو چک مقابل متحرک کی پس
جس جگہہ کہ دو دائرے اور بعد اوسکے الف ہو وتد مجموع ہے اور اگر الف درمیان دو دائرونکے
ہو وتد مفروق ہے اور اگر فقط دو دائرے ہون سبب ثقیل ہے اور اگر ایک دائرہ اور ایک الف ہو
سبب خفیف ہے اور ہم اسباب و اوتاد کو اجزا کہتے ہین اسواسطے کہ اجزاے اولے کہ حروف و حرکات
ہین شعر کے لیے خاص نہین ہین لغات اور قرأت مین بھی ہوتے ہین پس حقیقت مین بھی اسباب
و اوتاد اجزاے شعر ٹھہرے منحل بضم اول وحا مہملہ مفتوح و تشدید لام کشادہ ہونے والا کذا فی المنتخب
واللغیاث اور صاحب میزان نے لکھا ہے ح قولہ تالیف از زیادہ ازین قول انکار فاصلہ معلوم
می شود چہ معتبر نیست آنرا ہم در اجزای اولی شمار کردہ اند تم کلامہ معلوم ہو کہ یہہ غلط فہمی ہے کسواسطے کہ
محقق علیہ الرحمہ نے یہان تک احوال مؤلفات فارسی کا بیان کیا اور البتہ اصول فارسی مین فاصلہ
نہین اور بعد اسکے جب مؤلفات تازی بیان کیئے دونون فاصلونکو تازی مین لکھہ کر لکھا کہ ہر دو
نہ ازان تالیفات اول باشند یعنی فاصلون کی تالیف تازی مین مؤلفات فارسی سے جداگانہ ہے
اور تالیف ثانی ہے ھ در عروض تازی مؤلفی کہ از چہار حرف بود سہ متحرک و چہارم ساکن فاصلہ صغرے
خوانند مثالش فعلن و آن مؤلف از دو سبب بود اول ثقیل و دوم خفیف و مؤلفی را کہ از پنج حرف
بود چہار متحرک و پنجم ساکن فاصلہ کبرے خوانند مثالش فعلتن و آن مؤلف از سببی ثقیل و وتدے
مجموع بود و ہر دو نہ ازان تالیفات اول باشند اور عروض تازی مین وہ مؤلف کہ چار حرف سے

ہو تین متحرک اور چوتھا ساکن اوسکو فاصلہ صغرے کہتے ہین مثال اوسکی فعلن ہے اور وہ تالیف
دو سبب سے تحی فارسی مین اول ثقیل دوم خفیف اور وہ مؤلف کہ پانچ حرف ہے ہو چار متحرک اور پانچوان ساکن
اوسکو فاصلہ کبرے کہتے ہین مثال اوسکی فعلتن ہے اور وہ تالیف ایک سبب ثقیل اور ایک وتد مجموع
سے تحی فارسی مین اور یہہ دونون تالیفین فاصلون کی تالیف اول سے نہین ہین یعنی تالیف فاصلہ
مؤلفات فارسی سے علاحدہ ہے اور تالیف ثانی ہے حاصل یہہ کہ بعضے عروضیون نے فاصلے کو
معتبر جانا ہے اور بعضون نے نہین جانا ہے محقق علیہ الرحمہ اس جگہہ قول فیصل لکھتے ہین کہ تالیفین
تین ہین ایک دو حرف کی دوسری، تین حرف کی، تیسری، چار حرف اور پانچ حرف کی اور ان
تینون کی دو قسمین ہین اول تالیف اول و دوم کہ وہ مشترک ہے پارسی اور تازی مین اور دوسری قسم
تالیف چار حرفی اور پنج حرفی کی کہ وہ خاص ہے تازی مین پس اعتبار فاصلے کا فارسی مین نچاہیے
کہ جب اصول فارسی مین سبب ثقیل نہین ہے تین حرکتین کیونکر ہونگی اور اثنای شعر فارسی مین جو
آجاتی ہین اعتدال سے خارج ہین یعنی اصول فارسی سے باہر ہین اور اعتبار فاصلے کا تازی مین
چاہیے کہ اصول تازی مین فاصلہ داخل ہے مثل متفاعلن اور مفاعلتن کے کہ اسمین متفا اور علتن
فاصلہ ہے پس تالیف چار حرفی اور پنج حرفی تالیف ثانی ہے اور تازی مین معتبر ہے بعضون نے
فاصلے کو فاضلہ بضاد معجمہ لکھا ہے اور بعضون نے فرق درمیان دونون فاصلونکے بصاد مہملہ اور
ضاد معجمہ کیا ہے اور بعضے قائل بفاصلہ ثالث ہوئے ہین اور اوسکو فاصلہ عظمے کہتے ہین پانچ
متحرک اور ایک ساکن مگر یہہ نہایت ناپسندیدہ ہے اور اس مقام پر صاحب میزان نے یہہ حاشیہ
لکھا ہے ح قولہ در عروض تازی الی آخرہ وجہ تخصیص اعتبار فاصلہ در عروض تازی معلوم نے شود و
بل بسیاری از عروضیان عجم نیز قائل ہر دو فاصلہ بودہ اند و بعضی منکر آنری فرق اینقدر است کہ در
افاعیل فارسی فاصلہ صغرٰی ہم مستعمل نیست بخلاف عربی کہ دران فاصلہ صغرٰی مستعمل ست مثل متفا و علتن
در متفاعلن و مفاعلتن اما اینقدر کافی نیست چہ برین تقدیر اعتبار فاصلہ کبرٰی را و بھی ہم نمیرسد
معہذا کلام در اکتفا یہ نسبت موزونات است و شک نیست کہ اعتبار اسباب و اوتاد مغنی از فاصلہ است
و برای وزن ہمہ موزونات کافی است و لہذا اخفش بعد از خلیل وجودش را منکر گردیدہ و گفتہ کہ
فاصلہ صغرٰی بحقیقت سبب ثقیل و خفیف ست و فاصلہ کبرٰی سبب ثقیل و وتد مجموع است پس فاصلہ را

از اجزای اولیہ قرار دادن معنی ندارد و غایت ما یقال از جانب خلیل و پیروانش کہ قابل بوجود فاصلہ بودہ اند آنکہ چون خلیل بنای اوزان عروضی بطور وزن حرف نہادہ و لہذا فاء و عین و لام را در ہمہ اوزان بکار بردہ و در کلام عرب کلمہ چہار حرفی با سہ حرکت متوالی پنج حرفی با چہار حرکت متوالی نیز یافتہ می شد نہ زیادہ ازان مثل قَرَسٌ عُنُصُلٌ لہذا برای وزن این ہر دو را فاصلہ قرار دادند و از اینجاست کہ در دائرہ مؤتلفہ در لفظ متفاعلن و فاعلن شروع از سبب خفیف کردہ بحر ثالث بر نیاورند یعنی از فاعلاتن وزن تن مفاعل و فاعلن ست بحرکت آخر قرار ندادہ اند اما این قول محذوش است باینکہ اگر مدار اعتبار اجزای اولیہ شعر بر اوزان مختلفہ اصلیہ عرب ست پس بسیار اسماء ست از ثلاثی و رباعی و خماسی مثل جعفر و برثن و درہم و قمطر کہ اجزای مذکورہ وزنش نمیتوانند شد و عدم انفکاک بحر از سبب خفیف مذکور نیز دلیل عدم ترکیب از سببین نیست چہ آن بجہت عدم استعمال ست بل مصنف علام از بعضی عروضیان انفکاکش را ہم نقل کردہ و وزنش فاعلاتک آوردہ کما سیاتی اور دوسرا حاشیہ یہہ لکھا ہے ح قولہ ہر دو نہ ازان تالیفات اول اشارت ست بعدم احتیاج اعتبار فاصلہ تمام کلامہ پس عاقل بصیر پر ظاہر ہے کہ اس حاشیے کو مطلب کتاب سے کیا واسطہ اور ایک جگہہ لکھتے ہین کہ ازین قول انکار فاصلہ معلوم می شود اور دوسری جگہہ لکھتے ہین کہ وجہ تخصیص فاصلہ در عروض تازی معلوم نمی شود تیسری جگہہ لکھتے ہین اور خود قائل ہوتے ہین کہ در عربی فاصلۂ صغری مستعمل است چوتھی جگہہ لکھتے ہین کہ اعتبار فاصلہ کبری را وجہی بہم نمیرسد پانچوین جگہہ لکھتے ہین کہ سہ حرکت متوالی و چہار حرکت متوالی در عرب مستعمل است چھٹی جگہہ لکھتے ہین کہ فاصلہ را از اجزای اولیہ قرار دادن معنی ندارد حال آنکہ محقق علیہ الرحمہ فاصلہ کو تالیف ثانی کہا ہے ساتوین جگہہ لکھتے ہین کہ وجہ عدم انفکاک بحر از سبب خفیف در دائرہ مؤتلفہ عدم استعمال است کیا بحر غیر مستعمل دائرے سے نہین نکالتے بلکہ نکال کر غیر مستعمل لکھ دیتے ہین ایک حاشیے کا یہہ حال ہے پس ایسے کلام بیہودہ معلوم ہوتے ہین اور یہہ عبارت دوسرے حاشیے کی کہ ہر دو نہ ازان تالیفات اول باشند اشارت ست بعدم احتیاج اعتبار فاصلہ اوس تعمیل سے ہے کہ کوئی کہے فلان کس آنکھہ نہین رکھتا دوسرا کہے یہہ اشارہ ہے طرف بینائی کے برعکس نہند نام زنگی کافور ہم و عادت عروضیان آن باشد کہ درین موضع ابیات مرکب ازین اجزا ایراد کنند برین تواند از سبب خفیف بتازی بیت اِسْمَعْ مِنِّی یَا ابْنَ الدُّنْیَا ✦ اَعْمَلْ خَیْرًا تَرْجُوْ حُسْنَا ✦ رکض مجنون سکن

بار جز مطوی مسکن یا رمل مجنون مسکن یا ہزج مکفوف مخنق و بپارسی بیت یاری کزمن دوری
جوید ✤ عشقش زی من تاکی پوید ✤ واز سبب ثقیل تنہا شعر محال است امانثر بتانی چنین بود وکدک یک
وجد اثر ہمک محمد وطلب برکتہ ریشمک و بپارسی چنین ✤ پسر تو زچہ نشندہ زبی ہنر تو ✤ کہ ہنر تو بدہ
زبرکت پدر تو اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ اس جگہہ ابیات مرکب ان اجزا سے
وارد کرتے ہین یعنی تنہا سبب اور تنہا وتد اور تنہا فاصلہ مین شعر کہی ہین شعر سبب خفیف کا عربی مین
یہہ ہے ✤ اسمع منی یا ابن الدنیا ✤ اعمل خیرا تزدد حسنا ✤ ترجمہ یہہ ہے سن مجھسے اے
فرزند دنیا کے کر نیکی کہ زیادہ ہو تو ازروے نیکی کے تزدد اصل مین تزتود تھا باب افتعال سے
تے کو دال سے بدل کیا بعد اوسکے واو متحرک ماقبل اوسکے مفتوح واو کو الف سے بدل کیا اجتماع
ساکنین کا ہوا اور درمیان الف اور دال آخر کے الف گر گیا کسواسطے کہ دال آخر ساکن ہوئی بسبب اسکے
کہ یہہ مضارع جواب امر مین ہے اور جو مضارع جواب امر مین پڑتا ہے آخر اوسکا ساکن ہوتا ہی
اور یہہ رکض مجنون مسکن ہی یعنی متدارک مجنون مسکن رکن اصلی فاعلن تھا خبن سے الف گر گیا
فعلن بتحریک عین رہا بعد اوسکے تسکین سے عین ساکن ہو فعلن رہا پس فعلن چار بار تقطیع اس
شعر کی ہے اور اس شعر کی تقطیع رجز مطوی مسکن اور رمل مجنون مسکن اور ہزج مکفوف مخنق سے
بھی ہو سکتی ہے کسواسطے کہ رجز مطوی مسدس محذوف العروض والضرب یہہ وزن ہے مفتعلن
مفتعلن فعلن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن فعلن ہو جائے پس وہی وزن ہے اور بیان
حجز بین محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ مفعولن مفعولن مفعولن مین ہر مرتبہ ایک سبب کم کرنے سے
ایک وزن ہو جاتا ہے اور رمل مجنون مسدس محذوف العروض والضرب یہہ وزن ہے فعلاتن
فعلاتن فعلن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن مفعولن ہو جائے پس وہی وزن ہے اور یہہ وزن اوزان
رمل مین داخل ہے اور ہزج اخرب مسدس محذوف الضرب والعروض یہہ وزن ہے اور بیان اوزان مین
داخل ہے مفعول مفاعیل مفعولن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن فعلن ہو جائے پس وہی وزن ہے
مگر بیان جو محقق علیہ الرحمہ نے ہزج مکفوف مخنق کہا ہے اوسکی صورت یہہ ہے کہ مفاعیل مفاعیل
مفاعیل کو کہ مکفوف ہین جب دائرے مین لکھے جائین اور مخنق کرین اسطرح کہ لام آخر رکن میم اول
رکن سے ملے تو یہہ وزن ہو جائے مفعولن مفعولن مفعولن پس جب اسکو محذوف کرین وہی وزن ہو جائے

صاحب شرح کے ذہن مین یہہ مطلب نگذرا لہذا یہہ لکھا ش لفظ مکفوف باہنرج غلطی کاتب ہست زیراکہ فقط مخنق فاعیلن مفعولن ہست ومکفوف آن فاعیل باشد کہ بروزنش مفعول آید ودرینجا مفعولن بکار است تمام کلامہ حال آنکہ تخنیق اول رکن مین نہین آتا تخنیق کو بعضون نے بجا ونون معجمتین لکھا ہے اور بعضون نے بحا مہملہ اور باے موحدہ کما سیاتی محمد بن قیس لکھتا ہے کہ تخنیق ہم خرم ہست لیکن بحکم آنکہ در اشعار عرب خرم جز در ابتدای مصاریع روا ندارند چون عجم کہ در جملہ اجزای بیت جائز داشتہ اند آنرا در غیر ابتدا تخنیق خوانند تمام کلامہ اور فارسی مین شعر سبب خفیف تنہا کا یہہ ہے **بیت** یاری کز من دوری جوید ✣ عشقش زی من تاکی پوید ✣ زی من ای طرف من اور تقطیع چار بار فعلن بسکون عین ہے اور سبب ثقیل تنہا سے شعر محال ہے اسواسطے کہ فارسی مین حرکتین تین سے زیادہ نہین ہوتی ہین اور عربی مین زیادہ چار سے پس گنجایش تحریک تمام حروف کہان مگر نشر کہ مثال اوسکی عربی مین یون ہے وَلَدٌ کَ یَکَ وَجَدَ اَثَرَ ہِمَّتِکَ فَجَہَدَ وَطَلَبَ بِبَرَکَتِہٖ شِیَمِکَ معنی یہہ ہین کہ تیرے فرزند نے تجھسے پائی نشان تیری ہمتون کی پس سعی کی اور طلب کی برکت تیری خصلتون کی اور فارسی مین نثر یون ہے پسر تو زچہ نشدہ زپئی ہنر تو کہ ہنر تو بدہ زبرکت پدر تو ترجمہ یہہ ہے فرزند تیرا کیون نہوا پیرو تیرے ہنر کا کہ ہنر تیرا ہے برکت سے تیرے باپ کی اور واو اور ہے کہ واسطے اظہار حرکت کے ہے معتبر نہین رکض بالفتح وضاد معجمہ پاون ہلانا گھوڑے کا اور دوڑنا کشف سے اور صراح سے اور گھوڑے کا دوڑانا بحر الجواہر سے کذا فی الغیاث شیم بکسر اول وفتح ثانی عادتین اور جو جمع شیمہ ہکذا فی الغیاث **ہم** واز وتد مجموع تنہا سے **شعر** فظَلَمًا وَلَمًا وَلَمًا ✣ سَقٰی بِکَفِّ خَالِدٍ وَاَطْعَمَا ✣ رجز مجنون وبپارسی چنین **شعر** چیرا عجب ندارم از نگارمن ✣ کہ بی گنہ بروں شد از کنارمن ✣ رجز مجنون یا ہنرج مقبوض **ت** اور وتد مجموع تنہا سے شعر عربی مین یون ہے شعر جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین پس دراز ہوا اور دراز ہوا اور دراز ہوا یہہ امر کہ پانی پلایا دست خالد سے اور کھانا کھلایا رجز مجنون یعنی مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن اور فارسی مین شعر وتد مجموع تنہا کا یہہ ہے بیت جو مرقومہ متن ہے پس نگارمن شعر مذکور مین بمعنی نگار خود ہے رجز مجنون جیسا کہ بیان کیا گیا یا ہنرج مقبوض رکن اصلی مفاعیلن ہے قبض سے پانچوان حرف کر گیا مفاعلن ہوا توہم نہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے شعر عربی کو ہنرج مقبوض

کیون نہ کہا اسواسطے کہ عربی مین بحر مسدس مستعمل نہین ہے ہمیشہ مخبوالی ہے یعنی مربع بخلاف فارسی کے
ہم وازوتد مفروق تنہا بتازی شعر لَاَرَی مِنَ الْفُؤَادِ قَدْ نَارَاکَ * اَنْ یَمِیْلَ نَحْوَ شَادِنٍ سِوَاکَ *
رمل مکفوف بپارسی شعر اینچہ ازتم بروی من رسید * ہیچ آفریدہ درجہان ندید * رمل مکفوف وحروف
اواخر لامحالہ ساکن گردد تا شعر تواند بود چنانکہ گفتیم ست اور شعروتد مفروق تنہا سے عربی مین یہہ ہے
جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین نہین دیکھتا ہونمین دل سے جسوقت دیکھتا ہونمین تجھکو کہ میل
کرے وہی دل طرف کسی آسیبرہ کے سواتیرے رمل مکفوف ہے رکن اصلی فاعلاتن ہے کف سے
نون گرگیا فاعلات بضم تا رہا پس وزن اس شعر کا چھہ بار فاعلات ہے اور فارسی مین یہہ شعر ہے
جو مرقومہ متن ہے اور لفظ بت شعر مذکور مین بمعنی معشوق ہے رمل مکفوف ہے جیساکہ بیان کیا اور حروف
اواخر عروض وضرب مین لامحالہ ساکن ہونگے تا شعر کہہ سکین جیساکہ کہا ہمنے کسواسطے کہ اواخر ابیات
ہمیشہ ساکن ہوتی ہین اور اسکا بیان فصل دوم مین ہوچکا ہے کما قال آخر ہیچ شعر نہ بتازی ونہ بپارسی
متحرک نشاید ہم وازفاصلہ صغری بتازی شعر اَرَاَیْتَ بِحَاضِرِہِمْ اَثَرًا * وَسَمِعْتَ لِغَائِبِہِمْ خَبَرًا *
رکض مخبون وبپارسی بیت ببری صنما دل وجان ارہی * لبکان بربی ندہی نرہی رکض مخبون
ست اور شعر فاصلہ صغری تنہا کا عربی مین یہہ ہے جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین آیا دیکھا
تونے واسطے اونکے حاضر کی کوئی اثر اور سنی تونے واسطے اونکے غائب کی کوئی خبر رکض مخبون ہی یعنی
فعلن بتحریک عین چار بار بقطیع اس بیت کی ہے اور فارسی مین بیت فاصلہ صغری تنہا سے یہہ ہے
جو مرقومہ متن ہے معنی یہہ کہ لیے جاتا ہے تو اے معشوق دل بندے کا اور جان بندے کی
بوسہ ہونٹھونکا اگر بندے کو ندے گا تو نچھوٹے گا تو رکض مخبون ہے یعنی فعلن چار بار ہی بکسر تین
غلام اور عبد کشف وزہد سے اور برہان مین بفتح اول اور سراج مین بھی بفتح اول کذا فی الغیاث
ولبکان ای لب ہا ہم وازفاصلہ کبری بتازی شعر وَثِقِیْلٍ مَنَعَ خَیْرَ طَلَبٍ * وَعَجُوْلٍ مَنَعَ خَیْرَ تُؤَدَہ *
رجز مجنول وبپارسی شعر صنما من زببر من نبری * دلک من نبری بنشوی * رجز
مجنول وبیشتر ازین ابیات ناخوش ست خاصہ بیت اخیر ست اور بیت مثال فاصلہ کبری تنہا کی
عربی مین یہہ ہے جو مرقومہ متن ہے پس شعر مذکور مین ثقیل بروزن عنب بمعنی انگور اور عجول بروزن
غرس اور تؤدہ بضم تا وفتح ہمزہ ہے ترجمہ شعر کا یہہ ہے کہ بہت سی گرانبہا یان اور سستیان

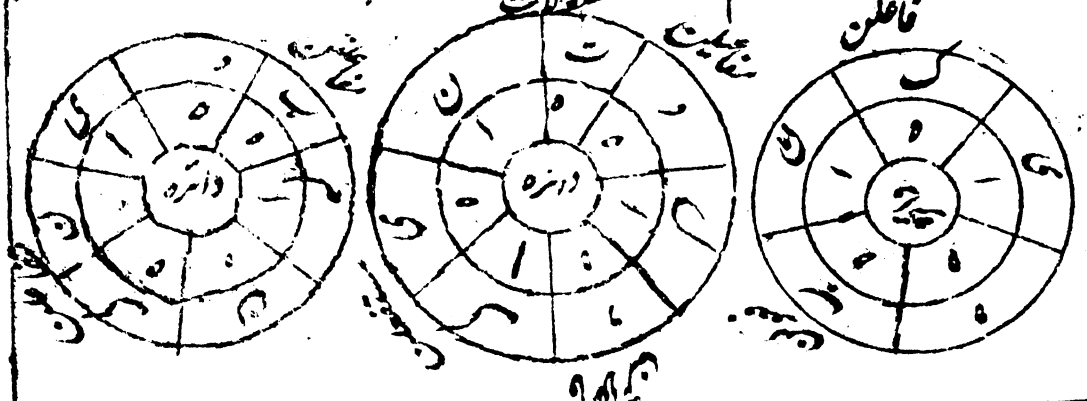
ہین کہ منع کرتی ہین خیر مطلوب کو اور بہت سی جلد یان ہین کہ منع کرتی ہین خیر در نگ کو زحر مجہول
ہے رکن اصلی مستفعلن جبن سے سین گرا اور طے سے فے گری متفعلن رہا فعلتن اوسکے مقام پر
لائے اور فارسی مین مثال اوسکی یہہ ہے جو بیت مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین ای معشوق
میرے میرے نزدیک سے بجا تو دل میرا نہ لیجا تو اور بجا تو بنشوی آخر مین واسطے تاکید مضمون
ماقبل کے ہے اور یہہ زحر مجہول ہے جیسا کہ بیان کیا گیا اور اکثر ان بیتون مین ناخوش ہین خوصاً
بیت آخر **فصل چہارم** در ارکان شعر کہ مولف بود ازین اجزا خلیل احمد کہ عروض تازی
استخراج کردہ ہست عبارت از ارکان شعر بالفاظی کردہ است کہ از لفظ فعل مشتق باشد چنانکہ
اہل موسیقی بلفظی کنند کہ از تا و نون مولف باشد و باین سبب ارکان شعر را فاعیل و تفاعیل خوانند
و ارکان شعر بعضی بطبع آید و آنرا اصول خوانند و بعضی بخیان و آنرا فروع خوانند **فصل**
ابن احمد نے کہ عروض تازی نکالا ہے ان ارکان کی عبارت بنائی ہے اون لفظون سے کہ سب لفظ
فعل سے مشتق ہین جیسے اہل موسیقی مثلاً تنا اور تونی وغیرہ کو تا اور نون یعنی تن سے عبارت کرتے
ہین اور اسی سبب سے ارکان شعر کا نام افاعیل اور تفاعیل رکھا ہے کہ فعل سے مشتق ہین اور
ارکان شعر کے بعضے موافق طبیعت کے ہوتی ہین اونکو اصول کہتے ہین اور بعضے ایسے نہین ہوتے
یعنی موافق طبیعت کے نہین ہوتی ظاہر ہے کہ جب حاف سے رکن اصلی متغیر ہوگا الفاظ نامطبوع
نکلین گے اونکو فروع کہتے ہین **ہم** در ہر رکن کہ از تکرار جزوی باشد ملذ نبود و باین سبب باعی
و سداسی را کہ از تکرار اسباب تنہا یا از اوتاد تنہا بود از اصول نشمرند و ہر رکن کہ دراز شود ہم ملذ
نبود از جہت آنکہ اقتضای ملالت کند و ازین سبب زیادہ از سباعی در اصول مستعمل نیست پس
اصول یا خماسی بود یا سباعی و خماسی مولف از سببی و وتدی بود اگر سبب خفیف بود و وتد مجموع
ازان دو تالیف ممکن باشد یکی آنکہ وتد مقدم بود و مرکب بر وزن فعولن بود دوم آنکہ سبب مقدم بود
و مرکب بر وزن فاعلن بود و این ہر دو در شعر تازی از اصول اند و در شعر فارسی دوم مستعمل نیست
و دیگر تالیفہا ممکن کہ در خماسی افتد و این شش نوع باشد از اصول نشمرند اوجو رکن کہ
تکرار ایک جزو سے بنے گا ملذ یعنی لذت بخشندہ نہوگا اس سبب سے کہ رباعی کو جیسے فعلن اور
سداسی کو جیسے مفعولن اور مفاعلن کہ تکرار اسباب یا اوتاد سے بنتے ہین اصول شعر سے

نہین گنتے ہین اگرچہ مشتقات فعل سے یہہ بھی ہین اور جو رکن کہ دراز ہووہ بھی ملذ نہوگا اس
جہت سے کہ اقتضاے ملالت کرتا ہے لہذا زیادہ سباعی سے اصول مین مستعمل نہین کیا
پس اصول یا خماسی ہونگے جیسے فعولن اور فاعلن سباعی ہونگے جیسے مفاعیلن اور فاعلاتن وغیرہ
اور خماسی مولف ایک سبب اور ایک وتد سے ہوتا ہے پس اگر سبب خفیف ہو اور وتد
مجموع اوس سے دو تالیفین ممکن ہین ایک یہہ کہ وتد مجموع مقدم ہووہ مرکب بروزن فعولن
ہوگا اور دوسرے یہہ کہ سبب خفیف مقدم ہووہ مرکب بروزن فاعلن ہوگا اور یہہ دونون یعنی فعولن
اور فاعلن شعر تازی مین اصول سے ہین اور شعر فارسی مین دوسرا یعنی فاعلن مستعمل نہین ہے پس اصول شعر فارسی سے
بھی نہین ہے اور تالیفین اور بھی ایک سبب اور ایک وتد سے ممکن ہین کہ خماسی مین واقع ہوتی ہین وہ سب
آٹھہ ہین اونمین چھہ تالیفین جو اور ممکن ہین اونکو اصول سے نہین جانتے نہ عربی مین نہ
فارسی مین پس ازروے احتمالات عقلی کے بناے خماسی مین سباب اور اوتاد سے آٹھہ
صورتین ہوسکتی ہین چار تقدیم سبب خفیف یا ثقیل سے وتد مجموع یا مفروق پر اور چار تقدیم
وتد مجموع یا مفروق سے سبب خفیف یا ثقیل پر پس اونمین دو صورتین جیساکہ مصنف نے
بیان کیا مستعمل ہین باقی چھہ نامستعمل اسواسطے کہ تالیف وتد مجموع ساتھہ سبب ثقیل کی تقدیم
و تاخیر دونونمین ناخوش ہین کس لیے کہ تقدیم سبب ثقیل مین توالی چہار حرکت لازم آتی ہے
اور تاخیر سبب ثقیل مین حرف آخر کلمہ متحرک ہوتا ہے یہہ دونو ناروا ہین اور تالیف سبب
ثقیل کے ساتھہ وتد مفروق کی بھی بد ہے کس لیے کہ تقدیم اور تاخیر دونونمین آخر کلمہ متحرک
ہوتا ہے پس یہہ دونون بھی روا نہین اور تالیف سبب خفیف کے ساتھہ وتد مفروق کی پس
تقدیم سبب مین وہی قباحت ہے تحریک آخر کی اور تقدیم وتد مفروق مین بعینہ صورت فاع لن
کے ساتھہ فاعلن کی ہے اور تکرار نازیبا ہے ح قولہ واین ہر دو در شعر تازی از اصول اند
یعنی من حیث المجموع والا اول در شعر فارسی ہم از اصول است تم کلامہ اسی جگہہ داخل ہونا فعولن کا
اصول فارسی مین ثبت ہے پس حاشیہ تحصیل حاصل ہے واما سباعی مولف از دو سبب یک بوتد
باشد واز اسباب ہر دو ثقیل نشاید پس اگر ہر دو خفیف بود دو وتد مجموع تالیف ازان سہ نوع تواند
اول آنکہ وتد بر ہر دو سبب مقدم بود واین بروزن مفاعیلن بود دوم آنکہ میان ہر دو سبب بود

وآن بروزن فاعلاتن بود سوم وتد آن از ہر دو سبب متاخر بود وآن بروزن مستفعلن بود ت
واما رکن سباعی یعنی ہفت حرفی مولف دو سبب اور ایک وتد سے ہوتا ہے اور سبب کہا ہے کہ دونون
سبب ثقیل ہون بسبب توالی حرکات اربعہ کی البتہ اگر ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف
ہو مضائقہ نہین جیسے متفاعلن اور مفاعلتن ہین پس اگر دو سبب خفیف ہون اور ایک وتد مجموع
تالیف اونسے تین طرح پر ہو سکتی ہے اول تقدیم وتد مجموع دو سبب خفیف پر یہہ بروزن مفاعیلن
ہو دوسرا وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف کے یہہ بروزن فاعلاتن تیسرا تاخیر وتد
مجموع کے دو سبب خفیف سے یہہ بروزن مستفعلن پس ہر یا ہم واگر وتد مفروق بود سہ نوع
دیگر تالیف تواند بود اول بروزن فاع لاتن دوم بروزن مس تفع لن سوم بروزن مفعولات و
اول و دوم این صنف در لفظ مانند دوم و سوم صنف گذشتہ است و در کتابت بعضے فرق کنند
باآنکہ اجزای صنف دوم از یکدیگر منفصل نویسند و این شش رکن از اصول اند و ہر ذی تالیف دیگر
سباعی ممکن بود کہ در شعر فارسی از اصول نشمرند بسبب گرانی آن ت اور اگر وتد مفروق ہو اس سے
بھی تین طرح کی تالیفین ہو سکتی ہین اول بروزن فاع لاتن دوم بروزن مس تفع لن سوم
بروزن مفعولات وزن پہلا اور دوسرا اس قسم کا مانند وزن دوسرے اور تیسری قسم گذشتہ کے
ہے لیکن کتابت مین بعضے فرق کرتے ہین اسطرح پر کہ اجزای قسم دوم کو یکدیگر سے منفصل اور
جدا لکھتے ہین اور یہہ چھہ رکن اصول سے ہین اور اٹھارہ تالیفین اور اس سباعی کی ممکن ہو سکتی
ہین کہ شعر فارسی مین اونکو اصول سے نہین گنتے بسبب گرانی اور ثقالت کے پس از روے
احتمالات عقلی کے بناے سباعی مین تقدیم اور تاخیر اور توسیط اسباب اور اوتاد سے جو بیس تالیفین
ہو سکتی ہین مثلاً دو سبب خفیف جب وتد مجموع سے مقدم ہون یہہ ایک صورت ہوئی اور جب
وتد مجموع دو سبب خفیف پر مقدم ہو یہہ دو صورتین ہوئین اور جب وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف
کے واقع ہو تین صورتین ہوئین اور جب وتد مفروق بجاے وتد مجموع کے ان تینون صورتون مین
آیا چھہ صورتین ہوئین اور جب دو سبب ثقیل بجاے دو سبب خفیف کے ان چھہ صورتون مین آیے
بارہ صورتین ہوئین اب دو صورتین ان اسباب کی اور رہین ایک سبب خفیف مقدم اور سبب ثقیل
موخر اور دوسرے سبب ثقیل مقدم اور سبب خفیف موخر لیں جیسے دو سبب خفیف یا دو سبب ثقیل

جب دونون وتد دونون سے ملے بارہ صورتین تکلین ویسی ہی ان دونون کے انضمام سے ساتھ دونون وتدون کے بھی بارہ صورتین اور تکلین اور یہہ بارہ اور بارہ چوبیس تالیفین ہوئین پس چھہ تالیفین انمین سے تازی اور فارسی مین اصول ہین باقی اٹھارہ جنمین فارسی مین اصول سے نہین بسبب ثقالت کے مگر عربی مین ان اٹھارہ سے دو تالیفین اور مستعمل اور اصول سے ہین جیسا کہ محقق علیہ الرحمہ فرماتے ہین ہم اما در تازی دو تالیف از جملہ انچہ مولف بود از وتدی مجموع و سببی ثقیل و سببی خفیف یا مولف از وتدی مجموع و فاصلہ صغرے ہم از اصول شمرند و آن مفاعلتن و متفاعلن است پس ارکان اصلی در پارسی ہفت ست بحقیقت و پنج در لفظ و آن فعولن مفاعیلن و فاعلاتن مستفعلن و مفعولات ست و در تازی دہ بحقیقت و ہشت در لفظ چہ فاعلن و مفاعلتن و متفاعلن ہم از اصول اند ست مگر عربی مین دو تالیفون کو اون تالیفون سے جو ایک وتد مجموع اور ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف سے ہین یا مولف ایک وتد مجموع اور فاصلہ صغرے سے ہین اصول سے گنتے ہین اور وہ دونون مفاعلتن اور متفاعلن ہین پس ارکان اصلی پارسی مین سات ہین بحقیقت فعولن مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن فاع لاتن مس تفع لن مفعولات اور پانچ تلفظ مین کیونکہ فاعلاتن اور مستفعلن متصل اور منفصل متحد ہین تلفظ مین اور تازی مین دس ہین بحقیقت فعولن فاعلن مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن فاع لاتن مس تفع لن مفعولات، مفاعلتن متفاعلن اور آٹھہ تلفظ مین کہ یہان بھی فاعلاتن اور مستفعلن متصل اور منفصل متحد ہین تلفظ مین ہم وعروضیان را عادت باشد کہ استخراج این ارکان از یکدیگر بفک و ترکیب بیان کنند و در دوائر وضع کنند یک دائرہ جہت فعولن فاعلن و برو نویسند علامات متحرک و ساکن و بازای آن حروف این کلمہ کہ بہی کن تا اگر آغاز از باکنی بہی کن بر حوالی دائرہ بگردد بر وزن فعولن و اگر آغاز از کاف کنی کن بہی باشد بر وزن فاعلن ست اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ استخراج ان ارکان کا یکدیگر سے بفک و ترکیب بیان کرتے ہین یعنے پہلے جدا کرتے ہین حروف کو پھر ملاتے ہین اور یہہ فک و ترکیب دو دائرون مین وضع کرتے ہین ایک دائرہ واسطے فعولن اور فاعلن کے اور اوس مین لکھتے ہین علامتین متحرک اور ساکن کی علامت متحرک کی دائرہ کو چک اور علامت ساکن کی الف اور مقابل حروف کے یہہ کلمہ لکھتے ہین بہی کن تا اگر بے سے شروع کرین تو بہی کن حوالی دائرہ پر پھر سے بروزن فعولن ہو

اور اگر کاف سے شروع کرے تو کن بھی حوالی دائرہ پر پھرے بروزن فاعلن ہونگے بفتح
و تشدید جدا کرنا دو چیز کا یکدیگر سے منتخب اور لطایف اور صراح سے کذا فی الغیاث م و
دیگر دائرہ جہت مفاعیلن و مفعولات و مستفعلن و فاعلاتن و برو باید نوشت علامات متحرکات
و ساکنات این کلمہ دو تن یک دل تا ابتدا از ہر متحرکے کہ کنی یکی ازین ارکان در تمامی دور حاصل آید
و کیفیت انفکاک ارکان از یکدیگر روشن شود و چنان بہتر کہ درین موضع دو دائرہ آورند یکی جہت
وتد مجموع و دیگر جہت وتد مفروق تا اجزای اولی از حال خود بنگردد و سبب جزوی از وتد نشود
و یا برعکس و دائرہ دیگر جہت مفاعلتن متفاعلن بنہند و برو نویسند بدی نکنم تا ہر دو رکن ازو
خواندہ شود و صورت دائرہ این است ت اور دوسرا دائرہ واسطے مفاعیلن مفعولات
مستفعلن فاعلاتن کے ہے اوس مین لکھا چاہیے علامات متحرکات اور ساکنات اس کلمے کے
دو تن یکدل بدون تلفظ واو کے لفظ دو مین اسلیے کہ جس متحرک سے شروع کرے تو ایک
ان ارکان سے تمامی دور مین حاصل ہو اور کیفیت انفکاک ارکان کی یکدیگر سے ظاہر ہو اور
بہتر یہہ تھا کہ دو دائرے اسکے مقرر کرتے ایک واسطے وتد مجموع کے اور ایک واسطے وتد مفروق
کے تا اجزاے اولے یعنے سبب اور وتد اپنی حال سے نہ پھرتے اور سبب جزو وتد کا اور وتد
جزو سبب کا نہوتا مثلاً مفاعیلن مفعولات مین اگر کاے مفاعیلن سے شروع کرین مفعولات کہین فا
کہ مفا مین جزو وتد تھا اب سبب ہوگیا اور عین کہ سبب خفیف تھا اب جزو وتد مفروق ہوگیا
و قس علی ہذا پس انقلاب اسباب و اوتاد مین لازم آیا مگر عروضی ایسا نہین کرتے چار دائرہ
کا ایک ہی دائرہ لکھتے ہین اور ایک دائرہ واسطے مفاعلتن اور متفاعلن کے مقرر کیا ہے اور
اوس مین لکھتے ہین بدی نکنم اسواسطے کہ دونون رکن اوس سے پڑہے جائین اور دستور دائرون کی ہے جیسا کہ پہلے



فصل پنجم در بحر ہا و دوائر و فک بحر ہا از یکدیگر بحر ہا از تکرار ارکان خیزد و ارکان را چون چند بار تکرار کنند بشرطے کہ معتدل بود نہ دراز مخل و نہ بس کوتاہ مخل وزن مصراعی حاصل آید و از دو مصراع بیتے آید و از ابیات قطعہ یا قصیدہ یا غیر آن و کمترین عددی تکرار را دو باشد و بیشتر چہار و زیادت ازین بسبب درازی مستعمل نباشد پس بیتی از چہار رکن بود یا از شش یا از ہشت رکن مگر در مواضعی کہ یاد کردہ شود **فصل** پانچوین بحر و نمین اور دائر و نمین اور فک بحور مین یکدیگر سے بحرین تکرار ارکان سے پیدا ہوتی ہین یعنے تعدد ارکان سے اور ارکان کو جب کئی بار تکرار کرین بشرطیکہ وہ تکرار معتدل ہو یعنی مرغوب طبع نہ دراز مخل یعنے ملال آورندہ اور نہ بہت کوتاہ مخل یعنے خلل اندازندہ پس وزن ایک مصرع کا حاصل ہوتا ہے اور دو مصرعونسے ایک بیت ہوتی ہے اور بیتون سے قطعہ یا قصیدہ حاصل ہوتا ہے یا مثل اوسکے جیسے مثنوی اور رباعی ہے اور کمترین عدد واسطے تکرار کے دو ہین اور متوسط تین اور اکثر چہار اور زیادہ اس سے بسبب درازی کے مستعمل نہین ہے پس ایک بیت چار رکن سے ہوگی یعنی مربع یا چھ رکن سے مسدس یا آٹھ رکن سے یعنی مثمن جس جگہہ کہ بیان اونکا آئے گا معلوم کیا چاہیے کہ یہہ قول اکثریہ ہے اور یہہ اوزان مرغوب طبع ہین اور ابیات موحد اور مثنے عربی مین اور شانزدہ رکنی بلکہ زیادہ فارسی مین اگرچہ کبھی کبھی ہین مگر مرغوب طبع نہین ہین مُخل بضم میم اول و کسر میم ثانی و تشدید لام بطول کنندہ غیاث سے بحر بفتح اول و سکون ثانی دریای شور اور جوی بزرگ اور مجازاً بمعنی وزن شعر مشابہت یہہ کہ جیسا دریا شامل ہے بانواع جواہر و نباتات بحر عروض بھی شامل ہے بانواع شعر یا یہہ کہ جیسا کوئی دریا مین حیران اور سرگردان ہوتا ہے جو شخص بحر عروض مین پہلے تفکر اور حیران ہوتا ہے بجہت تغیرات ارکان کے کذا فی الغیاث اور مصرع بدون الف بمعنی تختہ در کہ اوسکو لخت در اور طبقہ در بھی کہتے ہین اور اصطلاح مین نیمہ بیت و جہ مشابہت ظاہر ہے کہ جیسے دو طبقون سے ایک دروازہ ہوتا ہے ویسے دو مصرعونسے ایک بیت منتخب اور بہار عجم اور رسالہ عروض سیفی سے اور قصیدہ بمعنی مغز سطبر اور اصطلاح شعرا مین وہ نظم کہ دونون مصرع بیت اول کے مصاریع ثانی ابیات سے ہم قافیہ ہون اور وہ نظم کمتر پندرہ بیتون سے نہو غیاث سے اور قطعہ بکسر اول اور سکون ثانی ٹکڑا ہر چیز کا اور اصطلاح شعرا مین دو بیتین یا زیادہ اونمین مطلع ہو یا نہو پس گویا وہ ایک ٹکڑا

قصیدہ کا

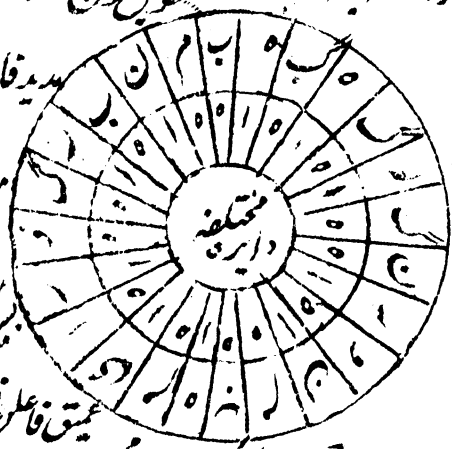
قصیدے کا ہے مدار اور کشف اور بہار عجم سے اور بعضے فصحاے متاخرین نے قطعے کو بالفتح
بھی کہا ہے کذا فی الغیاث ۴ دخلط ارکان متشابہ بایکدیگر شبیہہ بود بتکرار پس بحر یا از تکرار رکنی
بسیط بود یا از خلط دو رکن متشابہ و خلاف میان دو رکن متشابہ یا بہ کم شود یا بہ کیف آما بہ کم چنانکہ
فعولن را با مفاعیلن باشد چہ ہر یکے مولف از وتدی مجموع و سببی خفیف ست الا آنکہ یکی از وتد دیگر
بسببی خفیف بیشتر است و ہمچنین فاعلاتن فاعلن و مستفعلن فاعلن آما بکیف چنانکہ مستفعلن را
با مفعولات باشد چہ تالیف ہر یکی از دو سبب خفیف و یک وتد است الا آنکہ وتد در یکی مجموع است
در یکی مفروق و ہمچنین مس تفع لن را با فاعلاتن و ہمچنین فاع لاتن را با مفاعیلن و خلیل احمد ابتدا
بخلط خماسی و سباعی کردہ است پس سباعیات بسیطہ پس خلط سباعیات بایکدیگر و ختم بخماسیات بسیطہ
کردہ است ت اور خلط ارکان متشابہ کا ایک دوسرے سے مثل تکرار ایک رکن کے ہے
یعنے جیسے تکرار فعولن فعولن کی ویسی ہی تکرار فعولن مفاعیلن کی کہ مفاعیلن شبیہہ فعولن کی ہے
پس بحر یا تکرار ایک رکن بسیط یعنی ایک رکن واحد سے ہوتی ہے یا خلط دو رکنون متشابہ سے
اور خلاف درمیان دو رکن متشابہ کے یا کم ہونے مین ہوتا ہے یا کیفیت مین یعنی ایک رکن کی
حروف دوسرے سے کم ہون یا حرکات مین دو رکنون کے فرق ہو لیکن تشابہ کبھی حروف
جیسے فعولن کو ساتھ مفاعیلن کے ہے بحر طویل مین اسواسطے کہ دونون وتد مجموع اور سبب خفیف سے
مولف ہین البتہ دوسرے مین ایک سبب خفیف زیادہ ہے اسیطرح متشابہ فاعلاتن کا ساتھ
فاعلن کے ہے بحر مدید مین اور تشابہ مستفعلن کا ساتھ فاعلن کے بحر بسیط مین فاما تشابہ بہ کیفیت
جیسا کہ تشابہ مستفعلن کا ہے ساتھ مفعولات کے سریع اور منسرح اور مقتضب مین اسواسطے
کہ تالیف انکی دو سبب خفیف اور ایک وتد سے ہے فقط فرق اتنا ہے کہ ایک مین وتد
مجموع ہے اور ایک مین وتد مفروق اور اسیطرح تشابہ بکیفیت مس تفع لن منفصل کا ہے ساتھ
فاعلاتن کے بحر مجتث مین اور تشابہ بکیفیت فاع لاتن منفصل کا ساتھ مفاعیلن کے بحر مضارع
مین اور خلیل ابن احمد نے ابتدا بخلط خماسی اور سباعی کے ہے دائرہ مختلفہ مین بعد اوسکے
سباعیات بسیطہ کو ملایا ہے دائرہ موتلفہ مین بعد اوسکے خلط سباعیات کا بایکدیگر کیا ہے
دائرہ مشتبہہ مین اور خاتمہ کیا ہے خماسیات بسیطہ پر دائرہ متفقہ مین بسیط بفتح جای فراخ

وگسترده شده اورده چیزکه فراخ هو اور اصطلاح مین جو چیزکه غیر مرکب هو یا وه چیزکه جزاو سکا
مشابه کل هو جیسا که آب اور آتش اور خاک اور هوا علاحده علاحده کذا فی الغیاث خلط بالفتح
ملانا منتخب سے هم آنا خماسی و سباعی مانند فعولن و مفاعیلن مولف از پنج جزو باشد واین راکوتاه
شمرند و عادت چنان رفته که بحر در دائره همچنان که از ارکان طبیعی نهند که تغیر باو راه نیافته باشد و
بعد ازان بعلل و تغیرات ارکان غیر طبیعی ازانجا برانگیزند عدد ارکان نیز بر تمام ترین وجهی ایراد
کنند تا بحذف بعضی ازان دیگر وجوه مستعمل برانگیزند لیکن خماسی اور سباعی کا خلط مانند
فعولن اور مفاعیلن کے که دونون مؤلف پانچ جزوه سے هین فعولن مین دو جزو و تد مجموع اور سبب
اور مفاعیلن مین تین جزو و تد مجموع اور دو سبب خفیف اور اوسکو عروضی کوتاه جانتے هین یعنی خلط
خماسی اور سباعی کا خلط سباعیات سے کم هے اور عادت عروضیون کی یهه هے که بحر دائرے مین
جیسے ارکان طبیعی سے یعنے ارکان سالم سے مقرر کرتے هین کسواسطے که تغیر نے ارکان سالم مین
راه نهین پائی هے اور بعد اسکے بسبب علل اور تغیرات یعنی زحافات کے ارکان غیر طبیعی یعنے
مزاحف اون ارکان سالم سے پیدا کرتے هین ویسے هی عدد ارکان کے بهی تمام وکمال دائرے
مین ایراد کرتے هین اسلیے که بعض کو اونمین سے دور کرکے اور اوزان مستعمل پیدا کرین یعنی مجزو
اور مشطور اور منهوک مجزو ایک رکن کم مشطور دو رکن کم منهوک ثلث وزن کا باقی رهتا هے علل بکسر
اول و فتح لام اسباب اور بیماریان جمع علت اور اصطلاح مین زحافات کذا فی المنتخب و الغیاث
هم فعولن مفاعیلن راکرر کرده اند و آنرا بیک مصراع شمرده و لامحاله ثمنیش مثمن باشد و چون مصراع
ازان در دائره وضع کنند تا آخر با اول متصل شود شاید که بهر یکی از اجزای پنجگانه ابتدا کنند پس ازین
دائره پنج بحر برخیزد برین وزن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن و این بحر را طویل نام کرده چه در لغت
تازی ازین دراز تر بحر نیاید پس فعولن مفاعیلن کو مکرر کیا هے اور اوسکو ایک مصرع گنا هے
اور یقیناً بیت اوسمین مثمن هو گی اور جب ایک مصرع اوسکا دائرے مین وضع کرتے هین اسواسطے
که آخر اول سے متصل هو جاوے که ساتھ هر ایک اجزاے پنجگانه کے ابتدا کرین پس اس دائرے
سے پانچ بحرین نکلتی هین پهلی اس وزن پر فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن اس بحر کا طویل نام
رکھا هے اسواسطے که لغت تازی مین اس سے دراز تر بحر نهین هے هان مدید اور بسیط اگر هین

اسکے برابر ہین لہذا اونکا بھی نام مدید اور بسیط رکھا مگر بسیط سے دراز تر نہین ہے طویل دراز
اور نام ایک بحر کا ہے اور یہہ بحر اشعار عرب سے تعلق رکھتی ہے شعر فارسی اس بحر مین کمیاب
ہے اسواسطے کہ فارسی مین مطبوع نہین ہے اور اصل اس بحر کی فعولن مفاعیلن ہے چار بار
اور اس بحر کو اس جہت سے طویل کہتے ہین کہ واضع علم عروض نے بخلاف اس بحر کے
بعض بحور کو مسدس وضع کیا ہے اور بعض کہ مثمن ہین بسبب حافات کے کوتاہ بھی ہوتے ہین
اور مجزو بھی آتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اس بحر کی ارکان مین اوتاد مقدم ہین باسباب پر اور
وتد طویل ہے بہ نسبت سبب کے اور عوام کہ بحر رمل شانزدہ رکنی کو طویل کہتے ہین خطا ہے
کذا فی الغیاث ھم ب اگر ابتدا ایش از جزو دوم باشد از وزن مذکور برنگونہ لن مفاعی لن فعو
لن مفاعی لن فعو برین وزن کہ فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن واین را مدید نام کردہ ست
دوسرے وہ کہ ابتدا جزو دوم سے کرین یعنی فعولن کہ رکن اول ہے اوسکے لن سے شروع کرین
اسطرح پر لن مفاعی لن فعولن مفاعی بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن
فاعلن اس بحر کا نام مدید رکھا ہے اور جو لن مفاعی لن فعو نا مستعمل تھا اوسکی جگہہ پر فاعلاتن فاعلن
مستعمل لائے اور مدید اسواسطے نام رکھا کہ یہہ بھی کشیدہ ہے مثل طویل کے ہکذا فی الغیاث
ھم ج انچہ ابتدا از جزو سوم باشد برین وزن کہ مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن وبرین وزن
تبازی شعر نیافتہ اند وبہرامی گوید بپارسی برین وزن اندک شعر دیدہ ام واین را مقلوب طویل
نام کردہ ست تیسرے وہ کہ ابتدا اوسکی جزو سوم سے کرین یعنے مفاسی کہ جزو اول کن
دوم ہے اس وزن پر مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن اس وزن پر تازی مین شعر نہین پایا اور اگر
کسی نے بطریق مثال کوئی شعر کہا حکم اوسکا حکم النادر کالمعدوم کا ہے چنانچہ امرء القیس نے یہہ
شعر لکھا ہے شعر اَلَا یَا عَیْنُ فَابْکِیْ عَلٰی فَقْدِیْ لِمُلْکِیْ ✤ وَاَتْلَافِیْ لِمَالِیْ بِلَا جِدٍّ وَجَہْدٍ ✤ وَخُلْتِیْ
بِلَادًا وَضَیَّعْتُ تِلَادًا ✤ وَقَدْ کُنْتُ قَدِیْمًا اَحَا عِزٍّ وَمَجْدٍ ✤ اور بہرامی کہتا ہے کہ فارسی مین
مینے اس بحر مین چند شعر دیکھے ہین اونمین سے ایک یہہ ہے شعر نگار دلربائی دل من ✤ من بیدل چگونہ ازو بوستانم ✤ اور اسکا نام مقلوب طویل رکھا ہے اور ظاہر ہے
کہ یہہ عکس طویل ہے ھم د انچہ ابتدا از جزو چہارم باشد برین وزن کہ مستفعلن فاعلن مستفعلن

فاعلن دان را بسیط نام کردہ ست چہارم یہہ کہ ابتدا جزو چہارم سے ہو یعنی عمی سی کہ جزو دوم رکن دوم ہے اس وزن پر مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن اسکا نام بسیط رکھا ہے اسواسطے کہ یہہ بھی گسترده اور دراز مثل طویل کے ہے هم وہ آنچہ ابتدا از جزو پنجم باشد برین وزن فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن وبرین وزن ہم تازی شعر نیافتہ اند وبعضے این دو بحر مہمل را عریض وعمیق نام نہادہ اند پنج بحر کہ ازین دائرہ ممکن ست ست پانچوین وہ کہ ابتدا جزو پنجم سے ہو یعنے لن سے کہ جزو سوم رکن دوم ہے اس وزن پر فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن مگر اس وزن مین بھی تازی مین شعر نہین پایا ہے اور بعضون نے ان دونون بحرون مہمل کا نام عریض اور عمیق رکھا ہے یعنے مقلوب طویل کو عریض اور اس بحر کو کہ مقلوب مدید ہے عمیق کہتے ہین اور بعضون نے اول کو مستطیل اور ثانی کو ممتد کہا ہے یہہ ہین پانچ بحرین کہ اس دائرے سے نکلنا اونکا ممکن ہے کسواسطے کہ فعولن مفاعیلن مین پانچ جزو ہین اور ابتدا سے ہر جزو سے ایک بحر نکلی پانچ بحرین یہی ہوئین چھٹی بحر کا نکلنا ممکن نہین اور دو سرا فعولن مفاعیلن مکرر ہے مکرر سے کیا کام هم وبر جملہ بحورین دائرہ در زبان فارسی متروک ست وآنچہ گفتہ اند بر منوال شعر عرب گفتہ اند وجہ تشبیہ بایشان واین دائرہ را مختلفہ خوانند ومصراعے گفتہ اند کہ درین دائرہ نہند تا ہمہ بحور ازان برتوان خواند وفک از یکدیگر تصور افتد وآن مصراع بر وزن طویل این ست ع بمن برگذر ای مہ بمن در نگر گہہ گہہ ✣ وبر وزن مدید ع برگذر ای مہ بمن در نگر گہہ گہہ بمن ✣ وبر وزن مقلوب ع گذر ای مہ بمن بر نگر گہہ گہہ بمن در ✣ وبر وزن بسیط ع ای مہ بمن در نگر گہہ گہہ بمن برگذر ✣ وصورت دائرہ این است ست اورسب بحرین اس دائرے کی زبان فارسی مین متروک ہین جو کچھہ کہ فارسیون نے ان بحرون مین کہا ہے از روے تقلید اور تشبیہ عرب کے کہا ہے اور اس دائرے کو دائرہ مختلفہ کہتے ہین کہ اسکے ارکان مین اختلاف ہے ایک سباعی اور دوسرا خماسی اور ایک مصرع کہا ہے کہ اس دائرے مین لکھتے ہین اور پانچون بحرین اوس سے پڑھ سکتے ہین اور جدائی بحر کی یکدیگر سے اوس مین معلوم ہوتی ہے اور وہ مصرع اوزان طویل مین یون ہے مصرع بمن برگذر ای مہ بمن در نگر گہہ گہہ ✣ بروزن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن اور بروزن مدید یون ہے مصرع برگذر ای مہ بمن در نگر گہہ گہہ بمن ✣ بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن وبروزن مقلوب طویل یون ہے مصرع گذر ای مہ بمن بر نگر گہہ گہہ بمن در ✣

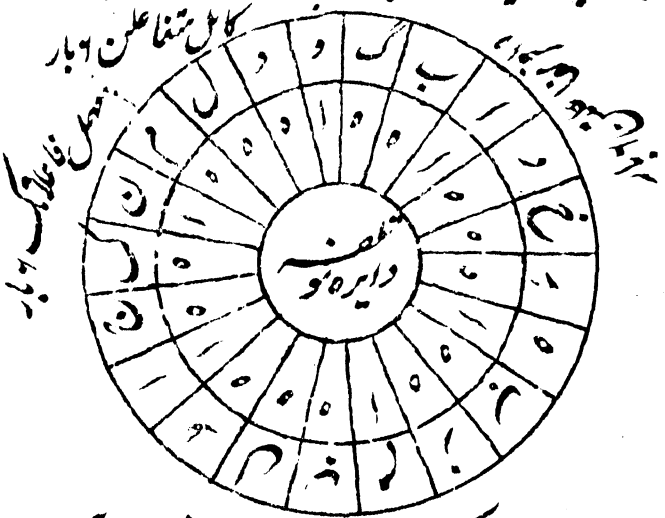
بروزن مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن اور بروزن بسیط یون ہے **مصرع** ای مہ بمن ورنگر گہہ گہہ بمن برگذر ؛ بروزن مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن اور بروزن عمیق جسکو بحر مہمل کہا ہے یون ہے **مصرع** مہ بمن ورنگر گہہ گہہ بمن برگذر ای ؛ بروزن فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن چونکہ بحر مہمل تھی مصرع بھی مہمل نکلا اور مہمل شعر نہین لہذا محقق علیہ الرحمہ نے یہہ مصرع کتاب مین نہ لکھا اگرچہ وزن دائرے سے نکلتا ہے دائرہ مختلفہ یہہ ہے



ہم واما انچہ از سباعیات بسیط خیزد ابتدا بمؤلف از وتد مجموع وفاصلہ کردہ است و مصراعی از تکرار یک رکن سہ بار بکار داشتہ اند ولامحالہ بیت مسدس باشد پس اگر ابتدا بوتد کنند برین وزن آید مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن واین بحر را وافر نام نہادہ اند واگر ابتدا بفاصلہ کنند برین متفاعلن متفاعلن متفاعلن واین بحر را کامل نام نہادہ است و پارسی گویان گفتہ اند ابتدا بسبب خفیف کہ درین ترکیب ہست ہم ممکن ست برین وزن باشد فاعلاتک فاعلاتک فاعلاتک واین وزن ہم مہمل است **ش** واما جو بحرین کہ سباعیات تنہا سے پیدا ہوتی ہین خلیل ابن احمد نے ابتدا اونمین اوس مولف سے کی ہے کہ جسکی تالیف وتد مجموع اور فاصلے سے ہے اور ایک مصراع اوس مین تکرار ایک رکن سے تین بار عروضیون نے استعمال کیا ہے اور چونکہ مصرع مین تین رکن ہوئے بیت لامحالہ مسدس ہوگی پس اگر ابتدا وتد سے کرین یہہ وزن ہوگا مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن اور اس بحر کا نام وافر رکھا ہے اسواسطے کہ اس بحر مین حرکات اور بحرون سے زیادہ ہین اور اگر ابتدا فاصلے سے کرین یہہ وزن ہوگا متفاعلن متفاعلن متفاعلن اور اوسکا نام کامل رکھا ہے اسواسطے کہ اسمین بھی حرکات اور بحرون سے زیادہ ہین اور بحر وافر اس بہت سے کامل پر مقدم ہوئی کہ وتد اوس مین مقدم ہے اور پارسی گویون نے کہا ہے کہ ابتدا سبب خفیف سے

بھی کہ اس ترکیب مین ہے ممکن ہے اس وزن پر فاعلاتک فاعلاتک فاعلاتک خواہ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن یہہ وزن بھی مہمل اور متروک ہے بسبب تحریک آخر کے اور یہہ قول پارسی گویون کا ہے اہل عرب کے نزدیک ابتدا سبب خفیف سے نہین ہو سکتی اسواسطے کہ متفا اور علتن دونون اونکے نزدیک فاصلے ہین نہ مرکب دو سببون سے ح فولہ و فارسی گویان آہ ازین قول معلوم شد کہ نزد عرب ابتدا از سبب خفیف درین ترکیب ممکن نیست چہ علتن را فاصلۂ صغری قرار دادہ اند نہ مرکب از سببین والا شروع از سبب خفیف نیز میکردند وہکذا اقال کثیر من المحققین لیکن از ما سبق محقق شد کہ اعتبار فاصلہ را چہ در فارسی وچہ در عربی اصلا وجہی بہم نمیرسد و عدم شروع از سبب خفیف بجہت نامستعمل بودن بجرند کورست نہ از جہت عدم امکان واللہ اعلم تم کلامہ پس عدم اعتبار فاصلہ عربی مین ما سبق سے بموجب عبارت اس کتاب کے کہان محقق ہوا بلکہ محقق علیہ الرحمہ جابجا کہتے جاتے ہین کہ فاصلہ عربی مین معتبر ہے ایک جگہہ لکھا کہ تازی مین نین متحرک اور چہارم ساکن کو فاصلہ صغرے کہتے ہین اور چار متحرک پنجم ساکن کو فاصلہ کبرے کہتے ہین اور دوسری جگہہ لکھا کہ یہہ دو تالیفین مفاعلتن اور متفاعلن مثل تالیفات اول نہین ہین یعنی اسباب اور اوتاد سے نہین ہین تیسری جگہہ کہا کہ یا مولف از وتد مجموع و فاصلۂ صغرے جسکو محشی نے غلط پڑہا اور بجاے یا حرف تردید کے نہا فیہ لکھا اور اس جگہہ بھی محقق علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہہ سباعیات مولف وتد مجموع اور فاصلے سے ہین اور ابتدا بسبب خفیف اس دائرے مین ممکن نہین نزدیک اہل عرب کے کسواسطے کہ مفاعلتن اور متفاعلن مین فاصلہ ہے سبب نہین مگر پارسی گو البتہ ابتدا بہ سبب کر سکتے ہین کہ اصل عروض فارسی مین فاصلہ نہین ہے اور وجہ عدم شروع بہ سبب کہ عدم استعمال کو محشی نے لکھا ہے یہہ بھی غلط فہمی ہے کہ بجوز نامستعمل کو دوائر نکال کر متروک لکھہ دیتے ہین چنانچہ یہان بھی اس وزن کو نکال کر مہمل لکھہ دیا ہم و بیت ازین دائرہ بروزن وافر چنین بود ع بگو دل من کجا طلبم زبہر خدا ٭ و بروزن کامل چنین باشد ع دل من کجا طلبم زبہر خدا بگو ہم و بروزن مہمل چنین باشد ع من کجا طلبم زبہر خدا بگو دل ٭ و این دائرہ را دائرہ موتلفہ خوانند و در فارسی بر بحور این دائرہ ہم شعر گفتہ اند الا انچہ بوجہ تشبہ عرب بہ تکلف گفتہ اند و صورت دائرہ این ست ت اور بیت اس دائرے سے بروزن وافر یون ہے

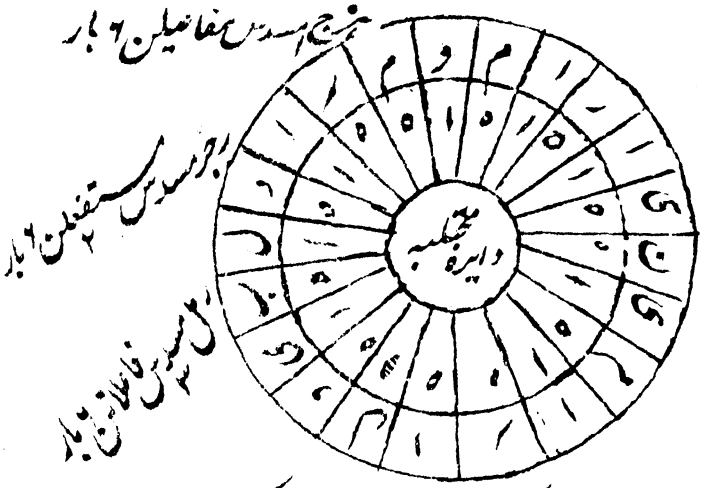
مصرع جو مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بگو دل من مفاعلتن کجا طلبم مفاعلتن زبہر خدا
مفاعلتن اور بروزن کامل یون ہے مصرع جو مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دل من
کجا متفاعلن طلبم زبہ متفاعلن رخدا بگو متفاعلن اور بروزن مہمل یون ہے مصرع جو مرقومۂ متن
ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے من کجا طل فاعلاتک بم زبہرخ فاعلاتک و ا بگو دل فاعلاتک
اور اس دائرے کو موتلفہ کہتے ہین بسبب ایتلاف ارکان کے کہ سباعی ہین اور حرکات اور
سکنات مین برابر اور فارسی گویون نے ان بحرون مین بھی شعر نہین کہے ہین اور جو کچھ
بہ تکلف کہا ہے بہ تشبیہ و تقلید عرب کہا ہے اور صورت دائرہ موتلفہ کی یہہ ہے



ح قولہ بیت ازین دائرہ مخفی نماند کہ درینجا و مابعد انچہ درامثلہ بحور آوردہ مصراعہا است نہ بیتہا
پس اطلاق بیتہا برین مصاریع باعتبار آنست کہ بانضمام مصاریع ثوانی بیت ہا خواہند گردید
تمم کلامہ ظاہر ہے کہ اس تاویل کی کچھہ حاجت نہین کسواسطے کہ محقق علیہ الرحمہ نے پہلے حرف
عین کہ عبارت مصرع سے ہے لکھہ کر ان مصرعون کو لکھا ہے ھم و بعد ازین انچہ از رکن سباعی
مولف از وتد مجموع و دو سبب خفیف آید و تازیان یک مصراع از تکرار یک رکن سہ بار آوردہ اند
و پارسیان از تکرار یک رکن چہار بار پس بیت بتازی مسدس باشد و بپارسی مثمن و اگر ابتدا
بوتد کنند برین وزن آید مفاعیلن سہ بار یا چہار بار و آنرا ہزج خوانند و اگر بسبب اول کنند
برین وزن آید مستفعلن سہ بار یا چہار بار و آنرا رجز خوانند و اگر بسبب دوم کنند برین وزن آید
فاعلاتن سہ بار یا چہار بار و آنرا رمل خوانند و بیت ازین دائرہ بروزن ہزج مسدس چنین باشد
ع مرا دل نے دلارامی نیارامد ۔ و بروزن رجز مسدس چنین باشد ع دل بی دلارامی نیارامد مرا

وبروزن کل مسدس چنین باشد مصرع بی دلارامی نیارامد مرا دل ہمہ اگر بعد از نیارامد نگار نیا افزائیم جملہ ثمن شود و این دایرہ را مجتلبہ خوانند ثمن را مجتلبہ زائدہ و صورت دائرہ مجتلبہ این است ت اوبعد اسکی جو بحرین کہ رکن سباعی سے مولف ہوتے ہین مجموع اور دو سبب خفیف سے آئی ہین اہل عرب اس مین ایک مصراع تکرار رکن واحد سے تین بار یعنے مسدس لائے ہین اور اہل پارس تکرار رکن واحد سے چار بار یعنی ثمن لائے ہین پس بیت عربی مین مسدس یعنی شش رکنی ہوگی اور پارسی مین ثمن یعنی ہشت رکنی اور اگر ابتدا وتد سے کرین اور ابتدا بوتد بہتر ہے سبب سے بسبب تکمیل وتد کے سبب سے یہہ وزن ہوگا مفاعیلن تین بار تازی مین اور چار بار فارسی مین اور اس بحر کو ہزج کہتے ہین اسواسطے کہ ہزج لغت مین آواز باترنم ہے بسبب نکوئی اس بحر کے یہہ نام اسکا رکھا اور اگر ابتدا بسبب اول کرین اسواسطے کہ پہلے ابتدا سبب اول سے چاہیے بعد سبب دوم سے یہہ وزن ہوگا مستفعلن تین بار تازی مین اور چار بار فارسی مین اور اس بحر کو رجز کہتے ہین اسواسطے کہ رجز بالتحریک لغت مین اوس زنج کو کہتے ہین کہ پاے شتر کو لغزش مین لائے پس اس بحر کا نام رجز رکھا بسبب اضطراب اجزا کے بسبب تقارب حرکات کے یا بسبب کوتاہی بیت کے کہ عرب مین بیشتر منظور مستعمل ہوتی ہے اور اگر ابتدا سبب دوم سے کرین یہہ وزن ہوگا فاعلاتن تین بار تازی مین اور مربع چار بار فارسی مین اور اس بحر کو رمل کہتے ہین اسواسطے کہ رمل لغت مین شتاب رفتن ہے پس اس بحر کا نام رمل رکھا بسبب روانی کے کہ شتاب اور روان پڑھی جاتی ہے اور بیت اس دائرے کی ہزج مسدس مین یون ہے مصرع مرا دل بی دلارامی نیارامد * بروزن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن اور رجز مسدس مین یون ہے مصرع دل بی دلارامی نیارامد مرا * بروزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن اور رمل مسدس مین یون ہے مصرع بی دلارامی نیارامد مرا دل بروزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن اور اگر بعد نیارامد کی نگار تیا زیادہ کرین جملہ اوزان ثمن ہوجائین اور اس دائرے کو مجتلبہ کہتے ہین اسواسطے کہ اجتلاب لغت مین بمعنی کشیدن ہے اور ارکان اس دائرے کے ارکان بحور دائرہ اولے سے کھینچے گئے ہین مفاعیلن طویل سے اور مستفعلن بسیط سے اور فاعلاتن مدید سے اور دائرہ ثمن کو مجتلبہ زائدہ کہتے ہین اسواسطے کہ ایک رکن اوس مین مسدس سے زیادہ ہے

اور صورت دائرہ مجتلبہ کی یہہ ہے کہ لکھی جاتی ہے



م وزائدہ ہم برین قیاس باشد و باشد کہ ہمین بحرہا بحذف ساکن سبب دوم بکار دارند تا ہزج برنگونہ شود مفاعیل چہار بار و رجز برنگونہ مفتعلن چہار بار و رمل برنگونہ فعلاتن چہار بار و ہیت دائرہ ہزج برین منوال بود **بیت** مراکس ندہد داد مراکس نکند شاد و بر وزن رجز **بیت** مراکس ندہد داد مراکس نکند شاد مراکس ندہد داد مراکس نکند شاد و بر وزن رمل **بیت** ندہد داد مراکس نکند شاد مراکس ندہد داد مراکس نکند شاد و ہمین بحر را ہزج مکفوف و رجز مطوی و رمل مخبون خوانند و دوائر بر قیاس گذشتہ توان آورد و ہمین زائدہ مزاحفہ خوانند و بعضے بلقبی دیگر بخوانند و باتخفیف را ہمین دائرہ بنیاد و ہیم **بیت** اور ہمارے ہاں بھی اسیطرح ہے یعنے ایک کن مثل نگار نیاز یادہ کرکے اسیطرح مثمنات کا دائرہ لکھتے ہین اور ہمارے اہل فارس انہین بحرونکو ساکن سبب دوم کو مفاعیلن سے دور کرکے استعمال کرتے ہین پس ہزج مثمن اس وزن پر ہوتی ہے مفاعیل چار بار ایک مصرع مین نون مفاعیلن سے کہ ساکن سبب دوم تھا دور ہوا اور رجز مثمن اس وزن پر مفتعلن چار بار ایک مصرع مین جب مفاعیلن سے ساکن سبب دوم دور کیا مفاعیل رہا اور جب ان اسباب کو جنمین ساکن سبب دوم دور ہوا ہے وتد پر مقدم کیا عیل مفا ہوا مفتعلن اوسکے مقام پر لائے اور رمل مثمن اس وزن پر فعلاتن چار بار ایک مصرع مین جب مفاعیلن سے ساکن سبب دوم دور کیا مفاعیل ہوا اور جب ابتدا اس سبب سے کی کہ مفا عی ہوا فعلاتن اوسکے مقام پر لائے اور بیت دائرہ ہزج سے اسطرح پر ہے **بیت** مرا مراکس ندہد داد مراکس نکند شاد و اور بیت کہنا باعتبار دونون مصرعون کے ہے کہ مصرع ثانی بھی اسی وزن پر ہوگا تقطیع یہہ ہے مراکس مفاعیل دہد داد مفاعیل مراکس نکند شاد مفاعیل

اور بیت بروزن رجز اسطرح پر بیت کس ندہد داد مرا کس نکند شاد مرا * تقطیع یہ ہے
کس ندہد مفتعلن داد مرا مفتعلن کس نکند مفتعلن شاد مرا مفتعلن اور بیت بروزن رمل اسطرح پر
بیت ندہد داد مرا کس نکند شاد مرا کس * تقطیع یہ ہے ندہد داد فعلاتن و مرا کس فعلاتن
نکند شاد فعلاتن و مرا کس فعلاتن اور ان بحور کو بحور مکفوف کہا اسواسطے کہ مفاعیلن مین
سا تو ان حرف گرا ہے اور رجز مطوی اسواسطے کہ عیلن مفاعین کہ بروزن مستفعلن ہے
چوتھا حرف دونون سببون سے گرا ہے اور رمل مخبون اسواسطے کہ لن مفاعی مین کہ بر
بروزن فاعلاتن ہے دوسرا حرف گرا ہے کہتے ہین اور دائرہ انکا موافق دائرہ گذشتہ کے
للکھتے ہین اور اس دائرے کو دائرہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ کہتے ہین وجہ تسمیہ مجتلبہ اور زائدہ کی
سابق بیان ہوئی اور مزاحفہ اس جہت سے کہ رکن اس مین مزاحف ہین اور بعضون نے
اور بحر کا اسکا لقب کیا ہے چنانچہ سیفی نے اپنے رسالے مین اسکو موتلفہ لکھا ہے ح قولہ بحذف ساکن سبب دوم مخفی نماند
کہ بحذف ساکن سبب دوم یعنی بکف در مفاعیلن مفاعیل بضم لام و در مستفعلن یعنے بطی مستعلن میماند
کہ منتقل بمفتعلن میشود و این کلام صحیح و مطابق ست اما در فاعلاتن از حذف ساکن سبب دوم
فاعلات بضم تا میماند نہ فعلاتن مجنون چنانکہ مصنف آوردہ کما ہو فی جمیع النسخ الحاضرۃ المعتبرۃ
و ایضا لیقہ الشعر المشکل لہ ایضا زیرا کہ در فعلاتن ساکن سبب اول حذف شدہ ست وجوابش
اینست کہ مراد مصنف علام از ثانویت سبب درین ترکیب فاعلاتن نیست بل در ترکیب مفاعیلن
کہ آنرا اصل قرار دادہ در جزو رمل را بہ بدایت از سبب اول و ثانی ازان منفک ساختہ و شک نیست
کہ چون بدایت از سبب ثانی مفاعیلن کنند فاعلاتن می شود و بحذف ساکنش فعلاتن تم کلامہ
الحمد للہ کہ صاحب حاشیہ اگر پہلے اس جگہہ راہ کجی چلا مگر آخر راہ راست اختیار کی کہ سوا اسکے
چارہ نہ دیکھا دوسرا حاشیہ یہہ ہے ح قولہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ اما وجہ تسمیہ مجتلبہ در ما قبل گذشت
و زائدہ ازینجہت کہ یک رکن زائد دارد و مزاحفہ ازینجہت کہ کف و طی و خبن دران از خافات
واقع شدہ اما مخفی نماند کہ وضع دائرہ برای بیان اصل ارکان باشد و لہذا ارکان بحور را کہ
غیر از مزاحف مستعمل نمیشود نیز سالم آرند پس دائرہ مزاحفہ نشاید و الا دوائر فروعات دیگر را نیز بیان
باید کرد تم کلامہ صاحب شرح نے جواب اسکا اپنی کتاب مین یہہ لکھا ہے ش پوشیدہ نیست

که صاحب میزان را مقصود در اصل از تالیف این کتاب ثابت کردن غلطی های مصنف علام بود که به
موقعی که مطلب بذهن نرسیده غلطی بطرف محقق منسوب کرده چنانکه درین محل وجوابش بدو صورت
ظاهر و باهر ست که نزد صاحب میزان که وضع دائره برای بیان اصل ارکان باشد این محض غلط
و خلاف جمهور است چه بیان اصل ارکان علت غایت برای وضع دائره نزد یک کسی نباشد بلکه
غایت انضمام و انفکاک بجز از یکدیگر ست ثانیاً اینکه وضع دائرها خاصه برای اصل ارکان کسی
ننوشته انچه ممنوع است انیست که اصول و فروع را باهم خلط کنند و تقابل و تساوی بکمیت
حروف چنانکه در اصول مشروط است بهمان طریق در فروع نیز درکار بود و نیاوردن دوائر فروع
در کتب عروض بجهت احتراز از تطویل باشد نه اینکه اصلی ممنوع نوشته باشد و مصنف نکته نوشته که
هر جا حاجت افتد دوائر به نسبت فروع هم ثبت توان کرد و مراد ازان همین است که کسی ممتنع نه
انکار رد و چون دوائر فروعات ضروری نباشد از بهجت مصنف علام هم آنرا ننوشته تمم کلامه اب هم
کهتے هین که دونون صاحب مطلب کتاب کو نه پهونچے اور تطویل بیفائده سوال و جواب مین کے
محقق علیه الرحمه تفصیل اوزان هزج مین لکهتے هین که اما بپارسی صالش در دائره مفاعیلن مشتمل با
بود و دو نوع بود سالم و مکفوف و مکفوف هم دو نوع بود موفور و اخرب و مکفوف موفور را مکفوف تنها
خوانند و بعضی هر نوعی را بحری دیگر شمرده اند و در بیان اوزان رجز مین لکهتے هین که و اما بپارسی اصل
این بحر در دائره مستفعلن مشتمل بار باشد دو نوع بود سالم و مخبون و مطوی و در بیان اوزان رمل
هین لکهتے هین که اما بپارسی این بحر دو نوع آید سالم و مخبون و بعضے عروضیان هر یک را بحری دیگر
شمرند پس ظاهر هے که جو لوگ هزج اور رجز اور رمل کو ایک ایک بحر جانتے هین اونکے نزدیک
دائره هاے ارکان سالم کافی هین اور جو لوگ هر قسم کو انمین سے بحر علاحده قرار دیتے هین
اونکے نزدیک دائره ارکان سالم اور دائره ارکان مزاحف دونون درکار هین کیونکه یهه
ارکان مزاحفه اونکے نزدیک بجاے اصل ارکان هین که بحر علاحده قرار دیتے هین اور سوا اسکے
رساله هاے عروض مین دوائر ارکان مزاحفه بهی موجود هین هم واز تکرار رکن سباعی بسیط که
از وتد مفروق بود هیچ بحر مستعمل نیست و اما از خلط سباعی بیکدیگر و آن رکنی بود که مولف از
دو سبب خفیف بود و وتدی مجموع و رکنی که مولف بود از دو سبب خفیف و وتدی مفروق و تمازیان

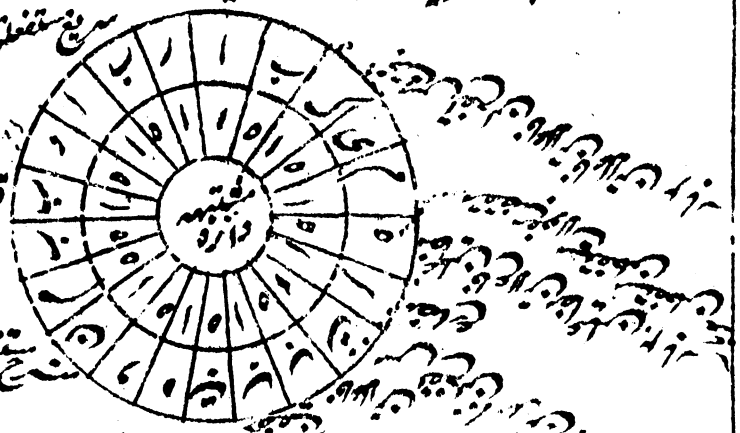
مسدس بکار دارند یکمصرع از رکن مجموعی دو بار و رکن مفروقی یکبار و چون در دائرہ نہند ابتدا از نہ موضع
ممکن بود چہ این سہ رکن مولف از نہ جزو باشد آنکہ ابتدا بدو سبب رکن مجموعی رکن اول کنند
و این وزن باشد مستفعلن مستفعلن مفعولات و این بحر را سریع خوانند اور تکرار رکن سباعی
مزاحف کہ اوس مین وتد مفروق ہو جیسے لات مفعولات مین اور فاع فاع لاتن مین اور تفع
مس تفع لن مین کوئی بحر مستعمل نہین ہے یعنے کوئی بحر نہین نکلی ہے و اما آمیزش سباعی سے
با یکدیگر بحرین نکلی ہین مگر اون سباعیات مین کوئی رکن مولف ہوتا ہے دو سبب خفیف اور
آنکہ مجموع ہے خواہ دونون سبب مقدم ہون جیسے مستفعلن مین خواہ موخر ہون جیسے مفاعیلن مین
خواہ درمیان دونون سببونکے وتد ہو جیسے فاعلاتن مین اور کوئی رکن مولف ہوتا ہے دو سبب خفیف
اور وتد مفروق سے مثل مفعولات اور فاع لاتن کے اور اہل عرب اوسکو مسدس مستعمل کرتی ہین
ایک مصرع رکن مجموعی سے دو بار اور رکن مفروقی سے ایکبار مثل مستفعلن مستفعلن مفعولات کے اور جب
دائرے مین لکھتے ہین ابتدا نو جگہون سے ممکن ہوتی ہے کسواسطے کہ یہہ تین رکن مولف نو جزو سے
ہین یعنے ایک ایک مین تین تین جزو ہین پہلی صورت یہہ ہے کہ ابتدا ساتھہ دو سبب رکن مجموعی
رکن اول کی کرین کہ یہہ وزن ہو مستفعلن مستفعلن مفعولات اور اوسکو بحر سریع کہتے ہین معلوم کیا چاہیے
کہ ابتدا اوس سے بہتر تھی جیسا کہ اور دائرون مین کیا ہے پس مضارع کو مقدم کرنا تھا کہ مضارع
کی ابتدا مین وتد ہے مگر وجہ اسکی یہہ ہے کہ رکن اول مضارع کا سالم مستعمل نہین ہوا ہے
پس وتد مجموع گویا اوس مین نہین ہے اور خلیل ابن احمد سے جو لوگون نے پوچھا اوسنے
یہہ جواب دیا کہ وتد مفروق اوسکا صدر سے نزدیک ہے اور وتد مفروق اول بیت کو ضعیف
کرتا ہے پس تقدیم سریع کی سب پر اسواسطے ہے کہ وتد مفروق اوسکا صدر سے دور تر ہے
اور چونکہ بنا سریع کی دو سبب اور ایک وتد مفروق پر ہے اور شرح اسمین اوسکے موافق ہے
لہذا بعد سریع کے منسرح کو بیان کیا اور خفیف کو مضارع پر اور مضارع کو مقتضب پر اور مقتضب کو
مجتث پر اسواسطے مقدم کیا کہ وتد مفروق ہر ایک مین صدر سے دور تر ہے بہ نسبت دوسری
کے سریع شتاب کنندہ اور جلد اور نام ایک بحر کا عروض سے اور اس بحر مین اسباب زیادہ
ہین اوتاد سے لہذا بسرعت پڑہی جاتی ہے کذا فی الغیاث ھم ب آنکہ ابتدا بسبب دوم ہمان

رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن و این بحر مستعمل نیست ت اور دوسری صورت یہہ ہے کہ ابتدا کرین سبب دوم اوسی رکن سے کہ یہہ وزن ہو فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن اور یہہ بحر مستعمل نہین ہے بعض اس بحر کو جدید کہتے ہین اور غریب بھی کہا ہے اور اوسکو بزرجمہر نے ایجاد کیا ہے جدید جو چیز کہ نئی پیدا ہوئی ہو اور نام بحر عروض کا کہ یہہ بحر نئی پیدا ہوئی ہی بحور نوزدہ گانہ مین کذا فی الغیاث ھم ج آنکہ ابتدا بوتد ہمان رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن و این بحر تازی مستعمل نیست و بپارسی آنرا قریب خوانند ت تیسری صورت یہہ ہے کہ ابتدا وتد سے اوسی رکن کی کرین کہ یہہ وزن ہو مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن اور یہہ بحر تازی مین مستعمل نہین ہے اور فارسی مین اوسکو قریب کہتے ہین اسواسطے کہ ارکان مین ہزج اور مضارع سے قربت رکھتی ہے یا یہہ کہ زمانہ قریب ترین پیدا ہوئی ہے کہ یوسف عروضی نیشاپوری نے اوسکو نکالا ہے قریب ایک بحر ہے بحور نوزدہ گانہ سے کذا فی الغیاث ھم ز آنکہ ابتدا بدو سبب رکن دوم مجموعی کنند تا این وزن باشد مستفعلن مفعولات مستفعلن و این بحر را منسرح خوانند ت چوتھی صورت یہہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن دوم مجموعی سے کرین کہ یہہ وزن ہو مستفعلن مفعولات مستفعلن اور اس بحر کو منسرح کہتے ہین اسواسطے کہ بسہولت اور روانی پڑھی جاتی ہے منسرح بضم میم و سکون نون و فتح سین مہملہ و کسر راء مہملہ و حاء مہملہ آسان و روان کردہ شدہ اور نام ایک بحر کا چونکہ اسباب اس بحر مین مقدم ہین و تدیر لہذا بآسانی زبان پر آتی ہے اور بعضون نے لکھا ہے کہ انسراح بمعنی از جامہ بیرون آمدن ہے اور یہہ بحر نقصان زحافات مین یہان تک پہنچی ہے کہ بمقدار دو رکن کے رہجاتی ہے لہذا بسبب اس اختصار کے منسرح نام رکھا کذا فی الغیاث ھم ہ آنکہ ابتدا بسبب دوم ہمین رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن و این بحر را خفیف خوانند ت پانچوین یہہ صورت ہے کہ ابتدا سبب دوم اسی رکن سے کرین کہ یہہ وزن ہو فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن اور اس بحر کو خفیف کہتے ہین بسبب اسکے کہ اخف سباعیات ہے بسبب اتصال اسباب کے ساتھ اوتاد کے طرفین سے خفیف سبک اور نام ایک بحر کا بحر ہاے عروض سے کذا فی المنتخب ھم و آنکہ ابتدا بوتد این رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن و این بحر را

مضارع خوانند **ت** چھٹی یہ صورت ہے کہ ابتدا اس رکن دوم کی وتد سے کریں کہ یہ
وزن ہو مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن اور اس بحر کو مضارع کہتے ہیں بسبب مشابہت کے
بحر منسرح سے کہ دوسرے جزو میں ان دونوں کی وتد مفروق ہے مضارع بضم میم وکسر
عین مشرک ومشتبہ منتخب سے اور مضارعت بمعنی مشابہت اور مضارع نام ایک بحر کا بحور عروض سے
اور اس بحر کا اسواسطے مضارع نام رکھا کہ مشابہ ہے منسرح سے کہ دونوں میں اوتاد مقدم
ہیں اسباب پر کذا فی الغیاث **م** ز آنکہ ابتدا بدو سبب کن مفروق کنند و برین وزن بود مفعولات
مستفعلن مستفعلن و این را مقتضب خوانند و بپارسی مستعمل نیست **ت** ساتویں صورت
یہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن مفروق سے کریں کہ یہ وزن ہو مفعولات مستفعلن مستفعلن اور
اس بحر کو مقتضب کہتے ہیں بسبب بریدہ ہونے کے بحر منسرح سے کہ رکن دونوں کے
ایک ہیں فقط فرق ترتیب میں ہے اور یہ بحر فارسی میں مستعمل نہیں ہے مقتضب بضم میم
و فتح ضاد معجمہ بریدہ شدہ اور نام ایک بحر کا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ہے ارکان دونوں کے
ایک ہیں اختلاف فقط ترتیب میں ہے کذا فی الغیاث **م** ح آنکہ ابتدا بسبب دوم ہمین رکن
کنند و برین وزن باشد مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن و این بحر را مجتث خوانند **ت** آٹھویں
صورت یہ ہے کہ ابتدا سبب دوم اسی رکن سے کریں کہ یہ وزن ہو مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن
اور اس بحر کو مجتث کہتے ہیں کہ بحر خفیف سے برکندہ ہوئی ہے مجتث بضم میم وسکون جیم و فتح
تا می فوقانی و تشدید ثای مثلثہ بمعنی از بیخ برکندہ شدہ اور نام ایک بحر کا بحور نوزدہ گانہ سے
اور اس بحر کو بحر خفیف سے برکندہ کہا ہے کسواسطے کہ ان دونوں بحروں کے ارکان میں بھی
اختلاف ہے کہ اس بحر میں مستفعلن مقدم ہے دو فاعلاتن پر اور خفیف میں درمیان کذا فی
الغیاث **م** ط آنکہ ابتدا بوند مفروق کنند کہ این وزن شود فاع لاتن مفاعیلن و این بحر هم
نامستعمل است **ت** اور نویں صورت یہ ہے کہ ابتدا وتد مفروق سے اس رکن کی کریں
کہ یہ وزن ہو فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن اور یہ بحر بھی نامستعمل ہے اور بعضے اس بحر کو مشاکل کہتے
ہیں مشاکل بضم میم وکسر کاف مانند و ہمشکل شوندہ اور نام ایک بحر کا ہے بحور عروض سے
منتخب اور غیاث سے **م** پس بحور مستعمل در ہر دو لغت ازین دائرہ ہفت است و بیت دائرہ

بر وزن سریع چنین بود ع بادہ بمن دہ تو بتا ہم یکبار ٭ و بر وزن قریب ع بمن دہ تو
بتا ہم یکبار بادہ ٭ و بر وزن منسرح ع دہ تو بتا ہم یکبار بادہ بمن ٭ و بر وزن خفیف ع تو
بتا ہم یکبار بادہ بمن دہ ٭ و بر وزن مضارع ع بتا ہم یکبار بادہ بمن دہ تو ٭ و بر وزن مقتضب ع
ہم یکبار بادہ بمن دہ تو بتا و بر وزن مجتث ع یکبار بادہ بمن دہ تو بتا ہم و این دایرہ را ہم
دایرہ مشتبہ خوانند و صورتش اینست ت پس بحرین مستعمل زبان عربی اور فارسی مین اس
دایرے سے ساتھ ہین اور دو نا مستعمل اور بیت اس دایرے کی وزن سریع مین یون ہے
جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بادب بمن مستفعلن دہ تب بتا مستفعلن ہم یکبار
مفعولات بجاے ہا اور واو حرف باکا لکھنا وجہ اسکی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ اہل اہل پارس کا
تلفظ مین یون ہی ہے اور وزن قریب مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
بمن دہ تب مفاعیلن بتا ہم یک مفاعیلن بار بادہ فاع لاتن وجہ منفصل ہونی فاع لاتن کی
ظاہر ہے اور وزن منسرح مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے وہ تب بتا
مستفعلن ہم یکبار مفعولات بادب بمن مستفعلن اور وزن خفیف مین یون ہے جو مرقومہ متن
ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تب بتا ہم فاعلاتن یکبار بامس تقع لن رب بمن دہ فاعلاتن اور
وزن مضارع مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بتا ہم یک مفاعیلن بار
بادب فاعلاتن بمن دہ تو مفاعیلن یہان صاحب میزان نے یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ بتا ہم
تقطیعہ بتا ہم یک مفاعیلن بار بادب فاع لاتن بمن دہ تو مفاعیلن و شمار کردن واو تو بجاے
حرفی از بہر ضرورت قافیہ ست تمم کلامہ پس مصرع ثانی کہان ہے جسکے سبب ضرورت قافیہ
ہوی اور واو کو بجاے حرف کہان شمار نہین کیا کہ اوسکے مقام پر ہر جگہہ بے آئے بسبب
ادغام کے موافق لہجہ اہل فارس کے مگر یہہ کہا جاے کہ لفظ تو اس مصرع مین آخر واقع ہوا
اور لفظ بتا اول پس واو بے سے کیونکر بدلتا اسیطرح وزن قریب مین بادہ آخر واقع ہوا
اور لفظ بمن اول پس وہ ہے بے سے نہ بدلے آمدم بر سر مطلب اور وزن مقتضب یون
یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ہم یکبار مفعولات بادب بمن مستفعلن دہ
تب بتا مستفعلن اور وزن مجتث مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یکبار

با مس تفع لن دب بمن دہ فا علاتن تب بتا ہم فا علاتن اور اس دائرے کو دائرہ مشتبہ بھی کہتے ہین اور دائرہ وتدی اور وجہ اشتباہ اسمین یہہ ہے کہ مستفعلن اور فا علاتن دونون متصل اور منفصل واقع ہوئے ہین پس دونون مین شبہہ پڑتا ہے اور سہروردے نے کہا ہے کہ بحرین اسکی مشتبہہ ہین اور صورت دائرے کی یہہ ہے



م وبزبان پارسی این بحر ہا سالم بکار ندارند یعنے ارکان ہمچنین بسلامت ولیکن بحذف ساکن سبب دوم از ہمہ ارکان بکار دارند ودائرہ راکہ بدین وضع ہند مشتبہہ مزاحفہ خوانند وسریع ومنسرح ومقتضب را بمطوی مقید کنند وقریب ومضارع را بمکفوف وخفیف ومجتث را بمخبون **ت** اور زبان فارسی مین ان بحرون کو سالم مستعمل نہین کرتے ہین یعنی ارکان سالم نہین لاتے مگر ساکن سبب دوم سب ارکان سے حذف کرکے استعمال کرتے ہین اور اس دائرہ ارکان مزاحفہ کو مشتبہہ مزاحفہ کہتے ہین اور سریع اور منسرح اور مقتضب کو بمطوی مقید کرتے ہین یعنے مستفعلن اور مفعولات طے سے مفتعلن اور فا علات ہو جاتے ہین بعینہ اور قریب اور مضارع کو بمکفوف مقید کرتے ہین یعنے مفاعیلن اور فاع لاتن کہ بروزن علن مستف اور لات مفعو ہین کف سے مفاعیل اور فا علات ہو جاتے ہین بعد تبدیل اور خفیف اور مجتث کو بہ مخبون مقید کرتے ہین یعنے فا علاتن اور مس تفع لن کہ بروزن تفعلن مس اور عولات مفت ہین خبن سے فعلاتن اور مفاعلن ہو جاتے ہین بعد تبدیل اور ضرورت دائرہ مشتبہہ مزاحفہ کی اس جہت سے ہوئی کہ فارسی مین یہہ بحرین بارکان سالم مستعمل نہین ہوتین مگر مزاحف پس جسطرح دائرہ اصول ارکان سے عربی مین صورت انضمام اور انفکاک اوزان ممکن اور مقصود ہے اوسی طرح دائرہ مزاحفہ سے فارسی مین لہذا مصنف علیہ الرحمہ نے

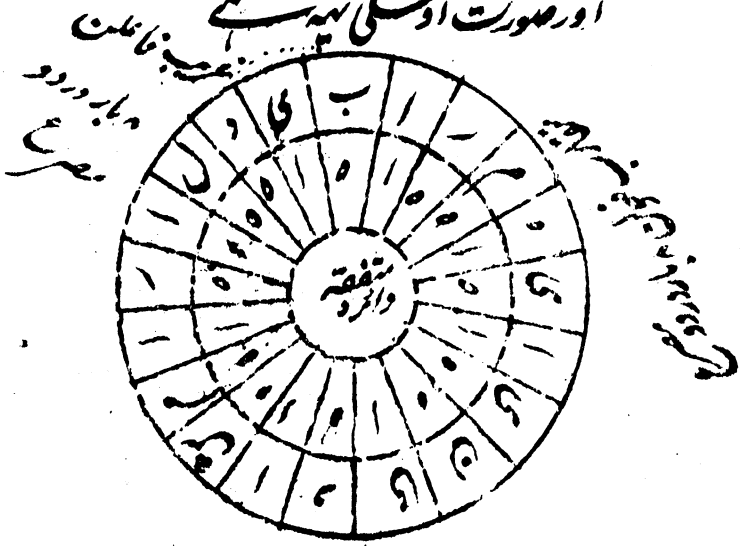
صورت دونون دائرون کی عبارت مین منضبط کردی اور دائرہ مزاحفہ بخیال تطویل نہین لکھا و سریع چنین شود مفتعلن مفتعلن
فاعلات ع بادہ بمن دہ تو بتا ہم سہ بار و قریب مفاعیل مفاعیل فاعلات ع بمن دہ تو بتا ہم سہ بار بادہ ۔ و منسرح مفتعلن
فاعلات مفتعلن ع دہ تو بتا ہم سہ بار بادہ بمن ۔ و خفیف فعلاتن مفاعلن فعلاتن ع تو
بتا ہم سہ بار بادہ بمن دہ ۔ و مضارع مفاعیل فاعلات مفاعیل ع بتا ہم سہ بار بادہ بمن دہ تو
و مقتضب فاعلات مفتعلن مفتعلن ع ہم سہ بار بادہ بمن دہ تو بتا ۔ و مجتث مفاعلن فعلاتن فعلاتن
ع سہ بار بادہ بمن دہ تو بتا ہم ۔ با ہای بمن و بتا در دائرہ اول مشدد باید گفت و اینجا مخفف
ست اور وزن سریع مصرع اور مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بادبمن مفتعلن
دہست بتا مفتعلن ہمس بار فاعلات اور وزن قریب اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے بمن دہست مفاعیل بتا ہمس مفاعیل بار باد فاعلات اور وزن منسرح اور مصرع
مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہست بتا مفتعلن ہمس بار فاعلات باد بمن
مفتعلن اور وزن خفیف اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بتا ہم فعلاتن
سبار با مفاعلن و بمن دہ فعلاتن اور وزن مضارع اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے بتا ہمس مفاعیل بار باد فاعلات بمن دہست مفاعیل اور وزن مقتضب اور
مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ہمس بار فاعلات باد بمن مفتعلن دہست بتا
مفتعلن اور وزن مجتث اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے سبار با مفاعلن
و بمن دہ فعلاتن تبتا ہم فعلاتن پس حرف با جو بمن اور بتا مین ہے دائرہ اول مین مشدد
کہا چاہیے بسبب مطابقت لہجۂ عجم کے اور اس جگہہ یعنے دائرہ مشتبہہ مزاحفہ مین مخفف بسبب
اسکے کہ حرف سابق ملفوظ نہین ہے مفصل یہہ کہ جب بادہ بمن اور تو بتا بروزن مستفعلن اور
فاعلن ہونگے حرف ہا اور واو کہ اکثر مقامون مین تلفظ مین نہین آتے اس جگہہ تلفظ مین آئینگے
موافق لہجۂ اہل عجم کے دال بادہ کے اور تے تو کی بے سے ملجائے گی اور نے مشدد ہو جائیگی
اور باے اول بمقام ہی اور واو کے ہوگی اور تقطیع مین نے مکرر لکھی جائے گی جیسے دائرہ
مشتبہہ سالمہ مین اور ہر گاہ یہہ حرف ہا اور واو تلفظ مین نہ آئین گے اور تقطیع سے گر جائینگے
تشدید کہان سے ہوگی جیسے دائرہ مشتبہہ مزاحفہ مین ہم و نیز بار سبان یعنی ازین بحر ہا شمن

بکار دارند و یک مصراع از رکنی مجموعی و رکنی مفروقی باشد دو بار و بحرہای ممکن تا شش اند و سہ بحر
اول کہ رکن مکرر در اوایل مصراع ہا افتد و آن سریع است و محل اول و قریب بیفتد و ششم بمانند
اور اہل فارس بعض ان بحرون سے مثمن استعمال کرتے ہین اور ایک مصرع رکن مجموعی اور رکن
مفروقی سے ہوتا ہے دو بار اور وہ چھہ بحرین ممکن ہین اور تین بحرین پہلی کہ رکن مکرر اونمین
اوایل مصرعون مین پڑے ساقط ہو جائین گے کسواسطے کہ مثمن تکرار نہین ہوتی اون تینون
سریع ہے کہ وزن اوسکا مستفعلن مستفعلن مفعولات ہے اور مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلات ہے
اور مہمل اول ہے یعنے جدید کہ وزن اوسکا فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن اور مخبون فعلاتن
فعلاتن مفاعلن ہے اور قریب ہے کہ وزن اوسکا مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے اور
مکفوف مفاعیل مفاعیل فاعلات ہے پس جب تین بحرین ساقط ہوین باقی رہین چھہ ہم
بر یگونہ وزان منسرح مفتعلن فاعلات دو بار مصرع زن تو مرا باز رای خوب نگارا بوصل ۞ وزن
خفیف فعلاتن مفاعلن دو بار مصرع تو مرا باز رای خوب نگارا بوصل زن ۞ وزن مضارع
مفاعیل فاعلات دو بار مصرع مرا باز رای خوب نگارا بوصل زن تو ۞ وزن مقتضب فاعلات
مفتعلن دو بار مصرع باز رای خوب نگارا بوصل زن تو مرا ۞ وزن مجتث مفاعلن فعلاتن دو بار
مصرع بوصل زن تو مرا باز رای خوب نگارا ۞ وزن مہمل فاعلات مفاعیل دو بار مصرع رای
خوب نگارا بوصل زن تو تو مرا باز ۞ و ازین شش سہ مستعمل باشد و آن منسرح و مضارع و مجتث
ہست و خفیف مثمن بسیار نیامدہ است و مقتضب در پارسی نیامدہ ہست و این دائرہ را شبیہہ زائدہ
خوانند و بعضی القاب دائرہا بر شکل دیگر کنند و ما این دو دائرہ نیاوردیم تخفیف رات دہ چھہ بحرین
مثمن جو بعد اقسام بحور ثلثہ کے رہگئین یہ ہین منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث و زن
مہمل جسکو مشاکل کہتے ہین اوزان اور مصاریع مثال انکی مرقومہ متن ہین اور تقطیعات لکھی
جاتی ہین تقطیع مصرع منسرح زنت مرا مفتعلن باز رای فاعلات خوب نگا مفتعلن را بوصل فاعلات
تقطیع مصرع خفیف تمرا با فعلاتن رای خو مفاعلن بنگارا فعلاتن بوصل زن مفاعلن تقطیع مصرع
مضارع مرا باز مفاعیل رای خوب فاعلات نگارا ب مفاعیل وصل زنت فاعلات تقطیع مصرع
مقتضب باز رای فاعلات خوب نگا مفتعلن را بوصل فاعلات زن تمرا مفتعلن تقطیع مصرع مجتث

بوحمل زن مفاعلن ترا با فعلاتن زرای خوم مفاعلن بنگار افعلاتن تقطیع مصرع وزن مہمل یعنی مشاکل
یہہ ہے رائے خوب فاعلات نگار اب مفاعیل وحمل زنت فاعلات مرا باز مفاعیل اور ان
جملہ بحرون مین تین بحرین مستعمل ہین مبسوط اور مضارع اور مجتث اور خفیف مثمن کم آئی ہے اور
مقتضب فارسی مین مستعمل نہین ہے اور مہمل فارسی اور تازی مین متروک ہے اور اس دائرہ
کو مشتبہہ زائدہ کہتے ہین اور بعضون نے القاب دائرون کے اور طرح پر کہے ہین یعنی دائرہ وتد
اور دائرہ منتزعہ کہا ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے دونون دائرے یعنے مشتبہہ مزاحفہ مسدس
اور مزاحفہ مثمنہ واسطے تخفیف کے نہین لکھے ہم وباشد کہ بعضے دائرہ بنہند جہت بحرہاے
کہ مسدس ومزاحف آمدہ باشد مانند سریع وقریب وخفیف وبحر مقتضب ہم دران دائرہ آورند و
بدل دائرہ مشتبہہ سالمہ این دائرہ آورند اور بعضے عروضی دائرہ بحور مسدس اور مزاحف
کا لائی ہین مانند سریع اور قریب اور خفیف کے اور بحر مقتضب بھی اوس مین شریک کی ہے
اور بعوض دائرہ مشتبہہ سالمہ کے یہہ دائرہ مزاحفہ لکھا ہے اور صورت دائرہ مسدس مزاحف
کی یہہ ہے کہ مثلاً سریع مسدس یہہ ہے مفتعلن مفتعلن فاعلات پس اگر عین مفتعلن اول سے آغاز
کیجیے رکن قریب کے نکلین مفاعیل مفاعیل فاعلات اور اگر تا مفتعلن ثانی سے شروع کیجیے
رکن خفیف کے نکلین فعلاتن مفاعلن فعلاتن اور اگر فاعلات سے ابتدا کیجیے رکن مقتضب کے
نکلین فاعلات مفتعلن مفتعلن ہم واما در خماسیات بسیطہ تک مصراع از تکرار یک رکن بود چہار بار
دو بحر ازان ممکن بود کہ برخیزد یکے آنکہ ابتدا بوتد کنند وبرین وزن بود فعولن چہار بار واین بحر را
متقارب خوانند دوم ابتدا بسبب کنند وبرین وزن بود فاعلن چہار بار واین بحر مستعمل نیست و
خلیل آنرا غریب وکعض متسق نام نہادہ است واندکے شعر تازی بران بحر بعد از خلیل یافتہ
اند وپارسیان ہم بتی چند بتکلف گفتہ اند واما خماسیات بسیطہ یعنی تنہا خماسیات
اونمین ایک مصرع ایک رکن کی تکرار سے ہوتا ہے چار بار اور دو بحر ونکا پیدا ہونا اوس سے
ممکن ہے ایک یہہ کہ ابتدا بوتد کرین تو یہہ وزن ہوگا فعولن چار بار اور اس بحر کو متقارب
کہتے ہین اسواسطے کہ اسباب اور اوتاد اسکے قریب واقع ہوئے ہین ہر وتد سے ملا ہوا ایک
سبب ہے یا درمیان دو سببونکے ایک وتد ہے اور درمیان دو وتدونکے ایک سبب ہے

اور متدارک کا بھی نام متدارک اسی جہت سے ہوا ہے کہ اسباب نے اوتاد کو دریافت کیا ہی یعنے قریب یکدیگر ہین اور دوسری صورت یہہ ہے کہ ابتدا سبب سے کرین وہ یہہ وزن ہوگا فاعلن چار بار اور یہہ بحر مستعمل نہین ہے اور خلیل نے اسکا نام غریب اور رکض اور متسق رکھا ہے اور بعضون نے متدارک اور محدث اور مخترع اور متدافی اور شقیق اور حنیب اور منتظم اور متقاطر بھی اس بحر کو کہا ہے اور چند شعر عربی اس مین بعد خلیل کے دست یاب ہوے ہین اور اہل فارس نے بھی چند بیتین اس مین بہ تکلف کہی ہین معلوم ہوتا ہے کہ خلیل نے رکن اس بحر کے نکالے اور نام بھی رکھا مگر اشعار اس بحر مین نہین پائے بعد اوسکے اخفش نے خواہ اورون نے شعر اس بحر مین پائے اور یہہ بحر مقرر اور مستعمل کی ہم وچون در دائرہ نہند بیتش بروزن متقارب چنین باشد ع مرا نے دلارام شادی نیاید ۔ وبروزن غریب چنین ع نے دلارام شادی نیاید مرا ۔ این دائرہ را متفقہ خوانند وبرین صورت باشد اور جب دائرے مین لکھتے ہین وزن متقارب یہہ ہوتا ہے مصرع جو مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے مرا نے فعولن دلارا فعولن مشادی فعولن نیاید فعولن اور وزن غریب یعنی متدارک یہہ ہوتا ہے مصرع جو مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے نے دلا فاعلن رام شا فاعلن دی نیا فاعلن ید مرا فاعلن اور اس دائرے کو متفقہ کہتے ہین بسبب اتفاق ارکان کے

اور صورت اوسکی یہہ ہے



ہم پس دوائر نزدیک عرب پنج است مختلفہ ب مؤتلفہ ج مجتلبہ د مشتبہ ہ متفقہ ونزدیک عجم ہم پنج باشد مجتلبہ الف ب مزاحفہ ج مشتبہ ثمنہ د مشتبہ مسدسہ ہ متفقہ وبجز کہ ازین

دوائر ممکن است کہ برخیزد بسیط و دو است و مستعمل نزد یک عرب ازین جملہ پانزدہ آ طویل
ب مدید ج بسیط د وافر ہ کامل و ہزج ز رجز ح رمل ط سریع ی منسرح یا خفیف یب
مضارع یج مقتضب ید مجتث یہ متقارب و شانزدہم غریب و باقی مہمل است و نزد یک عجم
دہ است ا ہزج ب رجز ج رمل د سریع ہ قریب و منسرح ز خفیف ح مضارع ط مجتث ی متقارب
و بعضے مزاحفات بر شمار گیرند و ازدوائر مشتبہہ ہمہ بحور مستعمل در شمار آورند و بحور ہا زیادہ گردد و
این است تفصیل دوائر بحورت پس دائرے نزد یک عرب کے پانچ ہین پہلا مختلفہ دوسرا
موتلفہ تیسرا مجتلبہ چوتھا مشتبہہ پانچوان متفقہ اور نزد یک عجم کے بھی پانچ ہین پہلا مجتلبہ سالمہ
دوسرا مزاحفہ تیسرا مشتبہہ مثمنہ چوتھا مشتبہہ مسدسہ پانچوان متفقہ اور بحرین کہ جنکا پیدا ہونا ان
دائرون سے ممکن ہے بائیس ہین پانچ مختلفہ سے یعنے طویل مدید عریض بسیط عمیق اور تین
موتلفہ سے وافر کامل مہمل جسکا وزن فاعلاتک لکھا ہے اور تین مجتلبہ سے ہزج رجز رمل اور نو
مشتبہہ سے سریع جدید قریب منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث مشاکل اور دو متفقہ سے
متقارب متدارک اور انمین مستعمل عرب پندرہ بحرین ہین پہلی طویل دوسری مدید تیسری بسیط
چوتھی وافر پانچوین کامل چھٹی ہزج ساتوین رجز آٹھوین رمل نوین سریع دسوین منسرح
گیارہوین خفیف بارہوین مضارع تیرہوین مقتضب چودہوین مجتث پندرہوین متقارب
یہہ پندرہ ہوئین اور سولہوین غریب یعنے متدارک بھی کچھہ استعمال مین آگئی ہے اس
حساب سے سولہہ ہوئین باقی مہمل ہین وہ عریض اور عمیق اور مہمل اور جدید اور قریب
اور مشاکل اور نزد یک عجم کے دس ہین پہلی ہزج دوسری رجز تیسری رمل چوتھی سریع پانچوین
قریب چھٹی منسرح ساتوین خفیف آٹھوین مضارع نوین مجتث دسوین متقارب پس بحرین
طویل اور مدید اور بسیط اور وافر اور کامل اور متدارک پارسی مین مستعمل نہین جو کچھہ کہا ہے
انمین بہ تشبہ عرب کہا ہے اور بعضون نے مزاحفات کو شمار مین زیادہ کیا ہے اور دونون
دائرون مشتبہہ سے سب بحور مستعمل کو شمار مین لائے ہین یعنے مشتبہہ مزاحفہ مسدسہ سے
چھہ بحرین مستعملہ سریع منسرح مطوی اور قریب اور مضارع مکفوف اور خفیف اور مجتث مخبون
اور مزاحفہ مثمنہ سے چار بحرین مستعملہ منسرح مضارع مجتث خفیف اس صورت مین ازروے

شمار کے بحرین زیادہ ہوجائین گی ہی یہ تفصیل دائرون اور بحرون کی ظاہر ہے کہ جدا کرنا
مثمن اور مسدس کا شمار مین تکلف سے خالی نہین اور فارسیون نے بحر تازی کو بھی مستعمل
کیا ہے اور تین بحرین جدید قریب مشاکل اور اونمین ملائی ہین پس اس حساب سے
اوٹنیس بحرین ہوتی ہین جیساکہ مشہور ہین اور معلوم کیا چاہیے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے حروف
ابجد کو بحساب اعداد علامت شمار مقرر کیا ہے پس علامت چار کی دال ہوتی ہے اوسکے
مقام پر یہہ شکل رکھنا اسواسطے ہے کہ واو سے ملتبس نہو اور بعد عشر کے احاد کو عشرات
سے موخر کیا ہے پس یا عبارت یا زیادہ سے اور یہ عبارت دوازدہ سے ہے **ہم** دبدانکہ
رکن اول را از مصراع اول صدر خوانند و رکن آخر را عروض و رکن اول را از مصراع دوم ابتدا
خوانند و رکن آخر را ضرب و رکنہاے باقی را حشو**ت** اور جان تو کہ رکن اول مصراع
اول کو صدر کہتے ہین اسواسطے کہ صدر مین واقع ہوا ہے اور رکن آخر مصراع اول کو عروض
کہتے ہین بالفتح اسواسطے کہ عروض بمعنی ستون خیمہ ہے جیساکہ خیمہ ستون سے قائم ہوتا ہے
بنا شعر کی اس رکن سے قائم ہے اور رکن اول مصراع دوم کو ابتدا کہتے ہین اسواسطے کہ
ابتداے مصرع مین واقع ہے مثل صدر کے اور رکن آخر مصراع دوم کو ضرب کہتے ہین کہ
ضرب بمعنی دامن خیمہ ہے جیساکہ دامن خیمہ منتہاے خیمہ ہوتا ہے یہہ رکن بھی منتہاے
شعر ہے یا ضرب بمعنی صنف ہے کہ اسکے اصناف بہت ہین یا بمعنی مثل یعنے یہہ ضرب
مثل عروض ہے وقوع آخر مصرع مین اور باقی رکنون کو حشو کہتے ہین اسواسطے کہ پر رکن
شعر ہین صدر بالفتح اول بالاے ہر چیز اور پیشگاہ خانہ اور بمعنی بالانشین منتخب اور کشف
اور لطایف اور غیاث سے عروض بالفتح کرانہ ہر چیز و جزو اخیر مصراع اول شعر کذا فی المنتخب
ابتدا آغاز کرنا منتخب سے ضرب بالفتح مانند و مثل و نوع اور بمعنی لفظ آخر شعر منتخب
اور کشف اور بحر الجواہر اور غیاث سے **ہم** و باشد کہ رکن اول را چون جزو اول او و تدے
مجموع بود متحرک اول او را ازان جزو بیفگنند و او تعمیمی را حزم خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ آید
آن رکن را ابتدا خوانند و بازاے آن ہر رکن را از دیگر ارکان کہ سببی خفیف در وی مجاور وتدے
بود ساکن آن سبب بیفگنند اسقاط او را اعتماد خوانند**ت** اور کبھی ابتدا اوس رکن کو کہتے

ہین کہ اول مصرع ہین ہو اور جزو اول اوسکا وتد مجموع ہو اور متحرک اول اوسکا حرف سے ساقط
ہو جیسے فعولن اور مفاعیلن اور مفاعلتن سے متحرک اول گر کے فعلن اور مفعولن اور مفتعلن
رہجاتا ہے پس یہہ اگر صدر مین ہوگا ابتدا بصدر کہین گے اور اگر ابتدا مین ہوگا ابتدا بہ ابتدا
کہین گے اور اگر حشو مین ہوگا ابتدا بحشو کہین گے اور عروض اور ضرب مین نہین ہوتا اور
جو رکن برابر اور مقابل اس رکن کے ہو کہ سبب خفیف اوس مین مجاور وتد ہو یعنے پہلے
وتد بعد سبب جیسے فعولن اور ساکن سبب کو گرا دین جیسے فعولن سے فعول رہجاے
اس اسقاط کو اعتماد کہتے ہین اور صاحب خزرجیہ وغیرہ نے کہا ہے کہ اس رکن حشوی کو
جس مین یہہ حذف واقع ہوا ہے اعتماد کہتے ہین حاصل دونون کا ایک ہے ح
وازین کلام مصنف ظاہر آنست کہ اعتماد عبارت از حذف حرف مذکور است وصاحب خزرجیہ
دیگر برانند کہ اعتماد عبارت ازان رکن حشوی است کہ حذف مذکور دران واقع شود پس
کلام محقق خالی از مسامحہ نیست تمم کلامہ ظاہر ہے کہ محقق علیہ الرحمہ نے جو امر محقق تھا
لکھا مسامحہ اور فروگذاشت کا کیا دخل ھم وہر بیت راکہ ہر مصراعی ازو مساوی دائرہ باشد
وہم بران وجہ کہ دران دائرہ افتد مستعمل باشد مانند وزن اول از کامل ورجز چنانکہ بعد
ازین معلوم شود آن بیت را نام خوانند اور جو بیت کہ ہر مصرع اوسکا مساوی دائرہ ہو
عدد ارکان مین یعنے سالم اور جسطرح دائرے مین ہے اوسی طرح مستعمل ہو یعنی سالم اوس
بیت کو تام کہتے ہین جیسے وزن اول کامل ورجز کہ بعد اسکے معلوم ہوگا وزن کامل یہہ ہے
بیت وَاِذَا صَحَوْتُ فَمَا اُقَصِّرُ عَنْ نَدًی ✤ وَکَمَا عَلِمْتِ شَمَائِلِی وَتَکَرُّمِی ✤ بروزن متفاعلن متفاعلن
متفاعلن اور رجز یہہ ہے بیت وَاُدْعَی اِذَا لَاقَیْتُ فِی الْھَیْجَا جَوَادْ ✤ وَاَعَفُّ عِنْدَ تَزَاحُمِ الْاَبْطَالِ الزَّبَدْ ✤
بروزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ھم وہر بیت راکہ ارکان ہر مصراعی ازو بعدد مساوی
ارکان دائرہ بود خواہ ہم بران وجہ کہ در دائرہ افتد مستعمل باشد وخواہ بعد از تغیر آن بیت را
وافی خوانند اور جو بیت کہ ہر مصرع اوسکا عدد مین مساوی ارکان دائرہ ہو خواہ
اوسی طرح پر مستعمل ہو یعنی سالم خواہ بعد تغیر کے یعنے مزاحف اوس بیت کو وافی کہتے ہین
پس وافی عام ہے اور تام خاص یعنے ہر تام وافی ہے اور ہر وافی تام نہین ظاہر ہے

کہ جس وافی مین تغیر ہوگا وہ غیر تام ہوگا م واگر جزوی یعنی رکنی از ہر مصراعی ازو حذف کردہ
استعمال کنند آنرا مجزو خوانند واگر از یک بیت یک نیمہ حذف کردہ استعمال کنند اورا مشطور خوانند
واگر دو ثلث حذف کردہ استعمال کنند منہوک خوانند ت اواگر ایک رکن مصرع سے کم کرکے
استعمال کرین اوسکو مجزو کہتے ہین پس اگر بیت مثمن ہوگی مسدس رہے گی اور اگر مسدس
ہوگی مربع رہے گی اور اگر ایک نیمہ بیت سے حذف کرکے استعمال کرین اوسکو مشطور
کہتے ہین یعنے نصف پس اگر بیت مثمن ہوگی مربع رہے گی اور اگر مسدس ہوگی مثلث
رہے گی دونون مصرعون مین اور اگر دو ثلث حذف کرکے استعمال کرین اوسکو منہوک کہتے
ہین پس بیت مسدس مثنی رہجائے گی دونون مصرعون مین اور منہوک بیت مثمن مین ممکن
نہین ہے مجزو بزا رمعجمہ بحر مسدس کہ اصل وضع مین مثمن ہو باعتبار دور کرنے ایک جزو کے
اوس سے کذا فی الغیاث اور جزو مہموز اللام بمعنی پارہ پارہ کردن ہے لغت مین اور مجزو
مجازًا صفت جزو اخیر کی واقع ہوتی ہے اور مسدس بھی مجزو آتی ہے اور شطر بالفتح اور سکون
ثانی بمعنی نصفی ہر شے اور نیمہ اور پارہ منتخب اور صراح سے اور نہک بالفتح کہنہ اور فرسودہ
ہونا کپڑے کا پہننے مین اور لاغر اور ضعیف کرنا بیماری کا کذا فی المنتخب اور محقق علیہ الرحمہ نے
خود معنی ان لفظون کے فصل نہم مین لکھے ہین ح قولہ مشطور از شطر بمعنی نصف پس مشطور بمعنی
نصف کردہ شدہ وآن در دو بحر جائز باشد وبس وآن رجز وسریع است نزد غیر خلیل چہ خلیل
شعر را دو مصراع وعروض وضرب لازم میداند پس مشطور نزد فائلش مثلث باشد وبس از ینجا است
کہ سکاکی میگوید فالمربع یسمی مجزوًا والمثلث مشطورًا والمربع المثمن پس اینچہ مرزا قتیل در چار شربت
می آرد در اشعار عربی مربع نیز آمدہ ومشطور ہم خوانند غلط محض است تم کلامہ یہان مرزا قتیل
بیچارے بھی زیر شمشیر اعتراض آگئے عجب بات ہے کہ آگے اسکے خود مشطور کو مربع لکھتے
ہین اشعار عربی مین چنانچہ بحر مدید مین عبارت محقق علیہ الرحمہ کی یہہ ہے وبعضے مشطور روا
داشتہ اند وحاشیہ انکا یہہ ہے قولہ مشطور یعنی مربع نحو ؎ یا لبکر لا تنو ٭ لیس ذا حین وَنی م وہر بیت کہ ہر دو مصراع او متساوی بود وقفی اورا مصرع خوانند واگر مصراع اولش
از دوم جدا نشود اورا معتمد خوانند ت اور جو بیت کہ دونون مصرع اوسکے متساوی ہون

وزن ہین اور ارکان ہین اور مقفے خواہ مطلع قصیدے خواہ غزل کا خواہ بیت مثنوی کی اوسکو
مصرع کہتے ہین اور جو بیت کہ مصرع اول اوسکا مصرع ثانی سے جدا نہو مثلاً ایک رکن آدھا
اس مصرع سے متعلق ہو آدھا دوسرے مصرع سے اوسکو معقد کہتے ہین اور وہ بیت مجازاً بیت
ہوگی مصرع بضم میم وفتح صاد وتشدید رای مہملہ مفتوح ومین مہملہ مصرع آوردہ شدہ غیاث سی تصریع
قافیہ لانا مصرع اول بیت مین منتخب سے معقد صیغۂ مفعول تعقید سے اور تعقید گرہ دینا
اور سخن پوشیدہ کہنا کہ خوب سمجھ مین نہ آئے غیاث سے ہم وعروض وضرب راگر سالم باشد
یعنے از تغیرات خالی صحیح خوانند واگر از نقصانی خالی نبود منتقض خوانندت اور عروض اور
ضرب اگر سالم ہون اونکو صحیح کہتے ہین اور اگر نقصان سے خالی نہون بسبب حافات کے
اونکو منتقض کہتے ہین اور انتقاض بالکسر وقاف شکستگی منتخب اور غیاث سے ہم ورکنی را
کہ عروض بیت بود بروجہی کہ جز چنان نشاید خواہ صحیح خواہ منتقض اور افصل خوانند رکن ضرب را
چون بروجہی بود کہ جز چنان نشاید غایت خوانند وبعد ازین بشرح تغیرات کہ در ارکان افتد
مشغول شویم واللہ اعلم ت اور جو رکن کہ عروض بیت ہو اسطرح پر کہ سوا اوسکے سزاوار
نہو یعنے ایک ہی عروض آیا ہو خواہ صحیح خواہ منتقض صحیح جیسے ہزج مثمن اور مضارع اور مجتث
مین کہ سالم ہوتا ہے اور بس اور منتقض جیسے طویل مین کہ عروض مقبوض ہوتا ہے اور بس
اور مقتضب مین کہ مطوی ہوتا ہے اور بس بس ایسے عروض کو فصل کہتے ہین اور رکن
ضرب جب ایسا ہو کہ سوا اوسکے سزاوار نہو یعنے ایک ہی ضرب آئی ہو خواہ صحیح ہو خواہ منتقض
پس صحیح جیسی مضارع اور مجتث مین کہ رکن ضرب سالم ہوتا ہے اور بس اور منتقض جیسے
مقتضب مین کہ رکن ضرب مطوی ہوتا ہے اور بس بس ایسی ضرب کو غایت کہتے ہین فصل
جدا کرنا اور جدا ہونا اور باز رکھنا اور کاٹنا اور مجازاً بمعنی قطع غیاث سے مناسبت تسمیہ
ظاہر ہے اور غایت نہایت ایک شی کی منتخب سے پس جب اس بیان سی فراغت ہوی
اب تغیرات ارکان کا بیان شروع ہوتا ہے واللہ اعلم **فصل ششم** در تغییرات ارکان
والقاب آن وتفصیل وشروع ہریک از اصول ارکان آین رکنہا کہ اصول بحر ہاست ہم
برانگونہ کہ در دوائر افتد بنا در استعمال کنند وبیشتر چنان بود کہ دران تصرفی کنند بہ نقصان حرکتی

یا حرفی یا جزوی یا بزیادت حرفی یا جزوی و وجہ مستعمل را در ہر بحری بنای آن بحر خوانند
پس ہر رکن کہ در دائرہ بر اصل وضع باشد بی ہیچ تغیر آنرا سالم خوانند و اما در بنا باشد کہ سالم باشد
و باشد کہ معلول شود و ہر تصرف کہ در وی رود نوعے از تغیر باشد و ہمچنانکہ ارکان سالم را اصول
خوانند ارکان متغیرہ را فروع خوانند و بعضے بجاے تغیر زحاف گویند ست یعنے ارکان کہ اصل
بحرونکے ہین جسطرح دائرون مین واقع ہوتے ہین او سیطرح یعنے سالم کمتر مستعمل ہوتے
ہین اکثر اونمین تصرف کیا جاتا ہے پس وہ تصرف یا بنقصان ہے جیسے نقصان حرکت کا
فعلاتن متفاعلن باضمار مستفعلن ہو جاتا ہے یا نقصان حرف کا جیسے مستفعلن بحذف مفاعلن ہو جاتا
یا نقصان جزو کا اور جزو سے مراد سبب اور وتد ہین جیسے فعولن بحذف فعل ہو جاتا ہے یا وہ
تصرف بزیادت ہے زیادت حرف جیسے فعولن باشباع فعولان ہو جاتا ہے یا زیادت جزو
جیسے مستفعلن بہ ترفیل مستفعلاتن ہو جاتا ہے اور زیادت حرکت نہین ہوتی اور وجہ مستعمل ہر
بحر کو بنا اوس بحر کی کہتے ہین یعنے ارکان نا متغیر جیسے دائرے مین واقع ہوتے ہین
اونکو بنا کہتے ہین پس جو رکن دائرے مین اصل وضع پر ہو اور اوس مین تغیر نہوا ہو اوسکو
سالم کہتے ہین لیکن بنا مین کبھی رکن سالم ہوتا ہے اور کبھی معلول یعنے متغیر کہ دائرہ ارکان
سالم اور متغیر دونون کا ہوتا ہے پس جسطرح کا کہ تصرف اوس مین ہوا ہو وہ ایک نوع
تغیر ہے پس جیساکہ ارکان سالم کو اصول کہتے ہین ارکان متغیرہ کو فروع کہتے ہین اور بعضے
اس تغیر کو زحاف کہتے ہین مطلب یہہ کہ ارکان دوائر کو سالم ہون خواہ متغیر بنا کہتے ہین
مگر چونکہ دوائر فراحفہ کے ارکان مین ایک نوع کا تغیر ہوا ہے اونکو بھی فروع کہنا چاہیے
اور جن ارکان مین کسیطرح کا تغیر نہین ہوا ہے وہ سالم ہین زحاف بالکسر گرپڑنا اور ساقط
ہونا ایک حرف کا دو حرفونسے شعر مین اور اوس شعر کو مزاحف بفتح حا کہتے ہین منتخب
سے ہم بعضی زحاف تغیری را گویند کہ در بنا جائز بود و شعری آن تغیر نیکو تر بود و بعضی زحاف
اسقاط ساکن سبب خفیف را گویند و بس ست اور بعضے زحاف اوس تغیر کو کہتے ہین
کہ بنا مین جائز ہو مگر شعر بغیر اوسکی بہتر ہو یعنے تغیرات نامربوط کو زحاف کہتے ہین اور بعضے
اسقاط ساکن سبب خفیف کو فقط زحاف کہتے ہین اور بس اور جو تغیر سوا اسکے ہی اوسکو

علت کہتے ہین اور معلوم کیا چاہیے کہ بہتر سب مین قول اول ہے اور مختار جمہور بھی یہی ہے
ص و بر جملہ تغیر بنقصان بود یا بزیادت و تغیر بنقصان یا خاص نبود بموضعی یعنی در ہر موضع کہ آن
رکن افتد آن تغیر ممکن باشد یا خاص بود باوایل ابیات و مصراعہا یا باواخر آن و تغیر بزیادت
ہمیشہ خاص بود باوایل و یا باواخر در اواسط نیفتد و ہر یک ازین انواع یا تازی خاص بود
یا بپارسی یا در ہر دو لغت مستعمل بود و چون سبقت در شعر تازیان راست و خلیل احمد کہ مستخرج
عروض ایشان ست بر اکثر اشعار ایشان واقف بودہ تغیرات آن لغت را احصا کردہ است و
آنرا القاب مناسبہ نہادہ و در پارسی و دیگر لغات چنان نیست بلکہ بعضی ازان فراگرفتہ اند
و بعضے کہ خاص بلغت خود یافتہ اند بآن اضافہ کردہ و در وضع القاب با یکدیگر خلاف ہا
کردہ اند ما ابتدا بتغیرات شعر تازی کنیم چہ آنچہ بایشان خاص است و چہ آنچہ مشترک است
گوئیم ست اوران سب ارکان مین تغیر یا بہ نقصان ہوتا ہے یا بزیادت پس تغیر بنقصان
یا خاص نہین ہوتا کسی جگہہ یعنے جس جگہہ وہ رکن پڑتا ہے وہ تغیر بھی ممکن ہوتا ہی یا خاص
ہوتا ہے باوایل ابیات و مصاریع یا باواخر ابیات و مصاریع اور تغیر بزیادت ہمیشہ خاص
ہوتا ہے باول یا باآخر اوسط مین نہین ہوتا از ہر ایک تغیران تغیرات سے یا عربی مین خاص
ہے یا فارسی مین خاص ہے یا دونون مین مستعمل ہے اور جو سبقت شعر مین اہل عرب کو
ہے اور خلیل احمد کہ واضع عروض عربی ہے اور اکثر اشعار عرب سے واقف ہی اوسنے
تغیرات عرب کے احصا کیے ہین یعنے چونتیس زحاف لکھی ہین اور اونکے نام مناسب رکھے
ہین اور فارسی وغیرہ زبانون مین ایسا نہین ہے بلکہ بعض زحاف عرب کے لیے ہین
اور بعض کہ اپنی زبانون مین خاص پائے ہین اونپر زیادہ کیے ہین اور نام رکھنے مین
با یکدیگر بہت خلاف کیا ہے یعنے کسینے کوئی نام رکھا ہے کسینے کوئی لہذا ہم ابتدا بہ تغیرات
شعر تازی کرتے ہین جو کچھہ کہ اونکی زبان مین خاص ہے اور جو کچھہ کہ زبان عرب اور
زبان فارس مین مشترک ہے کہتے ہین معلوم ہو کہ اعداد زحافات مین اختلاف بہت ہے
چنانچہ صاحب معجم لکھتا ہے کہ تازی مین بائیس حاف اور فارسی مین تیرہ زحاف ہین
کہ جملہ پینتیس ۳۵ ہوتے ہین اور محقق علیہ الرحمہ نے زحافات تازی کے موافق خلیل کے

لکھے ہین اور الحق کہ تازی مین ایسا ہی چاہیے اور عروضیان فارسی نے جو تصرف
اور ایجاد کیا ہے یہہ امر بجہت اختلاف لغت کے ہے کہ محاورات اور مصطلحات ہر لغت
کے جدا ہوتے ہین احصا بالکسر گننا اور ضبط کرنا منتخب سے ہم تغیرات یا مفرد بود
یا مرکب و مفرد آن بود کہ دران رکن یک نوع تغیر بیش نیفتد و مرکب آن بود کہ زیادت
از یک نوع افتد اما مفرد از چہار نوع خالی نبود از انکہ تغیرات یا در سبب خفیف افتد یا در سبب
ثقیل یا در وتد مجموع یا در وتد مفروق اما آنچہ در سبب خفیف افتد دو نوع بود اول عام
بود و آن اسقاط ساکن سبب بود و ساکن سبب یا حرف دوم رکن بود یا حرف چہارم
یا حرف پنجم یا حرف ہفتم و حرف اول و سوم و ششم نتواند بود پس اگر حرف دوم بود
آن رکن را بعد از اسقاط مخبون خوانند و اگر چہارم بود مطوی و اگر پنجم بود مقبوض و اگر ہفتم بود
مکفوف ت تغیرات یا مفرد ہوتے ہین یا مرکب مفرد وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ اوس
رکن مین نہو اور مرکب وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ ہو اما تغیر مفرد چار قسم سے خالی نہین ہوتا
سبب سے کہ یا سبب خفیف مین ہوتا ہے یا سبب ثقیل مین یا وتد مجموع مین یا وتد مفروق مین
پس جو تغیر سبب خفیف مین پڑتا ہے اوسکی دو قسمین ہین اول عام ہے اور وہ اسقاط ساکن
سبب خفیف کا ہے اور ساکن سبب خفیف کا یا حرف دوم رکن ہوتا ہے جیسے مستفعلن
مین سین یا حرف چہارم رکن جیسے مستفعلن مین فی یا حرف پنجم رکن جیسے مفاعیلن مین
نے یا حرف ہفتم رکن جیسے مفاعیلن مین نون اور حرف اول اور سوم اور ششم نہین
ہوسکتا وجہ اول اور سوم کی ظاہر ہے اور ششم اس جہت سے کہ افاعیل مستعملہ مین کوئی
رکن تین سبب متوالی سے مرکب نہین ہے پس اگر حرف دوم سبب خفیف کا ساقط ہوگا
اوس رکن کو بعد اسقاط کے مخبون کہین گے اور خبن بالفتح لپیٹنا جامے کا تا کوتاہ
ہوجاوے منتخب سے اور مناسبت معنی لغوی اور اصطلاحی مین ظاہر ہے اور اگر حرف
چہارم سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو مطوی کہین گے اور طے بتشدید
یا پیچیدن اور از دیدن جامہ یا نامہ ہے منتخب سے اور اگر حرف پنجم سبب خفیف سے
رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو مقبوض کہین گے اور قبض بالفتح گرفتن بہ پنجہ و گرفتگی

خلاف

خلاف بسط منتخب سے اور اگر حرف ہفتم سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہوگا اوس رکن کو
مکفوف کہین گے اور کف بفتح وتشدید فا دوختن جامہ بر یکدیگر و باز ایستادن ہی منتخب سے
ہم دیگر نوع خاص بود با واخر مصراعہا وآن دوگونہ بود یکے آنکہ ساکن سبب را اسقاط
کنند و متحرکش را ساکن کنند و رکن را بعد ازین تغیر مقصور خوانند دوم آنکہ سبب را بیفگنند
و رکن محذوف خوانند اور دوسرا جو تغیر سبب خفیف مین پڑتا ہے خاص ہے
با واخر مصاریع اور وہ دو طرح ہے ایک وہ ہے کہ ساکن سبب کو گرا کر اوسکے متحرک کو
بھی ساکن کرین اوس رکن کو بعد اس تغیر کے مقصور کہتے ہین جیسے فعولن سے فعول اور
مفاعیلن سے مفاعیل لسکون لام ہوتا ہے اور قصر بمعنی کوتاہ کردن ہے منتخب سے
اور دوسری صورت یہہ ہے کہ سارا سبب گر جاے اوس رکن کو بعد اس تغیر کے محذوف
کہتے ہین جیسا فعولن سے فعل اور مفاعیلن سے فعولن ہوتا ہے اور حذف بمعنی انداختن
اور دور کردن ہے منتخب سے ہم واما انچہ در سبب ثقیل افتد یک نوع بود واز تغیرات عام
بود وآن تسکین متحرک دوم سبب باشد پس اگر متحرک دوم سبب حرف دوم رکن بود رکن را
بعد از تغیر مضمر خوانند واگر حرف پنجم بود رکن را معصوب خوانند ودر غیر این دو موضع نیفتد
ت واما جو تغیر سبب ثقیل مین پڑتا ہے وہ ایک ہی قسم ہے اور تغیر عام ہی اور وہ ساکن
کرنا متحرک دوم سبب ثقیل کا ہے پس اگر وہ متحرک دوم حرف دوم رکن ہو اوس رکن کو بعد
اس تغیر کے مضمر کہتے ہین جیسے متفاعلن سے مستفعلن ہوجاتا ہے اور اضمار لاغر کرنا اور
دل مین رکھنا اور ضمیر کلام مین لانا منتخب سے اور اگر حرف پنجم ہو اس رکن کو بعد اس تغیر کے
معصوب کہتے ہین جیسے مفاعلتن سے مفاعیلن ہوجاتا ہے اور عصب خوب لپیٹنا اور دراع
کرنا اور مضبوط باندہنا منتخب سے اور یہہ تغیر ان دو جگہون کے سوا اور کہین نہین آتا کسواے
کہ سوا مفاعلتن متفاعلن کے اور کسی رکن افاعیل مین سبب ثقیل نہین ہے اور عام سے
مراد یہہ کہ ابتدا اور حشو اور عروض اور ضرب سب جگہ آتا ہے ہم واما انچہ در وتد مجموع
افتد خاص بود یا باوایل مصراعہا یا باواخر ودرین نوع تغیر عام نباشد اما انچہ باوایل خاص
بود اسقاط متحرک اول باشد از وتد آنرا خرم خوانند وقوعش یا در فعولن بود ورکن را اثلم خوانند

یا در مفاعیلن بود در کن را اخرم خوانند و یا در مفاعلتن بود در کن را اعضب خوانند و در غیر این سہ
موضع نبود ست و اما جو تغیر و تد مجموع مین پڑتا ہے خاص ہوتا ہے با دایل مصاریع یا با واخر
مصاریع اور یہہ تغیر عام نہین ہوتا پس جو تغیر و تد مجموع مین خاص با دایل مصاریع ہی اسقاط متحرک
اول ہے اوسکو خرم کہتے ہین اور خرم بمعنی شگافتن پرہ بینی اور بریدن مطلق ہے منتخب سی
پس وقوع اس تغیر کا یا فعولن مین ہوتا ہے جیسے فعولن سے فعلن ہو جاتا ہے اس رکن کو اثلم
کہتے ہین اور ثلم بمعنی رخنہ کردن اور کنارہ شکستن ہے منتخب سے یا وقوع اوسکا مفاعیلن مین
ہوتا ہے کہ مفعولن ہو جاتا ہے اوس رکن کو اخرم کہتے ہین یا وقوع اس تغیر کا مفاعلتن مین
ہوتا ہے کہ مفتعلن ہو جاتا ہے اوس رکن کو اعضب کہتے ہین اور عضب بعین مہملہ مفتوحہ اور
ضاد معجمہ ساکنہ شکستہ کرنا شاخ بز کا منتخب سے ہے اور سوا ان تین جگہونکے یہہ تغیر نہین آتا معلوم ہو
کہ فعولن اور مفاعیلن اور مفاعلتن تینون مین حرف اول کا گر جانا بعمل خرم ہے مگر مفاعیلن
مین اسکو خرم کہتے ہین اور فعولن مین ثلم اور مفاعلتن مین عضب کہ یہہ خرم ہر جگہہ ملقب بلقب
خاص ہے ہم و این تغیرات بیشتر در اول بیت بود خاصہ در اول قصیدہ تا جوہری و در مصراع دوم
نادر بود و بازای خرم رکنی را کہ در و خرم ممکن بود و آخر ہم بسلامت بود نو رخوانند ست
و در یہہ تغیرات اکثر اول بیت مین ہوتے ہین خاصہ اول قصیدہ مین اور وقوع انکا مصراع دوم
مین نادر اور کمیاب ہے معلوم ہو کہ اخفش کے نزدیک مصرع دوم مین بھی خرم آتا ہی بلکہ
اخفش نے یہہ تغیر تمام اجزاے بیت مین جائز رکھا ہے اور بمقابلہ خرم جس رکن مین خرم
ممکن ہو اور وہ خرم سے سلامت رہے یعنے ایک جگہہ ہو اور دوسری جگہہ نہو پس رکن سالم
کو موفور کہتے ہین پس موفور ضد خرم ہے اور موفور بفتح میم تمام کردہ شدہ منتخب سے ہم و
اما انچہ خاص با واخر مصراعہا بود دو نوع بود یکے آنکہ ساکن و تد را بیفگنند و متحرک ساکن
کنند و این رکن را مقطوع خوانند دوم آنکہ و تد را بیفگنند و این رکن را اخذ خوانند ست و اما
جو تغیر و تد مجموع کا خاص ہوتا ہے با واخر مصاریع اوسکی دو قسمین ہین ایک یہہ کہ ساکن
و تد کو گرا دین اور متحرک ماقبل کو ساکن کرین اوس رکن کو مقطوع کہتے ہین جیسے مستفعلن بعد
حذف نون کے اور تسکین لام کے مفعولن ہوتا ہے اور دوسری قسم یہہ ہے کہ وتد کو گرا دین

اوس رکن کو احذ کہتے ہین جیسے مستفعلن بعد حذف وتد کے فعلن بسکون عین ہوتا ہے مقطوع
قطع سے اور قطع کاٹنا اور خفہ کرنا گلے کا منتخب سے اور احذ حذ سے اور حذ بفتح اور تشدید ذال
معجمہ بسرعت جانا اور ہمدگر سے کاٹنا منتخب سے خواہ حذذ سے اور حذذ بفتحتین بمعنی کوتاہی اور
سبکی دم شتر اور ایک نوع تصرفات عروض سے ہے اور وہ گرا دینا وتد مجموع متفاعلن وغیرہ کا
منتخب سے ہم ونوعی دیگر است کہ در وتد فاعلاتن افتد آنجا کہ این رکن آخر مصراع بود در بعضے
بحرہا تا باوزن مفعولن آید و آنرا مشعث خوانند و بعضی گفتہ اند این تغیر خرم است و متحرک
اول بیفتاد ہست و بعضی گفتہ اند قطع است و بعضی گفتہ اند متحرک دوم بیفتادہ است و زحاف گفتہ
است این تغیر مرکب است اول خبن کردہ اند و بعد ازان تسکین حرف اول وتد کردہ و این بعبارت
نزدیکتر است چہ خرم جزو وتد مے نیفتد کہ حرف اول رکن بود از اول مصرع و قطع جزو رکن وتد مے
نیفتد کہ آخر رکن بود از آخر مصراع و اما اسقاط متحرک دوم وتد مجموع در ہیچ صورت دیگر واقع نیست
ست اور ایک تغیر وتد مجموع کا اور ہو فاعلاتن مین جب آخر مصراع مین پڑتا ہے بعضی بحر و نمیز
وہ ضرب وافی تخفیف اور ضرب مجتث مجزو ہے کہ فاعلاتن مفعولن ہو جاتا ہے اوس رکن کو
مشعث کہتے ہین پس تشعیث نقل فاعلاتن بہ مفعولن ہے اور تشعیث لغت مین بمعنی پراگندہ
کردن ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ تغیر خرم کا ہے اور متحرک اول گرا ہے یعنے عین
علا کا کہ وتد ہے گر کر فاعلاتن رہا منقول بہ مفعولن ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ تغیر قطع کا ہے
یعنے حذف الف علا اور تسکین لام سے فاعلتن رہا منقول بہ مفعولن ہوا اور بعضون نے
کہا ہے کہ متحرک دوم گرا ہے یعنے لام علا کا گر کر فاعاتن رہا منقول بہ مفعولن ہوا اور زحاف نے
کہا ہے کہ یہہ تغیر مرکب ہے اول خبن کیا ہے بعد اوسکے حرف اول وتد کو ساکن کیا ہے یعنے فاعلاتن
خبن سے اول فعلاتن ہوا بعد اوسکے عین کو بہ تسکین ساکن کیا پس فعلاتن منقول بہ مفعولن
ہوا اور یہہ قریب القیاس ہے اسواسطے کہ خرم کہنے مین یہہ قباحت ہے کہ خرم اوس وتد
مین واقع ہوتا ہے جو اول رکن مین ہو اول مصراع مین اور یہہ علا درمیان رکن کے واقع
ہوا ہے اور قطع کہنے مین یہہ قباحت ہے کہ قطع اوس وتد مین آتا ہے جو آخر رکن مین ہو
آخر مصرع مین اور یہہ علا درمیان رکن کے ہے اور اسقاط متحرک دوم وتد مجموع کہنے مین یہہ قباحت

کہ کمین اور ایسی صورت واقع نہین ہوئی نظیر نہین ہے پس بہتر قول رابع مظہر اجو قول زجاج ہے
کہ فاعلاتن بجمین وتسکین منقول بہ مفعولن ہوا ھم واما آنچہ در وتد مفروق افتد سہ نوع است و
ہر سہ خاص است باواخر مصراعہا اول آنکہ متحرک دوم ساکن شود تا دو ساکن جمع آید وان رکن را
موقوف خوانند دوم آنکہ متحرک دوم ساقط شود و رکن را مکشوف خوانند سوم آنکہ وتد بیفتد و رکن را
اصلم خوانند واما جو تغیر کہ وتد مفروق مین ہوتا ہے اوسکے تین قسمین ہین اور تینون خاص
باواخر مصاریع ہین پہلے وہ کہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساکن ہوجائے اور دو ساکن جمع ہون
جیسے مفعولات وقف سے منقول بہ مفعولان ہوتا ہے اور اس رکن کو موقوف کہتے ہین اور وقف
بمعنی ایستادن اور واد استثنا ہے منتخب سے اور یہہ نقل مفعولات کی بہ مفعولان محض واسطے
فرق موقوف اور غیر موقوف کے بکتابت ہے ورنہ مفعولات بسکون تا بھی مانوس ہی دوسری
قسم یہہ کہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساقط ہوجائے جیسے مفعولات بحذف تا منقول بہ مفعولن ہوتا ہے
اور رکن کو مکشوف کہتے ہین اور کشف بمعنی برہنہ کردن ہے منتخب سے اور بعضون نے اسکو مکسوف
بسین مہملہ کہا ہی کسف سے بمعنی بریدن منتخب سے اور تیسری قسم یہہ ہے کہ وتد گر جائے اس رکن کو
اصلم کہتے ہین جیسے مفعولات بحذف وتد مفروق منقول بہ فعلن بسکون مین ہوتا ہے اور صلم بمعنی گوش
ازبن بریدن ہے منتخب سے ھم واما تغیر بزیادت کہ خاص بود باوایل مصراعہا آنرا خرم خوانند
وبیشتر وقوعش در اول مصراع اول بود وزیادت از یکحرف نادر تر بود و نایبنش کلمہ مرکب از چہار حرف
یافتہ اند چنانکہ بعد ازین مثالش ایراد کردہ شود و آن تغیر را بارکان و اجزا ہیچ تعلق نباشد پس
اولے آنکہ این تغیر را از احوال ابیات شمرند نہ از احوال ارکان ت واما تغیر بزیادت کہ خاص ہے
باوایل مصاریع اوسکو خرم کہتے ہین اور خرم بفتح اور معجمتین لغت مین حلقہ در بینی شتر اندر منتخب
سے اور اکثر وقوع اس زیادت خرم کا اول مصرع مین ہوتا ہے بیک حرف اور زیادت ایک حرف
سے نادر تر ہے اور انتہا یہہ ہے کہ کلمہ مرکب چار حرف سے ہے اول مصرع مین زیادہ پایا ہے
چنانچہ بعد اسکے فصل ہشتم مین مثال اوسکی لکھی جاوے گی اور اس تغیر کو ارکان اور اجزا سے
کچھہ تعلق نہین ہے لہذا علاحدہ فصل ہشتم مین اسکو لکھا پس مطلب یہہ ہے کہ اس تغیر کو احوال ابیات
سے جانین نہ احوال ارکان سے ھم واما تغیر بزیادت کہ خاص بود باواخر مصراعہا وان دو نوع

بود اول آنکہ حرفی ساکن زیادت کنند پس اگر آخر رکن سببی خفیف بود رکن را سبیغ خوانند و اگر وتدی مجموع بود نذال ت و اما تغیر بزیادت کہ خاص ہے باواخر مصاریع اوسکی دو قسمین ہین پہلی یہہ کہ ایک حرف ساکن زیادہ کرین پس اگر آخر رکن سبب خفیف ہو اوس رکن کو مسبغ کہین گے جیسے مفاعیلن سے مفاعیلان اور فاعلاتن سے فاعلاتان ہوجاتا ہے اور اسباغ بمعنی تمام کردن اور زرہ فراخ پوشیدن ہے منتخب سے اور بعضون نے اس حاف کو اشباع بشین معجمہ اور عین مہملہ لکھا ہے بمعنی سیر کردن منتخب سے اور اگر آخر رکن مین وتد مجموع ہو اوس رکن کو مذال کہین گے جیسے مستفعلن سے مستفعلان اور متفاعلن سے متفاعلان ہوجاتا ہے اور اذالت لغت مین بمعنی دامن بر کردن ہے م دیگر آنکہ سببی خفیف زیادت کنند الا در آخر متفاعلن بفتد و خاص بود بوزن مجزو و باخر بیت در رکن اورا مرفل خوانند و ہر رکن را کہ تغیر آن بزیادت در آخر رکن ممکن بود و ازان خالی بود آن را معرے خوانند ث اور ایک تغیر بزیادت اور بھی ہے وہ سبب خفیف کا زیادہ کرنا ہے کہ آخر متفاعلن مین پڑتا ہے اور خاص ہوتا ہے بوزن مجزو آخر بیت مین اور اوس رکن کو مرفل کہتے ہین جیسے متفاعلن سے متفاعلاتن ہوجاتا ہے اور ترفیل لغت مین بمعنی بزرگ کردن اور دامن کشادن ہے اور جو رکن کہ تغیر اوس مین بزیادت آخر مین ممکن ہو اور اوس سے خالی ہو یعنی یہہ تغیر اوس مین نکرین ایک جگہہ مرفل ہو ایک جگہہ معرے اوس رکن کو معرے کہتے ہین اور معری تعریہ سے ہے بمعنی عریان کردن اور وجہ مناسبت ظاہر ہے م و اما تغیرات مرکب باشد کہ ثنائی بود و باشد کہ ثلاثی بود و از انجملہ بعضے را لقب خاص بود و بعضے را نبود و بحسب ترکیب ازان عبارت کنند و ما در اثنای ذکر فرعہا کہ ہر رکنی را مستعمل است ذکر القاب ایراد کنیم انشاء اللہ تعالی ت و اما تغیرات مرکب کبھی ثنائی ہوتی ہین اور کبھی ثلاثی یعنے دو تغیر ایک رکن مین پڑتے ہین یا تین تغیرون سب مین کسی کا لقب خاص ہے اور کسی کا لقب خاص نہین بحسب ترکیب اوس سے عبارت کرتے ہین مثلاً کہتے ہین مخبون مسکن اور ہم درمیان ذکر فرع کے کہ ہر رکن سے وہ فروع نکل کر مستعمل ہین القاب ان تغیرات مرکب کی بیان کرینگے م گوئیم فعولن را شش فرع مستعمل است افعول و آن مقبوض است و سلب حرکت و آن اثلم است و فاعلن از فعولن عولن بماند پس عولن غیر مستعمل را بدل باین لفظ کردند کہ مستعمل است و دلت و در وزن

ہمان است و در ہمہ مواضع بقدر جہد این شرط را رعایت می کنند و ما تخفیف را ذکر خواہیم کرد
گفتہ ہین ہم کہ فعولن کی چھ فرعین مستعمل ہین پہلی فعول بضم لام وہ مقبوض ہے یعنے اوس مین
ساکن سبب خفیف کہ حرف پنجم ہے حذف ہوا ہے دوسرے فعلن بسکون عین وہ اثلم ہے یعنے
فاکہ حرف اول وتد ہے خرم سے گر کے فعولن سے عولن رہتا ہے پس عولن غیر مستعمل کی جگہہ
فعلن مستعمل لاتے ہین کہ دونون ہموزن ہین اور سب جگہہ حتی الوسع اس شرط کی رعایت کرتے
ہین یعنے غیر مستعمل کی جگہہ مستعمل لاتے ہین اور شرط حتی الوسع کی اس جہت سے ہے کہ ہمان
لفظ مستعمل نہین ملتا لفظ غیر مستعمل بمجبوری رہنے دیتے ہین مثل فع اور فل کے اور ہم نظر بتخفیف
ہر جگہہ ان مستعملات کا ذکر نکرینگے کہ ہر جگہہ بیان کی ضرورت نہین مگر ترجمہ مین البتہ لکھا جائیگا
ہم ج فعل دان اثلم است و مقبوض و بلقب اثرم خوانند و این سہ فرع ہم در طویل افتد دہم
در متقارب و فعول و آن مقصور است و فعل و این محذوف ست و فع و بعضی گویند فل و آن محذوف است
و مقطوع و آنرا ابتر خوانند و این فروع در متقارب افتد ست تیسرے فعل بسکون عین اور بتحریک
لام بجاے عول وہ بحذف اول وتد اثلم ہے اور باسقاط حرف پنجم مقبوض اس تغیر ثنائی کو
اثرم کہتے ہین اور ثرم بفتحتین بمعنی دندان شکستن ہے منتخب سے اور یہ تینون فرعین یعنے فعول
فعلن فعل طویل مین آتے ہین اور متقارب مین چوتھے فعول بسکون لام بحذف ساکن سبب اور
تسکین متحرک مقصور ہے پانچوین فعل بتحریک عین بدل فعو بحذف سبب محذوف ہے چھٹی فع
اور بعضے فل کہتے ہین بحذف سبب محذوف ہے اور بقطع وتد مین مقطوع اوسکو ابتر کہتے ہین
اور بتر بریدن اور بریدہ دم شدن منتخب اور غیاث سے اور یہ فروع سہ گانہ اخیر یعنے فعول
فعل فع متقارب مین پڑتے ہین ہم فاعلن را دو فرع است افعلن و آن مخبون است و در بدید
و بسیط و غریب افتد ب فعلن و آن مقطوع است و در بسیط و غریب مستعمل است و بدانکہ مقطوع
و غیر او اخر مصراعها جائز ست و در بحر غریب فعلن در غیر او اخر مصراعها استعمال کنند پس ظاہر آنست
کہ فعلن اینجا مخبون ساکن است ہمچنانکہ در شعت گفتہ آمد و برین تقدیر این فرع ثالث باشد و
بغریب خاص بود ست فاعلن کی دو فرعین ہین پہلی فعلن بتحریک عین کہ بحذف الف
فاعلن مخبون ہے اور بدید اور بسیط اور غریب یعنے متدارک مین آتی ہے دوسری فعلن بسکون

عین بجاے فاعل باسقاط ساکن وتد وتسکین ماقبل مقطوع ہے اور بسیط اور غریب مین مستعمل ہے
اور معلوم کیا چاہیے کہ مقطوع سوا اواخر مصاریع کے جائز نہین ہے اور بحر غریب مین فعلن کو
سوا اواخر مصاریع کے صدر اور ابتدا اور حشو مین استعمال کرتے ہین پس ظاہر یہ ہے کہ فعلن
اس جگہہ مجنون مسکن ہے جیساکہ مشعث مین کہا گیا اور اس صورت مین یہہ فرع تیسری ہوگی
اور غریب مین خاص ہے اور اخفش نے چار فرعین اور لکھی ہین اول فاعلاتن مرفل دوسرے
فاعلان مذال تیسرے فعلاتن مخبون مرفل چوتھے فعلان مخبون مذال اور قرآنی ایک اور زیادہ
کی ہے فعل اخذ مذال بسیط مین ہرچند مرفل اور مذال کے لکھنے کی حاجت نہین اور ان فروع کا
استعمال نادر ہے اور پارسی مین محقق علیہ الرحمہ نے ایسے فروع خود لکھے ہین ہم مفاعیلن رشش
فرع است امفاعلن وآن مقبوض است ب مفاعیل وآن مکفوف ست واین ہردو در ہزج وطویل
ومضارع افتدرج مفعولن وآن اخرم است در ہزج تنہا افتد رفاعلن وآن اخرم ومقبوص ست
وآنرا اشتر خوانندہ مفعول وآن اخرم ومکفوف است وآنرا اخرب خوانند واین ہردو در ہزج ومضارع
افتد وفعولن وآن محذوف ست در طویل وہزج افتدت مفاعیلن کی چھہ فرعین ہین پہلے
مفاعلن بحذف یا مقبوض دوسرے مفاعیل مضموم اللام بحذف نون مکفوف اور یہ دونون ہزج
اور طویل اور مضارع مین آتی ہین یہان قریب کا ذکر اسواسطے کیا کہ وہ بحر فارسی ہے
اور یہ بیان بحور تازی کا ہے تیسرے مفعولن بجاے فاعیلن بحذف میم اخرم یہ فرع تنہا ہزج
مین پڑتی ہے چوتھے فاعلن بحذف میم ویا اخرم مقبوض اسکو اشتر کہتے ہین اور شتر بمعنی
برگشتگی مژگان بالا اور شگافتہ کرنا مژگان چشم کا غیاث سے پانچوین مفعول بضم لام بحذف میم
ونون اخرم مکفوف اوسکو اخرب کہتے ہین اور خرب لغت مین بمعنی شگافتہ شدن ہردو گوش ہے
یا خرابی ہردو طرف مناسبت ظاہر ہے چھٹے فعولن بحذف لن بجاے مفاعی محذوف یہ طویل
اور ہزج مین آتی ہے پس خلیل نے بھی چھہ فرعین لکھی ہین مگر اخفش نے ساتوین زیادہ کی ہے
وہ مفاعیل بسکون لام یا فعولان مقصور اور ثانی بہتر ہے تاکتابت مین التباس مفاعیل مکفوف
لازم نہ آوے اور صاحب شرح نے بیان لفظ اشتر مین مضمون تازہ پیدا کیا ہے واسطے ضیاے
لمبع ناظرین کے لکھا جاتا ہے متن این تغیر مرکب است از خرم وقبض کہ میم ویا از ہر دو ساقط باید

حاشیہ یہ دونون ہزج اور مضارع مین پڑتی ہین

باید دانست کہ مجموعہ میم و یا می باشد پس برین قیاس لقب آن بجای اشتراخمر می بایستی گفت
تا خالی از کیفیت نبودی تمت کلامہ سبحان اللہ دھم فاعلاتن مجموعی را یازدہ فرع است افعلاتن و آن مخبون
است ب فاعلات و آن مکفوف است ج فعلات و ان مخبون ست و ہم مکفوف و آنرا مشکول
خوانند و این ہر سہ در رمل و مدید و خفیف و مجتث افتد ز فاعلان و آن مقصور است در مدید و رمل افتد
و فعلان و آن مخبون و مقصور است و در رمل افتد و فاعلن و آن محذوف ست ز فعلن و آن مخبون
و محذوف است و ہر دو در رمل و مدید و خفیف افتد ح فعلن و آن ابتر است و در مدید افتد ط فاعلیان
و آن مسبغ است ی فعلیان و آن مخبون مسبغ ست و ہر دو در رمل افتد یا مفعولن و آن مشعث است
در خفیف و مجتث افتد ست فاعلاتن مجموعی کی گیارہ فرعین ہین پہلے فعلاتن مخبون دوسرے
فاعلات بضم تا مکفوف تیسرے فعلات بضم تا مخبون مکفوف اوسکو مشکول کہتے ہین اور شکل
پاون چار پائی اسکا رسی سے باندھنا منتخب سے اور یہہ تینون فرعین یعنے فعلاتن فاعلات
فعلات رمل اور مدید اور خفیف اور مجتث ہین آتی ہین چوتھے فاعلان بحذف ساکن آخر سبب
و اسکان ماقبل مقام فاعلات مقصور کے یہہ فرع مدید اور رمل ہین آتی ہے اور وجہ نقل
فاعلات کی بہ فاعلان یہہ ہے تا القیاس اوسکا فاعلات مکفوف سے نہو پانچوین فعلان تحریک
عین مخبون مقصور رمل ہین آتی ہے چھٹے فاعلن محذوف ساتوین فعلن تحریک عین مخبون
محذوف یہہ دونون فرعین یعنے فاعلن اور فعلن رمل اور مدید اور خفیف ہین آتی ہے آٹھوین
فعلن بسکون ہین اجتماع حذف و قطع ابتر ہے اور ابتر بمعنی دم بریدہ منتخب سے اور یہہ فرع مدید
ہین آتی ہے اور جانا چاہیے کہ یہہ فعلن مسکون العین حقیقت مین متحرک ہے فعلن مخبون
محذوف کا کسواسطے کہ قطع درمیان رکن کے نہین آتا جیسا کہ سابق مین مصنف نے بیان
کیا ہے نوین فاعلیان منقول فاعلاتان سے مسبغ دسوین فعلیان مخبون مسبغ یہہ دونون
فرعین یعنے فاعلیان اور فعلیان رمل مین آتی ہین گیارہوین مفعولن مشعث خفیف اور مجتث
ہین آتی ہے اور مشعث کا حال سابق بیان ہو چکا ہے کہ مخبون مسکن سب سے بہتر ہے
یعنے پہلے فاعلاتن خبن سے فعلاتن ہو بعد اوسکے فعلاتن بہ تسکین اوسط منقول بہ مفعولن ہو جاتا
ہے فاع لاتن مفروقی را یک فرع است فاع لات و آن مکفوف است و در مضارع افتد فاع لاتن

مفروق کی ایک فرع ہے فاع لاتُ بالضم وہ مکفوف ہے اور مضارع مین آتی ہے مستفعلن
مجموعی را نہ فرع است امفاعلن وآن مخبون است ب مفتعلن وآن مطوی است ح فعلتن وآن ہم
مخبون است وہم مطوی وآنرا مخبول خوانند واین ہر سہ در بسیط و رجز و سریع و منسرح افتد و مفعولن
وآن مقطوع است ہ فعولن وآن مخبون مقطوع است واین دو در بسیط و رجز افتد و مستفعلان وآن
مذال است ز مفاعلان وآن مخبون مذال است ح مفتعلان وآن مطوی مذال است ط فعلتان
وآن مخبول مذال است واین چہار در بسیط افتد و فرعی دیگر بطریق شذوذ آمدہ است کہ خلیل نیاوردہ
وآن مخبون اخذ است بروزن فعل ت مستفعلن مجموعی کی نو فرعین ہین پہلی مفاعلن مخبون
بحذف سین دوسری مفتعلن مطوی بحذف فا تیسری فعلتن مخبون مطوی بحذف سین و فا
اوسکو مخبول کہتے ہین مخبول خبل سے اور خبل بالفتح ہاتھ پاون کاٹنا اور گرجانا سین اور فے کا
مستفعلن سے بحر بسیط مین کذا فی المنتخب اور یہہ تینون فرعین یعنے مفاعلن مفتعلن فعلتن بسیط
اور رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہین چوتھے مفعولن مقطوع حذف نون اور تسکین لام سے
پانچوین فعولن مخبون مقطوع بحذف فا مفعولن مقطوع سے کہ معولن رہجاتا ہے بدل اوسکی فعولن لاتے
ہین اور یہہ دونون فرعین یعنے مفعولن اور فعولن بسیط اور رجز مین آتی ہین چھٹے مستفعلان مذال
بزیادت حرف ساکن آخر مین ساکنین مفاعیلان مخبون مذال آٹھوین مفتعلان مطوی مذال نوین
فعلتان مخبول مذال بزیادت الف فعلتن مین اور یہہ چار فرعین یعنے مستفعلان مفاعلان
مفتعلان فعلتان بسیط مین آتے ہین اور ایک فرع اور بھی ہے وہ دسوین ٹھہری کہ بطریق
شاذ آئی ہے خلیل اوسکو نہین لایا ہے وہ مخبون اخذ ہے بروزن فعل بتحریک عین اسواسطے
کہ مستفعلن اخذ سے مستعف ہوا اور خبن سے مستعف فعل عوض اوسکے لائے اھ ومس تفع لن
مفروق را چہار فرع است امفاعلن وآن مخبون است در خفیف و مجتث افتد ب فعولن وآن
مخبون مقصور است در خفیف افتد ج مستفعلن وآن مکفوف است ر مفاعل وآن مشکول است
واین ہر دو در خفیف افتد ت اور مس تفع لن مفروق کی چار فرعین ہین پہلی مفاعلن مخبون
ہے بحذف سین اور خفیف اور مجتث مین آتی ہے دوسری فعولن وہ مخبون مقصور ہے
اسواسطے کہ مفاعلن قصر سے مفاعل ہوکر ساکن لام رہتا ہے فعولن اوسکے مقام پر لاتے ہین

اور یہ فرع خفیف مین آتی ہے تیسرے مستفعلن بضم لام وہ مکفوف ہے بحذف نون چوتھے
مفاعلن بضم لام وہ مشکول ہے یعنے مجنون مکفوف یہ دونون فرعین یعنے مستفعلن اور مفاعلن
خفیف مین آتی ہین ہم ومفعولات را یازدہ فرع است افعولات وآن مجنون است ب فاعلاتُ
وآن مطوی است وہر دو در منسرح ومقتضب افتدح فعلاتُ وآن مخبول است ودر منسرح افتد
بمفعولان وآن موقوف ست وہ فعولان وآن مخبون موقوف ست ومفعولن وآن مکشوف است ز
فعولن وآن مجنون مکشوف است واین چہار در سریع ومنسرح افتدح فاعلان وآن مطوی موقوف
ط فاعلن وآن مطوی مکشوف ست ی فعلن وآن مخبول مکشوف است یا فعلن وآن اصلم است
واین چہار در سریع افتدت اور مفعولات کی گیارہ فرعین ہین پہلی فعولاتُ بضم تا مخبون ہے
بحذف فا اور بعضے مفاعیل کہتے ہین مگر اول بہتر ہے کہ التباس بمفاعیل مقصور ساکن اللام
کتابت مین نہو دوسری فاعلاتُ بضم تا مطوی بجای مفعلات یہ دونون فرعین یعنے فعولاتُ
اور فاعلاتُ منسرح اور مقتضب مین آتی ہین تیسری فعلاتُ بتحریک عین ولام مخبول یعنے
مخبون مطوی یہ منسرح مین آتی ہے چوتھی مفعولان موقوف پانچوین فعولان مخبون موقوف چھٹی
مفعولن مکشوف یعنے متحرک دوم وتد مفروق سے کہ تا ہے ساقط ہوگئی مفعولا رہا اوسکی جگہہ پر
مفعولن آیا ساتوین فعولن مخبون مکشوف بجای معولن اور یہ چار فرعین یعنے مفعولان فعولان مفعولن
فعولن سریع اور منسرح مین آتی ہین آٹھوین فاعلان مطوی موقوف یعنے واو حذف ہوا طے
سے اور تا ساکن ہوئی وقف سے نوین فاعلن مطوی مکشوف بحذف واو وتا منقول مفعلا سے
دسوین فعلن بتحریک عین مخبول مکشوف جب فعلاتُ مخبول سے تا ساقط ہوئی فعلا رہا فعلن
عوض اوسکے آیا گیارہوین فعلن بسکون عین اصلم جب لات کہ وتد مفروق ہے گر گیا مفعو رہا
عوض اوسکے فعلن آیا یہ چارون فرعین یعنے فاعلان فاعلن فعلن فعلن سریع مین آتی ہین
ہم ومفاعلتن را ہشت فرع است افاعیلن آن معصوب است ب مفاعلن وآن معصوب ست
پس مقبوض وآنرا مقبوض خوانند مفاعیل وآن معصوب ومکفوف وآنرا منقوص خوانند
وفعولن وآن معصوب ست ومحذوف وآنرا مقطوف خوانند مفتعلن واین اعضب است ومفعولن
وآن اعضب ست ومعصوب وآنرا اقصم خوانند فاعلن وآن اعضب ومعقول است وآنرا اجم خوانند

ح مفعول وآن اعضب ومنقوص است وآن را اعقص خوانند واین جملہ بوافر خاص باشد است اور
مفاعلتن کی اٹھ فرعین ہین پہلی مفاعیلن اور وہ معصوب ہے بہ تسکین لام دوسری مفاعلتن
معصوب بعد اوسکے مقبوض اور اوسکو معقول کہتے ہین جب لام مفاعلتن کا عصب سے ساکن
ہوا اور قبض سے گر گیا مفاعلتن رہا اور عقل پای شتر بر سن بستن ہے منتخب سے تیسری مفاعیل
بضم لام معصوب بکفوف اوسکو منقوص کہتے ہین نقص بالفتح کم کرنا اور کم ہونا اور کمی منتخب سے
جب مفاعیلن معصوب سے حرف ہفتم بکف گر گیا مفاعیل رہا چوتھی فعولن معصوب محذوف اوسکو
مقطوف کہتے ہین قطف کاٹنا خوشۂ انگور کا اور چننا میوے کا منتخب سے جب مفاعیلن معصوب
سے لن بحذف گر گیا مفاعی رہا فعولن بعوض اوسکے آیا پانچوین مفتعلن اعضب معنی عضب کے
پہلے لکھے گئے پس یہ عمل خرم کا ہے جب میم مفاعلتن سے گر گیا فاعلتن رہا مفتعلن اوسکے
مقام پر آیا چھٹی مفعولن وہ اعضب معصوب ہے اور اوسکو اقصم کہتے ہین قصم بالفتح بمعنی شکستن
اور شکستگی دندان ہے منتخب سے پس فاعلتن اعضب مین جب لام بسبب عصب کے ساکن
ہوا فاعلتن رہا مفعولن اوسکے مقام پر آیا ساتوین فاعلن وہ اعضب معقول ہے اوسکو اجم
کہتے ہین اور اجم بفتحتین وتشدید جیم گوسفید نے شاخ و مردنے نیزہ ہے منتخب سے
جب مفاعلتن معصب اور قبض سے مفاعلن ہوا اور میم عضب سے گر گیا فاعلن رہا آٹھوین
مفعول بضم لام اعضب منقوص ہے اور اوسکو اعقص کہتے ہین عقص سے بمعنی تافتن وپیچیدن
موے کلالہ منتخب سے جب مفاعیل کہ منقوص تھا خرم یعنے عصب سے فاعیل ہوا عوض
اوسکے مفعول آیا اور یہہ سب تغیرات وافرین خاص ہین اسلیے کہ یہہ سب رکن مفاعلتن مین
آتے ہین اور مفاعلتن رکن وافر کا خاص ہے ہم وتفاعلن را پانزدہ فرع است مستفعلن
وآن مضمر است ب مفاعلن وآن مضمر است پس مخبون وآنرا موقوص خوانند ج مفتعلن وآن
مضمر ومطوی ست وآنرا مخزول خوانند رفعلاتن وآن مقطوع است ہ مفعولن وآن مضمر ومقطوع است
وفعلن وان اخدست ز فعلن وآن مضمر واخد است ح متفاعلان وآن مذال است ط مستفعلان
وآن مضمر مذال است ی مفاعلان وآن موقوص ومذال است یا مفتعلان وآن مخزول ومذال است
یب متفاعلاتن وآن مرفل است یج مستفعلاتن وآن مضمر مرفل است ید مفاعلاتن وآن موقوص

و مرفل است بہ مفتعلاتن و آن مخزول و مرفل است و این جملہ خاص بود بکامل ت اور مفاعلن کی پندرہ فرعین ہین پہلی مستفعلن مضمر باسکان تا دوسری مفاعلن مضمر مخبون اوسکو موقوص کہتے ہین وقص بمعنی کردن شکستن ہے منتخب سے جب مستفعلن مضمر سے سین بسبب جبن کے گر گیا متفعلن رہا مفاعلن اوسکے عوض آیا تیسری مفتعلن مضمر مطوی اوسکو مخزول کہتے ہین خزل بمعنی بریدن ہے غیاث سے جب مستفعلن مضمر سے حرف چہارم طے سے گر گیا مستعلن رہا مفتعلن اوسکے مقام پر آیا چوتھی فعلاتن وہ مقطوع ہے جب متفاعلن مین نون حذف ہوا اور لام ساکن متفاعل رہا عوض اوسکے فعلاتن آیا پانچوین مفعولن وہ مضمر مقطوع ہے جب فعلاتن مقطوع مین عین باضمار ساکن ہوا فعلاتن بسکون عین ہوا مفعولن اوسکے مقام پر آیا چھٹی فعلن بتحریک عین وہ اخذ ہے جب وتد آخر متفاعلن سے حذف ہوا متفاعل رہا فعلن اوسکے مقام پر آیا ساتوین فعلن بسکون العین وہ مضمر اخذ ہے جب متفاعلن مین ف ساکن ہوئی اور وتد حذف سے گر گیا متفاعل رہا اوسکے عوض فعلن آیا آٹھوین متفاعلان وہ مذال ہے جب علن مین کہ وتد ہے حرف ساکن باذالت زیادہ ہوا متفاعلان ہوا نوین مستفعلان وہ مضمر مذال ہے جب مستفعلن مضمر مین حرف ساکن باذالت زیادہ ہوا مستفعلان ہوا دسوین مفاعلان وہ موقوص مضمر مذال ہے یعنے وقص سے مفاعلن اور اذالت سے مفاعلان ہوا گیارہوین مفتعلان وہ مخزول مذال ہے یعنے خزل مفتعلن اور اذالت سے مفتعلان ہوا بارہوین متفاعلاتن وہ مرفل ہے بزیادت سبب جب متفاعلن مین سبب بڑہا متفاعلن تن ہوا عوض اوسکے متفاعلاتن آیا تیرہوین مستفعلاتن مضمر مرفل ہے بزیادت سبب چودہوین مفاعلاتن موقوص مرفل ہے بزیادت سبب پندرہوین مفتعلاتن مخزول مرفل ہے بزیادت سبب اور یہہ سب فروع خاص ہین بحر کامل مین کس لیے کہ یہہ سب زحاف متفاعلن مین آتے ہین اور متفاعلن خاص رکن بحر کامل کا ہے ہم بیس جملہ این فروع ہفتاد و سہ ست و اوزان آن سی و ہشت و آن این ست اقع ب فعلن ج فعلاتن ر فعلن ہ فعول و فعول ز فعلن ح فعلان ط فعولن ی فاعلن یا مفعولن یب فعلاتز یج فعلتن ید مفاعل یہ فعولان یو فاعلان یز مفعول یح مفاعلن یط مفاعیلن ک فعلات کا مفتعلن کب فعولات کج فاعلات کد فعلیان کہ مستفعل کو مفعولان کز فعلتان کح مفاعلان

ط مفتعلان ل مفاعیل لا مستفعلن لب فاعلیان ج مستفعلان لد متفاعلان له مفاعلاتن لو مفتعلاتن
ز مستفعلاتن لح متفاعلاتن واز ہفت وزن اصول چہار در ینجا داخل است و چہار خارج وان فاعلاتن
و مفاعلتن و متفاعلن و مفعولات است پس جملہ اوزان اصول و فروع چہل و دو باشد است پس
یہہ سب فرعین ستر اور تین تہتر ہوئین اس حساب سے کہ چھہ فرعین فعولن کی اور دو فرعین فاعلن
کی اور چھہ فرعین مفاعیلن کی اور گیارہ فرعین فاعلاتن متصل کی اور ایک فرع فاع لاتن منفصل کی
اور نو فرعین مستفعلن متصل کی اور چار فرعین مس تفع لن منفصل کی اور گیارہ فرعین مفعولات کی
اور آٹھہ فرعین مفاعلتن کی اور پندرہ فرعین متفاعلن کی اور سابق مین لکھا تھا کہ اخفش نے
چار فرعین اور فرا نے ایک فرع فاعلن کی اور لکھی ہے اور اخفش نے ایک فرع مفاعیلن
اور لکھی ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے ایک فرع مستفعلن کی بطریق شاذ اور لکھی ہے اگر ان
سانون کو زیادہ کرین اسی فرعین ہون اور اوزان اسکے اکہتیس ہوتے ہین جیسے کہ لکھ
گئے اور اصول ہشتگانہ سے چار وزن انمین داخل ہین وہ کون فعولن اور فاعلن دو فرعین
مفاعیلن کی اور مفاعیلن فرع مفاعلتن کی اور مستفعلن فرع متفاعلن کی اور چار خارج وہ
فاعلاتن اور مفاعلتن اور متفاعلن اور مفعولات پس یہہ چارون جو خارج ہین اون اٹھائیس
سے ملکر چالیس اور دو یعنے بیالیس وزن ہوتے ہین فہم والقاب این ارکان کہ از جہت
تغیرات نہاده اند انچہ مولف است در لفظ سی و چہار است بست تغیرات مقرر او آن این است
اخبون ب مطوی ج مقبوض ر مکفوف ہ مضمر و معصوب ز موقوف ح مکشوف ط مقصوری
مقطوع یا محذوف یب اخذ یج اصلم ید مشعث یہ اثلم یو اخرم یز اعضب یح سبغ یط مذال ک
مرفل و چہارده مرکب را و آن این است اشکول ب منجول ج معقول د منقوص ہ مقطوف
و موتوص ز مخزول ح ابتر ط اثرم ی اشتر یا اخرب یب اقصم یج اجم یہ اعقص دو مشعث نظر است
یا مفرد است یا مرکب این جملہ تعلق بزبان تازی دارد ست اور القاب ان ارکان کے کہ بسبب
تغیرات کے رکھے ہین جو کچھہ کہ مولف ہین لفظ مین یعنے واسطے ہر ایک کے اونمین ایک نام
تالیف ہوا ہے مثلاً کہتے ہین مفاعلن مخبون اور مفتعلن مطوی چونتیس ہین بیس تغیرات مفرد
جیسے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے لکھی اور چودہ تغیرات مرکب کہ وہ بھی مصنف علیہ الرحمہ نے لکھے اور

مشعث مین گفتگو ہے بعضے کہتے ہین کہ یہہ بتغیر مفرد ہے اور زجاج کہتا ہے کہ مرکب ہی خبن اور تسکین سے اور قول زجاج کا بہتر ہے جیسا کہ سابق لکھا گیا اور یہہ سب تغیرات تعلق لغت تازی سے رکھتے ہین حاصل کلام یہہ کہ اصول دہ کانہ سے جملہ فروعات نہتر نکلے مگر جب تکرار انمین سے دفع کی اڑتیس وزن باقی رہے پس اوزان اصول ارکان کہ حقیقت مین آٹھہ ہین چار وزن اونکے ان فروعات مین داخل پائے اور چار خارج پس جب خوارج اربعہ کو انمین ملایا جملہ اوزان اصول وفروع بیالیس ٹھہرے یہہ حال اوزان کا لکھا اور ان تغیرات کی مولفات کی یہہ صورت بیان کی کہ چونتیس القاب ان مولفات تغیرات کے ہین بیس مفرد اور چودہ مرکب اور وہ مرکب کہ اثنائے بیان فروعات مین سب لکھے گئے اور نام اونکے علاحدہ عروضیون نی نہین رکھے ہین اونسے کچھہ کام نہین اس جگہہ صاحب شرح نے عجب شرح لکھی ہے ش منجملہ چہل ودو اوزان ہشت اصول جدا کردہ باقی سی وچہار فروع را القاب آنچہ مقرر بود این است کہ مذکور شد الی آخرہ پس اگر بیالیس سے آٹھہ اوزان اصول کے جدا ہوکر چونتیس فروع کے القاب بیان ہوتی مضمر اور معصوب اور اشتر اور محذوف ان چونتیس مین کیون ہوتے کہ مفاعیلن معصوب ہے مفاعلتن سے اور مستفعلن مضمر ہے متفاعلن سے اور فاعلن اشتر اور فعولن محذوف ہے مفاعیلن سے ہم دامادر فارسی تغیرات والقاب آن چنان مضبوط نیست ازجہت آنکہ در پارسی بسیار روزنہاست کہ در بیشتر بران شعر گفتہ اند و بنزدیک متاخران متروک است وبسیار روزنہاست کہ متاخران نبوی استعمال کردہ اند وآنرا اصول وفروع بروجہی دیگر است است دامادر فارسی مین تغیرات اور القاب اونکے ایسے مضبوط نہین ہین اسواسطے کہ فارسی مین بہت سے وزن ہین کہ سابقین نے زمانہ پیشین مین اونمین شعر کہے ہین اور نزدیک متاخرون کے وہ متروک ہین اور بہت سے وزن ہین کہ متاخرون نے ساتھہ تازگی کے بطریق نو استعمال کیے ہین اور اونکے اصول وفروع اور طرح پر ہین ہم ونیز تغیرات مرکب است کہ در پارسی مستعمل ست وافراد ان مستعمل نیست مثلاً اخرب کہ عبارت از اخرم مکفوف است در فارسی مستعمل است و اخرم نیست ست اور دوسری بات یہہ ہے کہ تغیرات مرکب فارسی مین مستعمل ہین اور افراد اوسکے مستعمل نہین ہین مثلاً اخرب کہ عبارت ہے اخرم مکفوف سے فارسی مین مستعمل ہے اور اخرم نہین ہے یعنے اخرم مستعمل نہین ہے اور حال اسکا تفصیل اوزان بحور مین مذکور ہوگا ہم ونیز فارسیان بر ہمہ فنہای تازیان بہ تکلف

شعر گفتہ اند و اصول و تغیرات ایشان بکار داشتہ و بوزنہای دیگر از ایشان منفرد شدہ و ہر مصنفے
از ایشان تغیراتی کہ یافتہ است غیر مستعمل تازیان بقی نہادہ است کہ دیگران دران متفق نیستند با آنکہ
ہمہ جماعت افتد العروض عرب کردہ اند چہ این لغت بلغت عرب آمیختگی تمام دارد و بے آن مستعمل
نمیتواند بود پس بامثال این اسباب جدا باز کردن تغیرات و فروع مستعمل در عروض فارسی تنہا از آنچہ
در عروض تازی مستعمل است و تعین القاب آنچہ خاص باشد بپارسی بر وجہ متفق علیہ متعذر است پس
اولے آنکہ اینمعنی را تعرض نرسانیم و برایراد تغیراتی کہ خاص باشد بعروض پارسی اقتصار کنیم
تا از الحاق آن بانچہ تقدیم یافت تمامی آنچہ در عروض پارسی بآن احتیاج افتد حاصل آید دوم
اور تیسری بات یہہ ہے کہ اہل فارس نے اوزان عربیہ مین بہ تکلف شعر کہے ہین اور اصول اور
تغیرات اونہین کے مستعمل کیے ہین اور بعضے اوزان مین اونسے منفرد ہوئے ہین یعنے جدا ہوئے
ہین اور ایجاد کیا ہے اور ہر مصنف اہل فارس نے جو تغیر کہ غیر مستعمل عرب پایا ہے اوسکا ایک نام
رکھا ہے کہ اور لوگ اوس مین متفق نہین ہین یعنی کسی نے کچھہ نام رکھا ہے اور کسی نے کچھہ
باوجودی کہ سب اہل فارس عروض مین مقلد عرب ہین اسواسطے کہ زبان فارسی زبان عربی سے
بہت ملی ہوئی ہے اور بدون زبان عربی کے زبان فارسی مستعمل نہین ہوسکتی پس بامثال اس
اسباب کے یعنی بسبب اختلاف القاب کے فارسی مین علاحدہ جدا کرنا تغیرات اور فروع مستعمل کا
عروض فارسی مین تنہا اون تغیرات سے جو عروض تازی مستعمل ہین اور مقرر کرنا القاب خاص
تغیرات فارسی کا بر وجہ متفق علیہ کہ سب کا اتفاق ہونا مشکل ہے پس بہتر یہہ ہے کہ اس بات سے
تعرض نکنین ہم یعنے تقرر القاب کے دیے نہون اور ایراد تغیرات خاص عروض فارسی پر اقتصار
کرین یعنے نفس تغیرات فارسی بیان کرین تا یہہ تغیرات فارسی تغیرات عربی سے جو سابق بیان
کیے گئے جب ملا دین تمام تغیرات فارسی جنکی احتیاج ہے حاصل ہوجائین اور تکمیل اونکی ہوجائے
ہم و ما در القاب آنچہ از تغیرات مفرد باشد و عبارت ازان ضروری بود آنرا لقبی بمانرسیدہ است
آنرا لقبی نہیم و از مرکبات ہر چہ آنرا لقبی یافتہ باشیم ذکر کنیم و از باقی بحسب ترکیب عبارت کنیم تا القاب
بسیار نشود دوم اور القاب تغیرات مفرد کے جنکا بیان کرنا ضروری ہے اونمین جسکا نام ہم تک
نہین پہونچا ہے اوسکا ایک نام رکھین اور تغیرات مرکب مین جسکا نام پایا ہو اوسکا ذکر

کرین اور باقی کو بحسب ترکیب بیان کرین یعنے اوسکے مفردات کو جمع کرین مثلاً کہین مجبون مسکن
تا القاب تغیرات کے بہت نہو جائین ہم گوئیم از جملہ تغیرات عام کہ بہ شعر فارسی خاص است یکی
آنست کہ ہر کجا سہ حرف متحرک متوالی افتد تسکین اوسط روا دارند در یک وزن محرک و مسکن باہم
بیامیزند و این حکم مطرد است الا انجا کہ مانعی افتد مثلاً باشد کہ بحر بسبب تسکین در بدل افتد چنانکہ
درین وزن کہ فعلات فاعلاتن اگر عین فعلات مسکن کنند تا این وزن شود کہ مفعول فاعلاتن و بحر
دیگر است پس تسکینے کہ مقتضی اشتباہ بود نشاید ست کتبے این ہم کہ جملہ تغیرات عام
کہ فارسی مین خاص ہین ایک یہہ تغیر ہے کہ جس جگہہ مین متحرک متوالی واقع ہوتے ہین تسکین
اوسط روا رکھتے ہین اور ایک وزن مین محرک اور مسکن ملا دیتے ہین یعنے اگر ایک جگہہ الفاظ
بروزن فعلن اور فعلاتن متحرک العین اور ایک جگہہ الفاظ بروزن فعلاتن اور فعلن مسکون العین
واقع ہون تو خلط انکا روا ہے نہ یہہ کہ شعر مین جہان تین متحرک پڑین ایک کو ساکن کرلین جیسے
رمضان و خفقان وغیرہ کہ اسمین تسکین وسط نچاہیے ہان جس جگہہ کہ استعمال مین آگیا ہے مضائقہ نہین جیسے جوان مین
اور یہہ حکم یعنے فعلن اور فعلاتن مین تسکین اوسط کرلینا مطرد ہے یعنی بہت ہے مگر جس جگہہ کوئی مانع ہو مثلاً تسکین وسط سے
بحر بدل جاتی ہو جیسا اس وزن مین کہ فعلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن بدل مشکل قول شاعر ست پس از انکہ من نمانم ہیچ کارم خواہی آمد
اگر اسمین عین کو ساکن کرین یہہ وزن ہو جاتی مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن مضارع اخرب قول شاعر ست من خوبم و شاعرم
پیران پارسا را پس بحر بدل جاتے اور ایسی تسکین اوسط کہ باعث اشتباہ ہو نچاہیے
ہم و نیز باشد کہ شاعر حرکات و سکنات را نظامی التزام کند مثل قصیدہ کہ مبنی باشد بر تکرار این
وزن کہ مفتعلن مفعولن و تسکین عین مفتعلن آن نظام را باطل گرداند پس درین موضع ہم نشاید ست
اور کبھی شاعر انتظام حرکات اور سکنات کا التزام کرتا ہے جیسے کوئی قصیدہ مبنی ہو اس وزن کی
تکرار پر مفتعلن مفعولن مفتعلن مفعولن اس جگہہ تسکین عین مفتعلن سے وہ انتظام کہ جسکا التزام کیا ہے
باطل ہوتا ہے پس یہان بھی نچاہیے ہم در جملہ قاعدہ لغت پارسی آنست کہ بیشتر تغیرات مستعمل
در ہمہ ابیات کہ بروزنی گویند یک نسق استعمال کنند بخلاف عادت تازی گویان چہ ایشان
اختلاف بسیار کنند در محرک و مسکن چون مانعی نباشد این قاعدہ نگاہدارند ست اور فی الجملہ قاعدہ
لغت فارسی کا یہہ ہے کہ اکثر تغیرات مستعملہ کو سب بیتونمین ایک وزن پر کہتے ہین اور ایک طرح

پر استعمال کرتے ہین تغیر زحافات ہین وہ انہین رکھتے ہین بخلاف عادت اہل عرب کے اسواسطے کہ
یہہ لغت فارسی زیادہ اختلاف کی متحمل نہین ہے بسبب خفت کے اور لغت تازی متحمل اختلافات کی
ہے بسبب ثقالت کے ہان محرک اور مسکن کو جب کوئی مانع نہو یعنے اختلاف بحر مین نہ پڑی اور
اشتباہ واقع نہو جمع کرتے ہین مم وچون در اصول اوزان فارسی سبب ثقیل و فاصلہ مستعمل نیست
توالی سہ متحرک اصلی نباشد بل بسبب تغیری سابق بود و آنچنان بود کہ ساکن سببی خفیف بیفتد و
متحرکش مجاور دو متحرک وتد مجموع افتد تا سہ حرکت متوالی شود وچون چنین بود تسکین اوسط تسکین
حرف اول وتد میباید باشد و ما این تغیر را تسکین نام نہادیم ت اور جو اصول اوزان فارسی یعنے فعولن مفاعیلن
فاعلاتن مستفعلن مفعولات ہین کہ یہہ لفظ ہین پانچ ہین اور اصل مین سبات سبب ثقیل اور فاصلہ مستعمل نہین ہے
توالی حرکات ثلثہ بھی اس ہین اصلی نہین بلکہ یہہ توالی حرکات بسبب تغیر سابق کے ہوتا ہے اوسکی
صورت یہہ ہے کہ ساکن سبب خفیف کا گر پڑتا ہے بسبب زحاف کے اور متحرک اوسکا مجاور دو متحرک
وتد مجموع واقع ہوتا ہے پس تین متحرک متوالی جمع ہوتے ہین بسبب حاف کے نہ اصلی جیسی فاعلن
مین جب الف ساقط ہوگا فا سے متحرک کہ مجاور عین و لام وتد مجموع واقع ہوگی اور تین متحرک بسبب زحاف کے
جمع ہونگے پس جب ایسا ہوگا تسکین اوسط تسکین حرف اول وتد ہوگا اور ہمنے اس تغیر کا نام تسکین رکھا
ح قولہ سبب ثقیل و فاصلہ مستعمل نیست این ادعای مصنف ست ورنہ در ما سبق تحریر یافتہ کہ سبب
ثقیل در فارسی موجود و نسبت فاصلہ بزبان فارسی و تازی ہر دو برابر است تم کلامہ ادعای مصنف
کیسا یہہ تو امر بدیہی ہے کہ اصول اوزان فارسی مین سبب ثقیل اور فاصلہ نہین اگر واقع ہوتا ہے
بسبب حاف کے واقع ہوتا ہے اور نسبت فاصلہ زبان پارسی اور تازی مین برابر کیسی کہ اصول
اوزان پارسی مین فاصلہ نہین ہے اور اصول اوزان تازی یعنے مفاعلتن اور متفاعلن مین فاصلہ
موجود اور معتبر ہے اور تحریر ما سبق کا یہہ حال ہے کہ جیسا یہان غلط سمجھے ویسا وہان غلط سمجھے
مم وچون وتد در صدر رکن افتد چنانکہ در مفاعیلن بعضے متاخران این رکن را مخنق لقب دادہ اند
و قول زجاج چنان اقتضا میکند کہ چون وتد در میانہ افتد چنانکہ در فاعلاتن بعد از خبن و تسکین عین
آنرا مشعث خوانند پس اگر در آخر رکن افتد چنانکہ در مستفعلن کہ مطوی شود شاید کہ کسی آنرا بلقبے
دیگر نہد و ما چون عبارت از تغیرات بسبب ترکیب میکنیم آن را لقبی ننہادیم ت اور جب وتد صدر رکن

مین پڑے جیسا کہ مفاعیلن مین اور ماقبل اوسکے حرف متحرک ہو کہ اوس سے ملے اور صدر و تد کو
بسبب اجتماع متحرک ثلثہ کے ساکن کرین مثل مفعول مفاعیلن کے پس وزن اوسکا مفعولن ہوگا
اور مفعولن آخر کو مخنق کہین گے بعضے متاخرون نے اس رکن کا نام مخنق رکھا ہے تخنیق سے بمعنی گلو باز کردن
اور بعضون نے بجاے مہملہ اور باے موحدہ کہا ہے تخبیق سے اور یہہ تغیر غیر خرم ہے اسواسطے کہ خرم
اول رکن مین پڑتا ہے عربی مین اور بعد اوسکے مخنق بخلاف عجم کے کہ وہ خرم سب جگہہ جائز رکھتے ہین
اور قوانین حلج یون اقتضا کرتا ہے کہ جب وتد درمیان مین پڑے جیسا کہ فاعلاتن مین بعد خبن کے
اور تسکین عین کی اوسکو مشعث کہتے ہین یہان بھی تین حرکتین جمع ہوئین پس عین کہ اوسط تھا
ساکن ہوا پس اگر یہہ صورت آخر رکن مین پڑے جیسا کہ مستفعلن مین جب مطوی ہو یعنی مفتعلن
بحذف فا اور مفتعلن کو بسبب توالی حرکات ثلثہ کے تسکین اوسط کر کے منقول بہ مفعولن کرین چاہیے کہ
اوسکا بھی کچھہ نام رکھا جاے مثل مخنق اور مشعث کے مگر ہم بیان تغیرات کا بسبب ترکیب کرتے ہین
لہذا اسکا نام کچھہ نہین کہتے یعنی مطوی مسکن کہنا کافی ہے نام جداگانہ کی حاجت نہین مم و حکمے دیگر کہ
ہمہ اواخر مصرعہاے شعر فارسی را شامل ست آنست کہ وقوع یک ساکن و دو ساکن در اواخر ہمہ مصراعہا
وخلط ہر دو با یکدیگر در یک بیت روا دارند مگر آنجا کہ مانعی افتد و مانع وقوع دو ساکن آن بود کہ وزن درعایت
درازی بود کہ دران بحر ممکن باشد و مساوی دائرہ باشد یعنے تام بود چون مفاعیلن چہار بار پس
الحاق ساکنی دیگر با آخر مصراع خروج از دائرہ باشد روا نبود و آنچہ در شعر متاخران ازین جنس یافتہ شود
از قبیل عیوب بود ت اور ایک حکم اور جملہ اواخر مصاریع شعر فارسی کو شامل ہے وہ یہہ ہے
کہ وقوع ایک ساکن اور دو ساکن کا اواخر جملہ مصاریع مین ہوتا ہے اور خلط ان دونون کا باہمدیگر
روا رکھتے ہین ایک بیت مین جیسے یہہ دو شعر سلیم کے ؎ خاک از بسکہ رفتم از دل شد ✤
پنجہ ام ریشہ ریشہ چون جاروب ✤ دوستی نیست رحم بر کاہل ✤ آتش مردہ زندہ گشت بچوب ✤
عروض دونون تینون کا بروزن فعلن ہے اور آخر مین ایک ساکن ہے اور ضرب بروزن فعلاتن ہے
اور آخر مین دو ساکن ہین مگر وہان کہ جہان کوئی مانع ہو پس مانع اول وقوع اون دونون ساکنونکا
اوس وزن مین ہے جو نہایت دراز ہو کہ اوس بحر مین درازی اوس سے ممکن نہو اور مساوی دائرہ
کے ہو یعنے تام ہو جیسے مفاعیلن چہار بار پس الحاق دوسرے ساکن کا آخر مصرع مین خارج کرتا ہے

وزن کو دائرے سے اور روا نہیں ہے اور اشعار متاخرین مین جو الحاق دوسرے ساکن کا آخر
مصارع مین اس وزن تام مین پایا جاتا ہے من قبیل عیوب ہے جیساکہ یہہ شعر سلیم کا ؎ تماشای تو بخود
کرد ہر کس راکہ می بینم ؎ نشستہ ہر کہ در بزم تو جالیش بنشیتر خالی ست ؎ اور یہہ کلام متاخرین مین
بکثرت ہے ہم وانع خلط قافیہ بود مثلاً در مثنوی و اوایل قصاید کہ ابیات مصرع بود حروف قافیہ
متساوی باید پس در عروض و ضرب خلط نشاید و در قصاید ضرب ہا متساوی باید پس در ضرب ہم خلط
نشاید ت اور دوسرا مانع خلط قافیہ ہے یعنے مطلعہاے غزل اور مطلعہاے قصاید مین
اور ابیات مثنوی مین کہ مصرع ہوتے ہین یعنے دونون مصرعونمین قافیے ہوتے ہین قافیہ برابر
چاہیے ایک جگہہ سالم اور دوسری جگہہ مسبغ خواہ مذال ممکن نہین اگر مصرع اول مین قافیہ اگر ہوگا
مصرع ثانی مین قافیہ دگر ہوگا نہ کاروبار اور ابیات قصاید اور غزل مین سوا مطلعون کے ضرابون مین
خلط نہین ہوسکتا البتہ عروض مین خلط ہوگا ہم اما اگر قافیہ بگردد مانند آنچہ در خانہاے ترجیع افتد
روا بود و چون معلوم ہوا کہ ایک قصیدہ ترجیعی جز بر یک وزن نشاید معلوم ہوا کہ اختلاف اواخر مصراعہا
بعد حروف ساکن اقتضاے اختلاف وزن نکند ت لیکن اگر قافیہ تبدیل ہو جاے جیسے خانہاے
ترجیع مین واقع ہوتا ہے درست ہے یعنے ترجیع بند مین چند غزلین ہوتی ہین اور درمیان اون غزلون
ایک بیت مکرر بقافیہ مختلف پس اگر ایک غزل کے قافیہ مین ایک ساکن مثل اگر اور دگر کے اور
دوسری غزل کے قافیے مین دو ساکن مثل کاروبار کے واقع ہون مضائقہ نہین اور ترجیع بمعنی
بازگردانیدن ہے غیاث سے اور جو معلوم ہے کہ ایک قصیدہ ترجیعی ایک ہی وزن مین چاہیے
پس معلوم ہو کہ اختلاف اواخر مصاریع بعد حروف ساکن کے اقتضاے اختلاف وزن نہین کرتا مثلاً
ایک بند مین ترجیع بند کے مثلاً قافیہ کاروبار ہوا سمین بعد ساکن اول کے ایک ساکن ہے
اور دوسرے بند مین مثلاً قافیہ دوست اور پوست ہوا اس مین بعد ساکن اول کے دو ساکن ہین
اس سے وزن مختلف نہین ہوتا اور شاید کہ بجاے لفظ بعد کے لفظ بعد و ہوا اور دال کتابت مین
بگیا ہو معنی ظاہر ہین ہم و چون این قاعدہ محمد شاکر گوییم چون ہم و او اواخر مصراعہا و حروف ساکن افتد
اگر حرف و آخر از رکن آخر سالم بود ساکن دوم لاشک بر تسبیغ یا اذالہ حمل باید کرد ت اور جب یہہ
قاعدہ مقرر ہوا اب کہتے ہین ہم کہ جب او اواخر مصاریع دو ساکن واقع ہونگے اگر جزو اخیر رکن آخر

سالم ہوگا ساکن دوم بیشک تسبیغ خواہ اذالت پر حمل کیا جائے گا معلوم کیا چاہیے کہ ارکان اصول
مین کوئی رکن ایسا نہین کہ جسکے آخر مین دو حرف ساکن ہون پس اگر دو حرف ساکن پائی جائین گے
ساکن دوم بسبب تسبیغ خواہ اذالت کے ہوگا اور جز آخر رکن سے فروع بھی مثل فعلاتن اور مفتعلن اور
مفاعلن کے اس حکم مین شامل ہو گئے مہد بضم اول و فتح ثانی و ہای مشدد مفتوحہ گسترده شده و نیکو کرده
شده منتخب ورغیاث سے ہم اما اگر آخر رکن آخر را تغیری بنقصان کرده باشند بتسبیغ و اذالت در وے
تصور نتوان کرد چہ در آخر یک رکن حکم بہ تغیر ہم بہ نقصان و ہم بزیادت شنیع بود پس ازینجہت باثبات
تغیرات دیگر غیر آنچہ گفتہ آمد احتیاج افتد اما اگر رکن عروض اور ضرب کی جز و اخیر مین تغیر بنقصان
ہوا ہو تسبیغ اور اذالت اوس مین تصور نکیا چاہیے اسواسطے کہ اوس مین بعد تغیر بنقصان کے پھر
تغیر بزیادت شنیع اور بدیہی پس اس جہت سے سوا اون تغیرات کے کہ کہے گئے اور تغیرات کی حاجت
ہوی ہم وعلت اختصاص لغت فارسی بآن تغیرات آن ست کہ وقوع دو ساکن در لغت تازی در اواخر
مصراعہا در ہمہ جا جائز نیست و آنچہ موجود است علت آن معین و مبین شدہ اما چون در لغت پارسی
جائز است و در غیر آن مواضع کہ در تازی یافتہ اند واقع می شود بہ تغیرات دیگر احتیاج می افتد
اور سبب اختصاص لغت پارسی کا ساتھہ اون تغیرات کے یہہ ہے کہ وقوع دو ساکنون کا باواخر
مصاریع لغت تازی مین سب جگہہ جائز نہین ہے اور جو کہین ہے علت اوسکی مقرر اور ظاہر ہوئی
یعنے حال اوسکے تغیر کا بیان کیا مگر لغت پارسی مین سب جگہہ جائز ہے اور سوا اون مقامون کے
کہ عربی مین پائی گئی ہین واقع ہوتا ہے پس اور تغیرات کی احتیاج پڑتی ہے ہم مثلاً چون آخر رکن
وتدی مجموع بود چنانکہ در مستفعلن و در دی قطع افتد تا باوزن مفعولن آید بعد ازان اگر در آخر شعر
دو ساکن آید تا بروزن مفعولان شود نتوان گفت کہ این رکن ہم مقطوع است و ہم مذال یا مسبغ بل
اولی بآن باشد کہ ہمچنان قطع عبارت از مجموع حذف ساکن وتد مجموع و تسکین متحرک دوم ست تغیرے
دیگر اثبات کنند کہ عبارت باشد از تسکین متحرک دوم و بس تا وتد بآن تغیر مشتمل بر متحرکی و دو ساکن شود
و بآن رکن را کہ وتد او چنین بود اعرج نام نہادیم ست مثلاً جب آخر رکن وتد مجموع ہو جیسا کہ مستفعلن
مین اور اوس رکن مین قطع کرین تو بوزن مفعولن آئے بعد اوسکے اگر آخر شعر مین دو ساکن آئین
تو بوزن مفعولان ہو جائے نکہنا چاہیے کہ یہہ رکن مقطوع مذال ہے یا مقطوع مسبغ ہے مذال کہنا

اس جہت سے کہ حرف ساکن وتد مین لائی ہین کہ اصل مستفعلن ہے اور مسبغ کہنا اس جہت سے کہ بعد قطع کے سبب باقی رہا بلکہ بہتر یہہ ہے کہ جیسا قطع کو کہتے ہین کہ عبارت مجموع حذف ساکن وتد مجموع اور تسکین متحرک دوم سے ہے اوسیطرح ایک تغیر اور ثابت کرین کہ وہ عبارت ہو تسکین متحرک دوم سے اور بیش تا وتد بسبب اوس تغیر کے متصل اوپر ایک متحرک اور دو ساکن کے ہو اور ہمنے اوس رکن کا کہ جسمین وتد ایسا ہوا عرج نام رکھا اور اعرج بمعنی لنگ ہے منتخب اور غیاث سے اور مناسبت ظاہر ہے ہم وہجنین اگر مستفعلن اخذ شود یعنی وتد مجموع از آخر او بیفتد یا وزن فعلن آید و بعد ازان در آخر مصرع ساکن دو شود تا بر وزن فعلان شود نتوان گفت کہ این رکن ہم اخذ است و ہم مسبغ بل اولی آن باشد کہ ساکن دوم از بقیہ وتد نہند کہ اسقاط کردہ اند و گویند کہ از وتد دو حرکت و دو حرف بیفتادہ است و حرفی ساکن بماندہ و ما رکنی را کہ وتد او چنین بود مطموس نام نہادیم ت اور اسیطرح اگر مستفعلن اخذ ہو یعنے وتد مجموع اوسکے آخر سے گرے کہ بروزن فعلن ہو اور بعد اوسکے آخر مصرع مین دو ساکن آئین کہ بروزن فعلان ہو جاے نچاہیے کہنا کہ یہہ رکن اخذ مسبغ ہے بلکہ بہتر یہہ ہے کہ ساکن دوم کو بقیہ وتد سے جانین جسکو گرا دیا ہے اور کہین کہ وتد سے دو حرکتین اور دو حرف گرے اور ایک حرف ساکن رہگیا یعنے عین اور لام اور دونون حرکتین اونکی علن سے گرین اور نون کہ حرف ساکن تھا باقی رہا یا ان تینون حرفونسے کوئی حرف ساکن باقی رہا اور ہمنے اوس رکن کا کہ وتد اوس مین ایسا ہو مطموس نام رکھا اور مطموس بمعنی نابود اور طمس بالفتح ناپدید کرنا اور دور ہونا لطائف اور کشف اور منتخب اور غیاث سے اس مقام پر شرح مین عجب عبارت لکھی ہے ش لفظ دوم بعد لفظ ساکن در عبارت از غلطی کاتب است تم کلامہ ہم وہجنین اگر از فاعلاتن در صورتی کہ خبن واجب بود فاع ماند نتوان گفت کہ این رکن محذوف مطموس است کہ انگاہ مخبون نبودہ باشد بل اولی آن باشد کہ این دو ساکن را از بقیہ وتد نہند و گویند دو حرکت و یک حرف از وتد افتادہ است و دو ساکن بماندہ و ما رکنی را کہ چنین بود مدروس نام نہادیم ت اور اسیطرح فاعلاتن مین جسوقت خبن واجب ہو فعلاتن بنائین اوس سے فاع بنے نکہنا چاہیے کہ یہہ رکن محذوف مطموس ہے اسواسطے کہ وہ رکن مخبون نرہے گا جب فعلاتن مین تن حذف کیا فعلا رہا اور جب طمس سے دو حرکتین اور دو حرف گرے ایک متحرک ایک ساکن رہا فع ہوا بعد ہ سباغ سے فاع ہوا پس اسباغ اور خبن یعنی نقصان اور

زیادت جمع نہین ہوسکتی اور باوجود اسباغ کے خبن نہین کہہ سکتے اور خبن کو اوس مین شرط کیا ہے
پس کوئی بات نہ بنی لہذا بہتر یہہ ہے کہ اِن دونون ساکنون کو جو فاع مین ہین بقیہ وتد سے جانین
اور کہین کہ دو حرکتین اور ایک حرف وتد سے گرا اور دو ساکن رہ گئے اور ہمنے اوس رکن کا کہ ایسا ہو
مدروس نام رکھا اور مدروس لسبین مہملہ کہنہ شدہ اور نا پدید شدہ اور بیرونق غیاث سے **م** واگر
در شعر عربی مانند این حالہا افتادی لاشک ہمچنین کردندی **ت** اور اگر شعر عربی مین ایسے حال واقع
ہوتے ایسا ہی کرتے **م** وچون اینہا مقرر شد فروعی کہ ارکان مذکور را در شعر فارسی افتد زائد بر آنچہ
عروضیان عرب آوردہ اند یاد کنیم وگوئیم **ت** اور جب یہہ معانے مقرر ہوئے جو فروع کہ ارکان مذکور ہے
فارسی مین واقع ہوتے ہین زیادہ اوسسے کہ عروضی عرب کے لائے ہین یاد کرین ہم اور کہین ہم یعنے
تغیرات عرب تتبعاً فارسی مین مستعمل ہین اور سوا اونکے جو فارسی مین خاص ہین اونکا بیان ہوتا ہے
م فعولن را در شعر فارسی فرعی دیگر است وآن فعولان است کہ مسبغ باشد ودر متقارب افتد **ت**
فعولن کی شعر فارسی مین ایک فرع اور ہے اور وہ فعولان ہے کہ مسبغ ہے اور متقارب مین آتی ہے
ساتھہ زیادت ایک ساکن کے آخر مین **م** وفاعلن را چہار فرع دیگر است افاعلان واین مذال است
فعلان واین مجنون مذال است ج فعلن واین مخبون مسکن است وہر چند در وزن ہمان است کہ
مقطوع اما علت تغیر غیر آنست وہر چند این تغیر بحقیقت در شعر عربی ہم واقع است اما آنجا در شمار نیاوردیم
کہ اقتضای مخالفت این قوم میکرد وفعلان وآن مخبون مسکن مذال است واین فرعہا در مدید وبسیط
کہ بتکلف گویند ودر غریب ہم واقع باشد **ت** اور فاعلن کی چار فرعین اور ہین پہلی فاعلان
اور یہہ مذال ہے یعنے حرف ساکن وتد مین زیادہ ہوا ہے دوسری فعلان بکسر عین اور یہہ مخبون
مذال ہے تیسری فعلن بسکون عین اور یہہ مخبون مسکن ہے ہر چند یہہ وزن وہی ہے مقطوع لیکن
علت تغیر کی یہان سوا اوسکے ہے اسواسطے کہ قطع آخر مصراع مین آتا ہے اور یہہ مخبون مسکن سب
جگہہ اور ہر چند یہہ تغیر بحقیقت شعر عربی مین بہی واقع ہے جیسے اس بیت مین ؎ یا محبوبی
ادرک روحی ✤ وارحم قلبی فاجلس عندی ✤ مگر اوس جگہہ گنتی مین نہ لائے ہم کہ مقتضی مخالفت
اہل عروض تھا یعنے وہان بیان کیا کہ فروع فاعلن دو ہین مجنون اور مقطوع اور بطریق احتمال کے
ذکر کیا کہ یہہ فعلن مخبون مسکن فرع ثالث ہے اور بحر متدارک مین خاص ہے یعنے سب جگہہ نہین ہے

بخلاف اور بحرونکے کہ وہان آخر مصراع مین آتی ہے اور اوسکو مقطوع کہتے ہین چوتھے فعلان بسکون عین وہ مجنون مسکن مذال ہے اور یہہ فروع مدید اور بسیط مین کہ بہ تکلف کہتے ہین اور غریب مین بھی واقع ہوتے ہین اور حدایق مین تین فرعین اور لکھی ہین فع احذ اور فعل مخلع اور اور فاعلاتن مرفل غالب کہ یہہ تینون فرعین مخترع متاخرین ہون ہم ومفاعیلن راوردہ فرع دیگر است امفاعیلان واین مسبغ است ودر ہزج افتدب فعولان واین مقصور است ودر ہزج ومضارع افتدج فعول واین محذوف مقصور است وبعضی متاخران این را ازل نام نہادہ اند وفعل واین محذوف قرین است وبعضی متاخران این را مجبوب نام نہادہ اند واین ہر دو در ہزج ومضارع افتد مفعولان مخنق مسبغ باشد میم مفاعیلان برکن ماقبل متصل شود تا اگر مکفوف باشد سالم نماید وباقی برین وزن بماند اور مفاعیلن کی بارہ فرعین ہین پہلی مفاعیلان یہہ مسبغ ہے اور ہزج مین آتی ہے دوسری فعولان یہہ مقصور ہے یعنے جب مفاعیلن سے نون گرا کر ماقبل کو اوسکے ساکن کیا مفاعیل بسکون لام ہوا فعولان اوسکے مقام پر لائے تا القیاس مفاعیل مکفوف سے ہوا اور یہہ فرع ہزج اور مضارع مین آتی ہے تیسری فعول بسکون لام یہہ محذوف مقصور ہے یعنے جب مفاعیلن سے لن حذف کیا مفاعی رہا بعد اوسکے قصر کیا مفاع بسکون عین رہا فعول اوسکے مقام پر لائے اور بعضے متاخرون نے اسکا ازل نام رکھا ہے اور یہہ ازل زلل سے ہے وزلل لغتین اور بزاء معجمہ بی گوشت ہونا ران کا غیاث اللغات سے اور بعضون نے اس فعول کو اہتم کہا ہے یعنے جمع ہونا حذف وقصر کا ہتم ہے اور جمع ہونا حذف اور قصر اور خرم کا زلل پس فعول اہتم ہے اور فاع ازل اور ہتم بالفتح جڑہ سے دانتونکا ٹوٹنا غیاث سے چوتھی فعل بتحریک عین اور سکون لام اور یہہ محذوف قرین ہے یعنے مفاعیلن سے ایک مرتبہ حذف سے لے گیا اور دوسری مرتبہ عی پس مفار ہا فعل اوسکے مقام پر آیا بعضے متاخرون نے اسکا نام مجبوب رکھا ہے اور مجبوب لغت مین بمعنی ہر دو خصیہ بریدہ ہی جب سے اور جب بفتح جیم اور سکون عین مہملہ حذف کرنا غیاث سے وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ دونون سبب اس سے گرتے ہین اور یہہ دونون یعنے فعول فعل ہزج اور مضارع مین آتی ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ فرع ازل طویل مین بھی آتی ہے کذا فی الحدایق پانچوین مفعولان مخنق مسبغ میم مفاعیلان کا رکن ماقبل سے متصل ہوتا ہے پس وہ رکن ماقبل اگر مکفوف ہے سالم معلوم ہوتا ہے یعنے شاہد

بسالم بروزن مفاعیلن اور باقی بروزن مفعولان رہجاتا ہے اور مخنق اسی کو کہتے ہین جاننا چاہیے کہ لام
مفاعیل کا جو میم مفاعیلان سے متصل ہوا یہ مشابہ بسالم ہوا نہ سالم اور یہ مفعولان جو باقی رہا میم اسی رکن
مین شامل رہا حقیقۃً اسی لحاظ سے محقق علیہ الرحمہ نے اس مفاعیلان مخنق مسبغ کو فروع مین پڑہایا ہے
چنانچہ معلوم ہوگا اور نزدیک بعضون کے رکن اول سالم ہے اور رکن ثانی اخرم مسبغ وہ لوگ اس کے
مخنق کہنے کو تکلفات بیہودہ سے جانتے ہین م و مفعولن مخنق و بس ز فاعلن مخنق مقبوض ع مفعول
مخنق مکفوف ظ فعلان مخنق مقصور ت چھٹی فرع مفعولن یہہ مخنق ہے اور بس ساتوین فاعلن یہہ
مخنق مقبوض ہے آٹھوین مفعول یہہ مخنق مکفوف ہے نوین فعلان یہہ مخنق مقصور ہے پس مفاعیلن
سے جب صدر و ابتدا مین میم ساقط ہوگا اور بجاے فاعیلن مفعولن لائین گے اخرم کہین گے اور
جب حشو مین میم مفاعیلن کا رکن اول سے ملجائے گا ساقط نہوگا باقی رہے گا فاعیلن اوسکے عوض مفعولن
لائین گے اوسکو مخنق کہین گے اور جب مفاعیلن مین میم بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملے گا اور
حرف یا بسبب قبض کے ساقط ہوجائے گا فاعلن رہے گا اوسکو مخنق مقبوض کہین گے اور جب مفاعیلن
مین میم بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملے گا اور نون بسبب کف کے ساقط ہوجائے گا فاعیل بضم لام
رہے گا اوسکے مقام پر مفعول بضم لام لائین گے اوسکو مخنق مکفوف کہین گے اور جب مفاعیلن مین میم
بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملے گا اور نون مع حرکت ماقبل قصر سے گر جائیگا فاعیل بسکون لام رہیگا
اوسکی جگہہ پر فعلان لائین گے اوسکو مخنق مقصور کہین گے اور یہی فاعلن فروع تازی مین اشتراک اخرم
مقبوض اور یہی مفعول اخرب یعنے اخرم مکفوف تھا ہی فعلن مخنق محذوف یا فاع مخنق ازل بسبب مخنق محبوب
و این جملہ در ہزج مکفوف و مضارع و قریب افتد چنانکہ در غیر مخنق ت دسوین فرع فعلن یہہ مخنق
محذوف ہے گیارہوین فاع یہہ مخنق ازل ہے بارہوین فع یہہ مخنق محبوب ہے جب مفاعیلن مین
میم رکن اول سے ملا اور لن حذف سے ساقط ہوا فاعی رہا اوسکی جگہہ پر فعلن بسکون عین آیا اسکو
مخنق محذوف کہین گے اور جب مفاعیلن مین میم رکن اول سے ملا اور زلل سے یعنے اجتماع حذف
و قصر سے لن اور حرف یا مع حرکت ماقبل ساقط ہوئی فاع رہگیا اسکو مخنق ازل کہین گے اور جب مفاعیلن
مین میم رکن اول سے ملا اور جب سے یعنے حذف ثلثین سے عیلن گر گیا فار ہا اوسکی جگہہ فع آیا اسکو
مخنق محبوب کہین گے اور یہہ فرعین یعنے پنجم سے دوازدہم تک جنمین تخنیق ہے ہزج مکفوف اور

مضارع

مضارع اور قریب مین آتے ہین جیسے غیر مخنق یعنے تخنیق جنمین نہو وہ بھی ان تین بحرونمین آتی
ہین ح قولہ این جملہ یعنی از زحاف پنجم تا یازدہم درین سہ بحر یافتہ شود تمام کلامہ معلوم نہین کہ فرع دوازدہم
کس قصور پر اس شمار سے خارج ہوئی اور محقق علیہ الرحمہ نے ہزج کو بکفوف مقید کیا بخلاف مضارع
اور قریب کے اسواسطے کہ ہزج مکفوف اور غیر مکفوف مستعمل ہے اور مضارع اور قریب سوا مکفوف
کے مستعمل نہین ہم فاعلاتن مجموعی را ہفت فرع دیگر است امفعولان واین مجنون مسکن مسبغ است
وظاہر آنست کہ مشعث مجنون مسکن ست چنانکہ گفتیم پس فرع مشعث مسبغ باشد وباین سبب مفعولن را
کہ مجنون مسکن است اینجا نیاوردیم ت اور فاعلاتن مجموعی کی سات فرعین ہین پہلی مفعولان
اور یہہ مجنون مسکن مسبغ ہے پس فاعلاتن مین جب ضبن کیا فعلاتن متحرک عین ہوا اور جب
مسکن کیا فعلاتن بسکون عین ہوا اور جب مسبغ کیا فعلاتان ہوا اوسکو منقول بہ مفعولان کیا اور
ظاہر ہے کہ یہہ وہی مفعولن مشعث یعنے مجنون مسکن ہے جسکو سابق مین بہ تفصیل بیان کر چکے ہین
اور یہہ مفعولان فرع اوس مفعولن مشعث کی ہے کسواسطے کہ جب مفعولن مین اسبلغ کیا مفعولان ہوگیا
اور اسی سبب سے مفعولن کو اس جگہہ نلائے ہم کسواسطے کہ اوسکو فروع تازی مین لکھہ چکے ہین اور
مفعولان کو کہ مختصہ فارسی ہے اس جگہہ لائے ہم مع ب فعلان واین مشعث مقصور است ت
دوسرے فعلان بسکون عین جب مفعولن مشعث کو مقصور کیا نون حذف ہوا اور لام ساکن مفعول رہا
منقول بہ فعلان ہر اہم ج فعلن واین مشعث محذوف است وعلت این غیر آنست کہ در ابتر گفتہ آمد
ہر چند در وزن ہمان است واین ہر سہ در رمل وخفیف ومجتث افتد ت تیسرے فعلن بسکون عین
اور یہہ مشعث محذوف ہے جب مفعولن مشعث کو محذوف کیا لن کہ سبب تھا گر گیا مفعو منقول بہ فعلن
ہوا اور علت اسکی سوا اوسکے ہے کہ ابتر مین کہی گئی ہر چند وزن ایک ہے یعنے سابق مین فعلن کو
ابتر کہا تھا کہ بر اجتماع حذف وقطع کو کہتے ہین جب فاعلاتن کو محذوف کیا فاعلا رہا بعد اوسکی فاعلا
قطع سے فاعل ہو کر منقول بہ فعلن ہوا پس وزن ایک ٹھہرا مگر علتین دو اور یہہ تینون فرعین یعنے
مفعولان اور فعلان اور فعلن رمل اور خفیف اور مجتث مین آتی ہین ہم ر فعول واین مجنون محذوف اعرج است
ت چوتھے فعول بسکون لام یہہ مجنون محذوف اعرج ہے جب فاعلاتن مین ضبن کیا فعلاتن ہوا
اور جب حذف کیا فعلا رہا اور جب اعرج کیا یعنے وتد کا متحرک دوم کہ لام ہے ساکن کیا فعلاتین دو متحرک

اور دو ساکن رہے وہ منقول بہ فعول ہوا ہم ہ فعل واین مجنون محذوف مقطوع است **ت** پانچوین
فعل بتحریک عین یہ مجنون محذوف مقطوع ہے جب فاعلاتن مین خبن کیا فعلاتن ہوا اور جب حذف
کیا فعلا ہوا اور جب قطع کیا فعل رہا بعضے اسکو مربوع کہتے ہین ہم وفاع واین محذوف مطموس
یا مجنون محذوف مدروس است **ت** چھٹے فاع اور یہہ محذوف مطموس یا مجنون محذوف مدروس
ہے فاعلاتن کو جب محذوف کیا فاعلار ہا بعدہ طمس سے دو حرف اور دو حرکتین گرائین ساکن
آخر رہا فاع ہوا یا فاعلاتن کو جب مجنون محذوف کیا فعلا ہوا بعدہ درس سے ایک حرف اور دو حرکتین
گرائین فاع ہوا ہم رفع واین محذوف اخذ یا مجنون محذوف مطموس واین چہار در رمل و مجتث
افتدت **ت** ساتوین فع اور یہہ محذوف اخذ یا مجنون محذوف مطموس ہے یعنے فاعلاتن جب
محذوف ہوا فاعلار ہا بعدہ حذ سے وتد گر گیا بجاے فاع فع لائے یا فاعلاتن خبن اور حذف سے
فعلا ہوا بعدہ طمس سے دو حرف اور دو حرکتین گرین ساکن آخر رہا فا کو ساتھہ فع کے بدل کیا اور یہہ
چارون فرعین یعنے فعول اور فعل اور فاع اور رفع رمل اور مجتث مین آتی ہین ہم وفاع لاتن مفروق را
سہ فرع دیگر است افعلن واین محذوف مقصور است وبر وزن فعلن است کہ ابتر است در فاعلاتن مجموعی
یا مجنون مسکن محذوف کہ ہم انجا باشد اما اینجا علت دیگر است **ت** اور فاع لاتن مفروق کی تین فرعین
اور ہین پہلی فعلن بسکون عین اور یہہ محذوف مقصور ہے جب فاع لاتن کو محذوف کیا فاع لا رہا اور
جب قصر کیا یعنے الف کو دور کر کے لام کو ساکن کیا فاعل رہا منقول بہ فعلن ہوا اور یہہ فعلن مفروق
بروزن فعلن ابتر مجموعی ہے یا مجنون مسکن محذوف بطور فارسی کہ یہہ علت بھی مجموعی مین ہوتی ہے
مگر یہان یعنے مفروقی مین علت اور ہے اسواسطے کہ خبن مفروقی مین نہین ہوسکتا بسبب وتد کے
خبن سبب مین ہوتا ہے اور بتر مفروقی مین نہین ہوسکتا کہ آخر رکن مین وتد نہین اور بتر اجتماع حذف اور
اور قطع ہے اور قطع وتد مین آتا ہے ہم ب فاع مجبوب موقوف است وہم بروزن فاع است اما
اینجا علت دیگر است **ت** دوسرے فاع یہہ مجبوب موقوف ہے یعنے جب سے دونون سبب
گرے اور وقف سے عین ساکن ہوا فاع رہا اور یہہ بھی بر فاع مجموعی مجنون محذوف مدروس ہے
لیکن یہان علت اور ہے کسواسطے کہ خبن اس جگہہ اول رکن مین نہین ہوسکتا بسبب اسکے کہ وتد
ابتدا مین ہے اور درس آخر مین نہین ہوسکتا اسواسطے کہ درس وتد مین آتا ہے اور یہان وتد نہین ہے

م ج فع و این مجبوب مکشوف است و هم بروزن فع است که گفته آمد و این هر سه در مضارع افتد

ت تیسرے فع یہ مجبوب مکشوف ہے جب فاع لاتن کو جب کیا دونون سبب گر کے فاع رہا پھر کشف سے فاہوا کسواسطے کہ کشف گرانا متحرک دوم وتد مفروق کا ہے پس فانقول بہ فع ہوا اور یہہ بھی بروزن فع مجموعی ہے کہ کہا گیا فع مجموعی مین محذوف اخذ تھا یا مجبون محذوف مطموس بطور فارسی اور یہان مفروقی مین علت اور ہے کسواسطے کہ خبن مفروقی مین بسبب ہونے وتد کے اول رکن مین نہین ہوسکتا اور اخذ بھی نہین ہوسکتا کہ بعد حذف کے فاع لن رہتا ہے اور حذف وتد کو گراتا ہے اور یہان وتد آخر رکن مین نہین ہے اور یہہ تینون فرعین یعنے فعلن اور فاع اور فع مضارع مین آتی ہین م و مستفعلن مجموعی را چہار فرع دیگر است امفعولان و این اعرج است و در رجز اید و در بسیط ہم بکار دارند ت اور مستفعلن مجموعی کی چار فرعین اور ہین پہلی مفعولان اور یہہ اعرج ہے عرج وتد کی متحرک دوم کو ساکن کرتا ہے پس مستفعلن بہ تسکین لام مفعولان ہوا یہہ فرع رجز مین آتی ہے اور بسیط مین بھی استعمال کرتے ہین م ب مفعولان و این مطوی مسکن مذال است و در وزن ہمان است اما در علت دیگر و در رجز و سریع و منسرح آید ت دوسرے مفعولان یہہ مطوی مسکن مذال ہے جب مستفعلن کو طے کیا مستعلن رہا بعدہ بہ تسکین عین مفعولن ہوا اور اذالت سے مفعولان اور وزن مین وہی مفعولان اول ہے جسکو اعرج کہا مگر یہان علت اور ہے یعنے طے اور تسکین اور اذالت اور یہہ فرع رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہے جیسا کہ اوزان بحور مین معلوم ہوگا م ج فاع و این اخذ مقصور است ت تیسرے فاع اور یہہ اخذ مقصور ہے جب مستفعلن مین اخذ سے علن گر گیا مستف رہا بعدہ قصر سے ساقط اور تے ساکن ہوئی مست منقول بہ فاع ہوا م ج فع و این اخذ محذوف است و ہر دو در منسرح آید ت چوتھے فع اور یہہ اخذ محذوف ہے جب مستفعلن مین اخذ مین حذف کیا تف گر کے مس رہگیا منقول بہ فع ہوا اور یہہ دونون فرعین یعنے فاع اور فع منسرح مین آتی ہین م و مس تفع لن مفروقی را فرعی دیگر نبود ت اور مس تفع لن مفروقی کی کوئی فرع اور نہین ہے م و مفعولات را چہار فرع دیگر است افعلان و این مخبول موقوف است و در سریع افتد و مسکن این وزن ہم انجا شاید دآن وزنی دیگر است اما عروضیان ذکر نکرده اند ت اور مفعولات کی چار فرعین اور ہین پہلی فعلان تحریک عین اور یہہ مخبول موقوف ہے جو خبل اجماع

مخبن وسطے کو کہتے ہین پس مفعولات سے جب قبض اور وقف اور کف سے ساکن ہوئی معلات منقول بہ فعلان بتحریک عین ہوا اور یہہ فرع سریع مین آتی ہے اور مسکن اس وزن کا یعنے فعلان بسکون عین بھی سریع مین چاہیے اور یہہ وزن اور ہے مگر عروضیون نے ذکر زیادہ نہین کیا ہے یعنے فعلان متحرک العین سے زیادہ نہین کیا ہے فعلان مسکون العین نہین لائے ہین ہم ب فعلن و این مخبول مکشوف مسکن است و بر وزن اصلم است اما اینجا علت دیگر است و ہم در سریع افتد ت دوسرے فعلن بسکون عین اور یہہ مخبول مکشوف مسکن ہے یعنے خبل سے باسقاط فا و واو معلات اور کشف سے باسقاط تا معلا اور تسکین ہے سے بسکون عین معلا ہوا فعلن اوسکے مقام پر آیا اور یہہ فعلن بروزن اصلم ہے صلم و تدکو مفعولات سے گرانا ہے جب مفعولا فعلن ہوا یہہ وزن سابق عربی مین بیان کیا اور فعلن مخبول مکشوف مسکن ہے اس جگہہ فارسی مین پس اسکی علت اور ہوئی اور یہہ فرع بھی مثل فعلان کے سریع مین آتی ہے ہم ج فاع و این اصلم مقصور است ت تیسرے فاع اور یہہ اصلم مقصور ہے صلم سے و تدکو امقصور ہا بعد اوسکے قصر سے واو گرا عین ساکن ہوا اوسکے مقام پر فاع آیا ہم رفع و این اصلم محذوف است و ہر دو در سریع و منسرح افتد ت چوتھے فع اور یہہ اصلم محذوف ہے صلم سے وتد اور حذف سے سبب گرا فع رہا اور یہہ دونون فرعین یعنے فاع اور فع سریع اور منسرح مین آتی ہین ہم این است فروع این اصول کہ جہت اعتبار عروض پارسی بر آنچہ گفتہ آمد زیادت شود و جملہ این سی و پنج است ست یہہ ہین فرعین اصول کی باعتبار عروض پارسی کے کہ زیادہ ہین فروع تازی سے اور یہہ سب فرعین عروض فارسی کی بتیس ۳۲ ہین اس حساب سے کہ فعولن کی ایک فرع اور فاعلن کی چار فرعین اور مفاعیلن کی بارہ فرعین اور فاعلاتن مجموعی کی سات فرعین اور فاع لاتن مفروقی کی تین فرعین اور مستفعلن متصل کی چار فرعین اور مفعولات کی چار فرعین یہہ سب بتیس ۳۲ ہوئین ہم و از اوزان دو وزن دیگر بآنچہ آوردیم الحاق باید کرد یکے خماسی و آن فعلان است و دیگر ثمانی و آن مفاعیلان است ست اور اوزان سے دو وزن اور انمین ملحق کیا چاہیے ایک خماسی وہ فعلان ہے یعنے فعلان مخبول موقوف مسکن فروع مفعولات سے کہ عروضیون نے اوسکو شمار نہین کیا ہے دوسرا ثمانی وہ مفاعیلان ہے یعنے مفاعیلان مخنق مسبغ فروع مفاعیلن سے کہ اتصال مفاعیل مکفوف سے میم اوسکا ساکن ہو جاتا ہے اس جگہہ صاحب حاشیہ نے یہہ حاشیہ

لکھا ہے ح قولہ وآن مفاعیلا انست مخفی نماند کہ این فرع در فروع مفاعیلن سابقا نگذشتہ است پس زیادت والحاقش بفروع سابقہ معنی ندارد تمم کلامہ اس نافہمی پر اسقدر بیباکی انہین کا کام ہے ہم والقاب تغیرات بسیطہ سہ در افزاید اعرج ومطموس ومدروس ومرکب چہار در افزاید مسکن ومخنق ومزال ومجبوب ومسکن را بآن سبب در مرکبات شمردیم کہ تسکین اگرچہ بحقیقت تسکین متحرک اول از دو بست وآن تغیر بسیط باشد اما وقوعش موقوف ست بر تغیر سابق پس جملہ فروع صد وہشت شود وجملہ اوزان چہل وجملہ القاب غیر مؤلف چہل ویک ست اور القاب تغیرات بسیطہ یعنے مفرد کے تین بر بتے ہین اعرج اور مطموس اور مدروس اور مرکب چار بڑہتے ہین مسکن اور مخنق اور مزال اور مجبوب اور مسکن کو اس سبب سے مرکبات مین شمار کیا کہ تسکین اگرچہ بحقیقت تسکین متحرک اول تر ہے اور وہ تغیر مفرد ہے مگر وقوع اوسکا موقوف ہے تغیر سابق پر آسواسطے کہ جب جزو اول سبب پڑے گا اور ساکن سبب بخبن گر جائے گا اور متحرک باقی ماندہ سبب دو متحرکات وتد سے ملے گا اس صورت مین متحرک اوسط ہوگی پس گویا یہہ تغیر بھی مرکب ہوا تبھی جملہ فروع ایک سے اٹھہ ہوتے ہین یعنے فروع تازی تہتر لکھے تھے اونپر فروع فارسی بتیس بڑہے جملہ ایک سے اٹھہ ہوئے اور سب اوزان چالیس ہوتے ہین اسلیے کہ اوزان فروع تازی ۳۹ بتیس لکھے تھے اونپر اوزان فارسی دو بڑہے ایک فاع دوسرا مفاعیلان کہ یہی دو زائد اوزان تازی سے ہین پس جملہ اوزان چالیس ہوئے اور تیسرا وزن فعلان بسکون العین بھی فارسی ہین بحر گردہ تا بن فعلان متحرک العین سے ہے جو تازی مین آیا ہے اور اسواسطے ہر متحرک العین مین سکون عین جائز رکھا ہے پس یہہ وزن سوم گویا مغایر اوزان فروع تازی نہین ہے لہذا اوسکو شمار نہین کیا اور جملہ القاب غیر مؤلف اکتالیس ہوتے ہین اسواسطے کہ تصریح چونتیس ۳۴ لقب کی تازی مین کی تھی فارسی مین سات بڑہے اعرج مطموس مدروس مسکن مخنق مزال مجبوب جملہ اکتالیس ۴۱ ہوئے ہم و باشد کہ بعضی تغیرات را بسبب مشارکت با تغیری دیگر بقبی دیگر باشد چنانچہ دو سبب خفیف متوالی افتد از یک رکن یا دو رکن حال دو ساکن آن دو سبب کہ میان ایشان یک متحرک بیش نباشد خالی نبود در بنا از انکہ باسقوط ہر دو بہم جائز نبود یا جائز بود و قسم دوم را حکمی نبود اما قسم اول خالی نبود از انکہ ثبوت ہر دو ساکن ہم جائز بود یا نبود اگر جائز بود ولا محالہ سقوط یک ساکن از ہر دو لا بعینہ ہم جائز بود پس گویند میان این دو ساکن معاقبہ ست اور کبھی بعضے تغیرات کا بسبب شرکت تغیر ثانی

کے ایک لقب اور ہوتا ہے جیسا کہ جب دو سبب خفیف متوالی واقع ہون ایک رکن مین مثل مستفعلن
اور مفاعیلن کے یا دو رکن مین مثل فاعلاتن فاعلاتن اور فاعلاتن فاعلن کے حال اون دو ساکنون کا
اون دو سببون مین کہ درمیان اونکے ایک متحرک سے زیادہ نہین ہے مثلاً مستفعلن مین تے متحرک ہے
درمیان سین اور فے کے اور فاعلاتن فاعلاتن مین فے متحرک ہے درمیان نون اور الف کے خالی نہوگا
دو صورتون سے بنا مین یعنے اصل رکن مین ایک صورت یہہ کہ سقوط اون دو ساکنون کا جائز نہو دوسری
صورت یہہ کہ جائز ہو پس دوسری صورت کے واسطے کوئی حکم نہین ہے عروض مین مگر وہ صورت پہلی
جس مین سقوط دونون ساکنون کا جائز نہو اوس مین بھی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ ثبوت دونون ساکنونکا
بہم جائز ہو دوسری صورت یہہ کہ ثبوت دونون ساکنون کا بہم جائز نہو پس اگر جائز ہو لامحالہ سقوط ایک
ساکن کا دونون سے لابعینہ بھی جائز ہوگا لابعینہ کے یہہ معنی ہین کہ خواہ اول ساقط ہو خواہ ثانی
ایک صورت پر یہہ حکم نہین ہے بلکہ مشترک اور شامل دو ذاتون کی ہے پس کہین گے کہ درمیان ان دونون
ساکنون کے معاقبہ ہے یعنے دونون کا سلامت رکھنا بھی جائز ہے اور اونمین سے ایک کا گرانا بھی
جائز ہے اور معنی معاقبے کے لغت مین پیچھے ایک دوسرے کے آنا ہے کذا فی المنتخب اور مثلاً دو شخص
ایک مرکوب رکھتی ہون کبھی ایک سوار ہو کبھی دوسرا عرب مین کہتے ہین کہ درمیان ان دونون کے
معاقبہ ہے اور معاقبہ نو بحرون مین آتا ہے منسرح اور رمل اور وافر اور ہزج اور خفیف اور مجتث اور طویل
اور کامل اور مدید کذا فی الحرختہ اور وافر اور کامل مین معاقبہ باضمار واجب ہوگا ہم وسقوط یکی البتہ
بخبن بود یا بکف اگر بخبن بود سقوط دیگر یا بطی بود اگر ہر دو ساکن در یک رکن افتد یا بکف بود اگر در
دو رکن افتد و اگر بکف بود سقوط دیگر یا بقبض بود اگر در یک رکن افتند یا بخبن چنانکہ گفتہ آمد و رکنی را
کہ بمعاقبہ مجنون شود صدر خوانند و رکنی را کہ در معاقبہ مکفوف شود عجز خوانند و رکنی را کہ مشکول شود طرفین
خوانند و رکنی را در معاقبہ سالم بماند برئی خوانند و اگر ثبوت ہر دو ساکن بہم جائز نبود لامحالہ سقوط یکی لا
بعینہ واجب بود پس گویند میان این دو ساکن مراقبہ است ت اور اون دونون ساکنون مین سقوط
ایک کا البتہ بخبن ہوگا یا بکف اگر بخبن ہوگا سقوط دوسرے ساکن کا بطے ہوگا اگر دونون ساکن
ایک رکن مین پڑین مثل مستفعلن کے کہ اگر سین گریگا مفاعلن ہوگا اور اگر فے گرے گی مستعلن ہوگا یا
ہوگا اگر دونون ساکن دو رکن مین پڑین مثل فاعلاتن کے پس سقوط ثانی کا اگر بخبن ہوگا فاعلا

فعلاتن ہوگا اور اگر سقوط اول کا بکف ہوگا فاعلات فاعلاتن ہوگا اور اگر سقوط ایک ساکن کا بکف
ہوگا سقوط دوسرے کا یا بقبض ہوگا اگر ایک رکن مین پڑین مثل مفاعیلن کے کہ کف سے
مفاعیل ہوگا اور قبض سے مفاعلن یا بخبن جیسا کہ کہا گیا یعنے دو رکن مین مثل فاعلاتن فاعلاتن
کے کہ بیان اونکا ہو چکا اور جو رکن کہ ساتھہ معاقبے کے مجنون ہوگا مثل فاعلاتن فعلا اتن کے
اوسکو صدر کہین گے اسواسطے کہ یہہ سقوط صدر رکن مین واقع ہوا ہے اور جو رکن کہ معاقبے سے
مکفوف ہوگا مثل فاعلات فاعلاتن کے اوسکو عجز کہین گے اسواسطے کہ یہہ سقوط آخر رکن مین واقع ہوا ہے
اور جو رکن کہ معاقبے سے مشکول ہوگا یعنے ایک جانب مجنون اور ایک جانب مکفوف مثل فاعلاتن
فعلات فاعلاتن کے اوسکو طرفین کہین گے اسواسطے کہ حذف حرف سبب کا دونون طرفون رکن مین
واقع ہوا ہے اور جو رکن معاقبے سے سالم رہے گا کسواسطے کہ ثابت رکھنا ہے دونون کا جائز ہے
اوسکو بری کہین گے اسواسطے کہ بری بفتح اول وکسر راو تشدید یا بمعنی پاک ہے کذا فی الغیاث اور اگر
ثبوت دونو ساکنون کا بہم جائز نہو اور لامحالہ سقوط ایک کا لابعینہ واجب ہو پس کہین گے کہ درمیان
ان دونون ساکنون کے مراقبہ ہے اور مراقبہ آٹھہ بحرون مین آتا ہے اول بحر مضارع اور مقتضب
مین کہ ایک ان دو سببون سے ثابت رہتا ہے وجوبًا اور ایک حذف ہوتا ہے وجوبًا پس مفاعیلن
جب اول بحر مضارع مین پڑے کف یا خرب واجب ہے اور مفعولات جب اول بحر مقتضب مین پڑے
خبن یا طے واجب ہے چنانچہ بحر مضارع دائرے سے مکفوف نکلی ہے اور بحر مقتضب دائرے
سے مطوی نکلی ہے اور بحر مشاکل اور قریب اور جدید مین مراقبہ لازم ہے اور بحر سریع اور منسرح مین
غالب اور بحر خفیف مین جائز شرح خزرجیہ سے اور معنی مراقبہ لغت مین بایکدیگر نگہبانی کرون ہین
پس فرق معاقبے اور مراقبے مین یہہ ہوا کہ معاقبے مین ثابت رکھنا دونون ساکنون کا بھی جائز ہے اور گرانا
ایک کا بھی جائز ہے اور مراقبے مین ثابت رکھنا دونون ساکنون کا جائز نہین اور سقوط ایک کا
واجب ہے اور محقق علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ قسم دوم راحکمی بود یعنی جہان سقوط دونونکا معًا جائز ہو جیسے فاعلاتن فعلات
فاعلاتن مین اوسمین کچھہ حکم نہین یعنے حکم علاحدہ کی حاجت نہین مگر عبد اللہ خزرجی نے اوسکو مکانفہ لکھا ہے
پس مکانفہ عبارت ہے جواز حذف ہر دو ساکن مجاور دو سبب سے معًا یا باقی رکھنا دونون کا معًا یا حذف
ایک کا لا بعینہ اور دو سریع اور منسرح اور بسیط اور رجز مین مستعمل ہوتا ہے **فصل ہفتم** در تفصیل اوزان مستعمل

از بحری چون از تقریر مقدمات فراغت حاصل شد بعد ازین بتفصیل بحر ہا و وزنہا کہ در ہر بحر استعمال کردہ اند
مشغول شویم و عدد عروض ہا و ضربہا چنانکہ عادت عروضیان ہر لغتے ہست ایراد کنیم و انچہ ما را در عروض
پارسیان و عدد اوزان ایشان بتحقیق نزدیکتر آید در ہر موضع شرح دہیم ت فصل سابعین تفصیل
اوزان مستعمل ہر بحر مین جو تقریر مقدمات سے فراغت حاصل ہوئی بعد اسکے تفصیل بحور اور اوزان
مستعملہ ہر بحر مین مشغول ہوتے ہین ہم اور عدد عروض اور ضرب کی جیسا کہ عادت عروضیان ہر لغت
کی ہے لکھتے ہین ہم اور جو کہ یہ کہ ہمکو عروض اہل فارس اور عدد اوزان اہل فارس مین تحقیق ہوا ہے
ہر جگہہ بیان کرتے ہین ہم و عادت عروضیان چنان ہست کہ ہر وزنی را بیتی بمثال آرند و ابیات
عروض عرب ہمیشہ ہمان ابیات آورند کہ خلیل احمد آورده است چہ دران عروض تصرفی نرفتہ است پس
ما نیز ہمان ابیات بعینہا بیاوردیم و شواہد مزاحفات کہ او آورده ست با تخفیف کردیم اما در عروض پارسیان
ہر کسی بیتی دیگر آورده است ما ہم رعایت ابیات معین نکردیم و انچہ اتفاق افتاد بیاوردیم و چون بسیار
وزنہا است کہ بتحقیق راجع بایک وزن است و ایراد امثلہ بازای ہمہ اقتضای تطویل بیفائدہ میکند بعضی
امثلہ کہ استغنا ازان حاصل باشد نیاوردیم و ابتدا بطویل کردیم چنانکہ خلیل احمد کرده ست و دیگران باو
اقتدا کرده ت اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ واسطے ہر وزن کی ایک بیت مثال کی لاتے ہین
اور بیتین عروض عرب کی ہمیشہ وہی بیتین لاتے ہین کہ خلیل احمد لایا ہے اسواسطے کہ اوس مین کوئی
تصرف نہین ہوا ہے پس ہم بھی وہی بیتین بعینہ لائین گے اور ابیات شواہد مزاحفات کہ خلیل احمد
لایا ہے ہمنے اونکی تخفیف کی مگر عروض فارسی مین ہر شخص ایک بیت جداگانہ لایا ہے لہذا ہمنے
بھی یہ رعایت ابیات معین کی نہین کی جیسا اتفاق پڑا ویسا لکھا اور بہت سے وزن ہین کہ جب تحقیق
کیجیے ایک وزن ٹھہرتا ہے اونکی مثالین لانا تطویل بیفائدہ ہے بعضی مثالین کہ اونکی احتیاج نخانی
نہین لائے ہم کہ اوزان مکرر کی مثالین ضرور نہ تھین اور ابتدا طویل سے کی ہمنے جیسے خلیل احمد نے
ابتدا اوس سے کی ہے اور اورون نے پیروی خلیل احمد کی ہم طویل از بحر ہای است کہ تبازی گویان
خاص است و شعر پارسی برین بحر بہ تکلف باشد و صالش در دائرہ فعولن مفاعیلن چہار بار باشد و
در بنا تازی وافی بکار دارند و عروضش ہمیشہ مقبوض و ضرب ہم سالم و ہم مقبوض و ہم محذوف بکار دارند
پس اخذ ان مستعمل سہ باشد و شواہد این سہ بیت است ت یہہ بحر خاص ہے تازی مین شعر فارسی

اس مین تکلف سے خالی نہین اصل اوسکے دائرے مین فعولن مفاعیلن چار بار ہے اور بنا مین
یعنے استعمال تازی مین وافی لاتے ہین یعنے موافق سب ارکان دائرہ کے اگرچہ مزاحف ہو مستعمل
کرتے ہین اور عروض اوسکا یعنے آخر مصراع اول ہمیشہ مقبوض ہوتا ہے یعنی مفاعلن سو ای مصرع سے
کہ اوس مین عروض تابع ضرب ہوگا اور ضرب یعنے آخر مصراع ثانی کبھی سالم یعنے مفاعیلن اور کبھی مقبوض
یعنی مفاعلن اور کبھی محذوف یعنے فعولن مستعمل کرتے ہین پس اوزان مستعمل تین ہین ایک عروض
مقبوض اور ضرب سالم دوسرا عروض مقبوض اور ضرب مقبوض تیسرا عروض مقبوض اور ضرب محذوف
اور مطلب تقریر عروض وضرب سے یہہ ہے کہ شاعر جب مصراع اول مین عروض واحد اور مصراع ثانی
ضرب واحد لائے چاہیے کہ اوسی طرح تمام قصیدے مین کہے اور پھر اختلاف عروض وضرب بین روا نہ رکھے
مگر قدمانے بحر کامل مین اختلاف عروض کیا ہے اوسکا نام اقعاد ہے اور اختلاف ضرب کو تجرید
کہتے ہین یہہ دونون عیب مین داخل ہین کہ متاخرین نے اس سے احتراز لازم جانا ہے اور اوپر
تین اوزان کے شواہد یہہ تین شعر ہین ہم اشعر اَبا مُنذِرٍ کانَت عُرُوضِی صَحِیفَتِی ✤ وَلَم اَعطِکُم
فِی الطَّوعِ مَالِی وَلا عِرضِی ✤ عروض مقبوض است وضرب سالم وتقطیعش ہمینگونہ با من فعولن
ز رکانت مفاعیلن عروضی فعولن صحیفتی مفاعلن ولم اع فعولن طکم فلطو مفاعیلن عمالی فعولن
ولا عرضی مفاعیلن وعادت عروضیان است کہ ہمہ شواہد را ہمچنین گونہ تقطیع ابراد کنند و ہر کہ
قواعد فہم کردہ باشد باین تطویل محتاج نباشد وآنکہ فہم نکردہ باشد اورا صد چندین سود نکند پس
اکنون تخفیف التقطیعات را نمی آریم و بریک مثال تازی و یک مثال بہ پارسی اقتصار کنیم ست پہلا
شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا مقبوض ہے اور ضرب سالم ہے اور تقطیع اوسکی خود محقق علیہ الرحمہ
نے لکھی ہے مگر ترجمہ شعر مذکور کا یہہ ہے کہ ای ابا منذر فریب تھا خط میرا نہین دیا مینے تجھکو
مال اپنا اور عزت اپنی یعنے پہلا خط برضامندی نہ لکھا تھا اور عادت عروضیون کی یہہ ہے کہ جملہ
شواہد کی اسی طرح تقطیع کرتے ہین پس جو شخص کہ فہم قواعد رکھتا ہے اس تطویل کا محتاج نہین ہے
اور جسکو فہم قواعد نہین ہے اوسکو صد برابر اسکے مفید نہین پس ہم ہر جگہہ تقطیع نہ لائین گے
فقط ایک تقطیع شعر عربی اور ایک تقطیع شعر پارسی پر اکتفا کرینگے مگر ترجمے مین البتہ
تقطیعات لکھے جائین گے ہم ب سَتُبدِی لَکَ الاَیَّامُ مَا کُنتَ جَاہِلًا ✤ وَیَاتِیکَ بِالاَخبَارِ مَن

لم تزدد ۔ عروض وضرب ہر دو مقبوض اند ت شعر دوسرا جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون مقبوض ہین یعنے مفاعلن اور یہہ شعر قصیدۂ سبعیہ سے ہے جو طرفہ بن العبد نے نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہا ہے ترجمہ اوسکا یہہ ہے قریب ظاہر کرے گا زمانہ واسطے تیرے وہ چیز کہ جس سے تھا تو جاہل اور لائے گا واسطے تیرے اخبار وہ شخص کہ نہین توشہ دیا ہے تو نے اوسکو یعنے مسائل شرعی بدون طمع ودرجت بیان کریگا تقطیع یہہ ہے مُسْتَبِنٌ فعولن لکل ایا مفاعیلن مما کن فعولن تجاہلا مفاعلن ویاتی فعولن کبلا جنا مفاعیلن منلم فعولن تزدودی مفاعلن م ج شعر اقیموا بنی النعمان عنا صدورکم ۔ والا لقیموا صاغرین الرؤسا ۔ عروض مقبوض وضرب مخذوف ت عروض اس شعر کا مقبوض یعنے مفاعلن اور ضرب مخذوف ہے یعنے فعولن معنی شعر کے یہہ ہین راست کرواے بنی نعمان ہم سے سینے اپنے یعنے کینہ دور کرو نہین تو رہوگے ہمیشہ ذلیل کرنے والے سردون کے یعنے سردارون کے یعنے ہمیشہ ذلیل رہوگے تقطیع یہہ ہے اقیمو فعولن بنی نعما مفاعیلن نعن نا فعولن صدورکم مفاعلن والا فعولن نقیموا صاغرین مفاعیلن غری ترفعولن رؤسا فعولن م وبیشتر درین وزن فعولن راکہ بر ضرب مقدم بود مقبوض بکار دارند بر بنگونہ شعر وفاوقت حتی اما ابای بن النوی ۔ وان بان جیران علی کرام ت اور اکثر ان وزن مین فعولن کو کہ مقدم ضرب سے ہوتا ہے مقبوض استعمال کرتے ہین یعنے فعول جیسا اس شعر مین ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا معنی یہہ ہین کہ اور جدائی کی مینے یہان تک کہ نہین ڈور رکھتا ہو نہین دشمنی سے اگرچہ ظاہر ہون مجھ سے ہمسائی بزرگ یعنے ہمسائی نزدیک میری آئین اور اصرار کرین تو بھی بکجائی قبول نکردن اور اونکی دشمنی سے نہ ڈرون تقطیع یہہ ہے وفارق فعولن تحت تا ما مفاعیلن ابای فعولن بن نوا مفاعلن وان بان فعولن بجیران مفاعیلن علی ی فعول کرا مو فعولن نوا ردشمنی کرنا منتخب سے اور کرام بالکسر جمع کریم منتخب سے م ودر ہمہ اوزان علی الاطلاق ہر کجا بیت مصرع آرند مانند ابیات اول قصاید عروض موافق ضرب کنند وضرب بر حال خود بگذارند ت اور سب اوزان مین مطلق جس جگہہ بیت مصرع لاتے ہین یعنے مطلع مانند ابیات اول قصاید کے عروض موافق ضرب کے لاتے ہین یعنے مطلع کی عروض وضرب مین فرق نہین ہوتا اور ضرب کو اپنے حال پر چھوڑتے ہین یعنے تمام ابیات قصائد مین ضرب یکسان موافق ضرب مطلع کے لاتے ہین م واما بطریق زحاف در طویل صدر مقبوض واثلم

واثرم شاید وحشو مقبوض ومکفوف وابتدا مقبوض وگاہ اثلم واثرم اما سخت نادر پود در مفاعیلن کہ در حشو
افتد معاقبہ باشد میان یا ونون ست واما بطریق زحاف طویل مین صدر مقبوض یعنے فعول اور اثلم
یعنے فعلن اور اثرم یعنے فعل لائق ہے اور حشو مقبوض یعنے فعول اور مفاعلن اور مکفوف یعنے مفاعیل اور
ابتدا یعنے رکن اول مصرع ثانی مقبوض یعنے فعول اور کبھی اثلم یعنے فعلن اور اثرم یعنے فعل لائق ہے مگر
ابتدا کا اثلم اور اثرم ہونا بہت نادر ہے مثال مقبوض شعر اَتَطْلُبُ مِنْ اُسُوْدٍ بَیْشَۃَ دُوْنَہٗ ✤ اَبُوْ
مَطَرٍ وَعَامِرٌ وَاَبُوْ سَعْدٍ ✤ معنی یہہ کہ ایا طلب کرتا ہے تو اونکو کہ شیران بیشہ کمتر اونسے ہین ابو مطر اور
عامر اور ابو سعد تقطیع یہہ ہے اَتَطْلُبُ فعول مِنْ اُسُوْ مفاعلن دُوْنَہٗ بیش فعول تد ونہو مفاعلن اَبُوْ فعول طر ن
وَعَامِرٌ مفاعلن مر ن وَفعول اَبُوْ سَعْدٍ ن مفاعیلن مثال اثلم مکفوف شعر شَاقَتْکَ اَحْدَاجٌ سُلَیْمٰی عَاقِلٍ
✤ فَعَیْنَاکَ لِلْمَبْیَنِ تَجُوْدَانِ بِالدَّمْعِ ✤ معنی یہہ کہ شوق مین ڈالا تجھکو ہودجہای سلیمی نے موضع
عاقل مین پس آنکھین تیری جدائی مین گراتی ہین آنسو تقطیع شاقت فعلن کا حداج مفاعیل سلیمی فعولن
بعاقلن مفاعلن فعینا فعولن کلمبین مفاعیل تجود افعولن بدمعی مفاعیلن مثال اثرم شعر
هَاجَکَ رَبْعٌ دَارِسٌ اَلرَّسْمُ بِالْلِوٰی ✤ لِاسْمَاءَ فِی آیَاتِہِ اَلْمُرُّ وَالْقَطْرُ ✤ معنی یہہ ہین ہیجان مین لایا
تجھکو مکان کہنہ نشان لوا مین اور لوا نام مقام کا ہے جو واسطے اسماء کے تھا مٹا نے نشان اور مر
موج آب نے اور باران نے مر بالفتح وراء مہملہ موج زدن اور بالضم باد باگرد وخاک منتخب سے تقطیع
ہاج فعل کَ رَبْعٌ فعلن دَا مفاعیلن رِسُ رَسْ فعولن مبل لوا مفاعلن لِاسْمَا فعولن عفا ایا مفاعیلن
تئل مُ فعولن رُ قطر ومفاعیلن صدر اثرم اور عروض مقبوض اور باقی ارکان سالم ہین اور درمیان
مفاعیلن کے جو حشو مین آتا ہے معاقبہ ہر یعنے اثبات دونون ساکن اسباب کا جائز ہے یا حذف
ایک کا یا مفاعلن آئے گا یا مفاعیل ہم واما در فارسی آنچہ بتکلف گفتہ اند بعضی ہم بر منوال عرب
گفتہ اند مثال وزن اول شعر ببردی دل وجانم بیک غمزہ ناگہان ✤ ببردی کہ من دادم تو خود بی گمان
زان ✤ تقطیعش ببردی فعولن دل وجانم مفاعیلن بیک غم فعولن زناگہا مفاعلن ببردی فعولن
کہ من دادم مفاعیلن تو خود بی فعولن گمان زان مفاعیلن وزن تقطیع فارسی ہمچنین بر یک مثال اقتضا
خواہم کرد لیکن پارسی مین جو کچھہ بتکلف کہا ہے بعضون نے بر وضع عرب کہا ہے مثال
وزن اول کی جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھی ہے اور تقطیع بھی اوسکی خود لکھی ہے اور اسی تقطیع پر اکتفا کی

چنانچہ سابق مین بھی کہا تھا قول اما تاکید اہی معنی شعر کے یہہ ہین کہ گیا تو ای معشوق دل میرا اور جان میری ایک عمر مین ناگاہ مگر خود نہین گیا تو بلکہ مینے دیا بتحقیق کہ بیگناہ ہے تو اوس سے ہم وعادت عروضیان پارسی آنست کہ ہر مثالی را مثالی مصرع ایراد کنند مثال مصرع این وزن بیت برآمد زرخسار نگارین من ماہے ٭ مگر یابم از نورش سوی وصل راہے ٭ وبعد ازین ایراد مصرعات ہم تخفیف خواہم کرد ت اور عادت عروضیان فارسی کی یہہ ہے کہ مثال مین بیت مصرع لاتے ہین یعنے مطلع کہ اوس مین اکثر وہی اور اکثر وزن ہو اور بیت اول ہم قافیہ تھی مگر ہم وزن تھی مثال مصرع اس وزن مذکور کی بارکان سالم جو متن مین لکھی ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ چہرہ میرے معشوق کا چاند سا چمکا شاید اوسکی روشنی مین راہ وصل کی مجکو معلوم ہو اور تقطیع اوسکی یہہ ہے برامد فعولن زرخساری مفاعیلن نگاری فعولن یمن گاہی مفاعیلن مگر یابم فعولن بنورش مفاعیلن سوی وصل فعولن را وراہی مفاعیلن اور بعد اسکے ایراد مصرعات مین بھی کمی کرینگے ہم کہ غرض بیان وزن سے ہے م وبعضی عروضیان ما از اوزان عرب تجاوز کردہ اند وبر قیاس دیگر بحرہای پارسیان زیادتی بر عروض مسبغ ومعری با ضرب مسبغ وعروض سالم با ضرب ہم سالم یا مقبوض مسبغ ومعری وعروض مقبوض مسبغ ومعری با ضرب مسبغ وعروض مقبوض با ضرب مقبوض ومقصور ومحذوف وہر دو مقصور یا محذوف یا مختلط وبر مسدس ومربع ہم مثالہا آوردہ اند واز ہمہ بطبع نزدیکتر سالم بود خانہا از یکدگر جدا احدا بدینگونہ بیت من از غم گدازانم تو بی غم گدازانی ٭ من از عشق نالانم تو بی عشق نازانی ت اور بعضے عروضیان پارسی نے اوزان عرب سے تجاوز کیا ہے اور بر قیاس اور بحور فارسی کی زیادتی مین یہہ اوزان لائے ہین عروض مسبغ یعنے مفاعیلان اور معری یعنی خالی تسبیغ سے مفاعیلن ساتھہ ضرب مسبغ کے یعنے مفاعیلان اور عروض سالم یعنے مفاعیلن ساتھ ضرب سالم کے یعنے مفاعیلن یا مقبوض مسبغ کے یعنے مفاعلان یا مقبوض معری کے یعنی مفاعلن اور عروض مقبوض مسبغ یعنی مفاعلان اور معری یعنی مفاعلن ساتھہ ضرب مسبغ کے یعنی مفاعیلان اور عروض مقبوض یعنی مفاعلن ساتھہ ضرب مقبوض کے یعنی مفاعلن اور مقصور کے یعنی فعولان اور محذوف کے یعنی فعولن اور دونون مقصور یعنی عروض اور ضرب دونون فعولان یا محذوف یعنی عروض اور ضرب دونون فعولن یا مختلط یعنی عروض فعولن ضرب فعولان یا بالعکس اور مسدس اور مربع کی بھی مثالین لائے ہین یعنے مجزو اور مشطور بھی کہا ہے اور سب سے موافق طبع کے بحر سالم ہے ح بل ع عروض مقبوض وضرب محذوف

نیز گفتہ اند مثال ؎ نگاری کجا ہمتا بخوبی ندارمش ✤ چگوئی کرا باشد بعشقش صبوری ✤ معلوم ہو کہ یہہ وزن بھی جسکا عروض مقبوض مفاعلن اور ضرب محذوف فعولن ہو تفصیل مرقومہ مصنف مین داخل ہے احتیاج اس حاشیہ کی نہ تھی اور سالم مین خالی جدا جدا اسطرح پر بیت جو متن مین لکھی ہے معنی اوسکے یہہ ہین یعنی مین غم سے گدازش رکھتا ہون اور تو بی غم گدازش رکھتا ہے مین عشق سے نالا ہون تو بی عشق نازان ہے تقطیع یہہ ہے منز غم فعولن گدازانم مفاعیلن بتی غم فعولن گدازانی مفاعیلن منز عشق فعولن فنالانم مفاعیلن بتی عشق فعولن فنازانی مفاعیلن ہم اگر مسمط باشد بہتر بود و دیگر ارکان غیر عروض وضرب در پارسی مزاحف بکار نتوان داشت چہ تکلف وزن وزحاف چون جمع شوند نفرت طبع زیادت گردد ت اور اگر مسمط ہو بہتر ہے یعنے مطلع مین چارون جگہہ قافیے اور ابیات مین تین قافیے اول اور قافیہ آخر موافق قافیہ مطلع کے یہہ زیادہ خوشنما ہے اور اور ارکان سوا عروض اور ضرب کے فارسی مین مزاحف لانا نچاہیے اسواسطے کہ یہہ بحر فارسی نہین ہے جب تکلف وزن اور تکلف زحاف دونون جمع ہونگے نفرت طبیعت کی زیادہ ہوگی معلوم ہو کہ مثالین فارسی کی موافق ان ارکان کے کتب سے ڈہونڈہ کر لکھنا مشکل اور موزون کر کے لکھہ دینا سہل مگر تطویل بیفائدہ کہ اہل فہم کو فقط لکھدینا ارکان کا کافی ہے اور یہہ اوزان بھی نامطبوع ہین فقط ضرورت ہے تو اتنی کہ شاید کوئی شعر کسی استاد کا ان زحافون مین نکل آئے تو تقطیع مشکل نہو ہم مدید ہم از بحرہای نازیان است و اصلش در دائرہ فاعلاتن فاعلن چہار بار بود و در بنا مجزو بکار دارند و اورا سہ عروض و پنج ضرب باشد و بر شش وزان مستعمل است و شواہد این شش بیت ست ت مدید بھی بحر تازیون کی ہے اور اصل اوسکے دایرے مین فاعلاتن فاعلن چار بار ہے اور اوسکو مجزو استعمال کرتے ہین یعنے مسدس اور اوسکے تین عروض یعنی سالم اور محذوف اور مجنون محذوف اور پانچ ضربین یعنی سالم اور مقصور اور محذوف اور ابتر اور مجنون محذوف ہین اور چہہ وزن پر مستعمل ہے ہر چند احتمال عقلی مقتضی پندرہ اوزان کا ہے کہ تین کو جب پانچ تین ضرب دیجیے پندرہ ہوتے ہین مگر مستعمل فقط چہہ ہین اونکی تبیین یہہ ہین ہم اشعر بالبکر اکثر وا لی کلیبا ✤ بالبکر این این الفرار و ✤ عروض و ضرب ہر دو سالم است ت پہلا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب اوسمین دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن ترجمہ یہہ ہے اے قبیلہ بکر میری فریاد کو پہنچو اور پہنچو میری طرف کلیب کو ای قبیلہ بکر کہان ہے کہان ہے مفر کلیب بالضم و فتح لام تصغیر

اور نام ایک مرد کا کہ اوسکو کلیب بن وایل کہتے ہین منتخب سے تقطیع یہہ ہے یالبکرن فاعلاتن
انشرو فاعلن لی کلیبین فاعلاتن یالبکرن فاعلاتن این ای فاعلن نلفرارو فاعلاتن م ب شعر
لَا یَغُرَّنَّ اَمْرَءً عَیْشُہٗ کُلُّ عَیْشٍ صَایِرٌ لِلزَّوَالِ * عروض محذوف وضرب مقصور ہست ت دوسرا شعر
یہہ ہے جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا محذوف ہے یعنے فاعلن اور ضرب اوسکی مقصور ہے
یعنے فاعلان معنی شعر کے یہہ ہین چاہیے کہ فریب نہ دے آدمی کو زندگانی اوسکی اسواسطے کہ ہر عیش نقل
کرنے والا ہے طرف زوال کے صیر بالفتح گشتن ومیل دادن منتخب سے تقطیع یہہ ہے لایغرن فاعلاتن
نمرا فاعلن عیشہو فاعلن کلل عیش فاعلاتن صایرن فاعلن لززوال فاعلان م ج شعر اعلمو انی لکم
حافظٌ * شاہدًا ما کنتُ اَزْ فَا یِبًا * ہر دو محذوف اند ت تیسرا شعر جو محقق نے لکھا عروض اور ضرب
اوسکی دونون محذوف ہین یعنے فاعلن معنی یہہ ہین جانو تم بتحقیق مین واسطے تمہارے نگہبان ہون
حاضر ہو نہین یا غایب تقطیع یہہ ہے اعلمون فاعلاتن انی لکم فاعلن حافظن فاعلن شاہدن فاعلاتن
کنت او فاعلن غایبن فاعلن م ر شعر اِنَّمَا الزَّنْفَا رِیَا قُوَّتَہٗ * اُخْرِجَتْ مِنْ کَیْسِ دِہْقَانٍ * عروض
محذوف وضرب ابتر است ت چوتھا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا محذوف ہے
یعنے فاعلن اور ضرب اوسکی ابتر ہے یعنے فعلن بسکون عین معنی اوسکے یہہ ہین نہین ہے
زن زانفا مگر ایک یا قوت کہ نکلی ہے کیسہ رئیس قریہ سے یعنے غیر مستعمل ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
اُخْرِجَتْ مِنْ زل فاعلاتن فار یا فاعلن قوتتن فاعلن اخرجت من فاعلاتن کیس دہ فاعلن قانی فعلن م د شعر
لَلْفَتَی عَقْلُ الْعَیْشِ بِہٖ * حَیْثُ تَہْدِیْ سَاقُہٗ قَدَمُہٗ * ہر مجنون محذوف اند ت شعر پانچوان جو
محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے عروض اور ضرب دونون مجنون محذوف ہین یعنے فعلن تحریک
عین ترجمہ یہہ ہے واسطے جوان کے عقل ہے کہ زندگی کرتا ہے ساتھ اوسکے جسطرح رہبر کرتی ہے
پنڈلی اوسکی او سکے قدم کی یعنے اوسکی عاقبت بینی کام آتی ہے اور ہدایت کرتی ہے عواقب امور
کے مصرع ع مرد آخر بین مبارک بندہ ایست * تقطیع اوسکی یہہ ہے للفتا عق فاعلاتن لن یعنے
فاعلن شبہی فعلن حیث تہدی فاعلاتن ساقہو فاعلن قدمہ فعلن م و شعر دَبَّ نَادِبَتٌ
اُمُّہَا تَقْصِمُ النَّدَیَ وَالْغَارَا * عروض مجنون محذوف ست وضرب ابتر ت چھٹا شعر جو متن
مین لکھا ہے عروض مجنون محذوف ہے یعنے فعلن تحریک عین اور ضرب ابتر یعنے فعلن بسکون

ہین معنی یہہ ہین اگر تراگ کو وقت رات کے دیکھتا تھا مین کہ تو رانی ہی ہو ہندی کی اور لغار کو یعنی تو تکرہتا میر اور عارا
خوشبودار درخت ہے تقطیع یہہ ہے رب بنارن فاعلاتن بت تا رفاعلن مُعْہَا فعلن تفصیل ہن فاعلاتن دی
یُول فاعلن غارا فعلن ہم و بعضی مشطور رداو اشتہ اند اما خلیل نیاوردہ ست اور بعضون فی
یہہ بحر مشطور روا رکھی ہے یعنے مربع اور خلیل نہین لایا ہے جیسے یہہ بیت بَالبَگرِ لَاتَنُو ✤
لَیسَ ذَاحِینٍ وَنِی ✤ تقطیع یالبکرن فاعلاتن لاتنو فاعلن لیس ذاحی فاعلاتن تِنْ وَنا فاعلن
اور زحاج نی اسکو رمل مجزو محذوف الضرب و العروض قرار دیا ہے ہم و بطریق زحاف خبن و کف
و شکل در ارکان دیگر بکار دارند و میان نون فاعلاتن و الف فاعلن معاقبہ باشد ست اور بطریق
زحاف کے خبن یعنے فعلاتن اور فعلن اور کف یعنے فاعلات اور شکل یعنے فعلات آتا ہے صدر
اور ابتدا اور حشو مین سوا عروض و ضرب کے اور عروض و ضرب کا بیان پہلے ہو چکا اور درمیان نون
فاعلاتن کے اور الف فاعلن کے معاقبہ ہے یعنے یا دونون ثابت رہین گے یا ایک ان دونون مین سے
گریگا مثلاً فاعلات فعلن اس بحر مین نہ آئے گا ہم اما در پارسی بتکلف بر قیاس دیگر بحر ہای ایشان
در وافی عروض و ضرب ہر دو مذال یا ہر دو سالم یا مختلط و عروض سالم و ضرب مجنون یا مقطوع و ہر دو
مجنون یا ہر دو مقطوع یا مختلط و در مجزو ہر دو سالم و عروض سالم و ضرب مقصور و ہر دو مقصور یا محذوف و
یا مختلط و عروض محذوف یا مجنون محذوف و ضرب مجنون محذوف یا ابتر بکار داشتہ اند و امثلہ
آوردہ و مشطور ہم بکار داشتہ اند و از ہمہ تطبیع نزدیکتر وافی بود و ہم سالم بر ینگونہ بیت باوہ بر گیر
دیصنم زود بردار و بزن ✤ چند خواہی خورو غم دور کن از دل حزن ✤ ست و اما فارسی بہ تکلف
موافق اور بحور عرب کے وافی مین عروض اور ضرب دونون مذال یعنے فاعلان یا دونون سالم
یعنے فاعلن یا مختلط یعنے ایک جگہہ فاعلن اور ایک جگہہ فاعلان اور عروض سالم یعنے فاعلن
اور ضرب مجنون یعنے فعلن یا مقطوع یعنے فعلن اور دونون عروض و ضرب مجنون یعنے فعلن یا دونون
عروض و ضرب مقطوع یعنے فعلن یا مختلط یعنے ایک جگہہ فعلن اور ایک جگہہ فعلن اور مجزو مین
دونون سالم یعنے فاعلاتن اور عروض سالم یعنے فاعلاتن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان اور دونون
مقصور یعنے فاعلان یا دونون محذوف یعنے فاعلن یا مختلط یعنے
ایک جگہہ فاعلن اور ایک جگہہ فاعلان اور عروض محذوف یعنے فاعلن یا مجنون محذوف یعنے

مدس ۱۲ مثمن ۱۲ ۔ وہو زحافات کہ عروضی بدان آنچہ مسدس و مثمن کنند ۱۲

فعلن بحر بک مین اور ضرب مجنون محذوف یعنے فعلن بحر بک عین یا ابتر یعنے فعلن بسکون عین
استعمال کیا ہے اور مثالین اونکی لائے ہین اور مشطور یعنے مربع کا بھی استعمال کیا ہے اور سب سے
موافق طبع دانی ہے اور سالم بھی بیت اوسکی مثال کی مرقومہ متن ہے بادہ زن اوس مین بمعنی شراب
نوشیدن ہے اور حزن بفتحتین اور بالضم بمعنی اندوہ منتخب اور کشف اور غیاث سے تقطیع یہہ ہے
بادیرگی فاعلاتن رسی صنم فاعلن بزن ودبردا فاعلاتن روبزن فاعلن چندخاہے فاعلاتن خرد غم
فاعلن دورکن از فاعلاتن دل بحزن فاعلن هم وہمہ ارکان مجنون نیز گفتہ اند وہم از دیگران بہتر بود
برنگیرد بیت زلبانت بسر ابیکے بوسہ چرا + نکنی شاد مرانہ بترسی زخدات اور سب ارکان
مجنون بھی کہے ہین اور یہہ بھی اور وزنون سے بہتر ہے مثال متن مین ہے زلبانت یعنے از لبہائے
خود تقطیع یہہ ہے زلبانت فعلاتن بسر ابفعلن بیکے بوسہ فعلاتن چرا فعلن نکنی شاد فعلاتن مرا
فعلن بترسی فعلاتن زخدا فعلن هم ومشطور این بحر از بہر آنکہ بر دل نزدیکتر بود خوش آید برنگیرد نہ
بیت یکرہ ای بیدادگر + لطف کن ورنہ گر + ست اور مشطور اس بحر مین یعنی مربع بسبب
کہ بر دل سے نزدیکتر ہے خوشنما ہے تقطیع بیت مثال مرقومہ متن کی یہہ ہے یکرای بی فاعلاتن
داد گر فاعلن لطف کن ورنہ گر فاعلاتن ست فاعلن هم مقلوب طویل مفاعیلن فعولن چہار بار بود بہرامی
از فرالاوی شاعر نقل کردہ است کہ او بر وفق این بحر شعر گفتہ است و یک بیتش این ست بیت
نگاری دلربائی ربود از من دل من + من ببدل چگونہ از دبوسہ ستانم ست مقلوب طویل مفاعیلن
فعولن چہار بار ہے بہرامی نے فرالاوی شاعر سے نقل کی ہے کہ اوسنے اس بحر کے وفق مین شعر
کہے ہین ایک بیت اوسکی یہہ ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھی تقطیع یہہ ہے نگاری دل مفاعیلن
ربائی فعولن ربود از من مفاعیلن دل من فعولن منی ببدل مفاعیلن چگونہ فعولن از دبوسہ مفاعیلن
ستانم فعولن سب ارکان سالم ہین هم وبمجزو اخرب بیتی ہم از شعر او این ست شعر پر نور جہان سیہ
و تنگ است + نباشم آن بت بیرنگ است ست اور وزن مجزو اخرب مین بھی فرالاوی کی
بیت ہے جو متن مین لکھی ہے شمن بفتحتین بمعنی بت پرست برہمن اور سراج اور غیاث سے اشارہ
طرف عاشق کے کہ معشوق پرست ہوتا ہے معنی بیت کے یہہ ہین کہ جہان روشن میری آنکھون مین
سیاہ اور تنگ ہے جب سے مجھہ عاشق سے وہ بت یعنے معشوق لڑا ہے سو شمن بمعنی بچھو من

مقلوب طویل

تم کلامہ ظاہر ایہہ معنی مصنوعی ہین تقطیع بیت کی یہہ ہے پر نور مفعول جہاس فعول یہو تنگست مفاعلات
تا باش مفعول منابت فعولن بجہانگ است فعولان صدر اور ابتدا اخرب ہے اور عروض مسبغ اور ضرب
مقصور اور حشو مصراع اول مقبوض ہم و برین قیاس در وافی و مجزو مسبغ و معری و مختلط ذکر کردہ و در
مجزو و محذوف و مقصور و مختلط و ہمچنین اخرب و مکفوف ت اور اسی قیاس پر وافی مین یعنی ہشتمن
مین اور مجزو مین یعنی مسدس مین مسبغ یعنی فعولان اور مفاعیلان اور معری یعنی فعولن اور مفاعیلن
اور مختلط یعنے کہین مسبغ اور کہین سالم کا ذکر کیا ہے اور مجزو مین یعنے مسدس مین محذوف یعنے
فعولن اور مقصور یعنے فعولان اور مختلط یعنے کہین فعولن اور کہین فعولان کا ذکر کیا ہے اور در اخرب
اخرب یعنے مفعول اور مکفوف یعنے مفاعیل صدر اور ابتدا مین لایا ہے ہم اما در عرب و عجم از کتب دیگر
شعرے برین بحر معلوم نشدہ است ت محقق علیہ الرحمہ نے یہہ عبارت بعد بیان مزاحفات
کے لکھی ہے مطلب یہہ کہ عرب اور عجم مین اور کسی سے کوئی بیت مزاحفات مین اس بحر کی
نہین سنی گئی صاحب حاشیہ اس مطلب کو نہ سمجھا اور یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ اما در عرب و عجم
ازین اشعار امرء القیس برین بحر نقل کردہ شد پس حصر و تتبع مصنف تمام نا تمام است تم کلامہ
پس دونون شعر کہ رسائل امرء القیس سے سابق لکھی گئی سالم ہین نہ مزاحف ہم بسیط ہم از بحر
تازیان است و اصلش در دائرہ مستفعلن فاعلن چہار بار بود و اور اسہ عروض و پنج ضرب است و
بر شش وزن مستعمل است دو وافی و چہار مجزو و ابیات این ست ت بسیط بھی بحر تازی ہے
اور اصل اوسکے دائرے مین مستفعلن فاعلن چہار بار ہے اور اوسکے تین عروض یعنی مخبون اور
سالم اور مقطوع اور پانچ ضرب ہین یعنی مخبون اور مقطوع اور مذال اور سالم اور مقطوع ثانی یعنی وافی ہین
مقطوع فاعلن سے فعلن ہے اور مجزو مین مقطوع مستفعلن سے مفعولن ہے پس یہہ چھ وزن
ہوئین کہ دو وزن ہین اگرچہ علت ایک ہے صاحب حاشیہ اس مطلب کو بھی نہ سمجھا اور یہہ حاشیہ
لکھا ح تو لہ پنج ضرب یعنی مخبون و مقطوع و مذال و سالم و مخبول تم کلامہ پس مخبول اس بحر مین
کوئی ضرب نہین مگر ایجاد بندہ اور چھ وزنون پر مستعمل ہے ہر چند از روی احتمالات عقلی کے
پندرہ وزن ہوتے ہین کہ تین کو جب پانچ مین ضرب دیجیے پندرہ ہون مگر چھ استعمال
مین ہین دو وافی اور چار مجزو بتیین یہہ ہین ہم اشعر یا حامد لا از برین منظم بدایتہ ہم

لم یلقها سوقة قبیلی ولا ملک ✤ عروض وضرب ہر دو مخبون ست ست پہلا شعر جو مرقومہ متن ہے
عروض اور ضرب دونون مخبون ہین یعنی فعلن بحرکیک عین معنی شعر کے یہہ ہین ای حارث
چاہیے کہ نڈالا جاؤ نہین تم سے اوس بلا مین کہ نڈالا گیا ہو اوس مین کوئی بازاری قبل میرے
اور نہ بادشاہ اور مراد بلا سے ہجو ہے یعنے تم باعث اسکے نہو کہ ہین ہجو تمہاری کرون ایسی کہ کسی نے
کبھی نہ کی ہو تقطیع یہہ ہے یا حارلا مستفعلن لا سے مین فاعلن سکم بدا مستفعلن ہتین فعلن لم یا قہا مستفعلن سوقتن
فاعلن قبلی ولا مستفعلن ملکو فعلن مم ب شعر قد اشہد الغادۃ الشواء تحملنی ✤ جرد ارم معروقۃ
اللحمین سرحوب ✤ عروض و مخبون ضرب مقطوع است و این ہر دو بیت از روافی است ست
دوسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اوسکا مخبون یعنی فعلن بحرکیک عین اور ضرب مقطوع یعنے
فعلن بسکون عین ہے معنی یہہ ہین کہ بتحقیق حاضر ہوتا ہونین تا راجملے متفرقہ مین درحالیکہ
اوٹھاتی ہو مجکو اسپ مادہ کم موشک کلہ اور دراز یہہ تینون عرب مین صفات اسپ ہین تقطیع
یہہ ہے قد اشہدن مستفعلن غارتش فاعلن شواء تح مستفعلن ملنے فعلن جرد ارم مع مستفعلن روقتل
فاعلن لحمین سر مستفعلن جوبو فعلن اور یہہ دونون بیتین روافی ہین مم ج شعر انا ذممنا علی ما خیلت
سعد بن زید و عمر ابن تمیم ✤ عروض سالم و ضرب مذال است تیسرا شعر جو مرقومہ متن ہے
عروض اوسکا سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مذال یعنی مستفعلان معنی یہہ ہین بتحقیق کہ ہمنے
اوپر اس بات کے کہ خیال کیا معشوقہ نے سعد ابن زید اور عمر کا کہ قبیلہ بنی تمیم سے ہے تقطیع
اوسکی یہہ ہے انا ذممن مستفعلن نا علا فاعلن ما خی لیت مستفعلن سعد بن زی مستفعلن و نو عمر فاعلن
رمن تمیم مستفعلان مم ر شعر ماذا وقوفی علی ربع عفا ✤ مخلوق داہس مستعجم ✤ عروض و ضرب
سالمند ت چوتھا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی مستفعلن معنی
یہہ ہین شاعر تحسہ کہتا ہے کیا ہی توقف میرا اوس مکان پر کہ خالی ہے معشوقہ سے اور کہنہ
اور خاموش حالات معشوقہ سے تقطیع یہہ ہے ماذا وقو مستفعلن فی علی فاعلن ربع عفا مستفعلن
مخلوقن مستفعلن و ارسن فاعلن مستعجمی مستفعلن مم ہ شعر یسیر و امعا انما میعادکم ✤ یوم الثلثاء
بطن اکوادمی ✤ عروض سالم اور ضرب مقطوع است پانچوان شعر جو مرقومہ متن ہے عروض
اوسکا سالم یعنے مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنے مفعولن معنی یہہ ہین سیر کرو تم یکجا ہو کر سو اسکی

نہین ہے کہ وعدہ تمہارا روز شنبہ کو ہے مقام خاص ہین یا صحرا مین تقطیع یہہ ہے سیر دمعن مستفعلن
انما فاعلن بیعادکم مستفعلن یومثلا مستفعلن ثار لبط فاعلن نلوادی مفعولن ہم وشعر ما ابکی
الشوق مَن اطلالِ اضحت قفار آکوحی الواحی ٭ عروض وضرب ہر دو مقطوع عند واین چہار
مجزو است واین بیت آخر را مخلع خوانند ست چھٹا شعر جو مرقومہ من ہے عروض اور ضرب دونون
مقطوع ہین یعنی مفعولن معنی یہہ ہین کونسی چیز ہجران مین لائے میرے شوق کو دیکھنے سے آثار
خانہای معاشیق کے کہ خالی ہوئے ہین مثل مکتوب کاتب کے دلالت مین اوپر لکھنے والی کے
یا مثل حروف اور نقطہاے متفرقہ کے تقطیع یہہ ہے ما ہی یجیش مستفعلن شوق من فاعلن اطلالن
مفعولن اضحت قفا مستفعلن ن کوحی فاعلن یلواحی مفعولن یہہ چارون بیتین مجزو ہین اور اس
بیت آخر کو یعنی مقطوع العروض والضرب کو مخلع کہتے ہین وکذا فی المفتاح مراد یہہ کہ اصطلاح
اہل عروض مین اس وزن کا بسیط مین مخلع نام ہے خواہ آخر مین مفعولن مقطوع ہو خواہ فعولن
مجنون مقطوع اور بعضے فعولن کو مستفعلن سے مخلع کہتے ہین ہم ودیگر ارکان مجنون بکار دارند
ودر مستفعلن مطوی مجنون بکار دارند وعروض وضرب مقطوع را مجنون رود دارند تا بروزن فعولن آید
ست اور سوا عروض وضرب کے مجنون استعمال کرتے ہین یعنے مفاعلن مثال مجنون شعر
لقد خلت حقبٌ مُرّ وفہا عجبٌ فاحدثت غیرا وا عقبت دولا ٭ معنی یہہ ہین کہ بتحقیق گذری
زمانی کہ کرتے ہین اونکی جاے عجب ہین پس پیدا کیے تغیرات اور عقب مین چھوڑین دولتین
تقطیع یہہ ہے لقد خلت مفاعلن حقبن فعلن مرّ وفہا مفاعلن عجبٌ فعلن فاحدثت مفاعلن
غیرن فعلن وعقبت مفاعلن دولا فعلن سب ارکان مجنون ہین اور مستفعلن مطوی کو مجنون
کرکے استعمال کرتے ہین یعنی مفتعلن کو فعلتن کرکے استعمال مین لاتے ہین مثال مطوی مجنون
کی کہ اوسکو مخبول کہتے ہین شعر وَدّعوا اتہم لقیتہم رجلٌ فاحذروا لہ وکروا عنقہ ٭
وزن اسکا فعلتن فاعلن فعلتن فعلن ہے صدر اور ابتدا اور حشو مخبول ہے اور عروض اور ضرب
مقطوع کو مجنون روا رکھتے ہین کہ مفعولن بر وزن فعولن آتا ہے مثال مجنون مقطوع کی شعر
اصبحت والشیب قد علانی یدعو حثیثا الی الخضاب ٭ معنی یہہ ہین صبح کی میں نے
اور پری مجھپر دوڑی اور حالے کہ بلاتی ہے ازروی بر انگیختگی کے طرف خضاب کی تقطیع یہہ ہے

اسبحتی وش مستفعلن شیب قد فاعلن علامی فعولن یدعو حتی مستفعلن گل الل فاعلن خضابی فعولن
ہم و دیگر وزنی آمدہ از مجزو و در شواذ کہ خلیل نیاوردہ و آن این ہست کہ شعر ان شوا ر و لشوہ ۔
خبب الباذل الالمون ۔ عروض مخبون اخذ ہست و ضرب مخبون مقطوع ت اور ایک وزن
اور شاذ آیا ہے کہ خلیل اوسکو نہین لایا ہے شعر اوسکا مرقومہ متن ہے عروض اوسکا مخبون
اخذ ہے یعنے فعل اور ضرب مخبون مقطوع یعنے فعولن معنی یہہ ہین بتحقیق کہ کباب اور نشہ
اور دوڑ ناشتر نہ سالہ اور ناقہ قوی خلقت کا اور خبر اسکی بیت آخر مین ہے تقطیع یہہ ہے
ان سو مفتعلن ان و نشہ فاعلن و تن فعل و خبب فعلتن باذل فاعلن امونی فعولن اور وہ بیت
آخر یہہ ہے بیت من لذۃ العیش و الفتی ۔ للدہر و الدہر ذو فنون ۔ معنی ظاہر ہین م
وا ما در پارسی بتکلف در وافی بر عروض مذال یا معری یا ضرب مذال و یا ضرب سالم و عروض سالم
با ضرب مخبون مذال یا ضرب مذال و یا ضرب مخبون و یا ضرب اعرج و یا ضرب مقطوع و عروض
مخبون معری و مذال با ضرب مخبون مذال و عروض مخبون با ضرب ہم مخبون یا اعرج یا مقطوع
و در مجزو بر عروض معری و مذال با ضرب مذال و عروض سالم با ضرب سالم و اعرج و مقطوع و عروض
اعرج یا مقطوع با ضرب ہم اعرج یا مقطوع امثلہ آوردہ اند و درین دو ضرب اخیر خبن ہم بکار دارند
تا باوزن فعولان یا فعولن آید ت اما فارسی مین بہ تکلف وافی مین شعر کہے ہین اسطرح پر
کہ عروض مذال یعنے فاعلان یا معری یعنی فاعلن ساتھہ ضرب مذال یعنے فاعلان یا ضرب سالم
یعنے فاعلن کی اور عروض سالم یعنے فاعلن ساتھہ ضرب مخبون مذال یعنی فعلان یا ضرب مذال
یعنے فاعلان و یا ضرب مخبون یعنی فعلن یا ضرب اعرج یعنے فعلان یا ضرب مقطوع یعنی فعلن کی
اور عروض مخبون معری یعنی بدون اذالت فعلن اور مذال یعنی فعلان بتحریک عین ساتھہ
ضرب مخبون مذال یعنے فعلان بتحریک عین کے اور عروض مخبون یعنے فعلن بتحریک عین ساتھہ
ضرب مخبون یعنے فعلن بتحریک عین یا اعرج یعنے فعلان بسکون عین یا مقطوع یعنے فعلن
بسکون عین کے اور مجزو مین عروض معری بدون اذالت یعنے مستفعلن اور مذال یعنی مستفعلان
ساتھہ ضرب مذال یعنے مستفعلان کے اور عروض سالم یعنی مستفعلن ساتھہ ضرب سالم یعنی مستفعلن
اور اعرج یعنے مفعولان اور مقطوع یعنے مفعولن کی اور عروض اعرج یعنے مفعولان یا مقطوع یعنی

مفعولن ساتھہ ضرب اعرج یعنے مفعولان یا مقطوع یعنی مفعولن کی مثالین انکی لائے ہین اور ان
دونون ضربون اخیر مین یعنی مفعولان اعرج اور مفعولن مقطوع مین خبن بھی استعمال کیا ہے کہ
بروزن فعولان یا فعولن لائے ہین ہم وقومی پندارند کہ مخلّع اسم فعولن است کہ فرع مستفعلن است
در بسیط مجزو و نہ چنان ست بل مخلّع اسم وزنی است از بسیط مجزو کہ عروض وضربش مقطوع باشد
خواہ مخبون خواہ غیر مخبون ست اور ایک قوم گمان کرتی ہے کہ مخلّع اسم فعولن کا ہے مستفعلن سے
بسیط مجزو مین اور ایسا نہین ہے بلکہ مخلّع نام وزن کا ہے بسیط مجزو سے کہ عروض اور ضرب اوسمین
مقطوع ہو خواہ مخبون یعنے فعولن خواہ غیر مخبون یعنے مفعولن اور سکاکی نے بھی یہی کہا ہے مگر
بدون تعمیم پس ایسے وزن کا نام مخلع ہے بسیط مجزو مین ہم وہا پارسی شاید کہ ہمہ ارکان مخبون
بکار دارند یا ہر چہ فاعلن بود مخبون بود وبس وشاید کہ ہر دو مستفعلن مطوی بود وچنان بہتر کہ ہر
زحاف کہ استعمال کنند در ہمہ مواضع آن قصیدہ مطرد بود مگر تسکین اوسط در مفتعلن وفعلن کہ آن
ہر جائی کہ خواہند شاید مثال وافی عروض وضرب سالم شعر از عشق آن بیوفا افتادہ ام در بلا ٭
ہرگز نگوید مرا برخیز و یکدم بیا ست اور پارسی مین چاہیے کہ سب ارکان مخبون مستعمل کرین
یا کہ جہان فاعلن ہو مخبون ہو جای اور بس یعنی فعلن پس یہہ وزن ہوگا مستفعلن فعلن مستفعلن
فعلن اور چاہیے کہ دونون مستفعلن مطوی ہون یعنی مفتعلن پس یہہ وزن ہوگا مفتعلن فاعلن
مفتعلن فاعلن اور بہتر یہہ ہے کہ ہر زحاف استعمال کرین قصیدے مین ہر جگہہ وہی لائین
مگر تسکین اوسط مفتعلن اور فعلن مین جس جگہہ کرین زیبا ہے مثال وافی عروض اور ضرب سالم
کی شعر جو مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے از عشق آ مستفعلن بیوفا فاعلن افتادہ ام مستفعلن
در بلا فاعلن ہرگز نگو مستفعلن بدمرا فاعلن برخیز یک مستفعلن دم بیا فاعلن مطرد بضم میم وتشدید
طا مفتوح وکسر راء مستقیم وبریک وتیرہ شونده وعقب یکدیگر شونده منتخب اور صراح اور غیاث سے
ہم واگر عروض وضرب مخبون کنند آن بہتر کہ فاعلن ہمہ جا مخبون بود برنگونہ شعر کردم زردے
صفا منزل بکوی وفا ٭ دیدم نگار مرا جای شگرف وجہ حیات اور اگر عروض اور ضرب کو مخبون
کرین بہتر یہہ ہے کہ فاعلن سب جگہہ مخبون ہو جیسا کہ شعر مرقومۂ متن مین ہی اور لفظ مرا لاوسمین
بمعنی خود راہی تقطیع اوسکی یہہ ہے کردم زرے مستفعلن ی صفا فعلن منزل بکو مستفعلن ی وفا فعلن

دیدم نکا مستفعلن رمرا فعلن جای شکر مستفعلن فن چجا فعلن م مثال مجزو سالم شعر بر ستمندی
مکن چندین ستم ✤ کو بر نیا ورد از عشق تو دم ✤ ت مثال مجزو سالم کی جو مرقومۂ متن ہے اور معنی
اوس شعر کے یہہ ہین ایسے عاشق غمگین پر ستم نکر کہ اوس نے تیری عشق سے دم نہین مارا
یعنی اظہار عشق نہین کیا تقطیع اوسکی یہہ ہے بر ستمن مستفعلن دی مکن فاعلن چندی ستم مستفعلن
کو بر نیا مستفعلن ورد از فاعلن عشقی تدم مستفعلن بعضی نسخونمین بجای بر نیا ورد بر نمی آرد ہی پس
دونون صحیح ہین ستمند بالضم اندوہگین اور غمگین مجازاً بمعنی حاجتمند اور یہہ مرکب ہے ست
بالضم اور مند سے مست بمعنی غم واندوہ اور مند بمعنی صاحب اور خداوند کذا فی البرہان اور خیابان
مین لکھا ہے کہ مستمند بالضم حاجتمند اور مست بمعنی حاجت ہے غیاث سے م مثال مخلع مجنون
شعر کشتم بدرد از تو من نگارا ✤ آن بہ کہ یکرہ کنی مدارات مثال مخلع مجنون کی جو مرقومۂ متن ہے
مخلع بسیط مجزو مین وزن مقطوع الضرب والعروض ہے یعنے مفعولن جیسا کہ کہا گیا اور جب
مفعولن مقطوع کو مجنون کرین فعولن ہوا اور لفظ یکرہ شعر مذکور مین بمعنی یکبارہ ہے معنی شعر کے
یہہ ہین غلطان ہوا مین بسبب درد کے یا ہوا مین صاحب درد تیری عشق مین ای معشوق بہتر یہہ ہے
کہ ایکبار کرے تو صلح اور مہربانی تقطیع یہہ ہے کشتم بدر ستفعلن وز تن فاعلن نگارا فعولن آن بہ
مستفعلن یکرہ کنی فاعلن مدارا فعولن صاحب حاشیہ نے لفظ کشتم کو بکاف تازی مضموم پڑہا اور
یہہ لکھا ح مغنیش آنکہ کشتم خود را یا کشتہ شدم از درد بسبب تو ای نگارتم کلامہ اور صاحب شرح نے
اوس سے اعراض بجا کیا مگر اپنے معنی اس تکلف سے لکھے جو سمجھ مین نہ آئین ش صاحب میزان الافکار
گوید مغنیش اینکہ کشتم خود را یا کشتہ شدم از درد بسبب تو ای نگارتم کلامہ این معنی در بطن
قائل است واز الفاظ شعر ہرگز پیدا نیست اولاً معروف را مجہول شمار کردن معلوم نیست کہ از کجا
قانون پیدا کردہ واگر معروف گویند لفظ خود را از طرف خود بیامیزند تا معنی خیز گردد وحال آنکہ کشتم
بکاف فارسی فعل ناقص است کہ اسم وخبر میخواہد وضمیر متکلم منفصل خواہ متصل اسم است ولفظ بدرد کہ
ظرف است متعلق بلفظ مبتلا شود وآن خبر کشتم باشد وحقیقت این است کہ از لطف معنی رد گرفتن
ودریں تکلف رفتن از خوبی فہم معنی آفرین است الحق کہ مر قائل آن صد آفرین است تم کلامہ م
مثال ہمہ مجنون بلیت چرا ہمی بت من بمن نمی نگرد ✤ بیک دو بوسہ ہمی غم از دلم نبرد ✤

ت مثال سب ارکان مجبون کی جیسا کہ بیت مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے چراہمی مفاعلن ہبت
من فعلن بمن نمی مفاعلن بگرد فعلن بیک دبو مفاعلن سہمی فعلن غمزدلم مفاعلن بزد فعلن صم مثال
مطوی از مجزو شعر دور مدارای صنم لب زلبم ۔ تا بفزاید بدل دربطربم ۔ ت مثال مطوی کی مجزو
شعر جیسا کہ مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے دور مدا مفتعلن ربصنم فاعلن لب زلبم مفتعلن تا بفزا
مفتعلن ید بدل فاعلن دربطربم مفتعلن صم وما مثلہ اوزان فارسی از انجہت بتمام نمی آریم کہ برین بحرہا
در پارسی شعر یافتہ نمی شود والا مثالہای کہ بتکلف گفتہ باشند این ست بحرہای دائرہ مختلفہ
ت اور ہم مثالین اوزان پارسی کی تمام وکمال اس جہت سے نہین لائے کہ ان وزنون مین
شعر پارسی پائے نہین جاتے والا یعنے اگر پائے جاتے ہین وہ ایسی مثالین ہین کہ بتکلف کہی ہین
بحرین دائرہ مختلفہ کی ہم وافر ہم از بحرہای تازیان است وجملش در دائرہ مفاعلتن باشد
شش بار در بنا اور ادو عروض وسہ ضرب باشد وبرسہ وزن آید یکی وافی ودو مجزو ابیات این است
ت یہہ بحر بھی بحور تازی سے ہے اور اصل اسکی دائرے مین مفاعلتن ہے چھہ بار اور استعمال
مین اوسکے دو عروض یعنے سالم اور مقطوف اور تین ضرب یعنے سالم اور مقطوف اور مصوب
ہین اور تین وزنون پر آتی ہے ایک وافی اور دو مجزو بتیمین یہہ ہین ہم اشعر لنا غنم نسوقہا
غزرا ۔ کان قرون جلتہا العصی ۔ عروض اور ضرب ہر دو مقطوف ست واین وافی است
ت پہلا شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض اور ضرب دونون مقطوف ہین یعنی فعولن معنی یہہ ہین
ہمارے پاس گوسفند ہین کہ روان کرتے ہین ہم اونکو بہت سا دودہ رکھتے ہین گویا شاخین
پرانی اونکی مانند عصا کے دراز ہین غزار جمع غزیرہ کی اور جلہ یعنی کلان اور عصی جمع عصا کی ہے
جلہ بکسر وتشدید لام بزرگان منتخب سے غزارہ بالفتح بسیاری اور بہت سا دودہ کا ہونا اور
پانی اور میوونکا بہت ہونا منتخب سے تقطیع یہہ ہے لنا غنم مفاعلتن نسوقہا مفاعلتن
غزار دفعولن کان قرو مفاعلتن بجل تسل مفاعلتن عصیو فعولن یہہ وافی ہے ہم ب شعر لقد
علمت ربیعۃ ان جہلک واہن خلق ۔ عروض وضرب ہر دو سالم است ت دوسرا شعر
جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی مفاعلتن معنی یہہ ہین ہر آئینہ جانتا ہے
قوم ربیعہ نے یہہ کہ بتحقیق رستی تیری سست اور برائی ہے یعنے عہد وپیمان تیرا سست ہے

وہن بالفتح سستی اور سست ہونا منخب سے خلق مقتحتین کہنہ ہونا اور جامہ کہنہ اور اس معنی پر بکسر لام بھی آیا ہے منخب سے تقطیع یہہ ہے لقد علمت مفاعلتن ربیعۃ ان مفاعلتن بمبلک و امفاعلتن ہنن خلقو مفاعلتن مہ ج شعر اما بہا و آمرہا ۞ فتغضبنی وتغضینی ۞ عروض سالم وضرب معصوب ست واین ہر دو مجزو است ست تیسرا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنے مفاعلتن اور ضرب اوسکی معصوب یعنے مفاعیلن ہے معنی یہہ ہین کہ عتاب کرتا ہون اور حکم کرتا ہون اوسکو پس غضب کرتی ہے مجھپر اور نافرمانی کرتی ہے میری تقطیع یہہ ہے اعا بہا مفاعلتن وامرہا مفاعلتن فتغضبنی مفاعلتن وتغضینی مفاعیلن اور یہہ دو شعر اخیر تجزو ہین مہ ودر زحافش ودر دیگر ارکان معصوب ومعقول ومنقوص استعمال کنند ودر صدر غضب واقصم واعقص واجم بکار دارند ست اور سوا عروض اور ضرب کے اور ارکان مین زحاف معصوب یعنے مفاعیلن اور معقول یعنے مفاعلن اور منقوص یعنے مفاعیل استعمال کرتے ہین مثال معصوب کی یہہ ہے شعر اذا لم تستطع شیئا فدعہ ۞ وجاوزہ الی ما تستطیع ۞ عروض اور ضرب مقطوف ہے یعنے فعولن اور باقی ارکان سب معصوب یعنے مفاعیلن اگر کوئی ہزج کا گمان کرے وہ مسدس عربی مین نہین آتی مثال معقول یعنے مفاعلن کی یہہ ہے شعر منازل لقفرتا قفار ۞ کانما رسومہا سطور ۞ معنی اس شعر کے یہہ ہین کہ مکانات معشوقہ فرتا کی خالی گویا کہ علامات باقیہ اونہین مکانات کی مثل سطور کے اور مانند نقوش کے ہین کہ دلالت کرتے ہین حال کاتب پر اور حال نقاش پر تقطیع یہہ ہے منازلن مفاعلن لقفرتنا مفاعلن قفار و فعولن کانما مفاعلن رسومہا مفاعلن سطور و فعولن مثال منقوص یعنے مفاعیل کی شعر بسلامۃ دار بحفیر ۞ کبقی الخلق السحق قفار ۞ ترجمہ یہہ ہے وطلی جبیہ بسلامہ کے کہر ہے موضع حفیر مین مانند کہنہ جامہ از ہم رفتہ کے خالی سکونت کنندہ سی تقطیع یہہ ہے بسلام مفاعیل تدار ب مفاعیل حفیرن فعولن کبا قلخ مفاعیل لقس سحق مفاعیل قفار و فعولن اور صدر مین اس بحر کی اعضب یعنی مفتعلن اور اقصم یعنے مفعولن اور اعقص یعنی مفعول اور اجم یعنے فاعلن استعمال کرتے ہین ہم وا با پارسی بتکلف در وافی عروض وضرب ہر دو سالم یا ہر دو معصوب یا ہر دو مقطوف بکار دارند ودر مجزو ہر دو سالم یا عروض سالم وضرب معصوب ست واما فارسی مین بہ تکلف وافی مین عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعلتن یا دونون معصوب

کہ سرد کیا ہو واسطے تبو رفع کے اور ورم لہات کے اور درد کان کی اور تقویت اعضای ضعیفہ کے
نافع ہی اگر اوسکو استعمال کرین بدون پینے کے اور اسی طرح استسقا اور فساد مزاج کو فائدہ کرتا ہے
لیکن پینا اوسکا خطرہ رکھتا ہے مصلح اوسکے بھی شکر اور شہد ہین آور مار الرصاص الاسود یعنے
وہ پانی کہ سیسا گرم اوس مین بجھاوین قولنج کو پیدا کرتا ہے اور حبس بول کو بھی اور وہ پانی کہ قلعی
گرم کرکے اوسمین سرد کرین قریب اسکے ہے اور اوپر بیان ہوچکا ہے کہ سب پانی معاون کے
عسر البول پیدا کرتے ہین خاصہ کہ ایک مدت تک پیین اگرچہ ذہبی اور فضی اور حدیدی ہون فائدہ
بیچ بیان صاف اور پاک کرنے اچھے پانی کے اور اصلاح ردی پانیون کی اور تصفیہ کدر پانیون
کے جانا چاہیے کہ پانی صالح کہ اگر چاہین کہ لطیف زیادہ اور ہلکا زیادہ ہو بیچ مٹی کے باسن کی رکھین
اور پانی کہ اوس سے ٹپکے اچھے باسن مین لیوین کہ یہ پانی نہایت الطف ہوتا ہے اور اسکا نام
ماء التقطیر ہے اور ہرچند موضع بلند سے تقاطر کرے بہتر ہے اور وہ تبرید دل گرم کو اور خفقان گرم کو
نفع بہت کرتا ہے لیکن لاصلاح میاہ ردی کی کئی طرح سے کرتے ہین ایک وہ کہ تصفیہ اور تقطیر
کرین یعنے عرق بناوین اور بہترین طریق تقطیر مین مختار بقراط کا یہ ہے کہ پانیون کو دیگ مین ڈالین
اور اوپر دیگ کے لکڑیان رکھین اوپر سبیل تقاطع کے اور ان لکڑیون پر صوف نیا ڈھنکا ہوا رکھین
اسطور پر کہ سر دیگ کو بالکل چھپا لیوے پس نیچے دیگ کے آگ روشن کرین تو بخار صوف مین
آوے اور نیچے دیگ کے ٹپکتا ہے اور صوف کے پانی کو امتحان کرتے ہین جسوقت پانی شیرین
معلوم ہو صوف کو اوٹھا کر ایک باسن مین نچوڑین اور اسیطرح جسقدر کہ چاہین لیوین اور
جو دو تین بار عرق نکالا ہو دیگ کا پانی گراوین اور پانی ڈالین اس عمل سے پانی شور اور تلخ شیرین
ہوجاتا ہے دوسرا وہ کہ اوپر کنارے پانی کے کہ شور اور ردی ہو گڑہا کھودین کشادہ تو پانی وہان آکر
اس گڑہے مین ٹپک آوے بعد اوسکے پہلو اس گڑہے کے گڑہا دوسرا کھودین اور پانی کو بطریق
ترشیح کے ایک گڑہے سے دوسرے گڑہے مین منتقل کرین یہانتک کہ شیرینی پیدا کرے اور پانی
اگر زمین نواحی دریاے شور کی ہو اچھی زمین مین کہ بو رقبت سے خالی ہو گڑہا کھودین اور
دریا سے وہان اوٹھا لاوین بعد اوسکے ایک گڑہے سے دوسرے گڑہے مین پھیرین
یہان تک کہ شیرین ہو تیسرا وہ کہ پانی کو جوش کرین یہان تک کہ چوتھائی رہجاوے بہتر ہے

اگر پنج سو رطل پانی کے ایک رطل سرکہ انگوری ملاوین اور جوش کرین تو چوتھائی حصہ رہجاوے
نہایت بہتر ہے اور جانین کہ اطبا بیچ پانی جوش کیے کے اختلاف رکھتے ہین بعضے اس امر پر ہین
کہ اوسکو جوش کرین لطافت قبول کرتا ہے اور رداءت اوسکی دور ہو جاتی ہے اور شیخ رئیس
بھی اسی امر پر ہے اور یہ لوگ اوپر اثبات اپنے مدعا کے دلیل لائے ہین دلیل پہلی وہ کہ تجربہ مین
پہونچا ہے کہ نفخ پانی مطبوخ مین کمتر ہوتا ہے اور معدے سے جلد منحدر رہوتا ہے اور یہ دو صفت
خاصہ لطافت کا ہے دلیل دوسری وہ کہ وزن پانی مطبوخ کا ہلکا زیادہ غیر مطبوخ سے ہوتا ہے
اور یہ بھی نشان لطافت کا ہے اور بعضے اس امر پر ہین کہ پانی طبخ سے غلیظ زیادہ اور کثیف زیادہ
ہو جاتا ہے اور دلیل لاتے ہین کہ جو اوسکو جوش کرتے ہین شک نہین ہے کہ جو لطیف ہے
صعود کر جاتا ہے اسواسطے کہ لطیف شدید زیادہ ہوتا ہے واسطے قبول کرنے صعود کے اور
جسوقت لطیف اجزا علیحدہ ہوے جو باقی ہے لامحالہ کثیف ہوگا بسبب غالب ہونے اجزاے
ارضی کے اوسپر اور ظاہر ہے کہ ان پانیون سے کوئی خالی اختلاط اجزاے ارضی سے نہین ہے
طبخ مطلقاً مزید کثافت ہے اور جو خفت وزن اور قلت نفخ کو کہا ہے ہم نہین مانتے ہین کہ
سب پانیون مین پایا جاوے جیسا کہ تجربہ سے ظاہر ہوا اور شیخ رئیس بیچ رد اس امر کے کہتا ہے
کہ صعود کرنے والا ہرچند لطیف ہے پانی سے لیکن کثیر المخالفت نہین ہے اسواسطے کہ پانی
متشابہ الاجزا ہے بسبب بسیط ہونے کے یا قریب بسیط ہونے کے اور وجود نہونا پانی بسیط کا کہ
کہتے ہین ثابت نہین ہے اور وہ پانی کہ بعد طبخ کے باقی رہتا ہے ہرچند غلیظ زیادہ متصعد
سے ہے لیکن نسبت اوسکے کہ قبل طبخ سے تھا لطافت حاصل کی ہے لامحالہ اور علت ضرور
حصول لطافت کی طبخ سے یہ ہے کہ غلظت پانی کی دو امر سے باہر نہین ہے ایک یہ کہ
یہ بسبب برودت کے کثافت عارض ہوا اور زوال اسکا طبخ سے ظاہر ہے دوسرا یہ کہ اختلاط
اجزاے ارضی سے غلظت ظاہر ہوی ہو یہ بھی طبخ سے دور ہوتا ہے اسواسطے کہ اجزاے
ارضی بالطبع پانی سے جدا ہوتے ہین رسوب بکر بسبب ثقل ہونیکے کہ کثافت کو لازم ہے اور
لیکن جو اجزا کہ نہایت چھوٹے ہین اور پانی میل طرف غلظت رکھتا ہے اجزاے ارضی
پانی سے جدا نہین ہو سکتے اور طبخ سے رقت اور تخلخل پانی مین ظاہر ہوتا ہے اور اس سبب سے

اجزاے صغار ارضی قادر ہوتے ہین اوپر ممیز اور ترسب کے اور پانی لطیف ہوتا ہی پس
طبخ لطافت کو فی الجملہ زیادہ کرتا ہے اور شارح بعد ذکر کرنے دونون قول مختلف کے واسطے
موافقت دونون قول کے کہتا ہے کہ ملنا اجزاے ارضی کا پانی مین دو طرح ہے ایک وہ کہ
شدت سے نہو مانند پانی عکر کے یعنے وہ پانی کہ بالذات پاک ہو اور واردات خارجی سے
غلظت حاصل کرے اور شک نہین ہے کہ یہ پانی طبخ سے لطیف ہو جاتا ہے دوسرا
وہ کہ ملنا اجزاے ارضی کا پانی مین شدید ہو یہان تک کہ جدا ہونا اوس سے دشوار ہو
مانند پانی معادن کے اور پانی دریاے شور کے کہ بالذات غلظت رکھتے ہین ایسے پانی
لامحالہ طبخ سے کثیف ہوتے ہین اور وجہ لطافت کی پہلے پانی مین اور کثافت کی دوسرے
پانی مین بسبب طبخ کے دلائل مبالغہ سے پوشیدہ نہین ہے اس لئے کہ کہا گیا ہے کہ اجزاے
ارضی جو بآسانی پانی سے جدا ہو سکتے ہین جلد تر رقیق اور متحلل ہوتے ہین اور متحلل اجزاے
ارضی کا زیادہ کرنیوالا لطافت کا ہی بخلاف اسکے کہ جدا ہونا اجزاے ارضی کا پانی سے دشوار ہو کہ
اس صورت مین تحلل اجزاے ارضی مین کمتر ہوتا ہے اور ساتھ اجزاے مائی کی اکثر اور یہ اکثر کثافت کو
زیادہ کرتا ہی اور طریق دوسرا بیچ دفع کرنے رداءت پانی کی وہ ہے کہ مٹی پاک کو خاصہ کہ مٹی شہر
لیا ہو ملاوین پانی مین اور رکھدیوین تو صاف ہو اور جسقدر مکرر کرین بہتر ہو لیکن طریق تصفیہ پانی
گدرا اور غلیظ کا یون ہے کہ گٹھلی زرد آلو کی ملاوین بکل ارمنی کو یا ستوگیہون کو ساتھ تھوڑی شب
یمانی کی یا تھوڑی زاج منسحوق کی لیکن شب اور زاج کو لیتے امکان تک نہ ملانا چاہیے کہ وہ ضرر سے
خالی نہین ہے اور اگر چنگاری اچھی لکڑی کی پانی مین سرد کرین تصفیہ کرتا ہے اور جو بیضہ اصلاح
پانی ردی کو گدرا مصفی کدورت کا ہی اور کھانا پیاز کا تریاق پانیون ردی کا ہے اور کھانا ہلیلہ کا
بدستور اور اوقات منع کرنے پینے پانی کے اور منافع بہتر اور اسکے بیچ تدبیر اکول اور مشروب کی
آوینگے انشاء اللہ تعالے **القسم الثالث فی النوم والیقظۃ** اور تیسری قسم اسباب
ستہ ضروریہ سے ثابت ہے بیچ بیان سونے اور جاگنے کے اما النوم فمبرد الظاہر ومسخن الباطن
لیکن سونا پس وہ سرد کرتا ہے ظاہر بدن کو اور گرم کرتا ہے باطن کو و منہ طب ان قصر اوقتہ کہتا ہے
یا طن کو اگر کوتاہ ہو زمانہ سونیکا و سرد و مجفف ان طال اور سرد کرتا ہی اور خشک کرتا ہے باطن کو

اگر دراز ہو زمانہ سونیکا اسواسطے کہ خواب طویل اگرچہ پر امتلای معدے کی ہو اکثر حکم خواب خلو کا
لیتا ہے اسواسطے کہ جو حرارت ہضم کرنی غذا سے فراغت پاتی ہی روح مین لٹکتی ہی اور روح کو تحلیل
کرتی ہے اور خشکی لاتی ہی پس یہ دونون خواب برے ہین اور اچھا خواب معتدل ہی اور جو بیچ ضمن بیان طرف
کی اچھائی درجے میانے کی سمجھی جاتی ہی مؤلف اوسکے ذکر مین مشغول نہوا لیکن ہم مفصل کہتے ہین
والیقظہ بضد ذالک اور جاگنا پیدا کرتا ہے ضد اوس چیز کی کہ بیچ سونے کے بیان ہوا پوشیدہ نرہے
کہ نوم دو طور ہے طبیعی اور غیر طبیعی بیان تعریف طبیعی کی مذکور ہوتی ہی اور نوم طبیعی اگر اعتدال سے ہو
محمود ہی ورنہ مذموم لیکن غیر طبیعی مطلق مذموم ہی اسواسطے کہ وہ مرض ہی مثال اوسکی سبات ہی اوسیطرح
بیداری طبیعی ہی اور غیر طبیعی مثال غیر طبیعی کی سہر ہی اور وہ مرض ہی اور یہان بیداری طبیعی مذکور ہوتی ہی
لیکن نوم کی اسطرح تعریف کی ہے کہ ہو ترک النفس استعمال الحواس ترکا طبیعیا یعنے سونا وہ
ہی کہ چھوڑ دے نفس ناطقہ استعمال کرنی حواس کو بطور ترک طبیعی کے اور طریق حصول خواب کا
یہ ہی کہ رطوبت معتدلہ بیچ دماغ کی جمع ہوتی ہی بہ سبب حاصل ہونی رطوبات بخاری کی عروق سباتی سے
طرف دماغ کی پس رطوبات مذکورہ سست کرتی ہین اعصاب کو اور کثیف کرتی ہین مسالک اعصاب
کو اور غلیظ کرتی ہی روح نفسانی کو اور اس سبب سے روح نفسانی بیچ مسالک اعصاب کی نفوذ نہین کرتی ہی
اور حواس ظاہری مین سکون ظاہر ہوتا ہی اور حرکت موقوف ہوتی ہی مگر اوسقدر حرکت کہ بیچ زندگی کی ضرور ہے
سلامت رہتی ہی مانند تنفس اور نمو اور ہضم کے لیکن یقظہ بالتحریک ضد نوم کے ہے اور تعریف یقظہ کی
ایسی کی ہے کہ حالۃ طبیعیۃ یستعمل فیہا الحیوان الات الحس والحرکۃ عند انصباب الروح النفسانیۃ فیہا
موثرۃ یعنے بیداری ایسی حالت ہی طبیعی کہ کام فرماوے اوس حالت مین حیوان آلات تنفس اور حرکت
اپنی کو تردیک نفوذ کرنے روح نفسانی کے آلات مین بشرط تاثیر کے جاننا چاہیے کہ یقظہ مفاوج کا
بہ سبب قید نفوذ کرنے روح کے اور اسکی تاثیر کے تعریف یقظہ مین داخل رہتا ہے اسواسطے کہ نہ حرکت
کرنا اوسکا بہ سبب نفوذ کرنے روح کے ہے یا بہ سبب نہ تاثیر کرنے روح کے بواسطہ نہ منفعل
ہونے آلات حس اور حرکت کے اوس سے جیسا کہ اوسکے محل مین مذکور ہے اور وجہ اضطرار
کی نوم اور یقظہ سے ظاہر ہے کہ انتظام حس اور حرکت کا اور نظام اسباب آخرت کا اور
معیشت کا موقوف بیداری پر ہے پس بیداری ضرور ہوگی اور اس سبب سے کہ ہمیشہ ہونا

بیداری

بیداری کا سبب تشویش فعل نفس کی اور تحلیل روح کا اور تعب اور ہلاکت کا ہے احتیاج بخواب بھی لازم آتی تو اوسقدر اجزاے روح سی کہ بہ سبب حرارت اور حرکت یقظہ کے خرچ ہوتی ہے عوض اوسکے بیچ نوم کے پھر پیدا ہوتی ہے اور اطبا نے یقظہ کو حرکت سے مشابہت دی ہی اور نوم کو سکون سے لیکن تشبیہ یقظہ کی حرکت سے اس سبب سے ہے کہ حرکت تسخین اور تجفیف اور تحلیل کرتی ہے اور روح کو طرف ظاہر کے متوجہ کرتی ہے اور یقظہ بدستور تسخین کرتا ہے بہ سبب پہونچنے روح اور حرارت غریزی کے اور تجفیف اور تحلیل کرتا ہے بہ سبب تقلیل انعقداے بدن کے اوسمین اور روح کو طرف ظاہر کے لاتا ہے بہ سبب تحریک روح اور حرارت غریزی کے خارج مین لیکن تشبیہ نوم کی سکون سی اس سبب سے ہے کہ جیسا سکون ساکن کرتا ہے روح اور بدن کو اور ترطیب کرتا ہے بہ سبب قلت تحلیل کی اور دور کرتا ہے اعیا اور ماندگی کو اور مدد دیتا ہے اوپر ہضم غذا کے اور نضج مواد کے اور مواد کو تحریک نہین کرتا ہے اسیطرح نوم بھی روح اور بدن کو ساکن رکھتا ہے اور بدن کو ترطیب کرتا ہے بشرط عدم افراط کے بواسطے بہت غذا کرنے بدن کے نوم مین اور دور کرتا ہے تعب اور ماندگی کو اور مدد کرتا ہے اوپر ہضم اور نضج مواد کے اور تحریک نہین کرتا ہے مواد کو لہذا بیچ فساد ہضم اور ثوران اخلاط کے اچھی تدبیرون سے تنویم کو مقرر کیا ہے اور تدبیر خواب اور یقظہ کی اور یہ امر کہ نوم محمود کون ہے اور مذموم کون اور معتدل کیا فائدہ رکھتا ہے اور کسکو کہتے ہین تفصیل بیچ مبحث تدبیر النوم والیقظہ کے آویگی القسم الرابع فی الحرکۃ والسکون قسم چوتھی اسباب ستہ ضروریہ سے ثابت ہے بیچ حرکت اور سکون کی اور عام ہے کہ حرکت تمام بدن کی کل مکان سے ہوے یا حرکت اجزاے بدن کی اجزاے مکان سی ہو اور تعریف حرکت اور سکون کی اسطرح کی ہے کہ الحرکۃ ہی خروج المادۃ من القوۃ الی الفعل بالتدریج والسکون ہو بقاء المادۃ علی القوۃ او علی الفعل اور حرکت چار قسم ہے اینی وضعی کمی کیفی اور تعریف ہر ایک کی ان حرکات اربعہ سے بیچ مبحث نبض کے ساتھ بہت فائدون کے ہم ذکر کرتے ہین انشاء اللہ تعالی اب وجہ اضطرار انسان کی طرف نوم اور یقظہ کے بیان کرتے ہین لیکن حاجت صرف حرکت کے اس سبب سے ہے کہ حرارت غریزی ہمیشہ فعل کرتی ہی بیچ سب اون چیزون کے کہ جو بدن پر وارد ہوتی ہین اور بہ سبب دوام

فعل کی اوسکو کلال اور عاجزی تحلیل فضلات سی عارض ہوتا ہی پس لازم ہی کہ تھوڑا تھوڑا فضلہ زائد رہے
اور ظاہر ہے کہ فضلہ مذکور اگر بہت دنون مین جمع ہو حرارت کو چھپا لیوے اور سرد کری اسکے سبب
سے حاجت طرف حرکت کے ضرور ہوئی تو حرکت کے سبب سے فضلہ زائدہ تحلیل ہو جاوی اور
حرارت غریزی روشن ہو اور منطفی نہو لان الحرکۃ من شانہا التسخین اور ابن ابی صادق کہتا ہے
کہ حیوان بالطبع محرک پیدا ہوا ہے اور جو چیز جس چیز پر مخلوق ہوئی اوس چیز کا اوس سی تعطل محال
ہے پس حیوان بالذات محتاج طرف حرکت کے ہے قطع نظر اور امر کے لیکن اضطرار آدمی کا
طرف سکون کے واسطے راحت بدن کے ہے تعب حرکت سے اسلیے کہ اگر حرکت ہمیشہ ہو
رطوبات بالکل تحلیل ہو جاوین بلکہ پیدا نہون اور اس سبب سے حرارت بھی زائل ہو جاوے
اور عجائب حکمت اللہ تعالی سی یہ ہے کہ واسطے ہر ایک کے اسباب ضروریہ سے ایک محرک
اور باعث طبیعی مقدر فرمایا ہے تو آدمی کو اوس سے مضطر کرے جیسے بھوک اوپر کھانے کے
اور پیاس اوپر پینے کے اور ماندگی اور اونگہ اوپر سونے کے اور ہونا آدمی کا صناعی المآکل والمشارب
والمسکن اوپر حرکت کے اور اسی قیاس پر اور اگر ایسا نہوتا کبھی امر ضروری مین فتور پڑتا اور
ہلاکت کو پہونچتا اما الحرکۃ فتسخن لیکن بالذات گرم کرتی ہی والسکون پیرد اور سکون سرد کرتا ہے
وحرکۃ الجماع تجفف ومقص الحرارۃ الغریزیۃ یعنی اور حرکت جماع کی خشک کرتی ہے اور کم کرتی ہی
حرارت غریزی کو بعد اوسکے سرد کرتی ہے **فائدہ** حرکت چھ طرح ہے شدید ضعیف کثیر
قلیل سریع بطی اور ہر ایک کا حکم جدا ہے لیکن حرکت شدید حرکت قوی کو کہتے ہین اور فرق
ما بین شدید اور سریع بین یہ ہے کہ حرکت قوی تفاوق اور مانع کو دفع کرتی ہے اور اوس سے اثر
قبول نہین کرتی اور سریع وہ ہے کہ مسافت کو قطع کرے بیچ تھوڑے زمانے کے قوت سی ہو یا
ضعف سے اور ضعیف ضد قوی کی ہی اور بطی ضد سریع کی اور معنی قلیل اور کثیر کے ظاہر ہین بالجملہ فعل
قوی کا مانند فعل ضعیف کے نہین ہوتا اور فعل کثیر کا مانند فعل قلیل کے نہین ہوتا اور فعل سریع کا
مانند فعل بطی کے نہین ہوتا اور درمیان ان تینونکے درجہ وسط کا کہ معتدل ہی لازم ہے پس اقسام
حرکت کی یعنے اضداد ساتھ مضدلات کے نو ہوتے ہین اور جوان کو ساتھ آپس کے کہ ممکن الکہ یہ ہین
مرکب کرین ستائیس قسم حاصل ہوتی ہین ضرب کرنے نو سے بیچ تین کے اسطور پر کہ شدید کثیر سریع

شدید کثیر بطی شدید قلیل سریع شدید قلیل بطی شدید کثیر معتدل بیچ سرعت اور بطو کے شدید قلیل
معتدل بیچ سرعت اور بطو کی شدید بطی معتدل بیچ کثرت اور قلت کی شدید سریع معتدل بیچ کثرت
اور قلت کے شدید معتدل بیچ کثرت اور قلت کے اور معتدل بیچ سرعت اور بطو کی ضعیف قلیل بطی
ضعیف قلیل سریع ضعیف کثیر سریع ضعیف کثیر بطی ضعیف سریع معتدل بیچ قلت اور کثرت
کے ضعیف کثیر معتدل بیچ سرعت اور بطو کے ضعیف قلیل معتدل بیچ سرعت اور بطو کی ضعیف
بطی معتدل بیچ کثرت اور قلت کے ضعیف معتدل بیچ قلت اور کثرت کی اور معتدل بیچ سرعت
اور بطو کے کثیر سریع معتدل بیچ شدت اور ضعف کی کثیر معتدل بیچ شدت اور ضعف کے اور معتدل
بیچ سرعت اور بطو کے قلیل بطی معتدل بیچ شدت اور ضعف کے قلیل معتدل بیچ شدت
اور ضعف کے اور معتدل بیچ سرعت اور بطو کے سریع معتدل بیچ سرعت اور ضعف کے
اور معتدل بیچ کثرت اور قلت کے سریع قلیل معتدل بیچ شدت اور ضعف کے بطی معتدل
بیچ کثرت اور قلت کی اور معتدل بیچ ضعف اور شدت کی بطی کثیر معتدل بیچ شدت اور ضعف کی
معتدل بیچ تینون کے یعنے بیچ شدت اور ضعف کے اور بیچ کثرت اور قلت کی اور بیچ سرعت اور
بطو کے اور بیان کرینگے کہ حرکت بالذات تسخین اور تحلیل کرتی ہے اور تبرید یوس سے وقت افراط
کے بالعرض ہی جیسا کہ بیان اوسکا آویگا لیکن تسخین بعض حرکت کی قوی زیادہ ہی تحلیل سے اور
تحلیل بعض کی تسخین ہی لیکن حرکت سریع قوی قلیل سخونت اوسکی تحلیل سی بہت ہے اور
حرکت بطی ضعیف کثیر تحلیل اوسکی زیادہ تسخین سے ہے اور وجہ کثرت کی بیچ صورت پہلی کے
یہ ہی کہ سخونت تابع قوت کی ہے اور زمانے دراز کی محتاج نہین ہی جسوقت حرکت سرعت اور قوت سی ہو
بیچ تھوڑی زمانیکے حرارت کثیر پیدا کرتی ہو اور ساتھہ اسکے تحلیل کم کرتی ہی بسبب قلت زمانے کے اسواسطے
تحلیل کی ترقیق کرنا اور بخار بنانا مادی کا شرط ہے اور واسطے ترقیق اور تبخیر کے طول زمانیکا لازم ہے اور وجہ
کثرت تحلیل کی دوسری صورتمین یہ ہی کہ بسبب طول زمانے کے بیچ مادیکی تبخیر بہت ہوتی ہی اور اس سبب سے
کہ میل طرف بطو اور ضعف کی رکھتی ہی سخونت کم کرتی ہی اسواسطے کہ اس حالت مین احتکاک ضعیف ہوتا ہی اور
غلبہ سخونت کو شدت احتکاک لازم ہی اور افراط حرکت کی اور سکون کی برودت پیدا کرتی ہی لیکن وجہ برودت
کی [illegible] سبب رطوبت غریزی تحلیل پاتی ہی اور تحلیل رطوبت سی حرارت

تحلیل ہوتی ہی اور وجہ برودت کی فرط سکون سے اس سبب سے ہی کہ فرط سکون واجب کرتا ہی اجتماس رطوبت کو
پس سکون اوسپر غالب ہوتا ہی اور واجب کرتا ہی انعقاد اور احتلال حرارت غریزی کا پس غالب ہوتا ہی برد اور سکون
معین زیادہ ہی اوپر ہضم غذا کی اس سبب سے کہ قوت ہاضمہ کی معدے مین ہی مثلاً شک نہین ہی کہ وہ جرم معدے مین ہے
پس غذا کہ وارد ہوتی ہی پہلے اثر ہضم کا پہونچتا ہے اون اجزائے غذا کو کہ جو معدے سے ملے ہین بعد اوسکی
تجاوز کرتا ہی ہضم اور اثر کرتا ہے اجزائے مجاورہ مین یہانتک کہ بیچ تمام غذا کی عام ہوتا ہی پس بیچ وقت ہضم کی اکثر سکون
واقع ہی تاثیر ہضم کی بطور برابری کے فعل کو تمام کرنیوالا ہوتا ہے اور اگر حرکت واقع ہوے غذا
معدے مین ملتی ہے اور ہضم قاصر ہوتا ہی اس سبب سے کہ بیچ اس صورت اجزائے غذا کے
متبدل ہوتے ہین اور مناسبت اجزائے معین غذا کی ساتھہ معدے کے قائم نہین رہتی ہی
اور اس سبب سے ہضم قبیح واقع ہوتا ہے لیکن حرکت ضعف کہ باعث جنبش غذا کی ہو
مانع سکون کے ہے بیچ نہ باطل کرنے ہضم کے لیکن حرکت معتدل قبل تناول غذا کے مقوی
ہضم ہوتی ہی اسلیے کہ گرم کرتی ہی اعضاے ہاضمہ کو اور اوٹھاتی ہے حرارت غریزی کو اور تحلیل
کرتی ہے فضول کو اور حرکت بعد ہضم غذا کے معین زیادہ ہوتی ہے اوپر انحدار کے اس سبب سے
کہ ہلاتی ہی غذا کو اور فضول کو بعد اوسکے اوتارلاتی ہے اعلے سے نیچے کو اور جملہ حرکات سے
ریاضت ہے اور وہ علیحدہ کہی جاویگی لیکن خشکی جماع سے اس سبب سے حاصل ہوتی ہے
کہ جماع مین رطوبات قریب العہد بالانعقاد اکثر مستفرغ ہوتے ہین اور نقصان حرارت
غریزی مین ہوتا ہے اسلیے کہ ساتھہ منی کے جوہر روح بھی نکلتا ہے بسبب لذت کے لہذا جو
شخص کہ جماع سے لذت بہت پاتا ہے ضعف اوسکو بشدت ہوتا ہے اور جب نقصان روح مین
پڑتا ہے برودت بالضرور غالب ہوتی ہے بالجملہ افراط جماع مضر زیادہ سب چیزون سے ہے
خصوصاً کہ ساتھہ انزال کے ہو لیکن اگر موافق تقاضاے طبیعت کے بیچ وقت معتدل کی ساتھہ
عورت مرغوب الطبع کے واقع ہو اور بدون تعب اور تکلیف کی ہو باعث تقویت روح اور انتعاش
حرارت غریزی کا ہے اور بدن کو گرم کرتی ہی گرمی معتدل خصوصاً جوانون کو کہ دموی مزاج ہون اور
امن مین رکھتی ہی امراض کثیرہ سے پس ایسی جماع جملہ ضروریات سے ہین اور مضرات سے وہی جماع ہے
کہ بدون حاجت کے اور ساتھہ تعب بہت کے اور ساتھہ انزال کثیر کے واقع ہو **فائدہ** بیچ تدبیر جماع کے

مثمنات مین بچا ہے ہان اور سباعیات مثمن اگر ہین تو سا وے ہین
کوئی اس سے دراز تر نہین پس آخر مین ان وزنون کی تسبیغ بچا ہے کہ بیت دائرے
سے نکل جاتی ہے اور بعضے جب اسکے آخر مصرع مین دو حرف دیکھتے ہین مانند الف
ونون کے جانتے ہین کہ مسبغ ہے یہ خطا ہے کسواسطے کہ الف ونون بمقام یک حرف
ہین بموجب قاعدہ تقطیع کے کہ نون بعد مدہ کے محسوب نہین ہوتا اور جسب یہہ الف
ونون یا امثال الف ونون درمیان بیت کے حشو مین واقع ہوتے ہین ایک ہی حرف
شمار کیے جاتے ہین مثلاً عیان اور نہان اور زمین اور کمین حشو مین بروزن فعل گنی جاتے
ہین پس اس وزن کے آخر مین بھی ایک ہی حرف شمار کیا چاہیے جیساکہ کہا ہنی صاحب
حاشیہ نے اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ بعضے چون در آخر مصراع آہ مخفی نماند کہ
اہل فن وخود مصنف علام در اول این کتاب تصریح کردہ اند کہ دو ساکن را در آخر مصراع
از اسباغ شمرند معتبر نیسازند پس توجیہ کلام مصنف آنست کہ مراد از آخر مصرع آخر مصراع
اول است درصورتیکہ مصرع نباشد وبہین معنی صحیح میشود قولہ چہ امثال آن درمیان بیت
والا کلام در آخر مصراع است نہ در وسط واین توجیہ اگرچہ بظاہر وجیہ مینماید لیکن مراد
مصنف علام نیست زیراکہ در وزن ثانی مربع این بحر در مابعد در عروض وضرب ہر دو
تخطیہ اعتبار دو ساکن مینماید مگر انکہ گویند در مثمن بنظر ضرورت یعنے تا زیادت بر اصل دائرہ
لازم نیاید دو ساکن اعتبار نہ کنند ومراد از درمیان بیت در بیت است ہر جاکہ باشد آنرا
غایت توجیہ از جانب مصنف ہست لیکن ما نیز پسندیدہ اش نیست چہ او بضرورت نیز روا دارد
چنانکہ در وزن دوم مربع خواہد آمد وتحمیل کہ مراد از دو ساکن الف ونون است خصوصاً
کہ آنرا مصنف جابجا قائم مقام یک ساکن قرار دادہ اگرچہ در آخر باشد تمت کلامہ معلوم ہو کہ
حاشیہ مطلب کتاب سے خارج ہے مطلب کتاب کا یہہ ہے کہ ہزج مثمن سالم وغیرہ
مین تسبیغ نکہا چاہیے کہ بیت دائرے سے خارج ہوتی ہے پس جب دو حرف ساکن
مثل الف ونون خواہ مثل او سکے یا ونون آخر مصرع اول خواہ آخر مین پڑین مثل
انسان اور حیوان اور تسکین اور تمکین کے اونکو ایک حرف شمار کیا چاہیے کسواسطے کہ

یہ الف اور نون اور یا نون اور واو نون حشو مین مقام ایک حرف کے لیے جاتے
ہین اور نون بعد مدہ کے محسوب نہین ہوتا چونکہ ہزج مثمن سالم وغیرہ مین ضرورت ہے کہ
بیت دائرے سے خارج نہو یہان دو حرف ساکن کو مثل الف ونون خواہ اوسکے امثال کو
مقام ایک حرف کے شمار کرنا بہتر ہے بخلاف اوزان مسدس کے وہان اسکی ضرورت نہین
چاہین دو حرف ساکن اور الف ونون کو ایک حرف شمار کرین چاہین صاحب حاشیہ کہ
آخر مصرع اول کہتا ہے اور مصرع ثانی کو چھوڑے دیتا ہے اور مراد درمیان بیت سے
در بیت کہتا ہے اور کبھی لکھتا ہے کہ وزن مربع مین مصنف نے الف ونون کو بضرورت
بجاے دو ساکن قرار دیا ہے اور کبھی الف ونون کو مخصوص کرکے خود دفع اعتراض
کرتا ہے ابن ہمہ یعنے چہ اور محقق علیہ الرحمہ نے وزن مربع مین الف ونون کو مسبغ کہان
قرار دیا ہے بلکہ وہ مذہب عروضیون کا لکھتے ہین اور خود اوسکو محذوف کہتے ہین یعنی الف و
نون کو بجاے یک ساکن قرار دیتے ہین اور بعد ان تقریرات کے معلوم ہوکہ ہزج مثمن
سالم وغیرہ مین بتسبیغ کہنا دو حرف ساکن کا بنظر عدم اخراج وزن دائرے سے بہتر ہے
پس جو وزن کہ دائرے سے نکلا ہے اوسمین اگر دو حرف ساکن آخر مین پڑین
اوسکو مسبغ نہ سمجھا چاہیے بلکہ ساکن دوم معتبر نہین وہ وزن سالم ہے الا وزن مربع حکم
وزن مثمن رکھتا ہے کسواسطے کہ مربع کے دونون مصرع ایک مصرع مثمن کا ہے حقیقت مین
ہم دو وزن اول مسدس را عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور برینگونہ بیت ہلا زیبا رخا
برخیز و پیش آر + می بادو رخت ہمرنگ وہم بوے + ت پہلا وزن مسدس کا اسطرح ہے
کہ عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان جیساکہ بیت
مرقومۂ متن ہے اور ہلا زیبا رخا شعر مذکور ہین ای آگاہ ہوای محبوب خوبرو تقطیع یہہ ہے
ہلا زیبا مفاعیلن رخا برخی مفاعیلن زپیشا رفعولان مئی بادو مفاعیلن رخت ہمرن مفاعیلن
گلہم بوی فعلان ح قولہ مقصور یا محذوف اہ باید دانست کہ نزد ایشان بودن یک حرف
ساکن در آخر یک مصرع ودو ساکن در آخر مصرع دوم مغیر وزن نیست لہذا قصر یا حذف عروض
با قصر ضرب دو وزن واحد شمارند وبالعکس را نیز وہمچنین عروض سالم وضرب مسبغ یا مذال

و بالعکس را واحد الوزن میشمارند تم کلامہ معلوم ہو کہ نزد ایشان چہ معنی دارد بلکہ مذہب
جمہور بھی ہے کہ اجتماع حذف و قصر آخرین مغیر وزن نہین ہے دوسرا حاشیہ یہہ ہے
ح بلا ریبا مفاعیلن خا برخی مفاعیلن ریپشا رفعولان مای بادو مفاعیلن رختھرن مفاعیلن
کبوئی فعولن تم کلامہ معلوم ہو کہ لفظ ہم سے اور ضرب مقصور سے چشم پوشی کرکے کبوئی کو
بروزن فعولن لکھنا یعنے چہ ہم وزن دوم را عروض ہم مقصور ست یا محذوف و ضرب محذوف
برینگونہ بیت فروغ روے او چون نور خورشید ✤ نسیم زلف او چون بوی عنبر ✤
ت اور وزن مسدس کا دوسرا یہہ ہے کہ عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنے
فعولن اور ضرب محذوف یعنے فعولن جیسا کہ شعر مرقومہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے
فروغی رو مفاعیلن یا وچو نو مفاعیلن زخرشید فعولان نسیمی زل مفاعیلن فا وچو بو
مفاعیلن یعنبر فعولن ہم دوزن اول مربع را عروض و ضرب سالم بود برینگونہ بیت
بیاران می کہ پنداری ✤ روان یاقوت تابستی ✤ و یا چون بر کشیدہ تیغ ✤ پیش آفتابستی ✤
ت وزن پہلا مربع کا اسطرح ہے کہ عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعیلن
جیسا کہ شعر مرقومہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے بیارامی مفاعیلن کہ پنداری مفاعیلن روایاقو
مفاعیلن تتابستی مفاعیلن و یا چو بر مفاعیلن کشیدہ تی مفاعیلن غبیتنی ا مفاعیلن فتابستی
مفاعیلن نمین تیغ کا متعلق بہ مصرع ثانی ہے اور یاقوت بابستی اور آفتابستی بمعنی یاقوت
تابست آفتاب ست اور حرف یا زائدہ فقط واسطے زینت کلام کے ہے ح قولہ یاقوت تابستی
یعنی پنداری کہ مثل یاقوت تابی و روشنی دارد درینصورت ایطا در قافیہ باشد لیکن چون
ایطا خفی ست باکی ندارد آما انچہ در بعض نسخ بابستی بباء موحدہ قبل الف و بیای مثناۃ تحتانی
قبل سین واقع شدہ باعتبار معنی چندان چسپان نیست و تعلق پنداری را بخوبی صلاحیتی
نمیدارد تم کلامہ معلوم ہو کہ ایسے مقام پر تابستے کو بابستے گمان کرنا سوائے نادانیت
فن کے اور کیا کہا جاہیے اور گمان ایطا بھی ان قافیون مین بیجا ہے کیونکہ اسواسطے کہ آفتاب
بمعنی خورشید ہے اس جگہہ نہ بمعنی تابش مہر چنانچہ صاحب برہان لکھتا ہے کہ معنی ترکیبی
آن آفت اب ست و بحسب اصطلاح شمس را گویند اور صاحب سراج اللغات لکھتا ہے کہ

آفتاب بمعنی قرص خورشید ست و بمعنی خورشید مجاز ست بخلاف مہتاب کہ بمعنی روشنی ماہ است
و بمعنی قرص ماہ مجاز ست و قیاس ماہتاب بر آفتاب و قیاس آفتاب بر ماہتاب خطا است
اور غیاث اللغات مین لکھا ہے کہ آفتاب معروف ست و بمعنی روشنی آفتاب نیز آمدہ کشف
وغیرہ سے ہم وزن دوم را ہر دو مقصور آوردہ اند و مثال بر ہیگونہ اند بیت بماند ستم
غریوان ۔ من از بیداد ہجران ۔ و این محذوف است ست اور وزن دوم مربع مین عروض
اور ضرب دونون مقصور لائے ہین یعنی فعولان اور بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی
یہ ہے بماند ستم مفاعیلن غریوان فعولان من بیدا مفاعیلن و ہجران فعولان غریوان بمعنی فریاد
کنندہ ہے اور یہہ بیت حقیقت مین بوزن محذوف ہے کسواسطے کہ مربع نصف مثمن ہوتا ہے
پس اگر مقصور کہین تو مثمن دائرے سے خارج ہو جاے و اگر مربع نصف مثمن ٹھہرے
لہذا اسکو محذوف کہنا چاہیے اور یہہ تائید قول اول کی ہے اور قول اول مین مطلق
مثمن مین تسبیغ کو منع کیا ہے ہم و قیاس گذشتہ چنان اقتضا میکند کہ اینجا ہر دو وزن آید
یکی را عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور و دیگر را عروض ہمان و ضرب محذوف و الا ہر دو
ضرب مسدس نیز یکی گیرند و حقیقت آنست کہ در لغت پارسی میان این دو وزن مباینت
الا از جہت قافیہ نباشد و چون چنین باشد ہر یکے را از ہزج مثمن و مسدس یک وزن باشد
و مربع را دو وزن پس ہزج سالم را چہار وزن بیش نباشد اور قیاس گذشتہ ایسا چاہتا ہے
کہ اس جگہہ دونون وزن لائین مثل مسدسات کے ایک کا عروض مقصور یا محذوف اور
ضرب مقصور اور دوسری کا عروض ہی یعنی مقصور یا محذوف اور ضرب محذوف والا یعنی اگر یہہ امر قرار دین
تو چاہیے کہ دونون وزنون کو مسدسات مین بھی ایک کہین اور حقیقت کہ زبان فارسی مین کچہہ فرق ان دونون
وزنون مین نہین ہے الا از جہت قافیہ مراد یہہ کہ مقام قافیہ کہ آخر بیت ہے اوسمین البتہ فرق
ایک ساکن کا ہے اور بس پس جب یہہ امر قرار پایا تو یہہ چار وزن ٹھہرے ایک ہزج
مثمن سالم اور ایک مسدس کہ عروض اور ضرب اوسمین مقصور یا محذوف ہون اور دو وزن
مربع کی ایک مربع سالم کہ عروض اور ضرب بھی اوسمین سالم ہون اور دوسرا مربع سالم کہ
عروض اور ضرب اوسمین مقصور یا محذوف ہون پس ہزج سالم کے چار وزن سے زیادہ نہین ہے

ہم دو در مربع متاخران شعر کمتر گفتہ اند خاصہ بروزن اخیر و درین نوع ہیچ زحاف دیگر روا نبود
ت اور مربع مین متاخرون نے شعر کم کہے ہین علے الخصوص وزن اخیر مین جسکا عروض
اور ضرب مقصور ہے اور اس نوع مین یعنی ہزج سالم مین کوئی اور زحاف روا نہین ہے
کسواسطے کہ در صورت زحاف بحر سالم نرہے گی ہم ہزج مکفوف درین نوع ہم وافی و مجبوب
و مشطور یعنے مثمن و مسدس و مربع آید و ہمہ ارکان مکفوف ازند و آنرا یک عروض دو ضرب
آوردہ اند و بر شش وزن شمردہ اند دو مثمن و دو مسدس و دو مربع عروض ہمہ مقصور یا محذوف
ضربہا یکی مقصور و دیگر محذوف و بحقیقت ہمہ سہ وزن باشد چنانکہ گفتیم ہزج مکفوف
اس نوع مین بھی وافی اور مجبوب اور مشطور یعنے مثمن اور مسدس اور مربع لائے ہین اور
عروض و ضرب کے سب ارکان اس مین مکفوف آتے ہین اور اسکا ایک عروض اور
دو ضربین ہین اور چھ وزنون پر عروضیون نے شمار کیا ہے دو مثمن اور دو مسدس
اور دو مربع عروض سب وزنون کا ایک ہی مقصور یا محذوف اور ضربین سب وزنون کی
دو ایک مقصور اور دوسری محذوف اور حقیقت مین یہہ چھ وزن ہین جیسا کہ کہا ہمنے
ہزج سالم کے بیان مین معلوم ہو کہ از روے قیاس کے یہہ چار چار وزن ہوتے ہین
مثلاً وافی مین عروض اور ضرب دونون مقصور یا دونون محذوف یا عروض مقصور ضرب
محذوف یا عروض محذوف ضرب مقصور مگر چونکہ اجتماع حذف و قصر مغیر وزن نہین ہے
حقیقت مین یہہ چارون ایک وزن ٹھہرے و علی ہذا القیاس مسدس اور مربع مین
پس مکفوف کے جملہ تین وزن ہوئے اور عروضیون نے جو چھ وزن کہے ہین دو وافی
کی اور دو مسدس کے اور دو مربع کے و جہہ اسکی یہہ ہے کہ مثلاً وافی مین جب قصیدہ
خواہ غزل خواہ قطعہ کہین گے ضرب ایک صورت پر ہوگی اگر محذوف ہوگی مقصور نہو سکے گی
اور اگر مقصور ہوگی محذوف نہو سکے گی پس ضربین دو ٹھہرین اور عروض قصیدہ و ضرب
محذوف مین بھی مقصور اور محذوف ہوگا اور قصیدۂ ضرب مقصور مین بھی پس عروض
ایک ہی ٹھہرا اور مثنوی تابع مصرعات ہے اوسکے بھی وہی وزن ہونگے ہم مثال
مثمن شعر بہار آمد و معقول برافگندہ حوالی ✤ نسیم سمن آوردہ بمن باد شمالی

ت مثال مثمن کی جسمین عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنے فعولن جیساکہ شعر مذکور مین ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ بہار آئی اور اطراف باغ کو صیقل کیا اور بوی خوش سمن کی لائی میری طرف باد شمال مصقول صیقل کردہ شدہ صیقل سے اور صیقل آلہ زدودن اور صیقل کرنا منتخب اور کنز سے بعضے نسخون مین مقصول تقدیم قاف صاد پر ہے قصل سے اور قصل بالفتح بریدن منتخب سے اور قصیل بمعنی کشت سبز بریدہ شدہ یہہ بھی منتخب سے اور نسیم وہ چیز کہ بوی خوش رکھتی ہے خیابان اور غیاث سے اور کیا عجب کہ بجاے نسیم سمن شمیم سمن تقطیع یہہ ہے بہارام مفاعیل ومصقول مفاعیل برنگند مفاعیل حوالی فعولن نسیمیس مفاعیل سمن باد مفاعیل شمالی فعولن م مثال مسدس شعر نگرتا غم ہجرانت چہ کردہ است ✤ برین عاشق بیچارۂ پر درد ت مثال مسدس کی کہ عروض دونون مقصور ہین یعنے فعولان جیساکہ شعر مذکور مین تقطیع اوسکی یہہ ہے نگرتا غ مفاعیل ہجرانت مفاعیل چکردست فعولان بری عاش مفاعیل تبیچار مفاعیل اپر درد فعولان م مثال مربع بیت بدستان دل من بُرد ✤ یکے ترک پریزاد ✤ ت مثال مربع کی جسمین عروض اور ضرب دونون مقصور ہین یعنے فعولان جیساکہ شعر مذکور مین تقطیع اوسکی یہہ ہے بدستاد مفاعیل لمن برد فعولان یکی ترک مفاعیل پریزاد فعولان م وتسکین اوسط روا بود ومتاخران برین وزنہا شعر کم گویند ومتقدمان در یک بیت در صدر وابتدا موفور وآخر بسیار جمع کردہ اند بدینگونہ رودکی گوید بیت دل آزادکن از درد تن آزادکن از رنج ✤ جام آورد رود آورد نرد آورد شطرنج ✤ وبرعکس ہم گفتہ اند ت اور تسکین اوسط روا ہے یعنے ان وزنون مین اگر چاہین بجاے مفاعیل مفاعیل کے مفاعلن مفعول لائین اور متاخرون نے ان وزنون مین شعر کم کہے ہین اور متقدمون نے درمیان ایک بیت کے صدر وابتدا مین موفور یعنے مفاعیل کو اور اخرب یعنے مفعول کو اکثر جمع کیا ہے جیساکہ شعر رودکی کا لکھا گیا تقطیع اوسکی یہہ ہے دلازاد مفاعیل کنرزنج فعولان جاما د مفعول رسودآد مفاعیل نرد آور مفاعیل شطرنج فعولان صدر واسمین موفور اور ابتدا اخرب ہے اور برعکس بھی کہا ہے یعنے صدر اخرب اور ابتدا

موفور اور رودنام ایک ساز کا ہے ہزج اخرب واین نوع ہم مثمن آید و مسدس و مربع نیز
وصدر و ابتدا ہر دو اخرب آرند باقی مکفوف و گفتہ اند آنرا پنج عروض و ہشت ضرب است و بست و سہ
وزن آمدہ است ہفت مثمن و ہشت مسدس و ہشت مربع و بحقیقت آنرا سہ عروض و سہ ضرب است
و باعتبار تحقیق اگر خواہند این عدد را مضاعف گیرند و برده وزن است سہ مثمن و سہ مسدس
چہار مربع ہزج اخرب یہہ نوع بھی مثمن اور مسدس اور مربع آتی ہے اور صدر اور ابتدا کو
اخرب لاتے ہین اور باقی مکفوف اور عروضیون نے کہا ہے کہ اوسکے پانچ عروض ہین
اول سالم مفاعیلن دوم مقصد یا محذوف یعنی فعولان یا فعولن سوم ازل یا مجبوب یعنے
فعول یا فعل چہارم مسبغ مفاعیلان پنجم مخنق ازل یا مخنق مجبوب یعنے فاع یا فع اور آٹھہ ضربین
ہین اول سالم یعنے مفاعیلن دوم مقصور یعنے فعولان سوم محذوف یعنے فعولن چہارم ازل
یعنے فعول پنجم مجبوب یعنے فعل ششم مسبغ یعنے مفاعیلان ہفتم مخنق ازل یعنے فاع ہشتم
مخنق مجبوب یعنے فع اوتیئیس وزنون پر آئی ہے سات مثمن اور آٹھہ مسدس اور آٹھہ مربع
اور حقیقت مین اوسکے تین عروض ہین اول سالم یا مسبغ دوم مقصور یا محذوف سوم ازل
یا مجبوب کسواسطے کہ سالم اور مسبغ ایک ہین اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہموزن ازل
و مجبوب ہین پس دو ساقط ہوئے پانچ مین تین رہگئے اور تین ضربین ہین سالم اور مسبغ
ایک مقصور اور محذوف دو ازل اور مجبوب تین اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہموزن ازل و مجبوب
ہین اور باعتبار تحقیق کے اگر چاہین ان اعداد عروض و ضرب مین تضعیف کرلین یعنے
ایک ایک کو دو دو شمار کرین پس ازروی اعداد کے بارہ عروض اور ضرب ہوتے ہین اور یہ
وزنون پر مستعمل ہے تین مثمن ایک سالم العروض الضرب دوم جسمین عروض اور ضرب
مقصور و محذوف ہین سوم جسمین عروض و ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہین اور
تین مسدس ایک جسکی عروض اور ضرب سالم اور مسبغ ہین دوم جسکی عروض اور ضرب مقصور
اور محذوف ہین سوم جسکے عروض اور ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور مجبوب اور مخنق ازل
اور مخنق مجبوب ہین اور چار مربع ایک جسکی عروض اور ضرب سالم ہین دوم جس مین عروض
مقصور اور سالم اور ضرب مقصور اور محذوف ہے مگر دونون شمار مین واحد ہین سوم جس مین

عروض اور ضرب مخذوف ہین چہارم جسمین عروض ناپدید اور ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق انا یا اور مخنق مجبوب سے یہہ چارون بھی شمار واحد مین ہین اور تسبیغ رکن سالم مثمن اور مربع نہین لاسکے کیونکہ اسطے کہ مثمن مین نچا ہے کہ بجرد ائر لیسے نکلجائے گی اور مربع مانند مصراع واحد مثمن سے ہے کہ رکن سوم مخنق آتا ہے معلوم ہو کہ اس جگہہ صاحب حاشیہ کو مغالطہ ہوا اور یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ باعتبار تحقیق اہ معنی این فقرہ برین فقیر منکشف نشد زیرا کہ بہ تضعیفش اوزان دہ نمی شود پس اگر تضعیف سہ اخیر مراد ہست از سہ اخیر مراد از تضعیف ضرب گرفتہ و عروض را بدستور باقی داشتہ نمی شود و اگر تضعیف ہر دو سہ دوازدہ گردد دہ تم کلامہ پوشیدہ نرہے کہ اعتبار اوزان محقق علیہ الرحمہ نے کہین موافق تعداد عروض وضرب نہین کیا ہے بلکہ ہر جگہہ اوزان مستعملہ لکھے ہین یہان لزوم مالا یلزم کی کیا ضرورت تہی انسان کو چاہیے کہ پہلے سمجھ لے تب بات سُننہ سے نکالے ہم وتفصیل این است اعروض وضرب ہر دو سالم برینگونہ بیت ای کودک جادو وش وای فتنۂ اہرمن ✤ شکر لب و زیبا رخ و سنگین دل و سیمین تن ✤ ست اور تفصیل یہہ ہے کہ پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعیلن جیسا کہ شعر مذکور مین ہے تقطیع یہہ کہ ای کودک جادو وش مفعول کجا دو مفاعیل شای فتن مفاعیل ا ا اہرمن مفاعیلن شکلکرل مفعول برنبار مفاعیل خسنگیند مفاعیل لسیمی تن مفاعیلن مجوس دو خدا اقرار دیتے ہین ایک خالق خیر اوسکو یزدان کہتے ہین دوسرا خالق شر اوسکو اہرمن کہتے ہین کذا فی البرہان والغیاث اور بعضے نسخون مین بجاے اہرمن دہرمن ہے ای فتنۂ زمانہ من ہم وچون در ہمین قصیدہ رکن سوم مخنق کنند برین وزن شود مفعول مفاعیلن چہار بار و مسمط چہار خانہ برین وزن خوش آید مثالش بیت گفتی بکشم یاری آن یار ستم آری ✤ گر کشتہ شوم یاری در پای تو اولی تر ست اور جو اس قصیدے مین یعنے اس وزن مین رکن تیسرا مخنق کرین یعنی مفاعیل مفاعیل کو جو حشو مین ہے مفاعیلن مفعول کرین یہہ وزن ہو کہ مفعول مفاعیلن چار بار اور مسمط چہار خانہ اس وزن مین خوشنما ہے یعنے تین مصرع ایک وزن اور ایک قافیے مین اور چوتھے مصرع مین قافیہ اور مثال اوسکی شعر مذکور ہے تقطیع گفتی بکشم یاری مفاعیلن ا یا ر مفعول ستم آری مفاعیلن گر کشتہ مفعول شوم

مفاعیلن و پای مفعول تا ولاتر مفاعیلن ہم ب عروض مقصور یا محذوف و ضرب با مقصور مثالش
بیت صد سال با مید سلامی و پیامی ٭ چون متکفان بر در و بام تو توان بود ست دوسرا وزن
عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان مثال اوسکی بیت
مسطور ہے تقطیع ۔ ہہ صد سال مفعول با مید مفاعیل سلامی و مفاعیل پیامی فعولن چو متکفان مفعول بر در و
مفاعیل بام تو توان بود فعولان اس مثال مین عروض محذوف تھا مثال عروض مقصور
کی یہہ ہے بیت دود از جگرم نرمہ چنگ برآورد ٭ این نغمہ نادانم بچہ آہنگ برآوردم
ج عروض ہمان و ضرب محذوف و ہمان ست کہ وزن گذشتہ ست ست تیسرا وزن عروض
و ہی یعنی مقصور فعولان یا محذوف فعولن اور ضرب محذوف یعنی فعولن مثال دونون کی بیت
حرف از کسی آموز کہ گفتار نداند ٭ شاگرد کسے باش کہ بسیار نداند بیت دوسری درشتی کسی را
خبر از راز کسے نیست ٭ آتش بسرم سوزد و دستار نداند ٭ اور یہہ وہی وزن گذشتہ ہے ح
یعنی چون نزد مصنف در محذوف و مقصور باعتبار وزن فرقی نیست لہذا سوم را حوالہ دوم ساختہ
تم کلامہ معلوم ہو کہ مصنف نے دونون کو بیان کر کے کہدیا کہ حقیقت مین یہہ دونون وزن
ایک ہین کسواسطے کہ اجتماع قصر و حذف آخر شعر مین مغیر وزن نہین اور یہی مذہب جمہور ہے
نزد ایشان چہ معنی دارد م عروض ازل یا محبوب و ضرب ازل ٭ عروض ہمان و ضرب محبوب
مثالش بیت با این ہمہ در راہ تو گر خاک شویم ٭ شایستہ نباشیم قدمہای ترا ٭ ست چوتھا وزن
عروض ازل یعنے فعول یا محبوب یعنی فعل اور ضرب ازل یعنے فعول اور پانچوان عروض وہی اور
ضرب محبوب یعنے فعل مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اوس بیت کی یہہ ہے با ایہ مفعول مدر راہ
مفاعیل تگر خاک مفاعیل شویم فعول شایست مفعول نباشیم مفاعیل قدمہای مفاعیل ترا فعل اور
جو حقیقت مین یہہ دونون وزن ایک ہین اور یہی دو مصرع بتقدیم و تاخیر مثالین دونون
وزنون کی ہوسکتی ہین محقق نے اندراج بیت ثانی کی احتیاج نجانی ح قولہ عروض ہمان
و ضرب محبوب اختلاف ضرب با ازل و محبوب بحقیقت دو وزن ہست لیکن چون محقق علام
یک دو ساکن را در آخر باعث اختلاف وزن نمیدانند لہذا ہر دو را یکی کردہ تم کلامہ معلوم ہو کہ یہہ
بظاہر دو وزن ہین اور حقیقت مین ایک اور صاحب حاشیہ نے برعکس بیان کیا اور کسی کے

نزدیک باجتماع یک ساکن اور دو ساکن آخر مین وزن مختلف نہین ہوتا صاحب حاشیہ کا
یہہ امر بار بار بہ نسبت محقق لکھنا بیجا ہے اور سبب اسکا ناآشنای فن ہے م وعروض فاع
یا فع گفتہ اند وضرب فاع زعروض ہمچنان وضرب فع وشرط کردہ اند کہ ماقبل عروض وضرب
درین دو وزن سالم بود واین سہو است چہ این دو وزن ہمان است کہ چہارم وپنجم الّا انکہ سہ متحرک
آخرین مسکن الاوسط است وعروض وضرب محنق شدہ مثالش این وزن شعر پسند ازانم کہ اگر دیر
آید زین جان پرازدرد برآید فریاد ۔ واین چہار وزن بحقیقت یکی است بوزن ترانہ است کہ
آنرا رباعی خوانند وبپارسی دوبیتی گویند پھٹا وزن عروض فاع یعنی تحنق اول یا فع یعنی
محنق محبوب کہا ہے اور ضرب فاع سالتوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب فع
اور عروضیون نے شرط کی ہے کہ ماقبل عروض اور ضرب کے ان دونون وزنون مین یعنی
پھٹے اور سالتوین مین رکن سالم آئے اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ یہہ دونون وزن وہی
ہین جو چوتھا اور پانچوان ہے مگر یہہ کہ متن متحرک آخرین مسکن الاوسط ہین اور عروض
اور ضرب محنق ہوئے ہین اسطرح کہ لازم مفاعیل کا فای فعول وفعل سے ملا ہے اور مفاعیلن
فاع اور مفاعیلن فع ہوا ہے مثال اوسکی شعر مذکور ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ترسند مفعول
ازانم کہ مفاعیل اگر دیر امفاعیلن یدفع زی جان مفعول پرزدرد مفاعیل برآید فر مفاعیلن یاد
فاع اور یہہ چارون وزن یعنی چہارم پنجم ششم ہفتم حقیقت مین ایک ہین اور یہہ وزن ترانی کا ہے
کہ اوسکو رباعی کہتے ہین اور فارسی مین دوبیتی کہتے ہین ارکان چارون وزنون کے یہہ ہین
وزن چہارم مفعول مفاعیل مفاعیل فعول وزن پنجم مفعول مفاعیل مفاعیل فعل وزن ششم
مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع وزن ہفتم مفعول مفاعیل مفاعیلن فع پس چہارم اور پنجم اسواسطے
ایک ہین کہ جمع ہونا ایک ساکن اور دو ساکن کا آخر مین مغیر وزن نہین ہے اور ششم
اور ہفتم محنق اوسکے ہین پس چارون وزن ایک ٹھہرے اس جگہہ بھی صاحب میزان کو
مغالطہ ہوا اور یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ واین سہو است یعنی بحقیقت سالم نیست زیراکہ چون در
چہارم وپنجم در مفاعیل فعول یا مفاعیل فعل کہ در آخر مصراع واقع می شود سہ متحرک یعنی لام مفاعیل
و دو متحرک فعول یا فعل بہم آیند وتسکین وسط کردہ حرف اول فعول یا فعل را بماقبل منضم نمایند یعنے

مسکن مخنق سازند مفاعیلن فلاع یا مفاعیلن فع شود پس بحقیقت دریخارکن سالم نیست واین ہردو
فرع چہارم وپنجم است مگر بار خدایا چنان گویند کہ مراد از سالم درصورت است نہ بحقیقت وہمین قدر
تغیر برای اختلاف کافی ست تم کلامہ معلوم شد کہ طالب علمی اور چیز ہے اور شاعری اور عبارت متن
مین کہ لفظ سہو بعد لفظ سالم کے واقع ہوا صاحب حاشیہ اپنے گمان مین یہہ مطلب سمجھا کہ اس
وزن کے رکن کو سالم جاننا سہو ہے حال انکہ مطلب کتاب کا یہہ ہے کہ وزن ششم وہفتم کو
براسہ سمجھنا سہو ہے بلکہ یہ دونون اوزان چہارم وپنجم ہین اور لکھتا ہے کہ ہمین قدر تغیر برائے
اختلاف کافی ست یہہ کسی کے نزدیک مسلم نہین اور رکن کے مخنق ہونے سے ہرگز وزن
نہین بدلتا بلکہ کہتے ہین کہ اس وزن مین یہہ رکن مخنق آگیا ہے **م** مسدسات ح عروض سالم
یا مسبغ وضرب مسبغ ظ ہردو سالم مربیگونہ **بیت** تا کے بودای کود ک سنگین دل ✤ جور تو
برین عاشق بی سامان **ت** مسدسات آٹھوان وزن عروض سالم یعنی مفاعیلن یا مسبغ
یعنی مفاعیلان اور ضرب مسبغ یعنی مفاعیلان نوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم
یعنے مفاعیلن شعر مثال کا جو مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تاکیب مفعول ودی کود
مفاعیل کسنگیدل مفاعیلن جوریت مفعول بری عاش مفاعیل قبی بیسامان مفاعیلان چونکہ
تسبیغ مغیر وزن نہین ہے ایک بیت دونون کی مثال مین کافی ہے
م ہی عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور مثالش **شعر** دلدار من آن ترک پریزاد ✤
کس نیست بخوبی بجہان یار ✤ یا عروض ہمان وضرب محذوف وحکمش ہمان است **ت**
دسوان وزن عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنے فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان
مثال اوسکی مرقومۂ متن ہے اور تقطیع اوسکی یہہ ہے دلدار منفعول مناترک مفاعیل پریزاد
فعولان کس نیس مفعول بخوبیب مفاعیل جہا بار فعولان گیارہوان وزن عروض وہی یعنی فعولان
یا فعولن اور ضرب محذوف یعنے فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنے دہم اور یازدہم وزن واحد ہے
اور مثال اول کافی ہے **م** ہیب عروض ازل یا مجبوب وضرب ازل بیج عروض ہمچنان وضرب
مجبوب مثالش **بیت** با تو نتوان گفت سخن ✤ زیرا کہ توئی شاہ بتان ✤ **ت** بارہوان وزن
عروض ازل یعنی محذوف مقصور فعول یا مجبوب یعنی محذوف مرتین فعل اور ضرب ازل یعنے

فعول تیرہوان وزن عروض وہی یعنی فعول یا فعل اور ضرب مجبوب یعنی فعل مثال مرقومۂ متن ہی
تقطیع اوسکی یہہ ہے باتون مفعول تو اگفت مفاعیل سخن فعل زیراکہ مفعول توئی شاہ مفاعیل
بتا فعل یا بتان فعول چونکہ دونون وزن ایک ہین ایک مثال کافی ہے ہم یدعروض فاع یافع
وضرب فاع یہہ عروض ہمچنان وضرب فع وماقبل عروض وضرب ہردو سالم واین ہم سہو است
وبحقیقت ضربہای گذشتہ است اما مسکن مثالش **بیت** دل سوختہ از زلفت مشک + خجلت
زدہ از رویت مہ + **ست** چودھوان وزن عروض یعنی مخنق ازل یافع یعنی مخنق مجبوب اور ضرب فاع
پندرہوان وزن عروض وہی یعنی فاع یافع اور ضرب فع مگر ماقبل عروض وضرب کہ ارکان سالم کی شرط
کی ہی یہہ بھی سہو ہی جیساکہ مثمن مین بیان ہوا اور حقیقت مین یہہ اضراب گذشتہ ہین یعنی اوزان گذشتہ ہین
اما مسکن بسبب تخنیق کی مثال اوسکی بیت مرقومۂ متن ہی تقطیع اوسکی یہہ ہی دل سوخ مفعول از زلفت مفاعیلن مشک فاع خجلت ز
مفعول رویت مفاعیلن مہ فع پس یہہ چارون وزن بھی حقیقت مین ایک ہین جیساکہ
مثمن مین بیان ہوا ہم مربعات یوہر ہردو سالم برنگونہ **شعر** اکنون کہ چنین زارم + برمن نکنی
رحمت + واین مانند یکمصرع مثمن است کہ رکن سوم مخنق آرند **ست** مربعات سولھوان وزن
مربع کا عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعیلن جیساکہ شعر مرقومۂ متن مین ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے اکنون کہ مفعول چنی زارم مفاعیلن برمن نہ مفعول کنی رحمت مفاعیلن اور یہہ مانند ایک
مصرع مثمن کے ہے یعنے مانند ہزج اخرب مثمن جسمین رکن سوم مخنق لاتے ہین یعنے مفعول مفاعیل
مفاعیل مفاعیلن کو مخنق کرکے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن کہتے ہین قسم یزہردو مقصور و
رکن ابتدا اخرب نشاید دربرنگونہ بود **بیت** من بی تو چنین زارم + تو ازدور ہمین خند + پس عروض
سالم وضرب محذوف برنگونہ **بیت** چندین چہ کنی تنبل + مارا چہ فریبی + واین ہردو
ہمچنان ست کہ دراول گفتہ شد **ست** سترہوان وزن عروض اور ضرب دونون مقصور یعنی فعولان
اوراس وزن مین رکن ابتدا اخرب نچاہیے اسواسطے کہ جب دونون مصراع مربع کو مثمن کرین کوئی
وزن مثمن نہین ہوسکتا اور بدون تخنیق کے حشو مین اخرب کیونکر ہو بیت مثال کی مرقومۂ
متن ہے اور تقطیع یہہ ہے من بیت مفعول چنی زار فعولان تازدور مفاعیل ہمی خند فعولان
اوراٹھارہوان وزن عروض سالم یعنے مفاعیلن اور ضرب محذوف یعنے فعولن بیت مثال کی

مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چند پیچ مفعول کنی تنبل مفاعیلن مارا چ مفعولی فعولن تنبل
بالضم اول وثالث بمعنی مکر وحیلہ از لطائف وبرہان ولغات ترکی وسراج کذا فی الغیاث اور یہہ
دونون وزن اوسیطرح ہین جسطرح کہ اول بیان کیا یعنے مانند ایک مصرع مثمن سے کہ ہر بیط ہر دو
محذوف برنگونہ **بیت** ای یار گرامی ❊ آخر تو کجائی ❊ واین در حکم یک مصراع نیست وکوتاہ ترین
وزنہای ہزج است **ست** وزن اوبیسوان عروض اور ضرب دونون محذوف یعنی فعولن بیت
مثال کی مقرومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے ای یار مفعول گرامی فعولن اخر ت مفعول کجائی فعولن اور یہہ
ایک مصراع مثمن کے حکم مین نہین ہے اسواسطے کہ یہہ کسی وزن پر اوزان مثمنات مسطورہ سے
نہین ہے اور کوتاہ ترین اوزان ہزج سے ہے اسواسطے کہ فقط بیس حرف اور بارہ حرکتین اسمین
ہین م کہ جائیکہ عروض بدیدنبود وضرب ازل یعنے فعول برنگونہ **شعر** یکبارہ چنین جاہل وخونخوارہ
مباش ❊ کا عروض ہمان وضرب مجبوب برنگونہ **بیت** دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا ❊ کاف
عروض ہمچنان وضرب فاع ما قبلش سالم برنگونہ **بیت** مشتاب برفتن صنما لختی باش ❊ کج
عروض ہمچنان وضرب فع برنگونہ **بیت** دانیکہ دلم از سر لوتے گردد ❊ واین ہمہ چہار یک
وزن است بر وزن یک مصراع ترانہ پس بتحقیق اوزان مربعات چہار است واینچہ ازین وزنہا
مانند یک مصراع مثمر ہست متاخران استعمال کمتر کنند وقدما بران شعر بسیار گفتہ اند **ست**
بیسوان وزن وہ کہ عروض اوسکا ظاہر نہو یعنے بیت منعقد ہو اور رکن عروض کچھہ داخل مصرع
اول اور کچھہ شامل مصرع ثانی ہو اور ضرب ازل یعنے فعول اسطرح **بیت** یکبارہ چنین جاہل
وخونخوارہ مباش ❊ لام جاہل کا مصرع ثانی مین شامل ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یکبار مفعول
چنی جاہ مفاعیل لخونخا رمفاعیل مباش فعول اکیسوان وزن عروض وہی یعنی ناپدید اور ضرب
مجبوب یعنے فعل اسطرح **بیت** دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا ❊ نون نشود کا شامل مصراع اول تقطیع
یہہ ہے دانیکہ مفعول دلزتون مفاعیل شود سیر مفاعیل مرا فعل بائیسوان وزن عروض وہی
یعنے ناپدید اور ضرب فاع مخنق ازل اور ماقبل اوسکے رکن سالم اسطرح **بیت** مشتاب برفتن
صنما لختی باش ❊ صاد صنما کا شامل مصرع اول ہے تقطیع یہہ ہے مشتاب مفعول برفتنص
مفاعیل نما لختی مفاعیلن باش فاع تیئسوان وزن عروض وہی یعنی ناپدید اور ضرب فع مخنق

محبوب اسطرح بیت دانی کہ دلم از سر بتو سے گردد ہ ار سر متعلق مصرع ثانی ہے معنی یہہ کہ
تو جانتا ہے کہ دل میرا تیرے خیال سے کب پھرتا ہے یعنے ترک عشق ممکن نہین تقطیع یہہ ہے
دانیکہ مفعول دلم از سر مفاعیل زتو گر مفاعیلن دو دفع اس جگہہ صاحب حاشیہ نے شعر غلط پڑہا
اور تقطیع غلط کی اور خیال معقد کا بھی نکیا اور نسبت مسامحہ کی طرف محقق علیہ الرحمہ کے لکھی صح
دانیکہ مفعول دلم سیر مفاعیل زتو گیگر مفاعیلن دو دفع لیکن مخفی نماند کہ درین تمثیل مسامحہ ہست زیرا کہ
عروض درین شعر نا پدید نیست جزوی از کلمہ کہ بعضش در مصراع ثانی معتبر باشد ماخوذ نیست تمام کلامہ
اور یہہ چارون یعنے وزن بستم و بست و یکم و بست و دوم و بست و سوم وزن واحد ہے ایک مصراع
ترانہ کے وزن پر پس حقیقت مین اوزان مربعات چار ہین کسواسطے کہ دوم اور چہارم ایک وزن ہے
اور یہہ چارون بھی ایک پس چار وزن مربعات کے تمام و کمال ٹھہرے اور جو وزن کہ اوزان
مربعات ہین مانند ایک مصرع مثمن کے ہے یعنے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن متاخرون نے
اس وزن مربع کو کمتر مستعمل کیا ہے اور قدمانے اس وزن مین شعر بہت کہے ہین ہم والشیان
ہر مصراع را قافیہ آوردہ اند و آنرا بیتے می شمردہ مانند رجز مشطور یا بیتہای معقد از اشعار تازیان
کہ آنرا منتصفی معین نباشد و بدین سبب ترانہ را قدما چہار بیت می گرفتہ اند و آنرا چہار بیتی خواندہ
اند و بتازی رباعی و در ہر چہار قافیہ آوردن لازم می شمردہ اند اما بنزدیک متاخران چون مربعات
این اوزان مستعمل نیست این اوزان متروک است و ہر بیتے را ازین ابیات مصراعے می شمرند
و رباعی را دو بیتی میخوانند و مصراع سوم را خصی خوانند قافیہ شرط نمی نمندت اور قدما
ہر مصرع مربع مین قافیہ لاتے ہین اور اوسکو ایک بیت شمار کیا ہے مانند رجز مشطور کے یعنے
رجز چہار رکنی کی فارسی مین کہ ایک بیت مربع اوسکی بجاے ایک مصراع مثمن کے ہوتی ہے
اور ایک بیت مثمن مین چار قافیے لاتے ہین یا مانند ابیات معقد تازی کے کہ اوس مین تنصیف
معین نہین ہوتی ہر یعنے معقد کہ اوس مین عروض کچھہ شامل مصرع اول اور کچھہ داخل مصرع ثانی ہوتا ہے
اوسکی ایک بیت کو مصرع کر لیتے ہین اور دو بیتون کا ایک شعر ہوتا ہے پس اسی سبب سے
ترانے کو قدمانے چہار بیت قیاس کیا ہے اور اوسکو چہار بیتی کہا ہے یعنے اوس مین ہر مصرع
ایک بیت ہے اور تازی مین اوسکو رباعی کہتے ہین اور چارون مصرعون مین قافیہ لانا واجب

جانتے ہین اما نزدیک متاخرون کے جو مربعات اس وزن اخرب کے مستعمل نہین ہین یہ وزن
بھی متروک ہین اور ہر بیت کو ان ابیات مربع سے ایک مصرع شمار کرتے ہین اور رباعی کو ذوبیتی
کہتے ہین اور تیسرے مصرع کو خصی کہتے ہین اور اوس مین قافیہ شرط نہین جانتے ہین اور
حضی لغت مین حصیہ کردہ کو کہتے ہین مناسبت ظاہر ہے ہم و بدانکہ رکن دوم از ثمنات
کہ چہار خانہ نبود و از مسدسات و مربعاتی کہ دونیمہ نشود روا بود کہ مقبوض استعمال کنند و باشد کہ
خوشتر آید و در غیر ترانہ چون مقبوض آورند در ہمہ قصیدہ ہمچنان بودت اور معلوم ہو کہ رکن
دوم ثمنات مین جسوقت چہار خانہ نہون یعنے مسمط نہون کسواسطے کہ مسمط مین ارکان برابر
اور ہموزن لازم ہین اور مسدسات اور مربعات مین جسوقت دونیمہ نہون یعنے مسبع نہون کسواسطے
کہ مسبع مین ارکان برابر اور ہموزن لازم ہین لو روا ہے کہ وہ رکن دوم مقبوض استعمال کرین
یعنے مفاعلن لائین اور یہہ یعنے رکن دوم کا مقبوض لانا کبھی خوشنما ہوتا ہے اور سوا ترانے کے
جب رکن دوم مقبوض لائین چاہیے کہ تمام قصیدے مین برابر لائین اختلاف نکرین اور رباعی کا
حال محقق خود بیان کرتے ہین ہم اما در ترانہ خلط مقبوض و مکفوف بیکدگر روا بود و میان با
و نون معاقبہ بود و در ہمہ مواضع تسکین اوسط روا بود و خلطش با تحریک ہم روا بود و بدین سبب
رکن دوم ترانہ مقبوض مخنق و غیر مخنق و مکفوف مخنق و غیر مخنق شاید و رکن سوم مکفوف مخنق و غیر مخنق
شاید بران تقدیر کہ رکن دوم مکفوف باشد اما بران تقدیر کہ رکن دوم مقبوض باشد تخنیق صورت
نہ بندد و رکن چہارم اثل مخنق و غیر مخنق و مجبوب مخنق و غیر مخنق شاید پس از ازدواج این شش وجہ
با چہار وجہ رکن چہارم بست و چہار وجہ حاصل آید کہ آنرا اوزان ترانہ خوانند لیکن ترانے
مین خلط مقبوض یعنے مفاعلن اور مکفوف یعنے مفاعیل کا بیکدگر روا ہے اور درمیان یا اور
نون کے مفاعیلن مین معاقبہ ہے یعنے دونون ساکن دونون سببون کے ساتھہ ہی گر نہین
سکتے اور جملہ مواضع مین تسکین اوسط روا ہے یعنے جہان تین متحرک واقع ہون وہان حرف
اوسط کو ساکن کر سکتے ہین اور خلط تسکین کا ساتھہ تحریک کے بھی روا ہے یعنے ایک جگہہ
مسکن ہو اور ایک جگہہ محرک اسمین کچھہ قباحت نہین اور اسی جہت سے رکن دوسرا ترانے کا
مقبوض مخنق یعنے فاعلن اور غیر مخنق یعنے مفاعلن اور مکفوف مخنق یعنے مفعول اور غیر مخنق

یعنے مفاعیل لائق ہے اور رکن سوم مکفوف مخنق یعنے مفعول اور غیر مخنق یعنے مفاعیل لائق ہی بشرطے کہ رکن دوم مکفوف یعنے مفاعیل ہو لیکن اوس صورت مین کہ رکن دوم مقبوض ہو یعنے مفاعلن تخنیق ممکن نہوگی کسواسطے کہ جس رکن مین تخنیق کرتے ہین ماقبل اوسکا حرف متحرک ہوتا ہے اور مفاعلن اور فاعلن مین نون ساکن واقع ہوا ہے پس تخنیق نہوسکے گی اور رکن چہارم ترانے کا ازل مخنق یعنے فاع اور غیر مخنق یعنے فعول اور مجبوب مخنق یعنی فع اور غیر مخنق یعنی فعل چاہیے پس ان چھہ وجہون کی آمیزش سے ساتھہ چار وجہون رکن چہارم کی چوبیس وجہین حاصل ہوتی ہین کہ اونکو اوزان ترانہ کہتے ہین چھہ وجہین یہہ ہین کہ رکن دوم فاعلن یا مفاعلن یا مفعول یا مفاعیل ہو اور رکن سوم مفعول یا مفاعیل ہو اور چار وجہین یہہ ہین کہ رکن چارم فاع یا فعول یا فع یا فعل واقع ہو اور معلوم ہو کہ ارکان اوزان رباعی کے دس ہین پہلا مفاعیلن سالم دوسرا مفاعلن مقبوض تیسرا مفاعیل مکفوف چوتھا مفعولن آخرم پانچوان مفعول اخرب چھٹا فاعلن اشتر ساتوان فعول ازل آٹھوان فعل مجبوب نوان فاع ازل مخنق دسوان فع مجبوب مخنق اور چوبیس وجہین اوزان ترانے کی جو حاصل ہوتی ہین بتفصیل اونکی یہہ ہی جو لکھی جاتی ہے

۱ مفعول مفاعیلن مفعول فعل	۹ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	۱۷ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
۲ مفعول مفاعیلن مفعول فعول	۱۰ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول	۱۸ مفعولن فاعلن مفاعیل فعول
۳ مفعول مفاعیلن مفعولن فع	۱۱ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع	۱۹ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
۴ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع	۱۲ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع	۲۰ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
۵ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل	۱۳ مفعولن مفعولن مفعول فعل	۲۱ مفعولن مفعول مفاعیل فعل
۶ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول	۱۴ مفعولن مفعولن مفعول فعول	۲۲ مفعولن مفعول مفاعیل فعول
۷ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع	۱۵ مفعولن مفعولن مفعولن فع	۲۳ مفعولن مفعول مفاعیلن فع
۸ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع	۱۶ مفعولن مفعولن مفعولن فاع	۲۴ مفعولن مفعول مفاعیلن فاع

ح قولہ ابن شش وجہ کہ حاصل شدہ ست از ضرب چہار وجہ رکن دوم یعنے مقبوض مخنق و غیر مخنق و مکفوف مخنق و غیر مخنق یا دو وجہ رکن سوم یعنی مکفوف مخنق و غیر مخنق تم کلامہ اتنا سمجھہ مین نہ آیا کہ جب چار کو دو مین ضرب دیجیے آٹھہ ہوتے ہین نہ چھہ چوبیس کا کنکنا کیسا ہم و ابن بحر را

خاصیتی ست وآن آنست کہ روی ازدو ہزدہ سبب خفیف مصراعی افتد برینگونہ شعر ای دلبر
دل شد خوش جان ہم شد زو خوشتر ٭ واین وزن اول مثمن ست کہ رکن آخر سالم ست واگر
یک یک سبب ازوی افگنی وزنی دیگر شود ہم ازاوزان این بحر تا انگاہ کہ پنج سبب بماند
ومصراعی بود از مربع این بحر برینگونہ شعر ای دلبر دل شد ہم بسبب تسکین متحرکات ست
پس ہشت وزن حاصل آید برین ترتیب کہ فضل ہریکی بر دیگری بیک سبب خفیف باشد
ت اوراوس بحر کی ایک خاصیت ہے کہ اسمین بارہ سبب خفیف سے ایک مصرع
آتا ہے جیسا کہ مرقومۂ متن ہے وزن اوسکا یہہ ہے مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن اور یہہ وہی
وزن اول اخرب مثمن ہے کہ رکن آخر اوسکا سالم ہے یعنی مفعول مفاعیل مفاعیلن جسکی
مثال یہہ ہے مصرع ای دلبر جادو وش وای فتنۂ اہرمن ٭ پس جب ارکان مخنق ہونگے بر وزن
مفعولن مفعولن مفعولن چار بار ہو جاے گی پس اگر ایک ایک سبب ان سببون سے
گرائے تو ایک وزن اور پیدا ہوتا جاے اس بحر کے اوزان سے بھی اور تسکین متحرکات سے
بھی یہان تک کہ پانچ سبب رہجائین وہ ایک مصرع ہو مربع اس بحر کا جیسا کہ مصرع مذکور مرقومۂ
متن ہے اور وزن اوسکا مفعولن فعلن پس آٹھہ وزن حاصل ہوتے ہین اس ترتیب سے
کہ فضیلت ایک کی دوسرے پر ساتھہ ایک سبب خفیف کے ہے مثلاً اخرب مثمن یہہ وزن ہے
مفعول مفاعیل مفاعیلن جب ایک سبب کم ہو یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
مصرع اوسکا ؎ صد سال بامید سلامی دیدمی ٭ اور جب دو سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول
مفاعیل مفاعیل فعل مصرع اوسکا ؎ با این ہمہ در راہ تو گر خاک شوم ٭ اور جب تین سبب
کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیلن مصرع اوسکا ؎ تا کی بودای کودک سنگین دل
اور جب چار سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل فعولن مصرع اوسکا ؎ کس نیست جگر
خوارتر از من ٭ اور جب پانچ سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل فعل مصرع اوسکا ؎
با تو نتوان گفت سخن ٭ اور جب چہہ سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفاعیل مصرع اوسکا ؎
اکنون کہ چنین زارم ٭ اور جب سات سبب کم ہون یہہ وزن ہو مفعول مفعولن مصرع اوسکا ؎ اے
یار گرامی ٭ اور علی ہذا القیاس اوزان مخنق کہ مساوی وزن مفعول فعولن کا یہہ مصرع ہے ؎

ای دلبر دل شدہ کہ مرکب پانچ سبب سے ہے یعنی مفعولن فعلن م رجز و این بحر ہم در ہر دو
لغت مستعمل ست و اصلش تازیان را در دائرہ مستفعلن شش بار بود و در بنا وافی و مجزو و مشطور
و منہوک بکار دارند و ایک عروض دو ضرب باشد در پنج وزن آید دو وافی و یکی مجزو و یکے
مشطور و یکے منہوک و بیتہا لیش اینست ت یہہ بحر بھی دونون لغت یعنی عربی اور فارسی مین
مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرہ تازی مین مستفعلن چھہ بار ہے اور استعمال مین اوسکو
وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک لاتے ہین اور اوسکا ایک عروض یعنی سالم اور دو ضرب ہین
یعنی سالم اور مقطوع مفعولن لاتے ہین اور پانچ وزنون پر آتی ہے دو وافی یعنی مسدس اور
ایک مجزو یعنی مربع اور ایک مشطور یعنی تین رکن دونون مصرعون مین اور ایک منہوک یعنے
دو رکن دونون مصرعون مین اور بیتین اوسکی یہہ ہین م اشعر دَارُ سَلمَی اِذ سُلَیمٰی جَارَۃٌ
قِفَ تَرَی اٰیَاتِہَا مِثلَ الزَّبُر ✤ عروض و ضرب ہر دو سالم است ت پہلا شعر عروض اور ضرب
دونون سالم یعنی مستفعلن جیسا کہ مرقومہ متن مین معنی اوسکے یہہ ہین کہ یہہ گھر معشوقہ سلمی کا ہے
جسوقت سلیمے ہمسایہ اوسکی تھی خالی دیکھتا ہے تو نشان اوسکے مثل کتاب کے کہ دال پر
نویسندہ بے تقطیع یہہ ہے دارن سل مستفعلن ما اذ سلی مستفعلن ما جارتن مستفعلن قفترا
مستفعلن اٰیاتہا مستفعلن مثلزبر مستفعلن م ب شعر اَلقَلبُ مِنہَا مُستَرِیحٌ سَالِمٌ
اَلقَلبُ مِنّی جَاہِدٌ مَجہُودُ ✤ عروض سالم و ضرب مقطوع است و این ہر دو وافی است ت
دوسرا شعر کہ مرقومہ متن ہے عروض اوسکا سالم اور ضرب مقطوع ہے یعنی مفعولن یعنی یہہ
ہین دل اوس معشوقہ کا خرم اور سالم ہے اور دل میرا تعب اور نامرادی الا گیا ہے مستریح بالضم
طلب راحت کنندہ منتخب سے جہد بالفتح والضم توانائی و کوشش و رنج منتخب سے تقطیع القلب
من مستفعلن ہا مستری مستفعلن من سالمن مستفعلن القلب من مستفعلن نی جاہدن مستفعلن مجہود
و مفعولن یہہ دونون وزن وافی ہین م ج شعر قَد ہَاجَ قَلبِی مَنزِلٌ ✤ مِن اُمِّ عَمرٍو مُقفِرٌ
و این مجزو است و عروض و ضرب سالم ت تیسرا شعر کہ مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب
اوس مین دونون سالم ہین یعنی مستفعلن معنی یہہ ہین جوش مین لایا دل میرا گھر کہ مادر عمر سے
خالی ہے تقطیع یہہ ہے قد ہاج قل مستفعلن بی منزل مستفعلن من ام عم مستفعلن رن مقفر

مستفعلن

مستفعلن اور یہہ مجزو ہے م ۵ شعر ہا ہا ج اَحزَانَا × وشجو اَفَذ شجا + واین مسطور است
وعروضش ضربش باشد وصدرش ابتدایش ت چوتھا شعر مرقومہ متن ہے اور یہہ مشطور ہے
یعنی تین رکن دونون مصرعون مین ہین اور عروض اوسکا ضرب اوسکی ہے اور صدر اوسکا
ابتدا اوسکی یعنی عروض اور ضرب اور صدر اور ابتدا مین مستفعلن واقع ہوا ہے اور چونکہ دونون
مصرع اسکے بجاے ایک مصرع مسدس الاصل کے ہین عروض اور ضرب ایک ہے اور صدر
اور ابتدا بھی ایک معنی شعر کے یہہ ہین کون چیز ہیجان مین لائی خرنوںکو اور رنج کو یا حاجت
کہ اوسنے مخزون کیا شجو بالفتح حاجت اور اندوہ اور اندوہگین کرنا منتخب سے تقطیع یہہ ہے
ہا ہا ج اح مستفعلن رانن وشج مستفعلن ون قد شجا مستفعلن م ۵ شعر یا لیتنی فیہا جذع +
واین منہوک ست مانند مشطور وحشو ندارد ت پانچوان شعر مرقومہ متن ہے اور یہہ منہوک ہے
یعنی نصف مجزو مربع مانند مشطور کے یعنی اسمین بھی عروض اور ضرب اور صدر اور ابتدا ایک ہے
فرق اتنا ہے کہ حشو نہین رکھتی ہے بخلاف مشطور کے معنی یہہ ہین کاشکے ہوتا مین اوس
زمانے مین جوان یہہ قول ورقہ بن نوفل ابن عم حضرت خدیجہ کا ہے کہ اوسنے جب حال
جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سُنا کہا کہ کاش ہوتا مین جوان اور اعانت تمہاری کرتا
تقطیع یہہ ہے یا لیتنی مستفعلن فیہا جذع مستفعلن جذع بالفتحتین جوان ۱۲ دوازدہ منتخب ۵ م وعبد الصمد
بن معذل رجزی گفتہ ست دہر بیتی ازان رکنی بر نیگونہ ۵ شعر قالت جبل ہَذَا الجَبَلُ
ہَذَا الرَّجُلُ حِینَ احتَفَلَ ابدی بصل + وحکم این حکم شعرہای ست کہ بزیادت از ارکان مستعمل
گفتہ اند بہ تکلف ت اور عبد الصمد پسر معذل نے ایک رجز کہی ہے کہ ہر بیت اوس مین
ایک رکن کی ہے اور وہ مرقومہ متن ہے معنی یہہ ہین کہ کہا مسماۃ جبل نے یہہ کیا پہاڑ ہے
کہ اس مرد نے محفل کی اور ہدیہ کیا پیاز کو تقطیع قالت جبل مستفعلن ہذا لجبل مستفعلن ہذا الرجل
مستفعلن حین احتفل مستفعلن ابدی بصل مستفعلن پس حکم ان شعرونکا حکم اون شعرونکا ہے کہ زیادہ
ارکان مستعملہ سے کہے ہین بتکلف خلاف قاعدہ منضبطہ رجز بالفتحتین ایک نوع ہے شعر کوتاہ
سے خلیل کہتا ہے کہ رجز داخل شعر نہین ہے بلکہ وہ نصف بیت یا ثلث بیت ہے کذا فی
المنتخب م وبطریق زحاف درہمہ کنہا خبن وطی وخبل روا بود ودر ضرب مقطوع خبن مبشر وانبود

ورکن آخر مشطور مقطوع و مخبون مقطوع لبسیار آمدہ است و خلیل آنرا در عدد نیاوردہ است او
بطریق زحاف کے سب رکنون مین خبن یعنی مفاعلن اور طی یعنی مفتعلن اور خبل یعنی فعلتن رواہے
اور ضرب مقطوع مین یعنی جب ضرب مفعولن مو خبن سے زیادہ روا نہین ہے یعنی ضرب بجاے
مفعولن فعولن بھی جایز ہے اور رکن آخر مشطور یعنی تین رکن کی بیت مین مقطوع یعنی مفعولن اور
مخبون مقطوع یعنی فعولن بہت آیا ہے اور خلیل نے اوسکو شمار نہین کیا ہے اسواسطے کہ خلیل
قایل مشطور مثلث کا نہین ہے اور شعر نزدیک اوسکے وہ ہے کہ دو مصرع اور عروض اور ضرب
رکھتا ہو یہہ بات مثلث پر صادق نہین ہے ان مثنے پر البتہ صادق ہے لہذا خلیل قایل اوسکا
ہوا ہے کذا فی المفتاح ہم وا ما بپارسی اصل این بحر در دایرہ مستفعلن شش بار در دایرہ باشد
دسہ نوع بود سالم و مخبون و مطوی واز ہر یک وافی و مجزو و مشطور و منہوک یعنی مثمن و مسدس
و مربع و مثنے آوردہ اند و بر مشطور عرب کہ مثلث باشد ہم گفتہ اند و مخبون را کمتر استعمال کنند
و سالم و مطوی را چہار عروض و دہ ضرب آوردہ اند و بر سی وزن نہادہ و با مخبون بجاے پنج
عروض دوازدہ ضرب باشد و بر چہل و چہار وزن باشد در فارسی این اصل این
بحر کے دایرے مین مستفعلن آٹھ بار ہے اور تین طرح پر ہے سالم اور مخبون اور مطوی
اور ہر ایک کو انمین سے وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک یعنی مثمن اور مسدس اور مربع
اور مثنے لائے ہین اور وجہ تفسیر کی یہہ ہے تا مجزو اور مشطور اور منہوک عرب کا گمان نہو
اور مشطور عرب کہ مثلث ہے یعنی تین رکنون کی بیت ہے اوس وزن مین بھی شعر کہے
ہین اور مخبون کو کہ قسم دوم ہے کمتر استعمال کرتے ہین اور سالم اور مطوی کے چار عروض
اور دس ضرب ہین لائے ہین اور دس وزنون پر مقرر کیا ہے اور مخبون سے ملا کر پانچ عروض
اور بارہ ضربین ہین اور چوالیس وزنون پر آتی ہے **ہم رجز سالم** عروضیان گفتہ اند این
نوع را در عروض و پنج ضرب ست و بر پانزدہ وزن آمدہ چہار مثمن و چہار مسدس و پنج مربع و پنج
مثلث و پنج مثنے باین تفصیل مثمنات **ست رجز سالم** عروضیون نے کہا ہے کہ اس نوع
دو عروض ہین یعنی سالم مستفعلن یا ذال مستفعلان اور مقطوع مفعولن یا اعرج مفعولان اور
پانچ ضربین ہین یعنی سالم اور مذال اور اعرج اور مقطوع اور مرفل مستفعلاتن اور پندرہ وزنون

رجز سالم

آتی ہے چار مثمن اور چار مسدس اور پانچ مربع اور ایک مثلث اور ایک مثنے اگرچہ قیاس چاہتا ہے کہ پچاس ہون اسواسطے کہ جب دو کو پانچ مین ضرب دیجیے دس ہون اور جب دس کو پانچ بار لیجیے پچاس ہون تفصیل اون پندرہ کی یہہ ہے مثمنات ہم اعروض سالم یا مذال اور ضرب مذال ب عروض ہمچنان وضرب سالم وہر دو بحقیقت یک وزن است وحکم مذال درین وزن ہمان است کہ حکم مسبغ در ہزج مثمن چہ این وزن در درازی و تمامی معادی آن است و مثال این وزن چنین باشد بیت ای دولت تو سودا دی خشم تو مارزیان ٭ سودت ہمیشہ بابہا لیکن زیانت رایگان ٭ ومسمط چہارخانہ برین وزن خوش آید وزن اول وزن عروض سالم یعنی مستفعلن یا مذال یعنی مستفعلان اور ضرب مذال یعنی مستفعلان دوسرا عروض وہی یعنی سالم یا مذال اور ضرب سالم اور دونون وزن بحقیقت مین ایک ہین اسلیے کہ زیادت حرف ساکن سے عروض اور ضرب مین وزن مختلف نہین ہوتا اور حکم مذال کا اس وزن مین وہی ہے جو حکم مسبغ کا ہزج مثمن مین اسواسطے کہ یہہ وزن درازی اور تمامی مین مراد سکتے ہے اگر مذال لائین گے بیت دائرے سے نکل جائے گی مگر ایسا متاخرین نے بہت کیا ہے اور محقق اسکو جو عیب لکھتے ہین بجا لکھتے ہین اور مثال اس وزن کی یون ہے جو مرقومہ متن ہے اور یا بیت مذکور مین یعنی قیمتی تقطیع بیت مذکور اسطرح ای دولتی مستفعلن تو سودا مستفعلن وی خشم تو مستفعلن مارزیان مستفعلن سودت ہمی مستفعلن شابابہا مستفعلن لیکن زیا مستفعلن نت رایگان مستفعلن اس مثال مین اگر الف ونون کو بجای ایک حرف کے لیجیے مثال سالم کی ہے والا مثال مذال کی اور چونکہ دونون وزن واحد ہین ایک مثال کافی ہے بلکہ مذال سچا ہے کہ بیت دائرے سے نکلجاتی ہے لہذا محقق نے مثال بھی اوسکی نہ لکھی اور مسمط چہارخانہ اس وزن مین خوشنما ہے مثال مسمط کی بیت خسرو غریب است وگدا افتادہ در شہر شما ٭ باشد کہ از بھر خدا سوئی غریبان بنگری ہم ج عروض سالم اور ضرب اعرج برینگونہ بیت آگہ شوم از بوی خوش بی آنکہ کس گوید مرا ٭ گر بگذرد دلخواہ من پیش درم بنگیران ٭ ت تیسرا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب اعرج یعنی مفعولان بتکمیل لام مستفعلن مثلیسی بیت مرقومہ متن مین معنی بیت کے یہہ ہین کہ نے اطلاع آگاہ ہوجاوے نہین

بوے خوش سے اگر معشوق میرا میرے دروازے کی طرف سے گذرے وقت صبح یا اخیر
تقطیع یہہ ہے اگہہ شوم مستفعلن از بوی خوش مستفعلن نے آنکہ کس مستفعلن گوید مرا مستفعلن گر بگذرد
مستفعلن دلخواہ من مستفعلن میثی و رم مستفعلن شبگیران مفعولان معلوم ہو کہ یہہ مفعولان بجای
مستفعلن مسکن اللام ہے اور شبگیر بمعنی شب و بمعنی سحرگاہ و آخر شب اور سفر کرنا اور راہی ہونا
رات کو قبل صبح اور بعد آدھی رات کے برہان اور مصطلحات اور رشیدی اور بہار عجم سے کذا فی الغیاث
ش شبگیران الف و نون صفت ست و آن حال واقع گشتہ از دلخواہ و معنیش شبینہ راہرو صاحب
میزان معنی شبگیران کہ صبحگاہ نوشتہ محض غلط باشد تم کلامہ ہرگاہ شبگیران بمعنی سحرگاہ
لغت مین آیا ہے جیسا کہ مذکور ہوا کیونکر محض غلط ٹھہرا م عروض مقطوع یا اعرج و ضرب ہمچنان
برنگونہ بیت تا کی کنی ما ہا ستم بر عاشق بیچارہ ٭ روزی بود کز جور تو گردد شہر آوارہ ٭
و متاخران برین دو وزن شعر کم گویند ت چوتہا وزن عروض مقطوع یعنی مفعولن یا اعرج یعنی
مفعولان اور ضرب اسیطرح یعنی مقطوع یا اعرج جیسا کہ بیت مثال مرقومۂ متن ہی لفظ ما ہا
بمعنی ای ماہ اور ماہ سے مراد معشوق ہے تقطیع یہہ ہے تا کی کنی مستفعلن ما ہا ستم مستفعلن بر
عاشقی مستفعلن بیچارہ مفعولن روزی بود مستفعلن کز جور تو مستفعلن گردد زشہ مستفعلن آوارہ
و مفعولن اور متاخرون نے اس وزن سوم اور چہارم مین شعر کم تر کہے ہین ع مسدسات ٥
عروض سالم یا ہذال و ضرب ہذال مثالش بیت تا کی مرا گوی کہ از من باش دور ٭ گردد رباشم
از تو چون باشم صبور ٭ و عروض ہمان و ضرب سالم و بحقیقت ہمان است ت پانچوان وزن
عروض سالم یعنی مستفعلن یا ہذال یعنی مستفعلان اور ضرب ہذال یعنی مستفعلان شعر مثال کا
مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تا کی مرا مستفعلن گوی کہ از مستفعلن من باش دور مستفعلان
گردد رباشم مستفعلن از تو چو مستفعلن باشم صبور مستفعلان وزن چہٹا عروض وہی یعنی سالم
یا ہذال اور ضرب سالم اور یہہ حقیقت مین وہی ہے اسواسطے کہ افزونی ایک ساکن کی
مغیر وزن نہین ہے لہذا مثال بھی اسکی علاحدہ نہ لکھی م ز عروض سالم و ضرب اعرج ح عروض
سالم و ضرب مقطوع و ہر دو یکی است مثالش بیت ہرگز نکردم با تو جانان من بدی ٭
پس چونکہ از نیکی نیم برخوردارت سالتوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب اعرج

یعنی مفعولان وزن آٹھوان عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور یہہ دونون
وزن ایک ہین کہ افزونی حرف ساکن سے وزن نہین بدلتا مثال متن مین مرقوم ہے اور لفظ مستفعلن
چون مثال مین یعنی چرا ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے ہرگز نکرد مستفعلن دم باتجا مستفعلن تا من بدی
پس چونکہ از مستفعلن نیکی نیم مستفعلن بخرد ار مفعولان اور چونکہ دونون وزن ایک ہین ایک
مثال کافی ہے **م مربعات ط** عروض سالم یا ذال وضرب مرفل مثالش رودکی گوید **شعر**
ای دل بہ تیز آتش پری ✤ یا زیر چنگال عقابی ✤ **ت** مربعات نوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن
یا ذال یعنی مستفعلان اور ضرب مرفل یعنی مستفعلاتن مثال مین رودکی کا شعر مرقومہ متن ہے معنی
شعر کے یہہ ہین کہ ای دل آتش تیز عشق مین پرواز کرتا ہے تو یا چنگل عقاب مین ہے کہ وہ تجھکو
اوڑائے لیے جاتا ہے تقطیع یہہ ہے ای دل بتی مستفعلن ز آتش پری مستفعلن یا زیر چنگ مستفعلن
گالی عقابی مستفعلاتن اس جگہہ صاحب حاشیہ لکھتا ہے ح لیکن مخفی نماند کہ مرفل از فروع
مستفعلن در عربی و فارسی در ما سبق مذکور نیست تم کلامہ معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے بیان مرفل
مین پہلے ہی لکھا ہے کہ در آخر متفاعلن افتد و خاص بود بوزن مجزو اور فروع متفاعلن مین بھی
متفاعلاتن اور مستفعلاتن اور مفاعلاتن کو لکھہ کر لکھا ہے کہ این جملہ خاص بود
بکامل پس جب ترفیل اہل عرب کے نزدیک کامل مین مخصوص ہوا فروع مستفعلن مین مرفل بطور عربی
کیون لکھتے مگر فارسی مین کہ بتقلید اہل عرب مستفعلن ہین خلاف قیاس ترفیل لائے ہین اوسکا شعر
محقق نے لکھدیا مراد یہہ کہ یہہ امر تقلیدی ہے نہ اصلی چنانچہ آیندہ اسی بحر مین لکھتے ہین کہ سوائے
وانی انچہ گفتہ اند از جہت تتبع عرب گفتہ اند **م ی** عروض ہمچنان است وضرب مذال یا عروض
ہمچنان وضرب سالم وہر دو یک حکم دارد مثالش **شعر** ای دلبر آزادہ خو ✤ تا کی عتاب و خنگ تو
ت دسوان وزن عروض وہی یعنی سالم یا ذال اور ضرب مذال یعنی مستفعلان گیارہوان وزن
عروض وہی یعنی سالم یا ذال اور ضرب سالم یعنی مستفعلن اوزان دونونکا ایک حکم ہے یعنی وزن
واحد ہین لہذا ایک شعر مثال کا بھی لکھا تقطیع اوسکی یہہ ہے ای دلبری مستفعلن از ادہ خو مستفعلن
تا کی عنا مستفعلن بو خنگ تو مستفعلن **م ب** عروض سالم یا اعرج وضرب اعرج برنیگونہ **شعر**
ناخوردہ بادہ چشم تو ✤ گوئی چرا شدہ مخمور ✤ **ت** بارہوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن

یا اعرج یعنی مفعولان اور ضرب اعرج یعنی مفعولان شعر مثال کا مرقومہ متن ہے تقطیع
یہہ ہے ناخردہ با مستفعلن دا چشم تو مستفعلن گوئی چرا مستفعلن شد مخمور مفعولان **م** تج
عروض سالم با مقطوع و ضرب مقطوع برینگونہ **بیت** گر بار دیگر داری ✻ زان آیدم شواری
ت تیرہوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن یا مقطوع یعنی مفعولن و ضرب مقطوع
یعنی مفعولن شعر مثال کا جیساکہ متن مین لکھا ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے گر بار دی مستفعلن
گر داری مفعولن زا آیدم مستفعلن و شواری مفعولن **م** مثلث یہ بدیع بلخی برین وزن قصیدہ
گفتہ است کہ اولش این ست **بیت** نوشد جہان زین نو بہار و سال نو ✻ و بعرب تشبیہ کردہ
و کسے دیگر برین وزن گفتہ است **ت** مثلث یہ دیوان وزن بدیع بلخی ف اس وزن مین
قصیدہ کہا ہے جیساکہ شعر اول اوسکا متن مین لکھا ہے اور عرب سے تشبیہ کیا ہے
اور کسی اور نے اس وزن مثلث مین نہین کہا ہے تقطیع نوشد جہان زین نو بہار و سال نو
مستفعلن مستفعلن مستفعلن **م** ثمنی یہہ بیت بدیع بلخی **ت** ثمنے یعنی مصرع ایک
رکن کا اور بیت دو رکن کی پندرہوان وزن بیت اوسکی جیساکہ متن مین لکھی ہے معنی
بیت کے یہہ ہین کہ معشوق بدخو اور مغرور ہے اپنی کیمیا دانی پر بامراد کیمیا ہے حسن خواہ
تدبیر صائب ہو تقطیع یہہ ہے بدخوئے مستفعلن بر کیمیا مستفعلن **م** و مستعمل نزدیک
متاخران ازین جملہ وزن اول بیش نیست و باقی از جہت تتبع شعر عرب گفتہ اند و مسدس سالم
یا مربع از دیگران بہتر باشد **ت** اور مستعمل نزدیک متاخرون کے ان سب وزنون سے اول
بہت ہے یعنی ثمن وافی اور باقی جو کچھہ کہا ہے بجہت تتبع عرب کے کہا ہے اور مسدس سالم یا مربع
اور وزنون سے بہتر ہے **م** دہم بدیع بلخی گفتہ است قصیدہ مجاہات عبد الصمد بن المعذل ہر بیت
از یک رکن کہ اولش اینست **بیت** شو برگذر اندر نگر یاد رسفر ✻ یاد رحضر دیدی پسر زو خوبتر
ت اور بدیع بلخی نے ایک قصیدہ کہا ہے جواب عبد الصمد بن المعذل مین کہ ہر بیت اوسکی
ایک رکن کی ہے اور آغاز قصیدہ یہہ ہے جیساکہ متن مین لکھا ہے تقطیع شو برگذر مستفعلن
دقس علی ہذا **ہم رجز مخبون** ہمہ ارکان مخبون بود و عروضیان بازای ہر بیتی از سالم تی از مخبون
بیارند مگر آنکہ ضرب بیت مرفل باشد و اعرج و مقطوع بے خبن آورند و ہمہ تکلفے بود و از ہمہ بہتر متمن

یا مسدس باشد ہمہ ارکان مخبون **بیت** دو دیدہ دارم از سرشک غرقہ گشتہ العصمہ ✤
ولیک زاتش دلم بماندہ خشک ہر دو لب ✤ و باقی برین قیاس **ت رجز مخبون** اس مین
سب ارکان مخبون ہوتے ہین اور عروضی بمقابلے ہر بیت کے اوزان سالم سے ایک بیت
مخبون لاتے ہین مگر وہ وزن کہ ضرب اوسکی مرفل یعنی مستفعلاتن اور اعرج یعنی مفعولان اور
مقطوع یعنی مفعولن ہوا نکو بی خبن لاتے ہین اور یہہ سب تکلف سے خالی نہین اور سب
اوزان سے بہتر مثمن یا مسدس ہے مثال ہمہ ارکان مخبون کی جیسی محقق علیہ الرحمہ نے
لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دو دیدہ دا مفا علن ر مز سرشک مفا علن کہ غرقہ گشتہ یا
صنم مفا علن دلیک زا مفا علن تشی دلم مفا علن بمند خشک مفا علن کہ ہر دو لب مفا علن اور باقی
اسی قیاس پر ظاہر عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ پندرہ وزن جو رجز سالم کے لکھے
ہین اوتنے ہی وزن رجز مخبون کے بھی آتے ہین مگر جہان ضرب مرفل اور اعرج اور مقطوع
پڑتی ہے اوسکو بے خبن استعمال کرتے ہین باقی ارکان مخبون مگر شرح مین یہہ عبارت
لکھی ہے سش باید دانست کہ مرفل و اعرج و مقطوع کہ در مخبون نیاید پس دوازدہ ماند دو وزن
مثلث و مثنی ہم در نیاید پس باقی ماندہ زن برای مخبون چہار از مثمنات و دو از مسدسات
و چہار از مربعات تم کلامہ فتامل **م رجز مطوی** ہمہ ارکان مطوی بود دو عروضیان بازای
ہر بیتی از سالم بیتی ہمہ ارکان مطوی گویند و مرفل را ہم مثالی بیاورند و این وزن از مخبون
خوشتر بود مثالش از مثمن **بیت** تا سفری شد بت من جان و دلم شد سفری ✤ روز و شب
از فرقت او پیشہ من نوحہ گری **ت رجز مطوی** اس مین سب ارکان مطوی یعنی مفتعلن
ہوتے ہین اور عروضی بمقابلے ہر بیت سے ابیات سالم سے ایک بیت مطوی لاتے ہین
کہ اوسمین سب رکن مطوی ہوتے ہین اور مرفل کی مثال لاتے ہین اور یہہ وزن مخبون سے
خوشتر ہے مثال مثمن کی جیسی متن مین لکھی ہے سفری یعنی مسافر تقطیع یہہ ہے تا سفری
مفتعلن شد بت من مفتعلن جان و دلم مفتعلن شد سفری مفتعلن روز و شب مفتعلن فرقت او مفتعلن
پیشہ من مفتعلن نوحہ گری مفتعلن **م** مثالش از مسدس **بیت** ای صنم از عشق تو بیمار شدم ✤
تو نکنی ہیچ بکارم نظری ✤ **ت** مثال مسدس کی جیسا کہ متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ای صنم

مفتعلن عشق بی مفتعلن مار شدم مفتعلن تو نکنی مفتعلن ہیچ بکا مفتعلن بعد نظری مفتعلن هم و تسکین
اوسط ہمہ جا روا دارند و انگاہ میان ضرب اعرج و ضرب مطوی مذال مسکن و میان ضرب مقطوع
و ضرب مطوی مسکن فرق نماند و در عدد ضرب خبط لازم آید و اینجا ہم ابیات از اسباب متوالی
برخیزد اما نہ بران ترتیب کہ در ہزج ت اور تسکین اوسط سب جگہہ جائز رکھتے ہین یعنی تین
متحرک متوالی مفتعلن ہین اوسط کو ساکن کرکے بروزن مفعولن کہتے ہین پس اوسوقت یعنی
وقت تسکین اوسط سہ متحرک متوالی مفتعلن کی درمیان ضرب اعرج یعنی مفعولان اور ضرب مطوی
مذال مسکن یعنی مفعولان اور درمیان ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور ضرب مطوی مسکن یعنی مفعولن کے
فرق نہین رہتا اور عدد ضرب مین خبط لازم آتا ہے یعنی کچھہ امتیاز یکدیگر نہین رہتا اس جہت سے
مطوی کو ساتھہ مقطوع اور اعرج کے نہین لاتے اور یہان بھی بیتین اسباب متوالی سے
پیدا ہوتے ہین یعنی جب مفتعلن سب جگہہ مسکن ہوکر مفعولن مفعولن ہوا تمام بیت مین اسباب
جمع ہوگئے لیکن نہ اوس ترتیب سے کہ ہزج مین یعنی ہزج مین ایک ایک سبب کم کرکے سے
آٹھہ اوزان ہوئے تھے اوسی وزن سے یہان وہ صورت نہین ہے هم و متاخران بر شمن
این بحر شعر گفتہ اند و باشد کہ درمیان ارکان بیتی مجنون افتد و عیبی زیادت نباشد اما تناسب
باید داشت مثالش از شعر سنائی بیت دست کسی بر نرسد بشاخ هویت تو * تارک نخجیت
اوز بسیخ وبن برنکنی * چون رکن سیم مصراع اول مجنون آوردہ نظیرش از مصراع دوم هم بجہت
تناسب مجنون آوردہ و در باقی قصیدہ ہیچ رکن مجنون نیست و اینچنین بسیار نشاید کہ استعمال کنند
ت اور متاخرون نے اس بحر کی شمن مین شعر کہے ہین اور کبھی درمیان ارکان کسی بیت کے
رکن مجنون آجاتا ہے اور یہہ عیب البتہ ہے مگر وزن مین فرق نہین لیکن تناسب کو نگاہ رکھنا چاہیے
یعنی وقوع اوسکا اگر ہو تو دونون مصرعون مین ہو مثال اوسکی شعر سنائی شاعر کا ہے سنائی بفتح
نام ایک شخص کا کہ حکمت اور شاعری مین مرتبہ اعلیٰ رکھتا تھا اور سنا بمعنی روشنی کذا فی الغیاث
والکشف تقطیع شعر کی یہہ ہے دست کسی مفتعلن بر نرسد مفتعلن بشاخ ہو مفاعلن و بیت مفتعلن
تارگ بنج مفتعلن بیت او مفتعلن بیخ و بن مفاعلن بر نکنی مفتعلن چونکہ شاعر رکن سوم مصرع اول کا
مجنون لایا مثل اوسکے رکن سوم مصرع دوم کا بھی بجہت تناسب کے مجنون لایا اور باقی قصیدے

ہین کوئی رکن مخبون نہین ہے اور ایسا بہت استعمال نکرنا چاہیے ہُویت بہ تشدید واو و یا
بمعنی حقیقت و ماہیت کذا فی الشعر و ہویت بضم اول و کسر واو و تشدید تحتانی مفتوحہ و بعدہ
فوقانی مرتبہ وحدت و ذات باری تعالی و تلاہوت کشف سے کذا فی الغیاث بخیت بالحاق
یا و تای مصدری نجب سے کہ بالفتح بمعنی سخی و کریم ہے کذا فی القاموس معنی بیت کے یہہ ہین
کہ ہاتھہ کسی کا تیری شاخ حقیقت و ماہیت پر نہین پہونچتا ہے اس خوف سے کہ مبادا رگ
سنجابت اوسکی بیخ و بن سے اوکھاڑ کر پھینک دے توہم و بعضے از متاخران مخبون و مطوی
با یکدیگر تالیف کنند و بیتے از مفاعلن و مفتعلن چہار بار یا بر عکس بکار ارند و خوش باشد مثال
اول ؎ شعر زنیکوان لطف و کرم مزا تراز جور و ستم ؎ مدار ازین بیش بغم دل مرا مدہ خا ؎ و اگر جائی
درین ترتیب گردد عذر خواہند چنانکہ خاقانی گوید در قصیدہ کہ بر ترتیب دوم گفتہ است بیت کیسہ
ہنوز فربہ است با تو ازین قوی دلم ؎ چار رہ چہ خاقانی اگر کیسہ رسد بلاغری ؎ گرچہ بموضع لقب مفتعلن
دو بارہ شد بہ بحر رمل قاعدہ نشد تا تو بہانہ آوری ت اور بعضے متاخرین نے مخبون اور مطوی کو
با یکدیگر تالیف دی ہے اور ایک بیت مفاعلن مفتعلن سے چار بار یا بالعکس یعنی مفتعلن مفاعلن سے
چار بار کہی ہے اور وزن خوب ہے مثال اول کی جیسا کہ متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
زنیکو امفاعلن لطف کرم مفتعلن سزا تراز مفاعلن جور ستم مفتعلن مدار زی مفاعلن بیش بغم
مفتعلن دلی مرا مفاعلن مدہ رخا مفتعلن اور اگر کسی جگہہ پر یہہ ترتیب جاتی رہتی ہے عذر پیش کرتے
ہین جیسا کہ خاقانی کہتا ہے اوس قصیدے مین کہ بر ترتیب دوم کہا ہے یعنی بر وزن مفتعلن
مفاعلن چار بار دونون شعر خاقانی کے جو متن مین لکھے ہین تقطیع اوسکی یہہ ہے کیس ہنو مفتعلن
زفربہس مفاعلن باتازی مفتعلن قوی دلم مفاعلن چار رچہ مفتعلن فا نیکر مفتعلن کیس رسد مفتعلن
بلاغری مفاعلن گرچ بموضع مفتعلن لقب مفاعلن مفتعلن دو بار شد مفاعلن بحر رمل
مفتعلن عدہ نشد مفاعلن تا تہا مفتعلن نا اوری مفاعلن معنی یہہ ہین کہ اگرچہ لفظ خاقانی کی جگہہ
رکن مفتعلن دو بارہ آگیا مگر یہہ بات قاعدے سے خارج نہین ہے اور کیسی کافربہ ہونا یعنی
لبریز ہونا اوسکا زر سے اور لاغر ہونا یعنی خالی ہونا اوسکا زر سے اور معلوم ہو کہ اگر لفظ خاقانی
بجای مفتعلن مسکن آتا اس سے بہتر ہوتا ہم رمل دراین بحر ہم تبازی دہم بفارسی مستعمل است و اصلش

رمل

بتازی در دائرہ فاعلاتن شش بار باشد در نیا وافی و مجزو بکار دارند و اورا دو عروض و چہار
ضرب بود و بر شش تن آہیسہ وافی و سہ مجزوہ بیتہا یش اینست **ت** یہہ بحر بھی تازی اور فارسی
مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی تازی کے دائرے مین فاعلاتن چھہ بار ہے اور استعمال مین
وافی اور مجزو لاتے ہین اور اوسکے دو عروض ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسرا محذوف یعنی فاعلن
اور چار ضرب ہین ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسری مسبغ یعنی فاعلیان تیسری مقصور یعنی
فاعلان چوتھی محذوف یعنی فاعلن اور چھہ وزنون پر آتی ہے تین وافی اور تین مجزو اور مثالین
اوسکی یہہ ہین **م شعر** اَبْلِغِ النُّعْمَانَ عَنِّیْ مَالُکَا ✤ اَنَّہٗ قَدْ طَالَ حَبْسِیْ وَانْتِظَارِیْ ✤ عروض
محذوف و ضرب سالم است **ت** پہلا شعر جو متن مین ہے عروض اوسکا محذوف یعنی فاعلن
اور ضرب سالم یعنی فاعلاتن ہے معنی یہہ ہین کہ پہونچا تو نعمان کو میری طرف سے خبر اس بات کی
جیسا کہ پہونچانا خبر کا چاہیے کہ بتحقیق طول ہوا حبس میرا اور انتظار میرا **تقطیع** یہہ ہے ابلغن
نعمان عنی فاعلاتن مالکن فاعلن انہو قد فاعلاتن طال حبسی فاعلاتن وانتظاری فاعلاتن
اور مالکا بروزن مفعل مصدر بمعنی ابلاغ ہے **م** واگر عروض سالم کنند خلیل آنرا متمم خواندہ اما
مستعمل نیست **ت** اور اگر عروض سالم لائین خلیل نی اوسکا نام متمم رکھا ہے لیکن مستعمل نہین ہے
م ب شعر مِثْلُ سَحْقِ الْبُرْدِ عَفَّی بَعْدَکَ ✤ اَلْقَطْرُ مَغْنَاہُ وَتَاذِیْبُ الشَّمَالْ ✤ عروض محذوف و
ضرب مقصور ہست **ت** دوسرا شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض محذوف یعنی فاعلن اور ضرب
مقصور یعنے فاعلان ہے بُرد بالضم جامۂ مخطط منتخب سے اور مغنی بالفتح منزل اور مقام اور
جای معیشت منتخب سے تاذیب دنکو چلنا منتخب سے معنی یہہ ہین مثل چادر کہنہ کے نابود کیا
بعد تیری بارانے مکان اوسکا اور وزیدن باد شمال نے اور لام القطر کا شامل مصراع اول ہے **تقطیع** یہہ ہے مثل سحقل
برد عفنا فاعلاتن بعدکل قاطر قطر معنا فاعلاتن ہو تاذی فاعلاتن بش شمال فاعلان **م ج شعر** قالت
الْخَنْسَاءُ لَمَّا جِئْتُہَا ✤ شَابَ رَاْسِیْ بَعْدَ ھٰذَا وَاشْتَہَبْ ✤ ہر دو محذوف ست و این ہر سہ وافی
ت تیسرا وزن شعر جیسا کہ متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنی فاعلن
خنسا نام زن مغنی ہین کہ کہا خنسا نے کہ جسوقت سے گئی مین اوسکے یہان سپید ہوا سر میرا
بعد اس جانے کے اور سپیدی سیاہی پر غالب ہوئی **تقطیع** یہہ ہے قالتلخن فاعلاتن سار لما

فاعلاتن

فاعلاتن جیتہا فاعلن شاب راسی فاعلاتن بعدہا ذا فاعلاتن وشتہب فاعلن یہہ تینون وزن
جو بیان کیے وافی ہین م وشعر یا خلیلی از ربا وانجز ارسما بعسفان ۞ عروض سالم وضرب مسبغ است
ت چوتھا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ ہے
یعنی فاعلیان خلیل بمعنی رفیق ربع بفتحتین مقیم ہونا کسی جگہہ منتخب سے عسفان بالضم نام ایک
موضع کا کہ دو منزل مکہ معظمہ سے ہے اور بعضے نسخون مین بجاے رسما ربعا بھی ہے بمعنی
مکان اور سین وانجز اکا متعلق بمصرع اول ہے معنی یہہ ہین ای دو رفیقو میری ٹھہرو اور خبر لو
آثار مکان معشوقہ کے کہ موضع عسفان مین ہے تقطیع یہہ ہے یا خلیلی فاعلاتن یربعاوس
فاعلاتن تنجزارس فاعلاتن من بعسفان فاعلیان م وشعر مقفرات دارساتٌ ۞ مثل آیات
الزبور ۞ ہر دو سالم است ت پانچوان شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون سالم
ہین یعنی فاعلاتن اور حرف رالفظ زبور مین باشباع کسرہ ہے معنی یہہ ہین کہ مکانہاے
خالی کہنہ مثل نقوش کتابت ہین کہ دلالت کرتے ہین کاتب پر یعنی ساکنون پر تقطیع یہہ ہے
مفقراتن فاعلاتن دارساتن فاعلاتن مثل ایا فاعلاتن تزبوری فاعلاتن م وشعر طالما
قرّت بہ العینان من ہذا الثمن ۞ عروض سالم وضرب محذوف ست ودین ہر سہ مجزوست
ت چھٹا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن
عین اور یے عینان مین متعلق مصرع اول ہے معنی یہہ ہین مدت ہوئی کہ خنک ہوئین واسطے اوسکے
دونون آنکھین میری اس معشوقہ سے کہ نام اوسکا ثمن ہے اور بعضے نسخون مین بجاے طالما
مالما ہے اس صورت مین معنی یہہ ہوئے کہ کیا ہے ثمن کہ بسبب اوسکے آنکھین میری خنک ہوئین
تقطیع یہہ ہے طالما قرفاعلاتن رت بہلعی فاعلاتن نان من ہا فاعلاتن ذث ثمن فاعلن یہہ تینون
وزن مجزو کے ہین م وازحافش درارکان خبن وکف وشکل روا بود مگر آنچہ در ضرب افتد
ومیان نون والف کہ بقاے رکن دوم وسوم محیط باشد معاقبہ باشد درارکان باین سبب صدر یا عجز
یا طرفین یابری شوند چنانکہ گفتہ آمدہ است ت وازحافش درارکان خبن یعنی فعلاتن
اور کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلات روا ہے مگر وہ رکن کہ ضرب مین پڑے اوس مین
کف اور شکل روا نہین ہے اور درمیان الف اور نون کے جو فاے رکن دوم سے فانے

رکن سوم تک محیط ہین معاقبہ ہے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن پس نون فاعلاتن اول اور الف
اول فاعلاتن ثالث نے احاطہ کیا ہے فاے رکن دوم سے فاے رکن سوم تک اور درمیان
انکے دو جگہہ معاقبہ واقع ہوا ہے یعنی دو سببون کے ساکن آخر یا سلامت رہین گے یا ایک انمین
گر گیا دونون معاً گر نگے اور ارکان معاقبہ کے سبب سے صدر یا عجز یا طرفین یا حشو ہونگے جیسا کہ
قبل ازین کہا گیا ہے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن مین اگر فاعلات فاعلاتن ہوگا رکن صدر کہلائے گا اور اگر
فاعلاتن فعلاتن ہوگا رکن عجز کہلائے گا اور اگر فاعلاتن فعلات فاعلاتن ہوگا رکن طرفین
ہوگا اور اگر رکن سب سلامت رہین گے بری کہلائین گے ہم واما بفارسی این بحر دو نوع آید
سالم و مخبون و بعضے عروضیان ہر یک را بحرے دیگر شمرند و ہر یکے وافی و مجزو و مشطور و منہوک
یعنے مثمن و مسدس و مربع و مثنے آوردہ اند و جملہ را ہشت عروض و چہاردہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند
برسی و چہار وزن است **ست** لیکن فارسی مین یہہ بحر دو نوع پر آتی ہے سالم اور مخبون اور
بعضے عروضی ان دونون کو دو بحرین جداگانہ شمار کرتے ہین اور ہر ایک کو وافی اور مجزو اور مشطور
اور منہوک یعنی مثمن اور مسدس اور مربع اور مثنے لائے ہین اور ان سب کی آٹھ عروض اور چودہ
ضربین لائے ہین اور کہا ہے کہ چونتیس وزنون پر ہے **ہم رمل سالم** عروضیان این نوع را
پنج عروض و نہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند ہفدہ وزن است ہفت مثمن و پنج مسدس و چہار مربع
و یکے مثنے **ت** رمل سالم عروضی اس قسم کے پانچ عروض لائے ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن
دوسرا محذوف یعنے فاعلن یا مقصور یعنی فاعلان تیسرا محذوف اعرج مخبون یعنی فعول یا محذوف
مقطوع مخبون یعنی فعل چوتھا محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف اخذ یعنے فع پانچوان مشعث
یعنی مفعولن اور نو ضربین لائے ہین ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسری مقصور یعنی فاعلان تیسری
محذوف یعنی فاعلن چوتھی محذوف اعرج مخبون یعنی فعول پانچوین محذوف مقطوع مخبون یعنی
فعل چھٹی محذوف مطموس یعنی فاع ساتوین محذوف اخذ یعنی فع آٹھوین مسبغ یعنی فاعلیان
نوین مشعث یعنی مفعولن اور کہا ہے کہ سترہ وزن ہین سات مثمن اور پانچ مسدس اور چار مربع
اور ایک مثنے **ہم مثمنات** عروض و ضرب ہر دو سالم مثالش **شعر** چند گریم چند نالم چند باشم
جفت اندوہ ہمدمست کوئی ماہ روئی مرمرا زین غم رہائی **ت** مثمنات پہلا وزن عروض اور

ضرب دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن مثال اوسکی شعر جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے تقطیع یہہ ہے
چند گریم فاعلاتن چند نالم فاعلاتن چند باشم فاعلاتن جفت اندہ فاعلاتن نیست گوئی فاعلاتن
ماہ روئے فاعلاتن مرمرا زدی فاعلاتن غم رہائی فاعلاتن ماہ روی امی ماہ روی من و بجائے
ماہ روی ماہ رویان بھی بعضے نسخون مین ہے اور جفت اندہ یعنی صاحب اندوہ **ہم** عروض
مقصور یا محذوف وضرب مقصور مثالش **بیت** مرمرا از جان و دل چیزی گرامی تر نبود ۔ دل بدادم
روز وصلت جان دہم روز فراق **ست** دوسرا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنے
فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان مثال اوسکی شعر جو متن مین لکھا ہے تقطیع یہہ ہے مرمرا از
فاعلاتن جاندلچی فاعلاتن زی گرامی فاعلاتن تر نبود فاعلان دل بدادم فاعلاتن روز وصلت
فاعلاتن جاد ہمروفا علاتن زیفراق فاعلان **ہم** عروض ہمان وضرب محذوف ست وبحقیقت ہمان
وزن ہشت **ست** تیسرا وزن عروض وہی یعنی مقصور فاعلان یا محذوف فاعلن اور ضرب محذوف
فاعلن ہے اور حقیقت مین وہی وزن ہے یعنے دوسرا اور تیسرا ایک وزن ہے مگر مثال عروض
مقصور اور ضرب محذوف کی یہہ ہے **بیت** نی مرا آرام در شہر و نہ در وادی قرار ٭ ہمچو من در
عشق مجنون دگر پیدا نشد ٭ مثال دونون محذوف کی **بیت** برامید نقش رویت دست
نقاش ازل ٭ نقش ہا بربست لیکن چون تو کمتر یافتہ **ہم** عروض محذوف اعرج مجنون یا محذوف
مقطوع مجنون وضرب محذوف اعرج مجنون برینگونہ **بیت** تا کی از ہجران نگارا چند باشم بدرد ٭
سنگ و آہن نیستم من چند باشم صبور **ست** چوتھا وزن عروض محذوف اعرج مجنون یعنی فعول
یا محذوف مقطوع مجنون یعنی فعل اور ضرب محذوف اعرج مجنون یعنی فعول بیت مثال کی مرقومہ
متن ہے معنی یہہ کہ کب تک ہو نہین اور صبر کرون مین کہ مثل سنگ و آہن کے سخت نہین ہون
تقطیع یہہ ہے تا کیز ہج فاعلاتن رانگارا فاعلاتن چند باشم فاعلاتن بدرد فعول سنگ آہن فاعلاتن
نیستم من فاعلاتن چند باشم فاعلاتن صبور فعول **ہم** عروض ہمان وضرب محذوف مقطوع مجنون
برینگونہ **بیت** با تو خوبی کرد خواہم گر تو خوبی کنی ٭ ور تو زشتی کرد خواہی با تو زشتی کنم **ست**
پانچوان وزن عروض وہی یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف مقطوع مجنون یعنی فعل شعر مثال کا
جیساکہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے باتخوبی فاعلاتن کرد خاہم فاعلاتن کرت خوبی فاعلاتن

کنی فعل در ترشتی فاعلاتن کرد خاہی فاعلاتن بارشتی فاعلاتن کنم فعل کرد خواہم یعنی خواہم کرد
اور کرد خواہی یعنی خواہی کرد م وعروض محذوف مطموس یا محذوف اخذ وضرب محذوف مطموس
مثالش **شعر** کار خویش از چاکر خود از چہ داری زارہ کار خویشیں ار راز داری از سخن چین دار
ت چہٹا وزن عروض محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف اخذ یعنی فع اور ضرب محذوف
مطموس یعنی فاع مثال اوسکی جیسا کہ متن مین ہے راز داشتن محاورہ ہے بمعنی کتمان اور عدم
افشا اور رازداری بمعنی مخفی داشتن معنی بیت کے یہہ ہین کہ کام اپنا اپنے چاکر سے کیون چہپاتا ہے
اگر چہپاتو سخن چین سے چہپا تقطیع یہہ ہے کار خیشہ فاعلاتن چاکر سیخد فاعلاتن از چداری
فاعلاتن رازفاع کار خیشہ فاعلاتن رزداری فاعلاتن از سخن چی فاعلاتن دارفاع **م** نر
عروض ہمان وضرب محذوف اخذ مثالش **شعر** مرد دانا راز دانا یار باید خوب ٭ گر تو دانائی
ترا ہم یار دانا بہ ٭ واین چہار وزن اخیر بہ نزدیک متاخران مہجور است **ت** سانوان وزن
عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب محذوف اخذ یعنی فع مثال اوسکی جیسا کہ متن مین ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے مرد دانا فاعلاتن رازدانا فاعلاتن یار باید فاعلاتن خوب تماع گر تو دانا
فاعلاتن ئی ترا ہم فاعلاتن یار دانا فاعلاتن بہ فع اور یہہ چارون وزن اخیر یعنی چہارم پنجم
ششم ہفتم متاخرون کے نزدیک مہجور یعنے متروک ہین **م مسدسات ح** عروض سالم
وضرب مسبغ مثالش **شعر** ای نگارا گر تو نیکو ترنہ بینم ٭ عاجز اندر صورتت صورت نگاران **ت**
مسدسات آٹھوان وزن عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فاعلیان مثال جیسا کہ
متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ای نگارا فاعلاتن گر تو نیکو فاعلاتن ترنہ بینم فاعلاتن
عاجز اندر فاعلاتن صورتت صو فاعلاتن رت نگاران فاعلیان اور الف
نگارا یا بمعنی متکلم جیسے ملاذا اور معاذا بمعنی ملاذ من اور معاذ من غیاث سے یا الف تسمیہ واسطے
تعظیم کے جیسے طالبا اور صایا اور بصیرا اور جلالا یہہ بھی غیاث سے **ھم ط** عروض وضرب
ہر دو سالم وہمان است کہ وزن اول **ت** نوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن
اور یہہ وزن وہی ہے یعنے وزن اول کسواسطے کہ زیادت یکحرف ساکن مغیر وزن نہین ہے **م**
ی عروض سالم یا مسبغ وضرب مسبغ مثالش **شعر** چند باشد نیک خواہت جفت اندہ ٭

چند باشد دوستدارت بازاری ٭ وارزد شعشت چنین باشد مثالش شعر چند باشم ہم
بدنیسان بیچارہ ٭ گشتہ شادی زین دل من آوارہ ست دسوان وزن عروض سالم یعنے
فاعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن مثال اوسکی جیسا کہ متن مین ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے چند باشد فاعلاتن نیک خواہت فاعلاتن جفت اندہ فاعلاتن چند باشد
فاعلاتن دوسدارت فاعلاتن بازاری مفعولن اور بازاری یعنی ذلیل اور خوار ہے اور عروض
اور ضرب مشعث کی بھی مثال متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چند باشم فاعلاتن ہم بدنیسیا
فاعلاتن بیچارہ مفعولن گشت شادی فاعلاتن زی دلی من فاعلاتن لاوارہ مفعولن یعنے
شادی میرے دل سے دور ہوئی ہم یا عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور یا عروض
ہمان وضرب محذوف وہر دو یکے ست شعر صابری تا کے کنم درعشق تو ٭ راز پنہانی کنون
پیدا کنم ست وزن گیارہوان عروض مقصور یعنے فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور
یعنی فاعلان وزن بارہوان عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن
اور دونون وزن ایک ہین مثال جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے صابری تا
فاعلاتن کے کنم درفاعلاتن عشق تو فاعلن راز پنہا فاعلاتن نے کنو پی فاعلاتن دا کنم
فاعلن اور بعضے نسخون مین بجاے درعشق تو بادرد عشق ہے اس صورت مین عروض
مقصور ہوگا ہم واگر عروض وضرب فعول وفاع وفع کنند از مدید تقطیع توان کرد واز انجملہ
مستعمل نزدیک متاخران چہارم وپنجم ست اور اگر عروض اور ضرب فعول مخبون محذوف
اعرج اور فعل مخبون محذوف مقطوع اور فاع محذوف مطموس اور فع محذوف اخذ کرین
مدید سے تقطیع ان وزنون کی ہوگی اور ان سب وزنون سے مستعمل نزدیک متاخرون کے
چہارم اور پنجم ہے معلوم کیا چاہیے فاعلاتن فاعلاتن فعول بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلان
اور فاعلاتن فاعلاتن فعل بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلن اور فاعلاتن فاعلاتن فاع
بروزن فاعلاتن فاعلن فعلان ہے اور فاعلاتن فاعلاتن فع بروزن فاعلاتن فاعلن
فعلن ہے پس یہہ چارون وزن مدید کے ہین ح انیست مراد مصنف علام اما مخفی نماند کہ
فعلان اگرچہ از فروع فاعلاتن ست لیکن در مدید واقع نمی شود تم کلامہ کیون نہین آتا کہ

محقق علیہ الرحمہ بحر مدید مین لکھتے ہین کہ در مجزو عروض محذوف یا مجنون محذوف وضرب مجنون
محذوف یا ابتر بکار داشتہ اند پس فعلن اور فعلان ایک ہے اور الف اور نون آخر مین بجاے
یکحرف ہے اور زیادت یک ساکن بھی مغیر وزن نہین ہے اور خود محشی لکھتا ہے کہ فعلان
از فروع فاعلاتن ست اور بحر مدید مین خود حاشیہ لکھا ہے کہ بعضے خبن در فاعلان مقصور
جائز نمیدارند مگر صواب جواز آنست اور تسکین اوسط سب جگہ جائز ہے اور رسالہ عبدالواسع
مین فعلان مقطوع مسبغ بحر مدید مین لکھا ہے قتا مل ہم مربعات بیچ عروض سالم وضرب مسبغ
یدہر دو سالم ہر دو یک وزن ست مثالش بیت خوبرویا دلربایا ۔ چونکہ باچاکر نسازی ت
وزن تیرہوان عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فاعلیان اور وزن چودہوان عروض
اور ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن یہہ دونون ایک وزن ہین شعر مثال کا مرقومۂ متن ہے
اور اوس مین لفظ چاکر اشارہ طرف اپنے ہے تقطیع یہہ ہے کہ خوبرویا فاعلاتن دلربایا فاعلاتن
جو کہ باچا فاعلاتن کر نسازی فاعلاتن ح زیر لفظ ہر دو سالم مثالش بیت جشتم آندرم کہ گاہے
افگنی سویم نگاہے ۔ تم کلامہ معلوم ہو کہ شعر مرقومۂ متن مین بھی عروض اور ضرب دونون سالم
ہین معلوم نہین کہ دونون شعرون مین کیا فرق سمجھے اور احتیاج اس مثال کی لکھنے کی کیا تھی
ہم یہہ عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور یو عروض ہمان وضرب محذوف وہر دو یک وزن ست
مثالش شعر ہر کہ بد خواند ترا ۔ از بدی ہست ادبری ت وزن پندرہوان عروض مقصور
یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان وزن سولہوان عروض وہی
یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور یہہ دونون ایک وزن ہین شعر مثال کا
مرقومۂ متن ہے معنی شعر کے یہہ ہین کہ اے معشوق تیرے خمیر مین ظلم وستم ہے پس
اگر کوئی تجھکو ظالم خواہ قاتل کہے حق بجانب اوسکے ہے اور سچ کہتا ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
ہر کہ بد خا فاعلاتن ندا ترا فاعلن از بدی ہس فاعلاتن تو بری فاعلن اس جگہہ صاحب میزان نے
حاشیہ لکھا ہے ح تقطیعش ہر کہ بد خا فاعلاتن ندترا زفاعلاتن مرادی ہس فاعلاتن تو بری
فاعلن لیکن مخفی نماند کہ این مثال عروض سالم وضرب محذوف ست نہ مثال عروض مقصور یا محذوف
وضرب محذوف چنانکہ مصنف گمان کردہ اگر عروضش خواہد ترا برو زن فاعلن محذوف ست

وکلمہ از در ابتدا مصرع ثانی حرم ست کہ در وزن اعتبار ندارد گوئیم حرم در فارسی بر دو حرف نیامدہ
معہذا مصنف علام در فصل ہشتم می آرد در ہیچ موضع مثالش نیاوردیم تم کلامہ حق یہہ ہے
کہ اس جگہہ واو طالب علمی کی دی ہے فقابل ہم واین اوزان ہمہ مثمن اند وحال ایشان ہمچنان
کہ در ہزج گفتہ شد واگر رکن آخر فعول یا فعَل یا فاع یا فع کنند مضرع توان گفت ومعقد شود ست
اور یہہ اوزان مربع کے نیمہ مثمن ہین اور حال انکا وہی ہے جو ہزج مین کہا گیا کہ اوس مین بھی
اوزان مربع کے نصف مثمن کہے تھے اور اگر رکن آخر فعول یا فعَل یا فاع یا فع لائین اوسکو
مصرع نکہا چاہیے یعنی اوسکو دو مصرع علاحدہ ہم قافیہ نکہا چاہیے اسواسطے کہ رکن دوم مثمن کا
ایسا واقع نہین ہوتا اور یہہ نصف مثمن ہے پس وہ معقد ہو جائے گا یعنی کہین گے کہ عروض
اوسکا نا پدید ہے ہم مثنی نیز مثالش شعر آفتابی مشکبوئی وبحقیقت این اوزان ہمہ دہ ست
ومتداول از انجملہ سہ وزن است ست مثنے وزن سترہ وان کہ مثال اوسکی مرقومہ متن ہے
تقطیع یہہ ہے آ فتا بی فا علاتن مشکبو ئی فا علاتن اور ان دونون مین یا می خطاب ہے
اور حقیقت مین یہہ سب اوزان دس ہین یعنی سترہ مین سات وزن ملے ہوئے ہین علاحدہ
نہین وہ تیسرا اور پانچوان اور ساتوان اور نوان اور بارہوان اور چودہوان اور سولہوان اور
متداول اول مین تین وزن ہین ایک مثمن مین دوم اور سوم کہ ایک وزن ہے دوسرا مسدس
مین گیارہوان اور بارہوان کہ ایک ہے تیسرا مربع مین پندرہوان اور سولہوان کہ ایک ہے
م رمل مجنون ہمہ ارکان او مجنون آید بخبر رکن اول کہ سالم شاید واین دلیل است بران کہ
ارکان سداسی ارکان اصلی نیست ودر دائرہ در فروع سباعی اند وعروضیان گفتہ اند کہ این بحر را
پنج عروض دادہ ضرب ست وبر ہفتادہ وزن آمدہ است ہشت مثمن وشش مسدس دو مربع
دیگے مثنے ایا ین تفصیل ت رمل مجنون ست رکن او سکے مجنون آتے ہین سوای رکن اول کے
کہ سالم بھی آتا ہے اور یہہ دلیل ہے اس بات پر کہ ارکان شش حرفی ارکان اصلی نہین ہین یعنی
فعلاتن رکن اصلی نہین ہے دائرے مین بلکہ سداسی فروع سباعی ہین یعنی فعلاتن فرع فاعلاتن
سباعی ہے کسواسطے کہ جب اکثر ارکان سداسی پائے گئے اور ایک سباعی یعنی فاعلاتن
اور سباعی سے بزحاف خلن سداسی بنتی ہین پس معلوم ہوا کہ اصل سداسی دائرے مین سباعی ہے

اور عروضیون نے کہا ہے کہ اس بحر رمل مخبون کو پانچ عروض ہین ایک مخبون یا مشعث یعنے
فعلاتن یا مفعولن دوسرا مخبون مقصور یا مخبون محذوف یعنی فعلان یا فعلن تیسرا محذوف مقطوع
مخبون یا محذوف اعرج مخبون یعنی فعل یا فعول چوتھا محذوف مطموس یا محذوف اخذ یعنی فاع
یا فع پانچوان مخبون مسبغ یا معری یعنی فعلیان یا فعلاتن اور دس ضربین ہین ایک مخبون
یعنی فعلاتن دوسری مشعث یعنی مفعولن تیسری مخبون مقصور یعنی فعلان چوتھی مخبون محذوف
فعلن پانچوین مخبون محذوف مسکن یعنی فعلن چھٹی محذوف مقطوع مخبون یعنی فعل ساتوین محذوف
اعرج مخبون یعنی فعول آٹھوین محذوف مطموس یعنی فاع نوین محذوف اخذ یعنی فع دسوین
مخبون مسبغ فعلیان اور سترہ وزنون پر آئی ہے آٹھ مثمن اور چھ مسدس اور دو مربع اور
ایک مثنے اس تفصیل سے **م مثمنات** اعروض وضرب ہر دو مخبون مثالش **شعر** چکنم ہرچند
کنم با تو نمیدا د چہ سودم ✤ بجز ان حیلہ ندانم کہ ز عشقت بگریزم **ت مثمنات** پہلا وزن عروض
اور ضرب دونون مخبون یعنی فعلاتن مثال اوسکی جو متن مین ہے تقطیع یہہ ہے چکنم ہرفعلاتن چکنم
با فعلاتن نمیدا فعلاتن دچسودم فعلاتن بجز ان حیلہ فعلاتن ندانم فعلاتن کز عشقت فعلاتن بگریزم
فعلاتن اور مثال صدر سالم کی یہہ ہے سعدی کہتا ہے **شعر** گفتہ بودم چو بیائی غم دل با تو بگویم
✤ چہ بگویم کہ غم از دل برود چون تو بیائی ✤ اور بعضے اس وزن کو شانزدہ رکنی کہتے ہین جیسا کہ
خواجہ عصمت اللہ بخاری نے کہا ہے **شعر** رنگ رخسار و دُر گوش و خط و قد و خد و عارض و
خال لبت ای سرو پریروی سمنبر ✤ شفق و کوکب و شام و سحر و طوبی و گلزار بہشت ست و ہلال و
طرف چشمہ کوثر ✤ کدانی الحدائق **م ب** عروض مخبون یا مشعث وضرب مشعث مثالش **بیت**
بدورخ ماہ تمامی بہ دو زلفک چو عبیری ✤ بدو لب شکر و قندی بدو چشمک بادامی ✤ و این وزن را
استحقاق آن نیست کہ وزنی مفرد کنند چہ مسکن وزن اول ست **ت** وزن دوسرا عروض مخبون
یعنی فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہی بدورخ ما فعلاتن تمامی فعلاتن بزلفک فعلاتن چو عبیری فعلاتن بدو لب فعلاتن شکر و قندی فعلاتن بدو چشمک
فعلاتن بادامی مفعولن اور یہہ وزن استحقاق نہین رکھتا کہ اسکو وزن جداگانہ مقرر کرین اسواسطے کہ مسکن وزن
اول کا ہے اور مفعولن جو ضرب مین واقع ہی مسکون العین فعلاتن کا ہی **م ج** عروض مخبون مقصور

یا مجنون محذوف وضرب مجنون مقصور مثالش شعر منم از عشق تبی ماندہ بہ تیمار بدرد ٭
کہ برخ ماہ تمام ست وبدل سنگ رخام ٭ وعروض ہمان وضرب مجنون محذوف وبحقیقت ہمان ست
ت وزن تیسرا عروض مجنون مقصور یعنی فعلان یا مجنون محذوف یعنی فعلن اور ضرب مجنون مقصور
یعنی فعلان مثال متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے منمز عشس فعلاتن قتبتی من فعلاتن وتیما
فعلاتن ربدرد فعلان کبرخما فعلاتن تہتمامس فعلاتن تبدلسن فعلاتن گرخام فعلان اور وزن
چوتھا عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت مین وہی وزن ہے
لہذا دوسری مثال کی بھی حاجت نجانی اور نہ لکھی اور شعر مین تیمار بمعنی فکر واندیشہ کردن ہے
اور رخام بمعنی سخت ہے م ٥ عروض ہمان وضرب مجنون محذوف مسکن وعروضیان این ضرب را
ابتر میخوانند وخطاست مثالش شعر نکشم جور کسے کو زوفا دور بود ٭ ندہم دل بکسے کو نکند دلداری
واگر ضرب مجنون مقصور مسکن باشد حکمش ہمین تواند بود واین وزن ہم استحقاق انفراد
ندارد چہ تفاوت باوزن گذشتہ جز بسبب قافیہ وتسکین یا تحریک نیست ت پانچوان وزن عروض
وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مجنون محذوف مسکن یعنی فعلن بسکون العین اور عروضی
اسکو ابتر کہتے ہین یہہ خطا ہے کسواسطے کہ خبن یہان لازم ہے اور ابتر محذوف مقطوع ہوتا ہے
بدون خبن کے ہان تلفظ مین البتہ ایک ہے مثال اوسکی جو متن مین لکھی ہے تقطیع یہہ ہے
نکشم جو فعلاتن رکسیکو فعلاتن زوفا دو فعلاتن بود فعلن ندہم دل فعلاتن بکسیکو فعلاتن
نکند دل فعلاتن داری فعلن واگر ضرب مجنون مقصور مسکن ہو یعنی فعلان بسکون عین حکم اوسکا
بھی وہی ہوگا جو فعلن مین کیا گیا اور یہہ وزن بھی استحقاق انفراد کا نہین رکھتا یعنی جداگانہ نہوگا
اسواسطے کہ تفاوت وزن گذشتہ سے نہین رکھتا سوا قافیہ کے مراد قافیہ سے رکن اخیر ہے
کہ ایک جگہہ فعلن متحرک العین اور ایک جگہہ فعلن مسکون العین واقع ہوا ہے اور سوا اسکے
کہ ایک جگہہ تحریک ہے اور ایک جگہہ تسکین ح وکلام در ینجا در نفس وزن ست قطع نظر
از قافیہ وآن از سکون یا ساکن مختلف نمی شود کما مر سابقا تم کلامہ فتامل م ٦ عروض ہمان
وضرب محذوف مقطوع مجنون مثالش بیت اگر ایمن شودی جان من از درد فراق ٭
بہمہ جور من از عشق تو خوشنودی ٭ وضرب محذوف اعرج مجنون ہمین حکم دارد ت چہشاوزن

عروض وہی یعنی مجنون مقصور فعلان یا مجنون محذوف فعلن اور ضرب محذوف مقطوع مجنون
یعنی فعل بحر بسیط مین مثال جیساکہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے اگر بمین فعلاتن شودی
جا فعلاتن منتزر فعلاتن وفراق فعلان بہمہ جو فعلاتن رمنتر عشق فعلاتن فتحشنو فعلاتن دمی
فعل اور ضرب اعرج مجنون یعنی فعول یہی حکم رکھتی ہے وزن مین کسواسطے کہ فقط ایک
ساکن زائد ہے اور لفظ خوشنود قلب خوشند وخوشون کہ وند اوردن دونون کلمی نسبت کے
ہین بہار عجم سے کذا فی الغیاث اور اگر بجاے خوشنودمی خوش بودمی کہے معنی صاف
ہو جائین ضرب عروض محذوف مقطوع مجنون یا محذوف اعرج مجنون وضرب محذوف اعرج
مجنون برینگونہ **بیت** ندہد نیز بتو دل شمنی تا زید ✤ چو یکی را بکنی بیگنہی ای نگار ۔ واگر عروض
ہمان باشد باضرب مجنون محذوف مقطوع ہمچنین بودت سالوان وزن عروض محذوف
مقطوع مجنون یعنی فعل یا محذوف اعرج مجنون یعنی فعول اور ضرب محذوف اعرج مجنون
یعنی فعول بیت مثال کی جیساکہ متن مین ہے اوس مین شمن بمعنی بت پرست مراد عاشق
معنی یہہ کہ کوئی عاشق تجھکو دل ندیگا جب تک جیے گا اگر تو کسی عاشق بیگناہ کو قتل کریگا
تقطیع یہہ ہے ندہدنے فعلاتن زبتو دل فعلاتن شمنی تا فعلاتن زید فعل چکی را فعلاتن بکنی
بی فعلاتن گنہی ای فعلاتن نگار فعول اور اگر عروض وہی ہو یعنی فعل یا فعول ساتھہ ضرب
مجنون محذوف مقطوع کی یعنی فعل کی وہی وزن ہوگا **مح** عروض محذوف مطموس یا محذوف
اخذ وضرب محذوف مطموس برینگونہ **بیت** دہن کوچک چون تنگ دل عاشق ✤ نہ کہ چون
حقہ اگندہ بمرو ارید ✤ واگر عروض ہمان بود باضرب محذوف اخذ ہمچنین باشد آٹھوان وزن
عروض محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف اخذ یعنی فع اور ضرب محذوف مطموس یعنی فاع
مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دہنی کو فعلاتن چکچوں فعلاتن کہ لی عا فعلاتن شق فع
یکچو حق فعلاتن قا اگن فعلاتن دمرو افعلاتن رید فاع اور اگر عروض وہی ہو یعنی فع یا فاع
ساتھہ ضرب محذوف اخذ کے یعنی کی وہی ہو یعنی وہی وزن ہوم **مسدسات ط** عروض
مجنون مسبغ یا معری وضرب مسبغی عروض وضرب مجنون معری برینگونہ **بیت** طرب انگیز
ومی آورد بصبوحی ✤ کہ حریف ست وبہار ست وجوانی ✤ واین ہر دو یک وزن ست **ت** مسدسات

مسدسات

وزن

نوان وزن عروض مجنون مسبغ یعنی فعلیان یا معری یعنی فعلاتن اور ضرب مسبغ یعنی فعلیان
دسوان وزن عروض اور ضرب دونون مجنون معری یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے طرنگی فعلاتن زمیا ورفعلاتن بصبوحی فعلاتن کحرلفیش فعلاتن تہارس
فعلاتن بجوانی فعلاتن اور یہہ دونون ایک وزن ہین صبوحی بفتح اول شراب بامداد کشف ہے
اور مصطلحات مین شراب پینا وقت صبح کذا فی الغیاث اور حریف ہم پیشہ وہم کار منتخب اور صراح
اور کنز سے م یا عروض مجنون یا مشعث وضرب مشعث برنگیونہ بیت اگر ایدون کہ ہمی دانش
ورزی ✤ زہمہ خلق نکونامی یابی ✤ واین وزن را استحقاق آن نیست کہ مفرد گیرند چہ مسکن وزن گذشتہ
ست ت گیارہوان وزن عروض مجنون یعنی فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی
مفعولن مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے اگر بدو فعلاتن کہ ہمید افعلاتن نشو زی مفعولن
زہمہ خل فعلاتن نکونا فعلاتن می یابی مفعولن اور اس وزن کو استحقاق اسکا نہین ہے کہ مفرد مقرر
کرین یعنی جداگانہ کہین کسواسطے کہ مسکن وزن گذشتہ کا ہے یعنی فعلاتن مسکن ہوکر مفعولن
ہوا ہے م یب عروض مجنون مقصور یا مجنون محذوف وضرب مجنون مقصور برنگیونہ بیت
دلم از عشق تو شد خستہ وریش ✤ تو مکن جور برین عاشق خویش ✤ یج عروض ہمان وضرب
مجنون محذوف وبحقیقت ہمان ست ست بارہوان وزن عروض مجنون مقصور یعنے فعلان
متحرک العین یا مجنون محذوف یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب مجنون مقصور یعنی فعلان متحرک العین
مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے دلم عشق فعلاتن قتشد خس فعلاتن تا ریش فعلان تو مکن جو
فعلاتن ربری عا فعلاتن شتخیش فعلان تیرہوان وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان
اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت مین یہہ وہی وزن دوازدہم ہے م ید عروض
ہمان وضرب مجنون محذوف مسکن وعروضیان ابتر گویند بسہو واین وزن را ہم استحقاقی الفراد نیست
ت چودہوان وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان اور ضرب مجنون محذوف مسکن یعنی فعلن
بسکون عین اور عروضی اوسکو ابتر کہتے ہین سہو سے کسواسطے کہ بحذف اور تقطیع ابتر ہوتا ہے
اور یہان خبن لازم اور اس وزن کو بھی استحقاق الفراد کا نہین ہے بلکہ وہی وزن دوازدہم
وسیزدہم ہے م مربعات یہہ عروض مجنون معری یا مسبغ وضرب مسبغ برنگیونہ بیت

سخن من کہ رساند ٭ بران ماہ دلارام ٭ یو ہر دو معری و حکمش ہمان ست ست مربعات پندرہوان
وزن عروض مجنون معرے یعنی فعلاتن یا مسبغ ای مجنون مسبغ یعنی فعلیان اور ضرب مسبغ ای
مجنون مسبغ یعنی فعلیان مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع سخنی من فعلاتن کرساند فعلاتن برا نافعلاتن
ہدلارام فعلیان اور لفظ بر شعر مین بمعنی نزدیک ہے وزن سولہوان عروض اور ضرب دونون
معرے یعنے فعلاتن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن پانزدہم ہے م مثنی یزبرینگونہ بیت
ہ شادیم ٭ بہ بستی ست مثنے وزن سترہوان جیساکہ شعر اوسکی مثال کا مرقومۂ متن ہے
تقطیع یہہ ہے رہ شادی فعلاتن ببستی فعلاتن میم مصرع ثانی مین معتبر ہے م وبحقیقت این
اوزان عائد باہشت وزن ست وانچہ عروض یا ضرب فعول یا فعل یا فاع یا فع ست متروک
ومقصور ومحذوف مقبول تراز دیگر ہاست وتسکین اوسط ہمہ جا استعمال کنند و یا غیر مسکن
خلط کنند ت اور حقیقت مین یہہ اوزان ہفتگانہ عائد یعنی راجع طرف آٹھہ وزنون کے ہین
یعنی نو وزن دوم اور چہارم اور پنجم اور ہفتم اور دہم اور یازدہم اور سیزدہم اور چہاردہم اور شانزدہم
باقی رہے آٹھہ وزن اور اون مین جو وزن کہ عروض یا ضرب اوس مین فعول یا فعل یا فاع
یا فع ہے متروک ہے اور مقصور اور محذوف مقبول تر اور وزنون سے ہے اور تسکین اوسط
متحرکون مجنون مین سب جگہہ استعمال کرتے ہین اور ساتھہ غیر مسکن کے خلط کرتے ہین یعنی
کسی جگہہ فعلاتن اور کسی جگہہ مفعولن ہو تو جائز ہے م وچون ہمہ مسکن بود بیت از اسباب بود
چنانکہ در ہزج گفتہ آمد و اینجا دہ وزن متوالی برخیزد بتفاصیل یک یک سبب خفیف و مصراع اطول
از دوازدہ سبب و مصراع اقصر از سہ اسباب و این غریب ترست از انچہ در ہزج گفتیم و فرق میان
اوزان مشترک کہ ازین سہ بحر توان خواند یعنی ہزج و رجز و رمل در مصراعہای دیگر در قصیدہ ظاہر
شود و ہمبرین قیاس در دیگر مواضع ت اور اگر سب رکن مسکن ہون یعنی مفعولن مفعولن مفعولن
مفعولن بیت اسباب سے ہوگی جیساکہ ہزج مین کہا گیا اور اس جگہہ دس وزن متوالی پیدا ہوئے
ہین بفاصلہ یک یک سبب خفیف اور مصرع اطول بارہ سببون کا ہوگا اور مصرع اقصر تین سببونکا
اور یہہ غریب تر اور نادر تر ہے اوس سے جو ہزج مین کہا ہمنے یعنی ہزج مین مربع تک وزن
نکلے تھے اور یہان رمل مین مثنی تک نکلتے ہین مثلاً مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن کہ مثمن ہے

اگر تین مفعولن سے ایک ایک سبب علاحدہ علاحدہ گر جاے ایک مفعولن یعنی مثنی رہجائے تو نو سبب کی کمی سے نو وزن اور ایک مثنے جملہ دس وزن پیدا ہوتے ہین کسواسطے کہ یہ بحر مثنی ابھی مستعمل ہوئی ہے بخلاف ہزج کے کہ وہ مثنے نہین آئی ح قولہ اینجا دہ وزن متوالی برخیزد لیکن مخفی نماند کہ ہفت وزن ازانہا ازین بحر باشد و باقی از رجز و ہزج الی آخرہ معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے کہ سترہ اوزان مستعملہ اس بحر کے لکھے ہین اون مین بھی بعضونکو متروک لکھا ہے اور جو کوئی وزن یکمی پنج سبب اور یکمی ہفت سبب اور یکمی ہشت سبب بہت عدیم استعمال کے نہین لکھا صاحب میزان کو شبہہ ہوا کہ سات ہی وزن اس بحر مین نکل سکتے ہین پس یہہ گمان باطل ہے اور یہان غرض اخراج اوزان سے ہے نہ استعمال اوزان سے اور فرق درمیان اوزان مشترک کے کہ ہزج اور رجز اور رمل تینون بحرون مین پائی جاتی ہین اور مصاریع قصیدہ سے ظاہر ہوتا ہے یعنی جس بحر مین وہ قصیدہ ہوگا معلوم ہو جائے گا کہ یہہ ارکان مزاحف اوس بحر کے ہین اور اسی طرح اور مواضع مین یعنی تمیز ارکان مزاحف کی اوس بحر سے ہوتی ہے جسمین واقع ہون ورنہ ایک ایک زحاف کئی کئی بحرون مین آتا ہے

م ومتاخران راوزنی خوش است کہ بر تقطیع توان کرد چون یک رکن مشکول بگیرند و یکی سالم تا بیتی از فعلات فاعلاتن بود چہار بار مثالش اینست **بیت** بچمن بر آئی روزی سپہ بہار بشکن ٭ سر غمزہ بجنبان صف روزگار بشکن ٭ اینست بحور دائرہ مجتلبہ و اوزان آن

ت اور متاخرون کے نزدیک ایک وزن خوش آیندہ ہے کہ اوسکو رمل مین تقطیع کیا چاہیے جب ایک رکن مشکول یعنی فعلات لین اور ایک رکن سالم یعنی فاعلاتن تو ایک بیت فعلات فاعلاتن سے ہو چار بار مثال اوسکی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے بچمنب فعلات رای روزی فاعلاتن سپہیب فعلات بار بشکن فاعلاتن سر غمز فعلات امی بجنبا فاعلاتن صف روزر فعلات کار بشکن فاعلاتن یہہ ہین بحرین دائرہ مجتلبہ کی اور اوزان اوسکے

م سریع این بحر ہم در ہر دو لغت مستعمل است و اصلش در دائرہ مستفعلن مفعولات دو بار است وافی و مشطور بکار دارند و آنرا در بنا تازی دو عروض و شش ضرب است و بر شش وزن آمدہ و امثالش اینست **ت** یہہ بحر بھی دونون زبانون مین یعنی تازی اور فارسی

مین مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرے مین مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار ہے اور
دانی اور مشکور استعمال کرتے ہین اور اوسکی استعمال تازی مین دو عروض یعنی مطوی
مکشوف فاعلن یا مخبول مکشوف فعلن اور موقوف یعنے مفعولان یا مکشوف یعنی مفعولن ہین
اور چھہ ضربین مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم فعلن بسکون
عین اور مخبول مکشوف فعلن بحرکت عین اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن ہین
اور چھہ وزنون پر آئی ہے اور بیتین اوسکی یہہ ہین ہم اشعر ازمان سلمیٰ لا یری مثلها
الراؤن فی شام ولا فی عراق ۞ عروض مطوی مکشوف ست وضرب مطوی موقوف ست
پہلا شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض اوسکا مطوی مکشوف ہے یعنی فاعلن اور ضرب مطوی
موقوف یعنی فاعلان ہے ازمان بالفتح جمع زمان بمعنی وقت کنز اور منتخب اور غیاث مین
اور سلمیٰ نام معشوقۂ عرب اور شام اور عراق دونون ملک بحسن وخوبی مشہور ہین اور الراؤن
مین رای مشددہ اول متعلق مصرع اول ہے ورنا فی متعلق مصرع ثانی معنی یہہ ہین زمانی
سلمیٰ کی نہین دیکھی مانند اوسکے دیکھنے والون نے شام مین اور نہ عراق مین تقطیع یہہ ہے
ازمان سل مستفعلن مالا یری مستفعلن مثلهو فاعلن راولفی مستفعلن بشامو ولا مستفعلن فی عراق
فاعلان ہم ضرب شعر ہاج الہوی ارسم بذات الغضا ۞ مخلوق مستعجم مخبول ۞ عروض
وضرب مطوی مکشوف ہستند دوسرا شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض اور ضرب اوس مین
دونون مطوی مکشوف ہین یعنی فاعلن غضا نام ایک درخت صحرای کا مانند کنار کہ آگ اوسکی
دیر تک رہتی ہے غیاث سے اور مخلوق بمعنی کہنہ اور مستعجم بمعنی ساکت عجم سے کہ بالضم
بمعنی گنگ شدن ہے غیاث سے اور مخبول ریگ تودہ گردیدہ یا منقلب الاحوال اور منتخب مین
لکھا ہے کہ محول اور ماحل زمین وشہر قحط رسیدہ معنی یہہ ہین کہ اوٹھا یعنی بہیا گیا عشق کو
نشان مکانات نے اوس موضع مین کہ جس مین درخت غضا ہے کہنہ اور ساکت منقلب الاحوال
تقطیع یہہ ہے ہا جلهو استفعلن رسمن بذا مستفعلن بلغضا فاعلن مخلوقن مستفعلن مستعجمن مستفعلن
مجولو فاعلن ہم رج شعر قالت وکم یقصد لقتلی انحنا مثلا فقد ابلغت اسماعی ۞ عروض
ہمچنان ست وضرب اصلم ست تیسرا شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض وہی یعنی مطوی مکشوف

فاعلن

فاعلن اور ضرب اصلم یعنی فعلن بسکون عین خنا بالفتح والقصر سخن فحش وبیہودہ منتخب سے
اور مہل بمعنی زبان غیاث سے معنی یہہ ہین کہ کہا معشوقہ نے درحالیکہ قصد نہین کیا گیا تھا
بسخن فحش زبان سے کہ بتحقیق پہونچایا تو نے اوس سخن فحش کو میرے کانون مین تقطیع یہ ہے
قالت ولم مستفعلن بقصد لقی مستفعلن للخنا فاعلن مہلن فقد مستفعلن ابلغت اس مستفعلن باعی
فعلن م ر شعر اَلنَّشْرُ مِسْكٌ وَالْوُجُوهُ دَنَانِيرٌ ۞ وَاَطْرَافُ الْاَكُفِّ عَنَمٌ ۞ عروض وضرب ہر دو
مخبول مکشوف ست واین چہار وافی است م چوتھا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب دونون
مخبول مکشوف ہین یعنی فعلن بتحریک عین معنی یہہ ہین بو معشوقون کی مانند بوی مشک ہے
اور مونہہ اونکے مثل دینارون کے سرخ اور روشن ہین اور سر انگشتان حنا بستہ مثل عنم
سرخ ہین اور عنم بفتحتین ایک درخت ہے زمین حجاز مین کہ پھل اوسکے سرخ ہوتے ہین اونکو
تشبیہ دیتے ہین انگشتان حنا بستہ سے کذا فی المنتخب تقطیع یہہ ہے النشر مس مستفعلن
کو والو جو مستفعلن وجنا فعلن نیرو واط مستفعلن را فلاکف مستفعلن فعنم فعلن اور یہہ چارون وزن
وافی کے ہین م ہ شعر يَفْضَحُنَ فِي حَاقَاتِهَا بِالْاَبْوَالِ ۞ عروض وضرب یکی است واین موقوف
ت پانچوان شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب ایک ہین یعنی مشطور ہے اور یہہ موقوف
یعنی مفعولان معنی یہہ ہین کہ گراتے ہین وہ نافی کنارہای فرج سے اپنی پیشاب تقطیع یہہ ہے
یفضحن فی مستفعلن حاقاتہا مستفعلن بالابوال مفعولان م و شعر يَا صَاحِبَيَّ رَحَلِيَ اَقِلَّا عَدِلِي
ہمچنان است وآن مکشوف ست وہر دو وزن از مشطور است ت چھٹا شعر جو مرقومہ متن ہے
اوسی طرح پر ہے یعنی عروض اور ضرب ایک ہین بسبب مشطور ہونے کے اور وہ مکشوف ہے
یعنی مفعولن معنی یہہ ہین ای دو صاحبو ہم منزل میری کم کرو بار شتر میرا رحل بالفتح مسکن و
منزل درخت واسباب و پالان شتر و کوچ صراح اور منتخب وغیرہ سے کذا فی الغیاث اور عدل
بکسر اول وسکون ثانی بار یکطرف کہ پشت ستور پر لیجاتے ہین غیاث سے ح ای دو یار
پالان یعنی سواری من کم کنید ملامت من تم کلامہ ظاہر ہے کہ عدل بمعنی ملامت خلاف مقام ہے
اور عدل بمعنی بار یکطرف شتر موافق مقام تقطیع یہہ ہے یا صاحبی مستفعلن رحلی اقل مستفعلن
لاعدلی مفعولن اور یہہ دونون وزن مشطور کے ہین م وبطریق زحاف دیگر ارکان مخبون و

مطوی و مخبول روا دارند و ضربہای مشطور مخبون روا دارند ت اور بطریق زحاف کے یعنی
بطریق تغیرات جائزہ کے اور ارکان مخبون یعنی مفاعلن اور مطوی یعنی مفتعلن اور مخبول یعنی
فعلتن روا رکھتے ہین اور ضربہای مشطور مخبون روا رکھتے ہین یعنی مفعولان اور مفعولن کو
ضرب مشطور مین فعولان اور فعولن بھی کر لیتے ہین م و اما بپارسی ارکان ہمہ مطوی بکار دارند
و بر سالم و مخبون شعر نیامدہ است الا آنچہ عروضیان بہ تکلف گفتہ اند از جہت تشبیہ بعرب و گفتہ اند
اور اسہ عروض است و ہشت ضرب و بردہ وزن آوردہ اند باین تفصیل ت و اما فارسی مین
ارکان مطوی استعمال کرتے ہین اور سالم اور مخبون مین شعر نہین آتا ہے الا جو کچھہ کہ عروضیون نے
بہ تکلف کہا ہے بجہت تشبیہ بعرب سمجھا چاہیے اور کہا ہے کہ اوسکے تین عروض یعنی مطوی
موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور مخبون مکشوف فعلن بتحریک عین اور اصلم
مقصور فاع یا اصلم محذوف فع اور آٹھہ ضربین ہین یعنی مطوی موقوف فاعلان اور مطوی
مکشوف فاعلن اور مخبون مکشوف فعولن اور مخبون مکشوف فعلن بتحریک عین اور اصلم مقصور
فاع اور اصلم محذوف فع اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن اور اصلم حقیقت مین مخبول
مکشوف مسکن ہے علاحدہ نہین ہے یعنی فعلن مسکون العین کہ وزن چہارم مین ضرب ہے
اور اوسکو عروضیون نے اصلم کہا ہے سہو کی ہے حقیقت مین وہ فعلن متحرک العین کو
مسکن کیا ہے پس ضربین آٹھہ ہوئین نہ نو اور اس بحر کو دس وزنون پر لائے ہین اس تفصیل سے
م اعروض مطوی موقوف یا مکشوف و ضرب مطوی موقوف برنگونہ بیت چون نرنم دست
بفتراک تو ✤ جز تو کسی نیست مراد دستگیر ت پہلا وزن عروض مطوی موقوف یعنی فاعلان یا
مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف یعنی فاعلان بیت مثال کی جیسا کہ متن
مین ہے تقطیع یہہ کہ چو نرنم مفتعلن دست بفت مفتعلن راک تو فاعلن جز ت کسی مفتعلن نیست مرا
مفتعلن دستگیر فاعلان اور فتراک بمعنی شکار بند ہے م ب عروض ہمان و ضرب مطوی مکشوف
و بحقیقت ہمان وزن اول ہست ت دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور
ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور یہہ حقیقت مین وہی وزن اول ہے م ج عروض مطوی
مکشوف و ضرب مخبون مکشوف برنگونہ بیت ماہ رخا بر ہمہ روی زمین ✤ جز تو مرا یار دگر نسرد ✤

تسمیہ اوزان عروض مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مخبول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین مثال
جیساکہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے ماہ رخا مفتعلن برہمرو مفتعلن ایزمی فاعلن خیز تمر امفتعلن یارو گر
مفتعلن نسترد فعلن اور نسترد یعنی سترا وار نہین ہے ہم ع عروض ہمان وضرب اصلم گفتہ اند واین
سہو است چہ اینجا طی لازم است وبحقیقت مخبول مکشوف مسکن است مثالش بیت پستہ لبت پستہ لبست
شفاے دلم ٭ زانکہ شد او خستہ باد امت ٭ واین وزن مسکن وزن سوم است ت چوتھا
وزن عروض وہی یعنی مخبون مکشوف فاعلن اور ضرب اصلم عروضیون نے کہی ہے یعنی جب
مفعولات سے وتد گر جاے مفعور ہے مقام پر او سکے فعلن مسکون العین لائین اور یہہ
سہو ہے اسواسطے کہ یہان سریع مطوی مین طے لازم ہے پس جب اصلم کہانطے کہان رہا
لہذا اسکو مخبول مکشوف مسکن کہنا چاہیے کہ خبل اجتماع خبن وطے ہے اور جب اسکو مسکن
کرین فعلن مسکون العین ہو معنی بیت مثال مرقومۂ متن کی یہہ ہین کہ لب تیرے میرے دل
کے واسطے شفا ہین اسلیے کہ یہہ تیری آنکھ کا بیمار ہے اور دو امو افق اور مناسب بیماری کے
چاہیے تقطیع یہہ ہے پستا تو مفتعلن بست شفا مفتعلن ای دلم فاعلن زانکہ شد و مفتعلن خستہ با
مفتعلن دامت فعلن اور یہہ وزن مسکن وزن سوم ہے اس جگہہ صاحب حاشیہ نے تین جگہہ
غلط لکھا ایک یہہ کہ مخبول مکشوف کو مخبون مکشوف لکھا اور نسترد بروزن فولن سہی نہین ہے
بلکہ بروزن فعلن ہے دوسرے یہہ کہ اینجا طے لازم است پر یہہ حاشیہ لکھا صح قولہ اینجا طی لازم است
واز ان مفتعلن شود پس اگر آنرا اصلم کنند بروزن فعل ماند نہ فعلن تم کلامہ معلوم ہو کہ ضرب مین
رکن اصلی مفعولات واقع ہوا ہی نہ مستفعلن کسواسطے کہ سریع مثمن نہین آئی پس مفعولات سے
اصلم فعلن ہوگا نہ مفتعلن جیسا صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہی تیسرا غالطہ وزن آیندہ مین ہم ۵
عروض وضرب ہر دو مخبول مکشوف برینگونہ بیت قبلۂ من روی چو ماہ تو شد ٭ قبلہ ازین بہ نبود
بجہان ٭ وعروض ہمان وضرب اصلم وسخن در وہمان است کہ گفتہ آمدت پانچوان وزن عروض
اور ضرب دونون مخبول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے
قبلا من مفتعلن روی چا مفتعلن ہتشد فعلن قبل اری مفتعلن بہنبود مفتعلن بجہان فعلن چھٹا وزن
عروض وہی یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب اصلم یعنی جسکو عروضی اصلم کہتے ہین اور کلام اسمین

وہی ہے جو کہا گیا یعنی طے لازم ہے اسکو مخبول مکشوف مسکن کہنا چاہیے صاحب حاشیہ نے
اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح تقطیعش قبلا من مفتعلن رواچما مفتعلن ہے تشد فاعلن قبلا ازری مفتعلن
بہنبود مفتعلن در جہان فاعلن تم کلامہ معلوم ہو کہ مخبول مکشوف فعلن ہے نہ فاعلن اور قطع نظر
اسکے اگر عروض وضرب فاعلن ہووہ وزن اول ہے ہم زعروض اصلم مقصور یا اصلم محذوف
وضرب اصلم مقصور برینگونہ بیت سنگدل آن یار نے آرزم ٭ یکشبم از خود نکند شاد ٭ ح
عروض ہمان وضرب اصلم محذوف وبحقیقت ہمان است ت سا توان وزن عروض اصلم
مقصور فاع یا اصلم محذوف فع اور ضرب اصلم مقصور فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے
سنگدلا مفتعلن یارباعتعلن نرزم فاع یکشبم مفتعلن خذنکند مفتعلن شاد فاع آرزم بفتح زا وعجمہ و
سکون را مہملہ شرم اور حیا اور شفقت اور مہربانی اور صلح اور آشتی لطائف اور جہانگیری اور
جہان اور ہمارہی کذا فی اللغات آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب اصلم محذوف
یعنی فع اور یہہ حقیقت مین وہی وزن ہے یعنی ہفتم اور ہشتم ایک وزن ہے ہم ط مشطور و
مضرب موقوف برینگونہ ع در سر من جز ہوس جانان نیست ٭ ی ہم مشطور وضرب مکشوف
برینگونہ بیت بار دگر آن بت من باز آمدت نوان وزن مشطور اور ضرب موقوف یعنی مفعولان
وکر عروض کانکیا اسواسطے کہ مشطور مین عروض اور ضرب ایک ہے مثال جیسی متن مین ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے در سر من مفتعلن جز ہوسی مفتعلن جانا نیس مفعولان وہ نوان وزن بھی
مشطور اور ضرب مکشوف یعنی مفعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے بار دگر مفتعلن
آمدت من مفتعلن باز آمد مفعولن معلوم ہو کہ مثال اول مشطور مین عین لکھا اور مثال دوم مشطور مین
بیت اشارہ یہہ ہے کہ مشطور کو مصرع اور بیت دونون کہہ سکتے ہین م دہنز دیک متاخران مستعمل
وزن اول است ودوم از سالم مثال برینگونہ گویند بیت دلخواہ من بر من ستمگار رشد ٭ بی ہیچ
جرمی مرمرا کرد خوار ٭ واز مخبون برینگونہ بیت چرا نمردمی کنی یار ہی ٭ چرا ہمی کنی دلش را بدرد ٭
ودیگر ارا ہمہ مثال آوردہ اند ولیکن ناخوش وتکلف باشد ت اور نزدیک متاخرون کے
وزن اول مطوی کا مستعمل ہے اور دوسرا وزن سالم کا جسکی مثال مرقومہ متن ہے تقطیع دلخواہ
من مستفعلن بر من ستم مستفعلن کارشد فاعلن بی ہیچ جز مستفعلن می مرمر مستفعلن کرد خوار فاعلن

اور مجنون اوسی سالم کا جو مثال مسطورۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چرا نمر مفاعلن دمی کنی مفاعلن
بار ہے فاعلن چہرا ہمی مفاعلن کنی دلش مفاعلن را بدرد فاعلان اور مثالین اور وزنون کی بھی
یہ تشبیہ عرب لائے ہین مگر ناخوش اور تکلیف دہندہ ہین اور رہی بمعنی بندہ یعنی عاشق م قریب
این بحر بپارسی گویان خاص است و اصلش در دائرہ مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بار ست و
در بنا مکفوف بکار دارند موفور یا اخرب و ہر دو را دو عروض و چہار ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بر شش
وزن آمدہ است و مکفوف را دو وزن آوردہ اند یک عروض مقصور یا محذوف دو ضرب اول
مقصور دوم محذوف و بحقیقت ہر دو یکی است مثالش اینست بیت فغان زان سر زلفین تابدار
فرو ہشتۂ زیا قوت آبدار ست یہہ بحر فارسی گویون کی خاص ہے اور اصل اوسکی دائرے
مین مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے دو بار اور استعمال مین مکفوف ہے موفور یا اخرب
موکوردہ کہ بسین خرب نہو یعنی مفاعیل اور اخرب مفعول اور دونون دو عروض ہین یعنی
سالم اور مقصور یا محذوف اور چار ضربین ہین یعنی مقصور اور محذوف اور سالم اور مسبغ
اور کہا ہے کہ چہہ وزنون پر آئی ہے اور مکفوف کے دو وزن لائے ہین ایک کا عروض
مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور دو ضربین اول مقصور یعنی فاعلان اور دوم
محذوف یعنی فاعلن اور حقیقت مین یہہ دونون ایک ہین مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے
فغاز اس مفاعیل زلفین مفاعیل تابدار فاعلان فرو ہشت مفاعیل زیا قوت مفاعیل الابدار
فاعلان اور یا قوت آبدار سے مراد رخسارہ ہے ہم و اخرب را چہار وزن آوردہ اند دو عروض
و چہار ضرب اعروض سالم و ضرب مسبغ و این پسندیدہ نیست چہ از دائرہ زیادت ست مثالش
بیت شمشیر بزدہ کف دہندہ ۔ خود ہر چہ جز این بود محال ست اور اخرب کے
چار وزن لائے ہین اور دو عروض لائے ہین سالم اور مقصور یا محذوف اور چار ضربین ہین
سالم مسبغ مقصور محذوف پہلا وزن عروض سالم فاع لاتن اور ضرب مسبغ فاع لیان اور یہہ
پسندیدہ نہین ہے کسواسطے کہ دائرے سے زیادہ ہے معلوم ہو کہ قریب دائرے مین مسدس ہی
اور مثمن نہین آئی ہے کسواسطے کہ سریع اور قریب اور مہمل اول یعنی جدید انکی اوایل مین
رکن مکرر آیا ہے اور ان تینون کو مثمن نہین لاتے ہین بیت مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی

قریب
قریب کی تقطیع کی تشریح
اخرب کی تقطیع کی تشریح

یہہ ہے شمشیر مفعول برزندہ مفعول کف دہندہ فاع لاتن خذ بزج مفعول خبر ایب مفعول دہ محالست
فاع لیان کف دہندہ یعنی قبضہ دہندہ اور خود بمعنی تحقیق اور محال بمعنی باطل م ب ہر دو سالم
مثالش بیت باران کہ زمین پاک وشستہ دارد ✤ چون کز دل من غم ہمی نشوید ت دوسرا وزن
عروض اور ضرب دونون سالم بیت مثال کی جیسا کہ متن مین ہے معنی یہہ ہین کہ باران زمین کو
پاک اور شستہ رکھتا ہے سبب کیا کہ میرے دلسے غبار غم نہین کھوتا تقطیع بارا کہ مفعول زمین پاک
مفاعیل شستہ دارد فاع لاتن چو کز و مفعول لمن غمہ مفاعیل ہی نشوید فاع لاتن م ج عروض
مقصور یا محذوف وضرب مقصور برنیگونہ بیت بامرد م فاسازگار طبع ✤ بیچارہ شود مرد سازگار ✤
ت تیسرا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان
بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بامرد مفعول منا ساز مفاعیل گار طبع
فاعلان بیچارہ مفعول شود مرد مفاعیل ساز گار فاعلان م ع عروض ہمان است وضرب محذوف
وبحقیقت ہمہ سہ وزن ہیچ نیست وحکم تسکین اوسط ہمان است کہ گفتہ آمد واین بحر نزد یک
متاخران ہم متروک است ت چوتھا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف
فاعلن وحقیقت مین سب تین وزنون سے زیادہ نہین ہین کسواسطے کہ دونون مکفوف موقوف
ایک ہین اور چارون اخرب دو اور حکم تسکین اوسط کا وہی ہے جیسا کہ سابق مین کہا گیا یعنی
جائز ہے پس مفعول مفاعیل بعد تسکین اوسط کے مفعولن مفعول ہوگا اور یہہ بحر بھی نزدیک متاخرون کے
متروک ہے م ملتزح این بحر در ہر دو لغت مستعمل است وبتازی اصلش در دائرہ مستفعلن مفعولات
مستفعلن دو بار باشد ودر نبا وافی ومنہوک آید واورا یک عروض بود وسہ ضرب وبر سہ وزن
آید یکے وافی وبتیش اینست ت یہہ بحر دونون زبانون مین یعنی عربی اور فارسی مین مستعمل ہے
اور اصل اوسکی دائرہ تازی مین مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے دو بار اور استعمال مین وافی اور
منہوک آتی ہے اور اوسکا ایک عروض ہے یعنی سالم مستفعلن اور تین ضرب ہین یعنی مطوی
مفتعلن اور موقوف یعنے مفعولان اور مکشوف یعنی مفعولن اور تین وزنون پر آتی ہے ایک وافی
بیت اوسکی یہہ ہے م اشعر ان ابن زید لازال مستعملا ✤ للخیر نفسی فی مضرہ العرفاء
عروض سالم وضرب مطوی است ت پہلا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مطوی یعنے

مفتعلن سے بیت مثال کی جیسا کہ مسطورۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ان بن زی مستفعلن
ویلا ؤال مفعولات مستعلن تفعلن لیخریف مستفعلن سی فی مصر مفعولات ہلعرفا مفتعلن عرف
بالضم نیکوئی اور احسان اور بضم رہی آیا ہے منتخب سے معنی یہہ ہین بتحقیق کہ پسر زید ہمیشہ
استعمال کرتا ہے خیر کو فاش کرتا ہے اپنے شہر مین احسان کو ح العرف بالضم الاحسان وبفتحتین
مبالغۃً اوضرورۃً تم کلامہ فقابل ھم ودو منہوک یکے راضرب موقوف وبیش اینست ب شعر
صَبْرًا بَنِیْ عَبْدِ الدَّارِ ۔ ودیگر راضرب مکشوف وبتیش اینست ج شعر وَیْلُمِّ سَعْدٍ سَعْدَات
اور دو منہوک یعنی مثنی ایک کی ضرب موقوف یعنی مفعولان مفعولات سے اور وہ وزن دوسرا ہے
بیت مثال کی جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے صبرن بنی مستفعلن عبددا رمفعولان
معنی یہہ ہین کہ صبر کرو اے پسران عبد دار اور دوسری منہوک کی ضرب مکشوف یعنی مفعولن
مفعولات سے وہ وزن تیسرا ہے بیت مثال کی جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
ویلم سع مستفعلن وسعد امفعولن معنی یہہ ہین کہ خرابی ہے واسطے اُم سعد کے کہ نام بھی اوسکا
سعد ہے اور وَیْلُمِّ سَعْدٍ اصل مین وَیْلٌ لِاُمِّ سَعْدٍ تھا اور سعد امنصوب باعنی ہے ھم وبطریق زحاف
درہمہ ارکان غیر ضربہا خبن وطی وخبل بکار دارند الا درکن عروض کہ اگر خبل کنند باتای مفعولات
بنج متحرک متوالی شود دونشاید ودر ضربہاے منہوک خبن بکار دارند وزنی دیگر یافتہ اند کہ خلیل
نیاوردہ است وآن وافی است عروض سالم وضرب مقطوع ت اور بطریق زحاف کے
سب ارکان مین سوا ضربون کے خبن یعنی مفاعلن اور فعولات اور طی یعنی مفتعلن اور مفاعلات
اور خبل یعنی فعلتن اور فعلات استعمال کرتے ہین الا رکن عروض مین خبن اور طی لاتے ہین
خبل نہین لاتے کسواسطے کہ اگر خبل لائین تای مفعولات سے مل کر پانچ متحرک متوالی جمع
ہوجائین اور یہہ سنچا ہے مثلاً کہین مستفعلن مفعولات فعلتن پس تا اور فا اور عین اور لام اور
تا ر ثانی پانچ متحرک جمع ہون اور پانچ متحرک جمع نہین ہوتے اور اضراب منہوک مین
خبن یعنی فعولات استعمال کرتے ہین اور ایک وزن اور پایا ہی کہ خلیل اوسکو نہین لایا ہے
اوہ وافی ہے عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن اور اسکی مثال کی حاجت نہین
کہ وزن اول وافی مین اگر عروض کو بسکون رائے ہے مثال اسکی ہوجاے گی ح قولہ وزنی دیگر آہ

باید دانست کہ وزنی مقطوع الضرب کہ در مفتاح و غیر آن از کتب فن مذکور است نیست بیت

ذاک وقد اذعر الوحوش بصلب الخد رحب لبانہ مخفر * یعنی انکس حالی کہ ترسانید

وحشیان را بکشادہ رخسار فراخ است سینہ او و واسع است تقطیعش ذاکو قد مفتعلن اذعرلو

فاعلات حوش بصل مفتعلن تلخدورح مستفعلن نبلبان فاعلات ہو مخفر مفعولن اما مخفی نماند کہ

درین وزن عروض ہم مطوی است نہ سالم چنانکہ محقق علام میفرماید و شاید کہ مصنف علام را شانی دیگر

سالم العروض و مقطوع الضرب بہم رسیدہ باشد اما دیگر عروضیان بر مقطوع الضرب اکتفا می نمایند

قائل ہم و اما بپارسی اصلش در دائرہ مستفعلن مفعولات چہار بار باشد و وافی و مجزو و مشطور

یعنی مثمن و مسدس و مربع بکار رزند و ہمہ ارکان مطوی مستعمل است و عروضیان گویند او را

سہ عروض و ہشت ضرب است و بر دوازدہ وزن آمدہ است چہار مثمن و شش مسدس دو مربع

بدین تفصیل ست اما فارسی مین اصل اس بحر کی دائرے مین مستفعلن مفعولات چار بار ہے اور

وافی اور مجزو اور مشطور یعنی مثمن اور مسدس اور مربع استعمال کرتے ہین اور سب ارکان مطوی

یعنی مفتعلن فاعلات مستعمل ہین اور عروضی کہتے ہین کہ اوسکے تین عروض ہین یعنی مطوی

موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم مقصور وہم اخذ مقصور رفاع یا اصلم محذوف

وہم اخذ محذوف فع اور مطوی معرے مفتعلن یا مقطوع مفعولن اور آٹھ ضربین ہین یعنے

مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم مقصور وہم اخذ مقصور رفاع اور اصلم محذوف

وہم اخذ محذوف فع اور مطوی مذال مفتعلان اور مطوی معرے مفتعلن اور اعرج مفعولان

اور مقطوع مفعولن معلوم ہو کہ جب فاع اور فع مثمن مین مفعولات سے بنی اصلم مقصور

اور اصلم محذوف ہو اور جب مسدس مین مستفعلن سے بنے اخذ مقصور اور اخذ محذوف ہو

پس لفظ مین ایک ہین اگرچہ اعتبار دو ہین لہذا محقق علیہ الرحمہ نے آٹھ ضربین لکھین کسواسطے

کہ غرض صورت لفظ سے ہے نہ اعتبارات سے چنانچہ سریع مین دو مقطوع تھے ایک فعلن

فاعلن سے دوسرا مفعولن مستفعلن سے وہان دونون شمار مین لیے کہ صورتین دو تھین

لفظ کی صاحب حاشیہ نے یہان بھی شبہ کیا اور یہہ لکھا کہ مطوی موقوف و مطوی مکشوف

و اصلم مقصور و مذال و اعرج و مقطوع و اخذ مقصور و اخذ محذوف و مطوی معرے اصلم محذوف

و این ہمہ دہ بود نہ ہشت چنانکہ مصنف فرمودہ تم کلامہ فتائل اور بہیہ بحر بارہ وزنون پر آئی ہر
چار مثمن اور چہہ مسدس اور دو مربع اس تفصیل سے م **مثمنات** اعروض مطوی موقوف
یا مکشوف وضرب مطوی موقوف بر نیگونہ **بیت** ترک من آن خوبروی سیمبر و مہرجوی +
قامتش آزادہ سرو روی چو ماہ تمام + وچون این وزن چہار خانہ شود مسمط یا غیر مسمط
رکن دوم ہر دو مصراع ہم مطوی مکشوف یا موقوف بکار دارند بر قیاس عروض وضرب
ت مثمنات وزن پہلا عروض مطوی موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور
ضرب مطوی موقوف فاعلان بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے ترک من
مفتعلن خوبروی فاعلات سیمبر و مفتعلن مہرجوی فاعلان قامتش مفتعلن زادسرو فاعلات
روی چو ماہ مفتعلن ہے تمام فاعلان اور جو یہہ وزن چہار خانہ ہو یعنی با قافیہ اور غیر مسمط یعنی
نے قافیہ رکن دوسرا دونون مصرعونکا بھی مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور مطوی موقوف
یعنی فاعلان استعمال کرتے ہین مثل عروض اور ضرب کے یعنی مطلع مین رکن دوم ہم قافیہ
وضرب ہوگا اور اشعار مین رکن دوم ہم قافیہ عروض ہوگا بروزن فاعلن خواہ فاعلان
پس اگر چہار خانہ رہو مثلاً ایک لفظ نصف رکن دوم مین نصف رکن سوم مین
معتبر ہو وہان رکن دوم کو مطوی مکشوف اور مطوی محذوف مثل
عروض وضرب کے نہ کہین گے بلکہ وہ ہمیشہ مطوی محذوف ہوگا ح قولہ چہار خانہ
آنکہ منقسم شود بچہار قسم کہ یک قسم را ازانہا با دیگرے قافیہ بود پس اگر سہ ازان یک قافیہ
دارند و چہارم قافیہ دیگر دارد کہ یا بیت دیگر مانند آن ہم قافیہ است آنرا مسمط گویند تفصیل
و تمثیلش در اول کتاب گذشت و مثال غیر مسمط ؎ الٰہی دلدل سوار شاہ سلام علیک +
حیدر با ذوالفقار شاہ سلام علیک + تم کلامہ فتائل م ب عروض ہمان وضرب مطوی
مکشوف و بحقیقت ہمان است ت دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور
ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلان اور حقیقت مین یہہ وہی ہے یعنی وزن اول اور دوم
ایک ہے م ج عروض یا صلم مقصور یا اصلم محذوف وضرب اصلم مقصور بر انیگونہ **بیت**
من ز فراغ رخ چو ماہ تو ہر شب + باز نمایم نشان ز شعلۂ خورشید عروض ہمان وضرب

اصلم محذوف و بحقیقت ہمان ست کہ گذشت ت تیسرا وزن عروض اصلم مقصور یعنے فاع
یا اصلم محذوف یعنی فع اور ضرب اصلم مقصور یعنے فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے من زفرد مفتعلن عی رخیح فاعلات ماہ تہر مفتعلن شب فع بازنما مفتعلن
بم نقاز فاعلات شعلاخر مفتعلن شیدفاع وزن چوتھا عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب
محذوف یعنے فع اور حقیقت مین یہہ وہی وزن ہے جو گذرا یعنے سوم اور چہارم ایک ہی
م مسدسات ہ عروض مطوی معرے یا مذال وضرب مذال برانگونہ بیت یارمن آن
سرو قدموی میان ٭ سیم برو مشک زلف بدر جمال ٭ وعروض وضرب ہر دو مطوی معرے
وحکمش ہمان ست ت پانچوان وزن عروض مطوی معرے یعنے مفتعلن یا مطوی مذال
یعنی مفتعلان اور ضرب مطوی مذال یعنی مفتعلان اگرچہ عروض فقط مطوی معری کتابت
مین ہے مگر بقرینہ جملہ عروض کہ لکھے ہین معلوم ہوتا ہے کہ لفظ یا مذال کتابت سے
رہگیا ہو بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے یارمنا مفتعلن سرو قدوفا علات
موی میا مفتعلن سیم برو مفتعلن مشک زلف فاعلات بدر جمال مفتعلان چھٹا وزن عروض
اور ضرب دونون مطوی معرے یعنے مفتعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی پنجم اور ششم ایک ہے
اور ایک ساکن کی زیادت مغیر وزن نہین ہم زعروض مطوی یا مقطوع وضرب اعرج
برانگونہ بیت چون زتو باشد عنایت ای مہتر ٭ ہیچ نترسم زحاسد وبدخواہ ح عروض
ہمان وضرب مقطوع وحکمش ہمان است ت ساتوان عروض مطوی یعنی مفتعلن یا مقطوع
یعنی مفعولن اور ضرب اعرج یعنی مفعولان بیت مثال کی متن مین لکھی ہے تقطیع یہہ ہے چون زتبا
مفتعلن شد عنای فاعلات تیمہتر مفعولن ہیچ نترسم مفتعلن زحاس فاعلات دو بدخواہ
مفعولان آٹھوان وزن عروض وہی یعنی مفتعلن یا مفعولن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن
اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن ہفتم اور ہشتم ایک ہے م وبعضے ازقدما این عروض را
ضرب مجنون مطموس کہ بروزن فعول باشد استعمال کردہ اند ت اور بعضے اس عروض کے
مقابلے مین ضرب مجنون مطموس یعنی فعول لائے ہین مثلاً مصرع ثانی بیت مذکور کا یون ہو
ہیچ نترسم زحاسد وغیر ٭ پس وغیر بروزن فعول ہو م ط عروض اخذ مقصور یا اخذ

مقصور

محذوف وضرب اخذ مقصور برانیگونہ بیت ای بدرخ چون گل بہار ✤ چون تو ندیدم
یکے نگارے ✤ عروض وضرب اخذ محذوف وحکمش ہمان ست ت نوان وزن عروض
اخذ مقصور یعنے فاع یا اخذ محذوف یعنے فع اور ضرب اخذ مقصور یعنی فاع بیت مثال
کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے ای بدرخ مفتعلن چو کلیب فاعلات ہار فاع چو تندی مفتعلن
دم یکین فاعلات گار فاع دسوان وزن عروض وہی یعنے فاع یا فع اور ضرب اخذ محذوف
یعنی فع اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن نہم اور دہم ایک ہے م مربعات یا عروض مطوی
موقوف یا مکشوف وضرب مطوی موقوف برانیگونہ بیت چون زتو رنجم فزود ✤ صابری
ازمن مخواہ ✤ یب عروض ہمان وضرب مکشوف وحکمش ہمان است ت مربعات گیارہوان
وزن عروض مطوی موقوف یعنے فاعلان یا مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف
یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے چورتزن مفتعلن جم فزود فاعلان
صابریز مفتعلن من مخاہ فاعلان بارہوان وزن عروض وہی یعنی فاعلن یا فاعلان اور ضرب
مطوی مکشوف یعنے فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن یازدہم اور دوازدہم ایک ہے
م واین جملہ بحقیقت پنج وزن است وتسکین اوسط ہمہ جارو ابود ت اور یہہ سب یعنے
دوازدہ حقیقت مین پانچ وزن ہین اور تسکین اوسط سب جگہہ روا ہے ظاہر ہے کہ مثمنات
مین وزن پہلا اور دوسرا ایک ہے یہہ ایک ہوا اور تیسرا اور چوتھا ایک ہے یہہ دوسرے
اور مسدسات مین وزن پانچوان اور چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان بسبب جواز تسکین اوسط کے
ایک ہے یہہ تین ہوئے اور نوان اور دسوان ایک ہے یہہ چار ہوئے اور مربعات مین
گیارہوان اور بارہوان ایک ہے یہہ پانچ ہوئے صاحب حاشیہ نے یہان یہہ حاشیہ
لکھا ہے ح قولہ بحقیقت پنج وزن است مخفی نماند کہ باسقاط وزن دوم وچہارم وششم
وہشتم ودہم ودوازدہم کہ ہریک بمقابلش متحد است شش باقی می ماند واسقاط اوزان
سبعہ ازین دوازدہ بخیال ناقص نمی آید تم کلامہ افسوس کہ اس عبارت کو بھی نہ سمجھی کہ تسکین اوسط
ہمہ جارو ابود ہم وچون بضرب سوم وچہارم یا دہم ہمہ مسکن کنند بہزج نیز بر توان خواند
مثلاً فعولن فاعلات مفعولن فع را چنین تقطیع توان کرد مفعولن فاعلن مفاعیلن فع واین وزن

ترانہ است و باقی برین قیاس و ہر جا کہ چنین افتد فرق بدیگر مصراعہاے قصیدہ ظاہر گردد
ت اور جو وزن سوم اور چہارم یا دہم مین سب مسکن کرین ہزج مین بھی پڑھ سکتے ہین
مثلاً مفعولن فاعلات مفعولن فع کہ مسکن مفتعلن فاعلات مفتعلن فع وزن سوم اور چہارم
کا ہے اوسکی یون تقطیع ہوسکتی ہے مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اس صورت مین فاعلن
بجاے فاعلات اور مفاعیلن بجاے مفعولن ہوگا اور یہہ وزن ترانے کا ہے ہزج سے
اور باقی ارکان اسی قیاس پر اور جس جگہہ ایسا واقع ہو فرق اور مصاریع قصیدہ سے
ظاہر ہوگا یعنے اور مصرعون سے تمیز وزن ہزج اور وزن منسرح مین ہو جائے گی ہم دبعضے
عروضیان برین اوزان از سالم مستفعلن و مخبون امثلہ آوردہ اند مثال وزن اول از سالم
بیت بر یار من بگناہ بجرم بگرفت راہ ✤ آن حاسد عیب خواہ و آن دشمن زشت
گوی ✤ واز مخبون **شعر** مرا ازان روی لعل وزان دو زلف سیاہ ✤ ز روز گہ شب کنی
ز شب گہی باز روز ✤ **ت** اور بعضے عروضی ان وزنون مین سالم سے مستفعلن اور مخبون
مثالین لائے ہین یعنی اوزان سالم مین اول رکن مفتعلن تھا اوسکی جگہہ مستفعلن سالم
اور مخبون مستفعلن یعنے مفاعلن مثالون مین لائے ہین مثال وزن اول کی سالم سے
یعنے وزن اول سالم مفتعلن فاعلات تھا یہان مستفعلن فاعلات ہے بیت مثال کی
مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے بر یار من مستفعلن بگناہ فاعلات بجرم بگ مستفعلن رفت راہ
فاعلان ا حاسدی مستفعلن عیب خواہ فاعلات وا دشمنی مستفعلن زشت گوی فاعلان
اور مثال مخبون سے یعنے وزن اول سالم مین جہان بجاے مفتعلن مفاعلن آیا ہے
اوسکی مثال یہہ ہے جو مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے مرا ازا مفاعلن روی لعل
فاعلات وزا دزل مفاعلن فی سیاہ فاعلان ز روز گہ مفاعلن شب کنی می فاعلات زشت گہی
مفاعلن باز روز فاعلان ہم واز مخبون اگر ہر دو مستفعلن مخبون باشد بغایت ناخوش بود
اما اگر دوم مطوی بود بہتر باشد بر نیگونہ **بیت** مرا ز لعل و در تو نیست نصیبے ✤ مرا ز جزع
سیاہ تست گزندے ✤ **ت** اور مخبون سے یعنے جہان اول رکن مخبون آیا ہے اگر دونون
مستفعلن مخبون ہون یعنی مفاعلن نہایت ناخوش ہے لیکن اگر دوسرا مستفعلن مطوی ہو

یعنی مفتعلن بہتر ہے مثال اوسکی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے مرا زلع مفاعلن لو دریت
فاعلات نبس نصی مفتعلن بی فع مرا زچر مفاعلن نمی سیاہ فاعلات تست کزن مفتعلن دی فع
معنی بیت کے یہہ ہین کہ مجھکو ترے لعل و در سے یعنی لب و دندان سے نہین ہے
حصہ اور تری چشم سیاہ سے ہے گزند چرغ بالفتح و نین معجمہ ایک طائر شکاری ہے
بطور شکرہ مؤید اور برہان اور سراج سے کذا فی الغیاث **م** مثال وزن پنجم از سالم **بیت**
برمن چرا کردہ دراز این زبان ٭ بگذار تا دارم این زبان در دہان **ت** مثال وزن پنجم کی
سالم سے یعنی وزن پنجم سالم مفتعلن فاعلات مفتعلن تھا یہان بجاے مطوی سالم ہے
بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے برمن چرا ستفعلن کردا یدفاعلات رازیزبان
مستفعلان بگذار تا مستفعلن دارم نیز فاعلات بادر دہان مستفعلان ح برمن چرا مستفعلن
کردا یدفاعلات رازیزبان مستفعلان بگذار تا مستفعلن دارم نیز فاعلات بادر دہان مستفعلان
وبررای مصنف وزن عروض مستفعلن باید وبہر کیف این شعر مثال وزن پنجم کہ دران
عروض معری وضرب مذال باید نمیتواند شد تم کلامہ معلوم ہو کہ صاحب حاشیہ نے پہلی
عبارت بھی غلط پڑہی کہ جہان عروض معری ہے دہان یا مذال بھی ہے اور جملہ عروض
مصنف علیہ الرحمہ نے اسی سیاق سے لکھے ہین اور قطع نظر اس سے مصنف علیہ الرحمہ
مثالین بطور عروضیون کے لکھتے ہین اور خود کہتے ہین کہ الف اور نون بجاے ایک حرف
کے ہے اور صاحب حاشیہ خود بھی جا بجا لکھتا ہے کہ زیادت کیسہ ساکن مغیر وزن نہین
باوجود اسکے ایسے اعتراض پر اصرار بھی ہے **م** واز رکن اول مخبون **شعر** زہر خوبی نہ از
برائے وفا ٭ ترا گزیدم تبا زخلق جہان ٭ وباقی برین قیاس **ت** اور مثال رکن اول
مخبون سے یہہ ہے جو مرقومۂ متن ہے تقطیع زہر خو مفاعلن بی نازب فاعلات رای وفا
مفتعلن ترا گزی مفاعلن دم تبا زفاعلات خلق جہا مفتعلن اور باقی مثالین اسی قیاس پر
ہین **م** حقیقت این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و تبا زی اصلش دہ دائرہ فاعلاتن
مس تفع لن فاعلاتن م و بار است و اورا سہ عروض و چہار ضرب است و بر پنج وزن آمدہ است
سہ از وافی و دو از مجزو باین تفصیل **ت** یہہ بحر تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل

اوسکی دائرہ تازی مین فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن ہے دوبار اور اوسکے تین عروض ہین یعنی فاعلاتن سالم اور مس تفع لن سالم اور فاعلن محذوف اور چار ضرب ہین یعنی فاعلاتن سالم اور مس تفع لن سالم اور فاعلن محذوف اور فعولن مجبون مقصور اور پانچ وزنون پر آئی ہے تین وافی اور دو مجزو اس تفصیل سے **م اشعر** حَلَّ اَہْلِی مَابَیْنَ وَرْقَی فَبَادُوَیْ ✤ وَحَلَّتْ عُلَوِیَّۃٌ بِالسِّخَالِ ✤ عروض وضرب ہر دو سالم ہست **ست** پہلا وزن شعر جو تن مین ہے عروض اور ضرب اوسکے دونون سالم یعنی فاعلاتن وَرقی اور بادوی اور سخال تینون نام قریون کے ہین اور فی فبادوی مین بمعنی واو ہے معنی یہہ ہین کہ اوتری اہل میری قریی کی وَرقی اور بادوی ہین اور اوتری ساکن اوس قریہ عالیہ کی قریہ سخال مین تقطیع یہہ ہے حل اہلی فاعلاتن مابین درمس تفع لن تا فبادو فاعلاتن لا وحللت فاعلاتن علویۃ بس تفع لن بسخالی فاعلاتن **م ب شعر** بَیْتُ شِعْرِیْ ہَلْ ثُمَّ ہَلْ اَیْتَنَّہُمْ ✤ اَوْ یَحُولَنَّ مِنْ دُوْنِ ذَاکَ الرَّدِیْ ✤ عروض سالم وضرب محذوف ست **ست** دوسرا وزن عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن شعر شال کا مرقومہ متن ہے آئین صیغہ مضارع متکلم بنون خفیفہ اور یحولن صیغہ مضارع غائب بنون خفیفہ معنی یہہ ہین کہ کاش جانتا مین آیا پھر آونگا مین ان تک یا حایل ہوگی بیچ اوسکے موت بیچ آیا یارونکو پھر دیکھونگا مین یا بغیر دیکھے مرجاونگا تقطیع یہہ ہے بیت شعری فاعلاتن ہل ثم ہل مس تفع لن ایتنہم فاعلاتن او یحولن فاعلاتن من دون ذاک بس تفع لن فاعلن **م ج شعر** اِنْ قَدَرْنَا یَوْمًا عَلَی عَامِرٍ ✤ نَتَصَفْ مِنْہُ اَوْ نَدَعْہُ لَکُمْ ✤ ہر دو محذوف و این ہر سہ وافی است **ست** تیسرا وزن عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنی فاعلن معنی یہہ ہین اگر قدرت پاتا مین کسی دن عامر پر انتقام لیتا مین اوس سے یا چھوڑ دیتا مین اوسکو واسطے تمہارے تقطیع یہہ ہے ان قدرنا فاعلن یوما علی بس تفع عامرن فاعلن نتصف منہ فاعلاتن او ندعہ مس تفع لن ہولکم فاعلن یہہ تینون وزن وافی کے ہین **م ر شعر** لَمْیَتْ شِعْرِیْ مَاذَا تَرَی ✤ اُمُّ عَمْرٍو فِی اَمْرِنَا ✤ ہر دو سالم اند **ت** چوتھا وزن شعر جو تن مین مسطور ہے عروض اور ضرب

دونون سالم ہین یعنے مس تفع لن معنی یہہ ہین کہ کاش جانتا مین کہ کیا رای مادر عمر کی سے
میرے مقدمے مین تقطیع یہہ ہے بیت شعری فاعلاتن ذاتری مس تفع لن ام محرن
فاعلاتن فی امرنا مس تفع لن ہم ۵ شعر کل خطب ان لم تکونوا ۵ غضبتم یسیر
عروض سالم وضرب مجنون مقصورست واین ہر دو مجزوست ت پانچوان وزن شعر
مرقومۂ متن ہے عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مجنون مقصور یعنے فعولن معنی یہہ ہین
کہ ہر کار عظیم اگر غضب نکردہ تم آسان ہی تقطیع یہہ ہے کل خطبن فاعلاتن ان لم تکو
مس تفع لن تو غضبتم فاعلاتن یسیر وفعولن یہہ دونون وزن مجزوکے ہین ہم وبطریق
زحاف درہمہ ارکان خبن رواابود ودرکن اول کف وشکل رواابود ومیان حرف آخر رکن
اول وحرف دوم رکن دوم معاقبہ باشد ودرضرب بیت اول تشعیث رواابود درعروض اگر
بیت مصرع بود ہم لازم آید ت اوربطریق زحاف کے سب ارکان مین خبن روا ہے
پس فاعلاتن فعلاتن اور مس تفع لن مفاعلن ہوگا اور رکن اول مین کہ فاعلاتن ہے
کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلات روا ہے اور درمیان حرف آخر رکن اول کے
کہ نون فاعلاتن کا ہے اور حرف دوم رکن دوم کی کہ عین مس تفع لن کا ہے معاقبہ ہے
یعنی دونون سلامت رہین گے یا ایک گریگا نہ دونون اور ضرب بیت اول مین کہ سالم
تشعیث روا ہے یعنے بجاے فاعلاتن مفعولن لانا درست ہے اور عروض مین بھی
اگر بیت مصرع ہوگی یعنی مطلع تشعیث لازم ہوگی واسطے مطابقت ضرب کے ہم وانا
بپارسی اصلش درو دائرہ فاعلاتن مس تفع لن چہار بار بود ومجنون بکار دارند و
عروضیان گویند آنرا چہار عروض وہفت ضرب ہست وہرشش وزن مستعمل ست یکے
مثمن وشش مسدس ویکی مربع باین تفصیل ست وانا پارسی مین اصل اوسکی دائرے مین
فاعلاتن مس تفع لن چار بار ہے اور مجنون استعمال کرتے ہین اور عروضیون نے
کہا ہے کہ اوسکے چار عروض ہین یعنی مفاعلن مجنون اور فعلاتن مجنون اور مفعولن مشعث
اور فعلان مجنون مقصور یا فعلن مجنون محذوف اور سات ضربین ہین یعنی مفاعلن مجنون
اور فعلاتن مجنون اور مفعولن مشعث اور فعلان مجنون مقصور اور فعلن مجنون محذوف اور

فعلن مشعث محذوف اور فعلان مشعث مقصور اور انکھ وزنون پر مستعمل ہے ایک مثمن
اور چھہ مسدس اور ایک مربع اس تفصیل سے ہم اعروض اور ضرب ہر دو مخبون از مثمن
برینگونہ **بیت** منم آنکس کہ تا بفرق ہمی سوزم از قدم ✤ ز غم عشق آن صنم کہ نہ بینی چنو دگر ✤
ت پہلا وزن عروض اور ضرب دونون مخبون یعنی مفاعلن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے منماکس فعلاتن کتا بفر مفاعلن قہمیسو فعلاتن ز مز قدم مفاعلن ز غمی
عشق فعلاتن قا اصنم مفاعلن کہ نہ بینی فعلاتن چنو دگر مفاعلن اور چنو اختصار چون او
کا ہو برہان ہے **ہم مسدسات** ب ہمو مخبون برینگونہ **بیت** تن تو دردمند بود دل من ✤ صنما بیخ ببر کہ بیشتر آمد
مسدسات ✤ دوسرا وزن عروض اور ضرب دونون مخبون ہین یعنی فعلاتن بیت مثال کی متن مین مسطور ہے تقطیع یہہ ہے
تن تو دردمند بو مفاعلن دلی من فعلاتن صنما رفعلاتن بیخ ببر کہ مفاعلن بیشتر امد فعلاتن **ہم ج** عروض
مخبون یا مشعث وضرب مشعث واین بحقیقت ہمان ہست کہ ضرب دوم مثالش **بیت**
من اگر دل متن بپوشم یار ✤ رخ چون زعفران بچہ پوشانم **ت** تیسرا وزن عروض
مخبون یعنے فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی مفعولن اور یہہ وزن
فی الحقیقت وہی ہے کہ ضرب دوسری یعنی قسم دوسری پیر دوم اور سوم مسدس مین
ایک وزن ہے مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے منگر دل فعلاتن متن ہو مفاعلن
شنم یاری مفعولن رخ چو زع فعلاتن فرا بچی مفاعلن پوشانم مفعولن **ہم** ع عروض ہمان
وضرب مخبون مقصور برینگونہ **بیت** چکنم چون مرا نخواہد یار ✤ کہ نالم ازین حکایت و
حال ✤ **ت** چوتھا وزن عروض وہی یعنی فعلاتن یا مفعولن اور ضرب مخبون مقصور
یعنی فعلان بیت مثال کی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چکنم چو فعلاتن مرا نخا
مفاعلن ہد یارم مفعولن کہ نالم فعلاتن ازی حکا مفاعلن یتحال فعلان **ہم ہ** عروض مقصور
یا محذوف وضرب ہم مخبون مقصور برینگونہ **بیت** چکنم صابری چو صبر نماند ✤ تنم از رنج
صابری بگداخت ✤ وضرب مشعث مقصور ہم مستعمل باشد و بایستے کہ بحبت آن وزنی دیگر
آورندی **ت** پانچوان وزن عروض مخبون مقصور یعنی فعلان یا مخبون محذوف یعنی فعلن
اور ضرب بھی مخبون مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے

چکنم صا فعلاتن بری چصب مفاعلن رنماند فعلان تمزن فعلاتن چصا بری مفاعلن
بگداخت فعلان اورضرب مشعث مقصور یعنی فعلان بسکون عین بھی مستعمل ہے اور چاہیے تھا
کہ بجہت اوسکے ایک وزن اورلاتے مم وعروض ہمان وضرب محذوف وحکمش ہمان ست
ت چھٹا وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اورضرب مجنون محذوف یعنی فعل اور حکم اوسکا
وہی ہے یعنی پنجم اورششم ایک ہے مم ز عروض ہمان وضرب ابتر گفتہ اند وآن سہو ست
بل مشعث محذوف ست برنیگونہ بیت چہ گنہ کردم ای نگار بگو ٭ کہ زمن روز وشب
گریزانی ٭ این جملہ مجزو این بحر ست ت سا توان وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن
اورضرب ابتر کہی ہے عروضیون نے یعنی فعلن بسکون عین اور یہہ سہو ہے بلکہ مشعث محذوف ہے
اسواسطے کہ خبن یہان لازم ہے اور بعد خبن کے ابتر سی فعلن بسکون عین نہین ہو سکتا
بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چہ گنہ کرفعلاتن دمی نگا مفاعلن
ربگو فعلن کزمن رو فعلاتن زشب گری مفاعلن زانی فعلن بسکون عین اور یہہ سب اوزان
مجزو کے ہین مم مربع ح ہر دو مجنون ست برنیگونہ بیت چہ کنی با کسے جفا ٭ کہ بود
از تو مبتلا ست مربع آٹھوان وزن عروض اورضرب دونون مجنون یعنی مفاعلن جیسی
بیت مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چکنی با فاعلاتن کسی جفا مفاعلن کبود ز فعلاتن
تمبتلا مفاعلن مم وبحقیقت این جملہ پنج وزن ست وصدر وابتدا سالم رو البود وتسکین اوسط
متحرکات ہم جائز بود ست اور یہہ سب حقیقت مین پانچ وزن ہین ایک مثمن اور تین
مسدس اول وسوم وچہارم اور ایک مربع باقی متحد صدر اور ابتدا ان اوزان مین سالم لانا
روا ہے اور اوسط متحرکات کی تسکین بھی روا ہے یعنی بجاے فعلاتن مفعولن لائین
جہان چاہین مم وعروضیان برارکان سالم بتکلف امثلہ آوردہ اند مثال وزن اول
از مسدسات برنیگونہ بیت چند گویم با من مکن بد نگارا ٭ ناز عشقت پیدا نگردد نہانم
ست اور عروضی ارکان سالم کی مثالین بتکلف لائے ہین مثال وزن اول کی مسدسات سے
جیسی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چند گویم فاعلاتن با من مکن مستفعلن بد نگارا
فاعلاتن ناز عشقت فاعلاتن پیدا نگردد مفعولن دو نہانم فاعلاتن مم مثال وزن دوم

بیت دلربا باشد پاک پیدا رازم ✤ نزد ہر کس زین دیدہ غمازم ت مثال وزن دوم کی مسدسات سے جیسی مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دلربا با فاعلاتن شد پاک بی مس تفع لن دارازم مفعولن نزد ہر کس فاعلاتن زی دیدای مس تفع لن غمازم مفعولن لفظ پاک شعر مذکور مین بمعنی صاف اور آشکارا ہے اور غماز بالفتح و تشدید المیم سخن چین اور اشارہ کنندہ بچشم اور طعنہ زنندہ لطائف سے کذا فی الغیاث ہم مثال وزن سوم ت روی یارم لالہ را کی پسندد ✤ لالہ چون اوکی بر دمد در بہار ✤ ت مثال وزن سوم کی مسدسات سے شعر متن مین مرقوم ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے روی یارم فاعلاتن مرلالہ راستفطر کی پسندد فاعلاتن لالہ چو اوفاعلاتن کے بر دمد مس تفع لن در بہار فاعلان ہم مثال وزن چہارم بیت بنشیم آمد دلخواہ من بامداد ✤ ہر دو رخ رارا ستہ چون بہشت ت مثال وزن چہارم کی مسدسات سے بیت مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بنشیما مد فاعلاتن دلخواہ من مس تفع لن بامداد فاعلان ہر دو رخ را فاعلاتن ارا ستہ مس تفع لن چو بہشت فاعلان ہم مثال وزن پنجم بیت وقت رحمت نامدترا ای نگار ✤ چند داری مارا بدین زاری ✤ ت مثال وزن پنجم کی مسدسات سے جیسی بیت مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے وقت رحمت فاعلاتن نامدترا مس تفع لن ای نگار فاعلان چند داری فاعلاتن مارا بدی مس تفع لن زاری فعلن ہم مثال سالم وزن مشطور بیت تا کے ایدل اندوخوری ✤ تو بشادی اولی تری ت مثال سالم وزن مشطور یعنی مربع کی تقطیع بیت مذکور کی یہہ ہے تا کیدل فاعلاتن اندوخری مس تفع لن تو بشادی فاعلاتن اولا تری مس تفع لن ہم مضارع اثنین بحر ہم در ہر دو لغت مستعمل ست و تازی اصلش در دائرہ مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دو بار باشد و در بنا مجزو آید و او را یک عروض و یک ضرب بود ہر دو سالم و ہر یک وزن آید و بیتش اینست ت یہہ بحر بھی تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اسکی دائرہ تازی مین مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دو بار ہے اور استعمال مین مجزو آتی ہے اور اوسکا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دونون سالم یعنی فاع لاتن اور ایک وزن پر آتی ہے اور بیت اوسکی یہہ ہے ہم شعر دعائی ترا ای سعاد ✤ دعا می ہوی سعادت

شعر مثال کا معنی اوسکے یہہ ہین کہ بلایا مجکو طرف معشوقہ سُعاد کے اسباب محبت سعاد نے
اور تقطیع اوسکی یہہ ہے و عانی امفاعیل لاسُعادِن فاع لاتن دواعیہ مفاعیل و اسعادی
فاع لاتن ہم وصدر و ابتدا کہ مکفوف اند مقبوض ہم روا بود و میان یا و نون مفاعیلن مراقبہ باشد
و در عروض کف نیز روا بود و مفاعیلن شاید کہ نجرم اخرب یا اشتر شود ت اور صدر اور
ابتدا کہ مکفوف ہین یعنی مفاعیل مقبوض بھی روا ہین یعنی مفاعلن اور در میان یا اور نون
مفاعیلن کے مراقبہ ہے یعنی ثبوت دونون کا بہم جائز نہین ہے اور لامحالہ سقوط ایک کا
لابعینہ واجب ہے اور عروض اور ضرب مین کف بھی روا ہے یعنی فاعلات مگر جب آخر
شعر مین کف آئیگا آخر لامحالہ ساکن ہوگا اور مفاعیلن لائق ہے کہ خرم سے اخرب یعنے
مفعول یا اشتر یعنی فاعلن ہو یعنی مفعول اور فاعلن بھی صدر اور ابتدا مین آجاتا ہے ہم
و اما بفارسی اصلش در دائرہ مفاعیلن فاع لاتن چہار بار بود و ہمہ ارکان بکفوف بکار دارند
بکفوف یا موفور بود یا اخرب و ہر یکے را نوعے شمرند و ہر دو را ہفت عروض و یازدہ ضرب آوردہ اند
و گفتہ اند بربست و ہفت وزن مستعمل است ت و اما دائرہ فارسی مین اصل اوسکی مفاعیلن
فاع لاتن چار بار ہے اور سب ارکان مکفوف استعمال کرتے ہین یعنی مفاعیل فاع لات
اور مکفوف یا موفور یعنی مفاعیل بدون خرب یا اخرب یعنی مفعول آتا ہے اور ہر ایک کو
عروضی ایک نوع جانتے ہین اور دونون کے سات عروض اور گیارہ ضرب ہین لائے
ہین اور کہا ہے کہ ستائیس وزنون پر مستعمل ہے ہم مضارع مکفوف عروضیان
این نوع را چہار عروض و ہشت ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بردہ وزن آمدہ است سہ مثمن و
دو مسدس و سہ مربع و دو مثلث و تفصیل اینست ت مضارع مکفوف عروضی اس نوع کی
چار عروض لائے ہین یعنی مقصور یا محذوف فاع لاتن سے فاعلان یا فاعلن ایک
اور ابتر جسکو محقق علیہ الرحمہ نے محذوف مقصور کہا ہے یعنی فعلن دو اور مقصور مفاعیلن سے
یعنی فعولان یا محذوف اوسکا یعنے فعولن تین اور سالم یعنی فاع لاتن چار صاحب حاشیہ نے
اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح مقصور و محذوف و ابتر و سالم تم کلامہ فتامل اور آٹھہ
ضرب مین لائے ہین مقصور فاع لاتن سے یعنی فاعلان ایک اور محذوف اوس سے

مضارع مکفوف

فاعلن دو اور ابتر یعنے فعلن جسکو محقق علیہ الرحمہ نے محذوف مقصور لکھا ہے تین
اور مقصور مفاعیلن سے یعنے فعولان چہار اور محذوف اوس سے
یعنی فعولن پانچ اور سالم یعنے فاع لاتن چھ اور مجبوب یعنی فعل سات اور ازل یعنی فاع
لاتن صاحب حاشیہ نے اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ ہشت ضرب یعنی مقصور و محذوف
و ابتر و سالم و مجبوب و ازل و این ہمہ شش می شود نہ ہشت و اگر مقصور و محذوف شمن
و مسدس و مربع را جدا جدا شمار کنند زائد از ہشت گردد تمم کلامہ فقائل اور عروضیون نے
کہا ہے کہ یہہ نوع دس وزنون پر آئی ہے تین مثمن اور دو مسدس اور تین مربع اور دو
مثلث اور تفصیل یہہ ہے **م مثمنات** ا عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور
برینگونہ **بیت** نگار آفتاب روی و شراب آفتاب بخت ٭ دلت گسل از نگار رو دہن
گسل از شراب ٭ **ت** مثمنات پہلا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی
فاعلن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان جیسی شعر مرقومہ مین ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے
نگار اف مفاعیل تاب روی فاع لات شراباف مفاعیل تاب بخت فاع لان دلت
گسل مفاعیل ازنگار فاع لات دہن گسل مفاعیل ازشراب فاعلان دلت گسل ازنگار
ای دل اپنا نداوٹھا معشوق سے **م ب** عروض ہمان و ضرب محذوف و حکمش ہمان است
ت دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور
حکم اوسکا وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین **م ج** ہر دو ابتر گفتہ اند و سہو ست چہ
ابتر محذوف مقطوع باشد و این محذوف مقصور ست ازان جہت کہ فاع لاتن مفروقی است
نہ مجموعی مثالش **بیت** تو گوئی مرا کہ از چہ چنین ستمندی ٭ از یرا کہ بیخ لہو جانم بکندی ٭
ت یعنی سوا وزن عروض اور ضرب دونون ابتر کہے ہین عروضیون نے اور یہہ سہو ہے
اسواسطے کہ ابتر محذوف اور مقطوع کو کہتے ہین اور یہہ محذوف مقصور ہے اس سبب سے
کہ فاع لاتن مفروقی ہے نہ مجموعی اور قطع فاعلاتن مجموعی مین آتا ہے نہ مفروقی مین
مثال اوسکی مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے نگویم مفاعیل را کاز بیخ فاع لات
بیخی ست مفاعیل مندی فعلن از یرا ک مفاعیل بیخ لہو فاع لات ز جانست مفاعیل

کندی فعلن م مسدسات ہ عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور برانگونہ ست
بماندم زعاشقیت چنین زار ۔ کنون برمن ای نگار بہ بخشای ت مسدسات چوتھا وزن
عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنے فعولن اور ضرب مقصور یعنی فعولان بیت مثال کی
مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بماندم زمفاعیل عاشقیت فاع لات چنی زار فعولان
کنون برم مفاعیل نی نگا فاع لات بخشای فعولان م ہ عروض ہمان وضرب محذوف وحکمش
ہمان ہست ت پانچوان وزن عروض وہی یعنی فعولان یا فعولن اور ضرب محذوف یعنی
فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونون وزن ایک ہین م مربعات وعروض و
ضرب ہر دو سالم برینگونہ بیت چہ کردم بتا بگوئی ۔ کہ برمن چنین بکینی ت مربعات
چھٹا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاع لاتن بیت مثال کی مرقومۂ متن ہر
تقطیع اوسکی یہہ ہے چکردم ب مفاعیل تا بگوئی فاع لاتن کبرمن مفاعیل نی بکینی
فاع لاتن او بکینی ای بکینہ ہستی م زعروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور برانگونہ
بیت نہ بینی کہ عشق یار ۔ بمن دست برکشادت ساتوان وزن عروض مقصور یعنے
فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے
تقطیع یہہ ہے نہ بینی کہ مفاعیل عشق یار فاع لان بمن دست مفاعیل برکشاد فاع لاتن
م ح عروض ہمان وضرب محذوف ت آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فاع لان یا
فاع لن اور ضرب محذوف یعنی فاع لن یہہ دونون بھی ایک ہین م مثلثات ط
این وزن را عروض نباشد وضرب مجبوب آید وازین نوع شعر دراز نگفتہ اند چہار چہار
گفتہ اند ازان سہ بریک قافیہ وچہارم را قافیۂ دیگر ومطربان بعضی آنرا پارسی بار بندخوانند
وبعضے جادوراہ مثالش شعر دل ازیار سنگدل بگسل ۔ واگر مسکن کنند چنین شود شعر
بناحردمی چراکوشی ت مثلثات نوان وزن اس وزن کا عروض نہین ہے فقط ضرب
سے اسکی شناخت ہی اور ضرب مجبوب آتی ہے یعنی جب مفاعیلن سے دونون سبب
گرگئی مفار ہا فعل اوسکی مقام پر آیا اور اس نوع مین شعر دراز تر نہین کہی ہین یعنی بہت کم
کہی ہین قصیدہ خواہ غزل نہین کہتی چار چار کہی ہین یعنی مثل مسمط چہار خانہ کے اسمین

ہین ایک قافیے پر اور چوتھے کا قافیہ دوسرا موافق ابیات کے اور بعضے مطرب اوسکو
فارسی باربد کہتے ہین باربد نام مطرب خسرو پرویز کا کشف اور برہان اور غیاث سے اور
بعضے مطرب اوسکو جادوراہ کہتے ہین جادو بمعنی سحر اور راہ بمعنی نغمہ لحن مقام اور پردہ اور
اصول اور خوانندگی ہے کذا فی البرہان مثال اوسکی ؎ دل از یار سنگدل بگسل ۔ تقطیع
یہہ ہے دلزیار مفاعیل سنگ دلب فاع لات گسل فعلن اور اگر مسکن کرین یعنے اگر
مفاعیل فاع لات فعل مین تین متحرک سے ایک کو ساکن کرین بروزن مفاعیل فاع لاتن
فع ہو مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے بنامرد مفاعیل می چرا کو فاع لاتن شی فع ح
بنامردی یہی متن مین ہے اور حاشیے مین بھی لکھا ہے فتامل ۔ ہم ی ہین وزن وضربش
ازل ہم مسکن شود ہر نیکو نہ شعر ازیرا چنین گزیدم یار ۔ و بدانکہ مضارع موفور نزد یک
متاخران متروک است ت دسوان وزن یہی وزن ہے اور ضرب اوسکی ازل یعنے
مفاع اور ازل اجتماع حذف و قصر کو کہتے ہین جب مفاعیلن مین حذف و قصر کیا مفاع
اور اگر مسکن ہو یعنی مفاعیل فاعلات مفاع مین تین متحرک سے ایک ساکن ہو بروزن
مفاعیل فاعلاتن فاع ہو جاے مثال اوسکی جیسا کہ مرقومۂ متن ہے اور لفظ ازیرا شعر
مذکور مین بمعنی از بہت ہے اور زیرا مخفف اوسکا ہے خواہ زیرا اصل ہو اور الف وصل
زائدہ او سپیر آیا ہو مگر ازیرا بالفتح اول و یا مجہول مزید علیہ زیرا بمعنی از بہت برہان سے
کذا فی الغیاث تقطیع یہہ ہے ازیرا چ مفاعیل نی گزیدم فاع لاتن یار فاع اور معلوم ہو
کہ مضارع موفور نزدیک متاخرون کے متروک ہے ہم مضارع اخرب عروضیان
این نوع را ہفت عروض و یازدہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند کہ بر ہفتاد نوع آمدہ است
پنج مثمن و ہفت مسدس و پنج مربع باین تفصیل ت مضارع اخرب عروضی اس نوع کی
سات عروض لائے ہین وہ فاعلاتن سالم اور فاعلان مقصور یا فاعلن محذوف یا فعلن
جسکو ابتر کہتے ہین اور محذوف مقصور ہے اور فاع مجبوب موقوف یا فع مجبوب کہ موقوف
اور مفاعیلن سالم اور فعولان مقصور یا فعولن محذوف اور فعول ازل اور گیارہ ضرب ہین
لائے ہین وہ فاعلاتن سالم اور فاعلان مقصور اور فاعلن محذوف اور فعلن جسکو ابتر

مضارع اخرب

کہتے ہین اور وہ محذوف مقصور ہے اور فع مجبوب مکشوف اور فاع مجبوب موقوف
اور مفاعیلن سالم اور فعولان مقصور اور فعولن محذوف اور فعول ازل اور فعلان مجبوب اور کہا ہے
کہ سترہ نوع پر آئی ہے پانچ مثمن اور سات مسدس اور پانچ مربع اس تفصیل سے **مثمنات**
عروض وضرب ہر دو سالم برینگونہ **بیت** فریاد من ز عشق پریچہرہ سمن بر ✤ کز عشوہ عمر
بر دو نیامد شبی ببر در ✤ وچون مسکن شود مفعول فاعلاتن چہار بار شود و چہار خانہ برین وزن
خوش آید **ت** مثمنات پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاع لاتن بیت مثال کی
مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے فریاد مفعول من ز عشق فاع لات پریچہر مفاعیل ای سمنبر
فاع لاتن کز عشو مفعول عمر بر د فاع لات نیامدش مفاعیل بی ببر در فاع لاتن لفظ در شعر
مین زائد ہے اور بعضے نسخون مین بر در باضافت ہے یعنی نزدیک دروازہ اور اگر مسکن ہو
یعنی تا در فاع لات پیم مفاعیل سے ملے بسکین اوسط مفعول فاع لاتن چار بار ہو اور چہار خانہ
اس وزن مین خوش آیندہ ہوتا ہے مثال یہہ ہے **بیت** از تو وفا نیابد دانی کہ نیک دانم
وز من جفا نیاید دانم کہ نیک دانی ✤ **م ب** عروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور برینگونہ
شعر یاران من جوان اور فیقان من جوان ✤ اندوہ تو بکرد مرا ای نگار پیر ✤ **ت** دوسرا وزن
عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت
مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یاران مفعول من جوان فاعلات رفیقان
مفاعیل میخوان فاعلان اندوہ مفعول تو بکرد فاعلات مرا این مفاعیل کار پیر فاعلان
م ج عروض ہمان وضرب محذوف وحکمش ہمان است **ت** تیسرا وزن عروض وہی
یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونون
وزن ایک ہین **م د** عروض وضرب ابتر گفتہ اند وسہوست چہ محذوف مقصورست مثالش
بیت دانی کہ از چہ عمر گذارم بانده ✤ زیرا کہ تو زانده من شادمانی ✤ **ت** چوتھا وزن
عروض اور ضرب کو عروضیون نے ابتر کہا ہے اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ ابتر حذف
اور قطع ہے اور قطع وتد مجموعی مین آتا ہے اور فاع لاتن مفصل مین وتد مجموعی نہین ہے
مفروقی ہے پس یہہ محذوف ومقصور ہے جب فاع لاتن کو حذف کیا فاع لار ہا اور جب قصر کیا

فاع لن رہا اوسکی جگہہ پر فعلن لائے مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے دانیک مفعول
از چیمر فاع لات گذار سب مفاعیل اندہ فعلن زیرا کہ مفعول تو زائد فاع لات ہمن شاد
مفاعیل مانی فعلن ہم ٥ عروض مجبوب موقوف یا مجبوب مکشوف وضرب مجبوب مکشوف
برانیگونہ بیت گلنار زرد ہمچو شہ چینیان ❊ دیبای سبز وار دوزین کمر ❊ و بایستی کہ ضرب مجبوب موقوف را وزنی دیگر
کردندی برقیاس گذشتہ ت پانچوان وزن عروض مجبوب موقوف یعنی فاع جب دونون سبب جب سے گرگئے
اور عین ساکن ہوا وقف سے فاع ہوا یا مجبوب مکشوف یعنی جب دونوں سبب جب سے گری اور عین کشف سے فع ہوا اور
ضرب مجبوب مکشوف یعنی فع بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے گلنار مفعول زرد
ہمچ فاع لات شہی چین مفاعیل یان فع دیبای مفعول سبز وار فاع لات درزریک مفاعیل
مرفع اور عروضیون کو چاہیے تھا کہ ضرب مجبوب موقوف کو ایک وزن اور قرار دیتے
برقیاس گذشتہ م مسدسات وعروض وضرب ہر دو سالم مثالش شعر باد بہار و بادہ
شبگیری ❊ بوئی بنفشہ و سمن و خیری ت مسدسات چھٹا وزن عروض اور ضرب دونون
سالم یعنی مفاعیلن مثال اوسکی مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بادیب مفعول ہار باد
فاع لات شبگیری مفاعیلن بوئیت مفعول نفش اوس فاع لات منو خیری مفاعیلن شبگیر
یعنی صبح و سحرگاہ غیاث سے اور خیری بالکسر بیا رمعروف بروزن پری اور قسمیں اوسکی
بہت ہین زرد اور سفید اور سرخ اور کبود اور اوسکو خطمی اور گل خطمی اور گل خیرو بھی کہتے
ہین برہان اور بہار عجم سے اور صراح مین لکھا ہے کہ یہہ معرب خیرو کا ہے م ز عروض مقصور
یا محذوف وضرب مقصور برانیگونہ بیت از کار رفتہ ہیچ میندیش ❊ وز ماندہ ہنوز کن یاد
ت ساتوان وزن عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور
یعنی فعولان مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے از کار مفعول رفت ہیچ فاع لات میندیش
فعولان وز نام مفعول وا ہنوز فاع لات مکن یاد فعولان م ح عروض ہمان وضرب
محذوف وحکمش ہمان است ت آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فعولان یا فعولن اور
ضرب محذوف یعنی فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہہ دونون وزن ایک ہین م ط
عروض وضرب ازل برینگونہ شعر مانندروی خوب نگاریم تا بدشب چہاردہ ماہ ❊

ت نوان وزن عروض اور ضرب دونون ازل یعنی فعول باجتماع حذف و قصر شعر مثال کا
مرقومۂ متن ہے معنی یہ ہین کہ مثل روے محبوب کے ماہ شب چہاردہم چمکتا ہے تقطیع یہ ہے
مانند مفعول روے خوب فاع لات دگار فعول تابدش مفعول سے چہار فاع لات وماہ فعول
م می عروض ہمان وضرب محبوب وہمان وزن است ت دسوان وزن عروض وہی
یعنی فعول اور ضرب محبوب یعنی فعل محذوف مرتین اور یہہ وہی وزن ہے یعنی یہہ دونون
ایک ہین م یار کنی کہ بجای عروض ست نہ ازان قبیل ست کہ رکنی کہ بجای ضرب است
پس معقد است وضربش محبوب موقوف برینگونہ شعر تا کی بوم باندہ دیدار عشق آن بت
نامہربان ٭ واگر ہمہ اواسط متحرکات مسکن کنند پارہ بہتر شود برینگونہ شعر سرو سہی بہ بالا
رخ سیب وسیم دندان لب ناروان ٭ ت گیارہوان وزن جو رکن کہ بجاے
عروض ہے نہ اوس قبیل سے ہے جیسا کہ رکن بجاے ضرب ہے پس معقد ہے
یعنی رکن عروض اور ہے کہ مفاعیلن سے بنا ہے اور رکن ضرب اور ہے کہ فاع لاتن سے
بنا ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ مضارع مسدس کئی طرح پر ہے ایک بحذف فاع لاتن اخیر
یعنی مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن جیسا کہ ظاہر ہے دوسرے بحذف فاع لاتن دوم یعنی
مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن جیسا کہ انوری کہتا ہے بیت کو آصف جم کو بیا بہ بین ٭
بر تخت سلیمان راستین ٭ پیشش بدل دیو ودام ودد ٭ برہم زدہ صفہای حور عین ٭
بروزن مفعول مفاعیل فاعلن خواہ فاعلان اور تیسری صورت معقد کی کہ اس مین
مفاعیلن اول مصرع ثانی گر گیا ہے لہذا اسکو معقد کہا ہے یعنی گویا کہ یہہ ایک ہی مصرع ہے
کسواسطے کہ مفاعیلن بحر مضارع مین جب مسدس بناتے ہین ساقط نہین ہوتا جیسا کہ
وقوع اسکا مصرع ثانی بیت مثال مین ہے اور بیت معقد ہے چنانچہ محقق علیہ الرحمہ
خود فرماتے ہین کہ ضرب اوسکی محبوب موقوف یعنی فاع فاع لاتن سے تقطیع بیت
مثال مرقومۂ متن کی یہہ ہے تا کیب مفعول وم باند فاع لات ہتیمار مفاعیل عشق آن بت
فاع لات نامہر مفاعیل بان فاع اور اگر سب اواسط متحرکات کو مسکن کرین یعنی مفعول
فاع لات مفاعیل فاع لات مفاعیل فاع مین دو جگہہ تین متحرک جمع ہوتے ہین اور نکے

اوسط کو ساکن کرین پس رکن یہ ہونگے مفعول فاع لاتن مفعول فاعلاتن مفعول فاع
یہ صورت کچھ اول سے بہتر ہے پس **بیت** سرو سہی بالا رخ سیب سیم دندان لب نار وان
جو مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے سرو سی مفعول ہے بالا فاع لاتن رخ سیب
مفعول سیم دندا فاع لاتن لب نار مفعول وان فاع اس جگہ صاحب حاشیہ فی یہ لکھا ہے
ح قولہ محبوب موقوف در ینجا محقق ازل باید نزیرا کہ اصل رکن ضربی در ینجا مفاعیلن و تند
مجموعی ہست و وقف در وتد مفروقی واقع شود پس وقف در ینجا گنجایش ندارد تم کلامہ
دوسرا حاشیہ یہ ہے ح تقطیعش تا کیب مفعول دم با تد فاع لات ہیتمار مفاعیل عشقباب
مفعول تینمہر فاع لات بان فاع و این خلاف قرار داد مصنف علام است زیرا کہ او الف
و نون ساکن را کہ در آخر مصرع افتد باز ار یکحرف می شمارد پس محبوب مکشوف بایستی فرد
تم کلامہ اور تیسرا حاشیہ یہ ہے ح تقطیعش سرو سی مفعول ہے بالا فاع لاتن رخ
سیب مفعول سیم دندان فاع لاتن لبنار مفعول وافع تم کلامہ چوتھا حاشیہ یہ ہے
ح و الف نامہربان در تقطیع مے افتد و این عیب ہست تم کلامہ فقائل **ہم یہ عروض**
ہمچنان و ضرب محبوب مکشوف و وزن ہمان ہست **ت** بارہوان وزن عروض اوسیطرح
یعنی رکن عروض اور رکن ضرب اور اور شعر معقد اور ضرب محبوب مکشوف یعنی فع
فاع لاتن سے اور وزن وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین **م مربعات تج عروض**
و ضرب سالم برینگونہ **بیت** آمد بہار خرم وقت گل اندر آمد **ت** تیرہوان وزن عروض
اور ضرب دونون سالم یعنی فاع لاتن مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے امد
مفعول بار خرم فاع لاتن وقتی کہ مفعول اندر آمد فاع لاتن **م ید عروض** سالم و ضرب مقصور
برینگونہ **بیت** ای دلبر نگارین با ما یکی بساز **ت** چودہوان وزن عروض سالم
فاع لاتن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے
ای دلب مفعول ری نگاری فاع لاتن ما ای مفعول کی بساز فاعلان **م یہ** عروض سالم و
ضرب محذوف و حکمش ہمان است **ت** پندرہوان وزن عروض سالم یعنی فاع لاتن اور
ضرب محذوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی دونون کا وزن ایک ہین **م یو**

عروض مقصور رکن موفور ضرب مقصور برینگونہ **بیت** ای یار دلربای ۔ یکبار بیا
بساز **ست** سولہوان وزن عروض مقصور یعنی فاعلان اور رکن ہو فور یعنی رکن سوم
مفاعیل بدون ضرب اور ضرب مقصور یعنی فاعلان مثال بیت کی مرقومۂ متن ہے معنی
یہہ ہین کہ اے دلربا ایک بار بندے سے موافقت کر تقطیع یہہ ہے اے یار مفعول
دلربای فاعلان یکبار مفاعیل ہی بساز فاعلان ہم یہ عروض مانند شانزدہم رکن
سوم موفور را ضرب محذوف و این دو ضرب باستحقاق انفراد دارد بہ تفاوت با دو وزن
مذکور بہ تسکین و تحریک اوسط متحرکات بیش نیست **ست** سترہوان وزن عروض
مانند شانزدہم یعنی مقصور فاعلان اور رکن تیسرا موفور یعنی مفاعیل بدون ضرب یا ضرب
محذوف یعنی فاعلن اور یہہ دونون قسمین یعنی شانزدہم اور ہفدہم ہم استحقاق انفراد کا
نہین رکھتے ہین یعنی اوزان جداگانہ نہین ہین اسواسطے کہ تفاوت ساتھہ دو وزنونکے
کہ قبل اس سے مذکور ہوے فقط بہ تسکین اور بتحریک اوسط متحرکات ہی اور بس بس
حقیقت مین وہی ہین ہم و این چہاردہ وزن کہ بعد از وزن سوم آوردہ اند نزد یک متاخران
متروک ہست و تسکین اوسط سہ متحرک متوالی ہمہ جا جائز باشد و قدما موفور را خرب ہم
آمیختہ اند چنانکہ رودکی گوید **بیت** جوانی کست و پیرہ زبانی ۔ طبعم گرفت نیز گرانی
ست اور یہہ چودہ وزن کہ بعد وزن سوم کے لائے ہین نزد یک متاخرون کے
متروک ہین اور تسکین اوسط سہ متحرک متوالی سب جگہہ جائز ہے اور قدما نے موفور
یعنی مفاعیل اور آخرب کو ملایا ہے جیساکہ رودکی کہتا ہے بیت مرقومۂ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے جوانیک مفاعیل ست و پیرفا علات زبانی فعولن طبعمک مفعول
رفت نیز فا علات گرانی فعولن ح قولہ بعد از وزن سوم در ینجا از وزن سوم مے باید
یا بجاے پانزدہ چہاردہ زیرا کہ پانزدہ سہ ہجدہ می شود دیگی اوزان در ینجا ہفدہ است
تم کلامہ پس چہاردہ کو پانزدہ پڑہ کر ایسا اعتراض لکھنا یعنی چہ اور اگر کتاب مین پانزدہ
تھا لفظ بعد کو بعد و پڑہا ہوتا کہ نہونا حرف دال کا سہو القلم کاتب ہے **عم تقضب**
این بحر تبازیان خاص است و اصلش در دائرہ مفعولات مستفعلن ہ متفعلن دو بار ست

و مجرد بکار دارند و اور ایک عروض و یک ضرب ست ہر دو مطوی بریں وزن آید بیش
این ست **ست** مقتضب یہہ بحر خاص تازیون کی ہی اور مقتضب اقتضاب سے یعنی قطع کردن ہے
اور اصل اوسکی دائرے مین مفعولات مستفعلن دو بار ہے اور مجرد استعمال
کرتے ہین اور اوسکا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دونون مطوی یعنی مفتعلن اس وزن پر
آتی ہے اور بیت اوسکی یہہ ہے **م شعر** اَعرَضَت فَلاَحَ لَہا * عَارِضَانِ کَالبَرَدِ
ست شعر جو مرقومۂ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین اعراض کیا معشوقہ نے پس ظاہر
ہوئے اوسکے دو رخسارے مثل ژالے کے شفاف اور سپید اور بعضے نسخون مین بجائے
اعرضت اقبلت ہے یعنی توجہ کیا معشوقہ نے تقطیع اوسکی یہہ ہے اعرضت فاعلات
لاح لہا مفتعلن عارضان فاعلات کلبردی مفتعلن اور ہر دو فتحتین یعنی ژالہ و گنگرگ کذا
فی الغیاث **م** در صدر و ابتدا میان فاعلات و مفعولات دو اوش مراقبہ باشد پس ہر دو مخبون
مطوی نشاید **ست** اور صدر اور ابتدا مین درمیان فاعلات و مفعولات کے مراقبہ ہے
پس دونون رکن صدر و ابتدا مین مخبون مطوی نچاہیے یعنی اسقاط دونون کا اور اثبات
دونون کا معًا جائز نہین ہے بلکہ ثابت رکھنا ایک کا دونون سے لازم ہے پس فعلات
نہوگا یا فاعلات ہوگا یا فعولات **م** و بپارسی بہ تکلف امثلہ آوردہ اند برانگونہ **بیت**
ترک خوبروئی مرا * گو چرا نہ خوش منشی * و ضرب مذال معری و مسکن باید داشت
بر قیاس دیگر اوزان **ست** اور فارسی مین بتکلف مثالین لائے ہین جیسے بیت مرقومۂ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے ترک خوب فاعلات روی مر مفتعلن گو چرا نہ فاعلات خوش منشی مفتعلن
معلوم ہو کہ اس مربع کو کبھی مثمن بھی لاتے ہین **بیت** سرو گلعذار منی * فصل نو بہار منی
من اگرچہ تنگ توام * عزو افتخار منی * بروزن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن اور
اگر عین مفتعلن کا ساکن کرین فرق اس وزن مین اور ہزج اشتر مین نہ رہے جیسا کہ یہہ
شعر ہے ؎ وقت را غنیمت دان آنقدر کہ بتوانی * حاصل حیات ایجان یکدم ست تا دانی
* اور کبھی حشو مین مطوی مسکن مسبغ ہوتا ہے جیسا کہ یہہ شعر ؎ در فراق او مہری
قرض کن کہ تا بہارا * بتوان بروز آورد روزراکسے چہ کند کہ کرکس درم مصراع ثانی مفعولان ہے

اور ضرب مقتضب کی مذال یعنی مفتعلان اور معری مفتعلن اور مسکن یعنی مفعولن روا رکھتے ہین مثل اور اوزان کے **م مجتث** این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و بتازی اصلش در دائرہ مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن دو بار باشد و مجزو بکار دارند دو یک عروض و یک ضرب ہر دو سالم و اور ایک وزن باشد و بتیش اینست **ت مجتث** لغت ہین معنی از بیخ برکندہ ہے اور یہہ بحر تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اصل اوسکی دائرہ تازی مین مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن ہر دو بار اور مجزو استعمال کرتے ہین ایک عروض اور ایک ضرب دونون سالم یعنی فاعلاتن اور اوسکا ایک وزن ہی بیت اوسکی یہہ ہے **م شعر** اَلْبَطْنُ مِنْهَا خَمِيصٌ ✤ وَالْوَجْهُ مِثْلُ الْهِلَالِ ✤ دو در ارکان خبن و کف و شکل روا دارند مگر ضرب کہ در وی خبر خبن نشاید و میان آخر ہر رکن و دوم دیگر رکن معاقبہ باشد در ضرب تشعیث روا بود **ت شعر** جیسا کہ مرقومۂ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین شکم اوس سے خالی ہے یعنی لاغر میان ہے اور منہ مثل ہلال ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے البطن منہا مس تفع لن ہا خمیصو فاعلاتن والوجہ مثل مس تفع لن لہلالی فاعلاتن اور ارکان ہین خبن یعنی مفاعلن فعلاتن اور کف یعنی مستفعل فاعلات اور شکل یعنی مفاعل فعلات روا رکھتے ہین مگر ضرب اوس ہین سوا خبن کے یعنی سوا فعلاتن کے سچا ہیے اور درمیان آخر ہر رکن کے اور دوم رکن ثانی کے معاقبہ ہے یعنی لن فا اور تن فا ہین کہ دونون کو سلامت رکھین یا ایک کو حذف کرین نہ دونو کو صاحب حاشیہ نے اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح پس حذف ہر دو یا احد ہما جائز بود تمم کلامہ فتامل اور ضرب ہین تشعیث یعنی مفعولن روا ہے بجاے فعلاتن کے **ھ** اما بپارسی اصلش در دائرہ مس تفع لن فاعلاتن چہار بار بود و مثمن و مسدس و مربع استعمال کردہ اند و گفتہ اند کہ اورا پنج عروض و نہ ضرب است و برسیزدہ وزن آمدہ است ہفت مثمن و دو مسدس و چہار مربع و ارکان ہمہ مجنون بکار دارند و تفصیل اینست **ت** لیکن دائرہ فارسی ہین اصل اوسکی مس تفع لن فاعلاتن چار بار ہے اور مثمن اور مسدس اور مربع استعمال کی ہے اور کہا ہے کہ اوسکے پانچ عروض ہین فعلاتن مجبون اور فعلان مجنون مقصور

یا فعلن مخبون محذوف اور فعلن مخبون محذوف مسکن جسکو ابتر لکھتے ہین اور فاع مخبون
محذوف مدردس یا فع مخبون محذوف مطموس اور مفاعلن مخبون آور نوضرب ہین ہین فعلاتن
مخبون اور فعلان مخبون مقصور اور فعلن مخبون محذوف اور فعلن مخبون محذوف مسکن جسکو
ابتر لکھتے ہین اور فعل مخبون محذوف مقطوع اور فاع مخبون محذوف مدردس اور فع
مخبون محذوف مطموس اور مفاعلان مخبون مذال اور مفاعلن مخبون آور تیرہ وزنون
آوے ہے سات مثمن اور دو مسدس اور چار مربع اور سب ارکان مخبون استعمال کرتے ہیں اور تفصیل یہ ہے
ہر مثمنات اخرد ض وضرب ہر دو مخبون برینگونہ **بیت** اگرچہ حیلہ فروشی دگرچہ
چرب زبانی ہست پاس دار خدا یم کہ تو بجملہ مرائی ✤ **ست** مثمنات پہلا وزن عروض
اور ضرب دونون مخبون یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے معنی اوسکے یہ ہین
کہ ہر چند حیلہ گر اور چرب زبان ہے تو شکر کر خدا کا یا شکر گزار خدا ہون ہین کہ تو بجملہ
واسطے میرے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے اگرچہ حی مفاعلن لفروشی فعلاتن دگرچہ چرب
زبانی فعلاتن ہست پاس دار مفاعلن خدا یم فعلاتن کہ تو بجملہ مفاعلن لمرائی فعلاتن **مص**
عروض مخبون مقصور یا مخبون محذوف وضرب مخبون مقصور برینگونہ **بیت** زہر چہ
تراباسن ای گزیدہ نگار ✤ بجای نرم درشت و بجای وصل فراق ✤ **ست** دوسرا وزن عروض
مخبون مقصور یعنی فعلان یا مخبون محذوف یعنی فعلن اور ضرب مخبون مقصور یعنی فعلان
بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے زہر حی مفاعلن ترا یا فعلاتن
منی گزی مفاعلن و نگار فعلان بجای نرم مفاعلن درشتو فعلاتن بجای وصل مفاعلن
فراق فعلان **مص** عروض ہمچنان وضرب مخبون محذوف وبحقیقت ہمان وزن ہست
ست دوسرا وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن
اور حقیقت مین وہی ہے یعنی دونون وزن ایک ہین کسواسطے کہ زیادت بکحرف غیر وزن
نہین ہے **مص** عروض ہمچنان وضرب ابتر گفتہ اند واین سہو ست مخبون محذوف مسکن
می باید چہ فعلن در ہمہ ارکان لازم ست واین استحقاق انفراد نیست مثالش **بیت** تو مردمان
کہ روزی نعوذ باللہ اگر ✤ کسے زبای در آید سری بخنبانی ✤ **ست** چوتھا وزن عروض وہی

یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب ابتر عروضیون نے کہی ہے اور یہہ سہو ہے مخبون محذوف مسکن کہنا چاہیے اسواسطے کہ خبن یہان جملہ ارکان مین لازم ہے اور بعد خبن کے ابتر سے یعنی حذف و قطع سے فعلن نہین ہو سکتا اور وزن کو استحقاق الفرد مسکین یعنی وزن اگر نہ ہو سکے بلکہ وہی وزن ہے یعنی دوسرا اور تیسرا اور سر جنبانیدن یعنی حرکت کردن تقطیع یہہ ہے تمرد ا امفاعلن نکروزی فعلاتن نعوذ بل مفاعلن لہکر فعلن کسیز یا مفاعلن اور ایذ فعلاتن سری بجن مفاعلن بانی فعلن ہم ہ عروض مخبون محذوف مسکن و ضرب مخبون مقطوع برانیگونہ **بیت** مراولی ست کہ دائم ستم کند برمن ✤ چہ بودی ار ستم از شنگر آمدی ✤ **ست** پانچوان وزن عروض مخبون محذوف مسکن یعنی فعلن بسکون عین اور ضرب مخبون محذوف یعنی فعل بیت مثال کی مرقومہ متن ہے معنی بیت کے یہہ ہین کہ دل میرا مجھپر ستم کرتا ہے ہمیشہ کاش ایسا ستم معشوق مجھپر کیا کرتا تقطیع یہہ ہے مراولی مفاعلن ستکہ ایم فعلاتن ستم کند مفاعلن برمن فعلن چو دیر مفاعلن ستم از فعلاتن شنگر امفاعلن مدی فعل ہم و عروض مخبون محذوف مدروس یا مطموس و ضرب مخبون محذوف مدروس برانیگونہ **بیت** دل برآتش و چشمی پر آب دارم ✤ ازان کہ با من بدخو شدہ ست جانان **ست** چھٹا وزن عروض مخبون محذوف مدروس یعنی فاع یا مخبون محذوف مطموس یعنی فع اور ضرب مخبون محذوف مدروس یعنی فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے دل پرا مفاعلن تش چشمی فعلاتن پرا مد امفاعلن رم فع از اکیا مفاعلن من بدخو مفعولن شد ستجا مفاعلن نان فاع ح تقطیعش دیپر امفاعلن تش چشمی فعلاتن برا مد امفاعلن رم فع از اکیا مفاعلن بند خو فعلاتن شد ستجا مفاعلن نان فاع و اینہم خلاف قرار داد مصنف علام معلوم میشود زیرا کہ او الف و نون ساکن را یکحرف می شمارد پس ضرب مخبون محذوف مطموس ستہ بر طور مصنف تم کلامہ مخفی نرہے کہ مصنف مثالین بطور عروضیون کے لکھتے ہین اور جہان جہان سہو پاتے ہین بیان کرتے جاتے ہین اور الف و نون کو جو بحر دائرے سے نکلجاتی ہے وہان بجای یکحرف لینا چاہیے بواقی ہین اختیار ہے لکھتے ہین صاحب حاشیہ واللہ اعلم کیا سمجھا ہے کہ ہر جگہہ اسی بات کو اعتراضاً بار بار لکھتا ہے

باوصفی کہ خود معنی اس شعر کے بھی نہین سمجھا کہ من بدخو کہ بروزن فعلاتن لکھتا ہے اور مقام اضافت
اور غیر اضافت مین تمیز نہین رکھتا ہم زعروض ہمان وضرب مخبون محذوف مطموس وزن
ہمان است وگفتہ اند کہ این ہر دو وزن مسکن خوشتر آید و این سہ وزن آخر بہ نزدیک متاخران
مہجور ست **ت** سا توان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب مخبون محذوف
مطموس یعنی فع اور وزن وہی ہے اور کہا ہے عروضیون نے کہ یہہ دونون وزن مسکن
خوش آتے ہین یعنی بروزن مفاعلن مفعولن مفاعلن فع خواہ فاع مثال **بیت** اگر
کشائی تاری زسنبل تر * ہمیشہ آید بوی صبا معطر * بروزن مفاعلن مفعولن مفاعلن فع
اور خلط مسکن اور غیر مسکن بھی روا ہے اور یہہ تین وزن آخر نزدیک متاخرون کے
متروک ہین **م مسدسات** ح عروض معری وضرب مذال برینگونہ **شعر** دلم ببردہ ای
یار بی بہا * بہا بیار و لیان را بمن سپار * **ت** آٹھوان وزن عروض معری یعنی مخبون
معری مفاعلن اور ضرب مذال یعنی مخبون مذال مفاعلان شعر مثال کا مرقومہ متن ہے
تقطیع یہہ ہے دلم ببر مفاعلن دای یا فعلاتن ربی بہا مفاعلن بہا بیا مفاعلن ربیارا
فعلاتن بمن سپار مفاعلان معنی یہہ ہین کہ ای یار دل میرا لیا ہے تو نے بوسہ لب قیمت
بین دے **م** طہر دو معری دہمان وزن است **ت** نوان وزن عروض اور ضرب دونون
معری یعنی مخبون معری مفاعلن اور یہہ وہی وزن ہے یعنی ہشتم اور نہم ایک وزن ہر
م مربعات ی عروض وضرب ہر دو مخبون برینگونہ **بیت** بحق خوبی رویت *
کم از غمان برہانی * **ت** مربعات دسوان وزن عروض وضرب دونون مخبون یعنی فعلاتن
بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہہ ہے بحق قخو مفاعلن ببر ویت فعلاتن کمز غما مفاعلن
برہانی فعلاتن رویت یعنی روی خود اور کم اختصار کہ مراکا اور غمان یعنی غمہا **ہ** یا عروض
ہمان وضرب مخبون مقصور برینگونہ **بیت** منم زیار بحسرت * منم زعشق بحورت
گیارہوان وزن عروض وہی یعنی فعلاتن اور ضرب مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی مرقومہ
متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے منم زیا مفاعلن ربحسرت فعلاتن منم زعش مفاعلن
قبحورت فعلان **ہم** یب عروض ہمان وضرب مخبون محذوف وہمان وزن است **ت** بارہوان

وزن عروض وہی یعنی فعلاتن اور ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن اور وہی وزن ہے یعنی یازدہم اور دوازدہم ایک وزن ہے **ہم** تیج عروض مخبون مقصور یا مخبون محذوف وضرب مخبون محذوف وہر دو مسکن روا بود برانگونہ **بیت** ندانمی صنما ✤ کہ من چہ غم خوردم ✤ **ت** تیرہوان وزن عروض مخبون مقصور یعنی فعلات یا مخبون محذوف یعنی فعلن اور ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن اور دونون مسکن جائز ہین بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے تا آگہی مفاعلن صنما فعلن کہ من چہ مفاعلن غم خوردم فعلن **ہم** وجملہ مسدسات ومربعات نزدیک متاخران نامستعمل است ولیکن درہمہ مواضع روا بود ودرصدر وابتدای این بحر خرم روا نہ بود چہ مبدء وتد مجموع نیست ہرچند بران وزن است ازان جہت کہ ازو سبب خفیف بعد از خبن وزن وتدی باقیماندہ است وازقدما بعضے بنا دربیتی آوردہ اند کہ صدر او اخرم وبعضی از متاخران وزنی دیگر آوردہ اند از مفاعل فاعلاتن چہار بار وآن مخلط مشکول باسالم میتواند بود برانگونہ **شعر** بدان ملک الملوکی کہ ہر دو جہان بامرش شدند زہیچ چیزی بگفتن کاف ونونی این ست اوزان دائرہ مشتبہ **ت** اور جملہ مسدسات اور مربعات نزدیک متاخرون کے نامستعمل ہین اور لیکن اوسط سب ہمگہ روا ہے اور صدر اور ابتدا مین اس بحر کی خرم روا نہین ہے اسواسطے کہ مبدء وتد مجموع نہین ہے اور خرم وتد مجموع مین آتا ہے ہرچند اوس وزن پر ہے جہت یہ ہے کہ اصل مین وہ سبب خفیف تھی یعنی مس تفاعل کن مین جب اونمین خبن ہوا وزن وتد ہوگیا یعنی مفاعلن وتد اصلی نہین ہے اور قدما سے بعضے ایک بیت بنا کر لائے ہین کہ صدر اوسکا اخرم ہے اور بعضے متاخرون سے ایک وزن اور لائے ہین مفاعل فاعلاتن چار بار اور وہ خلط مشکول یعنی مفاعل کا ساتھہ سالم کے یعنی فاعلاتن کے ہوسکتا ہے شعر مثال کا مرقومۂ متن ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے بدان ملک الملوکی مفاعل کہ ہر دو جہان بامرش فاعلاتن شدند زہیچ مفاعل چیزی فاعلاتن بگفتن مفاعل کاف ونونی فاعلاتن یہہ ہین اوزان دائرہ مشتبہ کے **ہم** **متقارب** این بحر در ہر دو لغت مستعمل است واصلش در دائرہ فعولن ہشت بار باشد وبتازی وافی ومجزو بکار دارند واورا دو عروض وچہار ضرب است وبرشش وزن آمدہ است چہار وافی ودو مجزو وبیتہائیش این ست **ت** یہہ بحر عربی اور

متقارب

فارسی مین مستعمل ہی اور اصل اوسکی دائرے مین فعولن آٹھ بار ہے اور تازی مین وافی اور مجزو استعمال کرتے ہین اور اوسکے دو عروض ہین فعولن سالم اور فعل محذوف اور چار ضربین ہین فعولن سالم فعول مقصور فعل محذوف فع ابتر اور چھ وزنون پر آئی ہے چار وافی اور دو مجزو اور بیتین اوسکی یہہ ہین ہم **شعر** فَامَّا تَمِیْمٌ تَمِیْمُ ابْنُ مُرٍّ ✤ فَاَنْفَاهُمُ الْقَوْمُ مِنْ کُلِّ وَجْهٍ نِیَاما ✤ عروض وضرب ہر دو سالم ست پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے روبی راب سے معنی یہہ کہ مست خواب ہوا اور نیام مکمع نایم بمعنی خوابیدہ بمعنی یہہ کہ فاما تمیم ابن مرکو پایا قوم نے سرمست خواب تقطیع اوسکی یہہ ہے فاما فعولن تمیم فعولن تمیب فعولن ابن فعولن فالفا فعولن ہملقو فعولن منہ فعولن نیاما فعولن ہم ب **شعر** وَیَا وِنِی اِلٰی نِسْوَةٍ عَاطِلٍ ✤ وَشَعْثٍ مَرَاضِیْعَ مِثْلِ السَّعَالٰی ✤ عروض سالم است وضرب مقصور ست دوسرا وزن عروض سالم یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنی فعول بیت مثال کی مرقومہ متن ہے یائسات مقلوب الیسات زنان بسن ایاس رسیدہ کہ انقطاع حیض سے اوس مین ہوتا ہے اور نہایت الراعب مین بائسات بہ ای موحدہ پڑہا ہے بمعنی محتاجات اور شعث جمع شعثا بمعنی پراگندہ مو غبار آلودہ اور مراضیع جمع مرضع بمعنی شیر دہندہ اور سعال اصل سعالی بحذف یا بمعنی غول بیابانی معنی یہہ ہین کہ جگہہ لیتا ہے طرف زنان منقطع الحیض پریشان موگرد آلودہ شیر دہندہ کے مانند غول بیابانی کے تقطیع یہہ ہی ویاوی فعولن الانس فعولن وتنیا فعولن اساتن فعولن وشعثن فعولن مراضی فعولن عمثلس فعولن سعال فعول ہم ج **شعر** وَاَرْوِی مِنَ الشِّعْرِ شِعْرًا عَوِیْصًا ✤ یُنَسِّیْ اِلْرِّوَایَاتِ الَّذِیْ قَدْ رَوَوْا ✤ عروض سالم است وضرب محذوف ست تیسرا وزن عروض سالم یعنی فعولن اور ضرب محذوف یعنی فعل شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی یہہ ہین روایت کرتا ہون مین شعر سے شعر مشکل کہ بھلا دیتا ہے راویون کو کہ اوسکی روایت کی ہی تقطیع یہہ ہے واروی فعولن منشمشع فعولن رشعرن فعولن عویصن فعولن ینسسر فعولن روات فعولن لذی قد فعولن رووفعل ہم د **شعر** خَلِیْلَیَّ عُوْجَا عَلَی رَسْمِ دَارٍ ✤ خَلَتْ مِنْ سُلَیْمٰی وَمِنْ مُبْیَنَهْ ✤ عروض سالم وضرب ابتر واین چہار وافی است ست چوتھا وزن عروض سالم

یعنی فعولن اور ضرب ابتر یعنی فع باجتماع حذف و قطع شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی اوسکے
یہہ ہین ای دونون دوستو میرے ٹھہرو خانہاے ویران پر کہ خالی ہین سلیمی سے
اور یئہ سے اور یہ دونون نام معشوقہ کے ہین تقطیع یہ ہے خلیلی فعولن یعوجا فعولن
نلی رس فعولن مدارن فعولن خلت من فعولن سلیمی فعولن ومنی فعولن یہ فع اور یہہ
چارون وزن وافی کے ہین ہم ہ **شعر** اَمِنْ دِمْنَةٍ اَقْفَرَتْ ✤ سُلَمٰی بِذَاتِ الْغَضَا ✤
ہر دو محذوف ست **ت** پانچوان وزن عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنی فعل
شعر مثال کا مرقومہ متن ہے دمنہ آثار الدار کذا فی القاموس غضا جمع غضاۃ نام ایک
شجر کا ہے ذات غضا یعنی وہ زمین کہ جسپر یہ درخت ہون معنی یہہ ہین آیا یہہ ویرانہ
نشان گھرون کا ہے کہ واسطے معشوقہ سلمی کے بیچ زمین درختان غضا کے تھا تقطیع
یہ ہے امندم فعولن متن اق فعولن قرت فعل سلمی فعولن بذاتل فعولن غضا فعل
ہم و **شعر** تَعَفَّفْ وَلَا تَيْئَسْ ✤ فَمَا يُقْضَ يَا تِيكَا ✤ عروض محذوف وضرب ابتر ست
واین ہر دو مجزو اند **ت** چھٹا وزن عروض محذوف یعنی فعل اور ضرب ابتر ہے یعنی
فع شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہ ہین کہ عفیف ہو اور حزین نہو جو کچھ کہ
مقدر اور حکم ہوا ہوگا پیش آئے گا عفیف مرد پارسا اور پرہیزگار از حرام غیبات سے
تقلیع یہ ہے تعفف فعولن ولا یئس فعولن تا س فعل فما یُق فعولن ضیا تی فعولن کا فع اور
یہ دونون مجزو ہین ہم و بطریق زحاف در دیگر ارکان قبض روا بود و در عروض ہاے سالم
قصر و حذف روا بود و در صدر ثلم و ثرم روا شد کہ در ابتدا ہم بنا در استعمال کنند **ت**
اور بطریق زحاف کے اور ارکان مین قبض روا ہے یعنی فعول بضم لام حشو مین لانا
درست ہے اور قبض گرانا حرف پنجم کا جب سبب مین پڑے اور عروض ہاے سالم مین
قصر یعنی فعول اور حذف یعنی فعل روا ہے اور صدر مین اثلم یعنی فعلن اور ثرم یعنی فعل
بسکون عین روا ہے اور کبھی ابتدا مین بھی بنا در اثلم اور اثرم کو استعمال کرتے ہین ہم
واما در پارسی وافی و مجزو و مشطور آورده اند و گفته اند کہ او را عروض است و چہار ضرب
و بر دہ وزن آمده است چہار ثمن و سہ مسدس و سہ مربع **ت** واما پارسی مین وافی اور مجزو

اور مشطور لائے ہین اور کہا ہے کہ اوسکے دو عروض ہین سالم یعنی فعولن اور مقصور
یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور چار ضرب ہین ہین مسبغ فعولان اور سالم فعولن اور فعول مقصور
اور فعل محذوف اور دس وزنون پر آئی ہے چار ثمن و تین مسدس اور تین مربع ثمنات
اعروض سالم و ضرب مسبغ برانگونہ **بیت** ببالا نگارا چو آزادہ سروی * ولیکن برخسار
مانند گلنار * واین ناپسندیدہ است چہ حرف آخر از دائرہ بیرون است **ت** ثمنات
پہلا وزن عروض سالم یعنی فعولن اور ضرب مسبغ یعنی فعولان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
گلنار یعنی گل انار مراد سرخ تقطیع یہہ ہے ببالا فعولن نگارا فعولن چو ازا فعولن دسروی فعولن
ولیکن فعولن برخسا فعولن رمانن فعولن وگلنار فعولان اور یہہ ناپسندیدہ ہے اسواسطے کہ
حرف آخر دائرے سے باہر ہے **م** ب ہر دو سالم **ت** دوسرا وزن عروض اور ضرب
دونون سالم یعنی فعولن مثال اوسکی یہ ہے **بیت** اگر سرو من در چمن جا بگیرد عجب
باشد از سرو بالا بگیرد **م** ج عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور **ت** تیسرا وزن
عروض مقصور یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول مثال ؎ تو ئی
کا فریدی زیکقطرہ آب * گہر ہای روشن تر از آفتاب * **م** د عروض ہمان و ضرب
محذوف و بحقیقت ہر دو وزن یکی است و شاہ نامہ برین وزن گفتہ اند **ت** چوتھا وزن
عروض وہی یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل مثال ؎ چو آیم بکومیت مکن
عیب من * کہ بی اختیارم درین آمدن * اور حقیقت مین یہ دونون وزن ایک ہین
یعنی سوم اور چہارم اور شاہنامہ اسی وزن مین کہا ہے شعر شاہنامے کے یہہ ہین ؎
بزو زبر و آن یل زورمند * بہ شمشیر و خنجر بگرز و کمند * دریدو بریدو شکست و بست * یلان
را سر و سینہ و پا و دست **م** و این سیم وزن را پارسی گویان راہ اعشی خوانند از جہت آنکہ ابیات
اعشی برین وزن است کہ این دو بیت ازان است **شعر** وکاس شربت علی لذۃ *
وأخری تداویت منہا بہا * لکی یعلم الناس انی امرؤ * أتیت المعیشۃ من بابہا *
ت اوران تین وزنون کو فارسی گو راہ اعشی کہتے ہین یعنی طریق خوانندگی ہو اسواسطے کہ
ابیات اعشی اس وزن پر ہین کہ دو بیتین اوس سے یہ ہین شعر دونون مرقومہ متن ہین

معنی اونکے یہ ہین بہت کا سے سپہ مین سنے واسطے لذت کے اور بہت پیالے
نوش کیے پینے واسطے دوا کے یعنی بہت گرم و سرد زمانے کا چکھا تاکہ جانین لوگ کہ
ایک مرد ہون مین کہ پہونچا ہون مین اور تلاش کی ہے پینے معیشت اوسکی دروازی سے
اور تقطیع یہ ہے دکا سن فعولن شر تو فعولن علالذ فعولن ذ تن فعل و اخری فعولن تمادی
معولن تنہا فعولن بہا فعل لکی یع فعولن کمُنتا فعولن سا تنم فعولن رو و فعل اتیتل فعولن شیت
فعولن ہمن با فعولن بہا فعل اعشی نام شاعر کا اور راہ بمعنی پردہ سرود ہم مسدسات عروض
وضرب سالم برینگونہ **بیت** نگہ کن بدان سرخ و سرخ ٭ کزو زرد گشت این رخانم
ت مسدسات پانچوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فعولن بیت مثال کی
مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہے نگہ کن فعولن بدا سرخ فعولن خدو سرخ فعولن کزو زرد فعولن
وگشتی فعولن رخانم فعولن **ہم** وعروض مقصور یا محذوف وضرب مقصور برینگونہ **بیت**
ازان خط مشکین یار ٭ شد آن ماہ رخسار اندر محاق **ست** چھٹا وزن عروض مقصور یعنی
یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے
تقطیع اوسکی یہہ ہے ازا خط فعولن طمشکی فعولن نیار فعول شدا ما فعولن ہ شدر فعولن
محاق فعول ماہ سے مراد رخسارہ اور محاق بضم اور بکسر اور بفتح تینون حرکتون سی آیا ہے
بمعنی کاستن ماہ ابتدا اوسکی شب پانزدہم سے ہے اور تین دن آخر مہینے کے کہ چاند
ان ایام مین چھپ جاتا ہے لطائف اور منتخب اور بہار اور کشت سے کذا فی الغیاث **ہم**
ز عروض ہمان وضرب محذوف وبحقیقت ہمان است **ت** سالوان وزن عروض ہی یعنی
فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل اور یہ حقیقت مین وہی وزن ہے یعنی ششم
اور ہفتم ایک وزن ہے **ہم** مربعات ح عروض وضرب سالم برینگونہ **شعر**
عیان شد نہانم ٭ ز رنگ رخانم **ت** مربعات آٹھوان وزن عروض اور ضرب دونون
سالم یعنی فعولن شعر مثال کا مرقومۂ متن ہے نہانم یعنی ز نہان میرا اور ز رخان رخسار کی
تقطیع یہ ہے عیاشد فعولن نہانم فعولن ز رنگی فعولن رخانم فعولن **ہم** ط عروض مقصور
یا محذوف وضرب مقصور برینگونہ **شعر** توئی دل گذار ٭ منم دل سپار **ت** نواں وزن

عروض مقصور یعنی فعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فعول بیت مثال کی
مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہے تای دل فعولن گذار فعول منم دل فعولن سپار فعول ہم
ی عروض ہمان وضرب محذوف وبحقیقت ہمان است ت دسوان وزن عروض وہی
یعنی فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل اور یہ وہی وزن ہے یعنی نہم اردہم ایک ہے
ح تقطیعش تای دل فعولن گذار وفعولن منمدل فعولن سپار فعول تم کلامہ محقق علیہ الرحمہ
تو عروض کو مقصور یا محذوف لکھتے ہین یہہ تقطیع عروض سالم کی کرتے ہین اور شعر
مین بھی دال لکھا ہے ہم وبہ نزدیک متاخران مسدسات ومربعات متروک است
وقدما اثلم درصدر یا درابتدا بنا دربکار داشتہ اند چنانکہ رودکی گوید بیت بہار است
ہر روزہ درروزنم ٭ منکر فراوان ومعروف کم ٭ واستعمال قبض درفارسی روانیست پیچ
ت اور متاخرون کے نزدیک مسدسات اور مربعات متروک ہین اور قدما نے اثلم یعنی
فعلن صدر مین یا ابتدا مین بطریق ندرت استعمال کیا ہے جیساکہ رودکی کہتا ہے
بیت رودکی کی مرقومۂ متن ہے روزنم یا روزیم یعنی موسم برشکال وبہار منکر یعنی امر منکر
مثل شراب نوشی اور لہو ولعب معروف یعنی امر معروف ضد منکر تقطیع یہ ہے بہار س
فعولن تہر روفعولن زرر روفعولن زنم فعل منکر فعلن فراوا فعولن نمعرو فعولن فنکم
فعل اور استعمال قبض کا فارسی مین روا نہین ہے کسی وجہ سے معنی اسکے یہ ہین
کہ وزن سالم مین اور وزن محذوف خواہ مقصور الضرب والعروض ہین جیسے صدر اور
ابتدا مین رکن اثلم یعنی فعلن کبھی آگیا ہے اس جگہہ مقبوض یعنی فعول کو لانا چاہیے
صاحب میزان اس مطلب کو نہ سمجھا اور اثلم پر یہ حاشیہ لکھا ح مثال اثلم درصدر
وابتدا بل درخشو نیز رفتیم وبردیم داغ تو بردل ٭ صحرا بصحرا منزل بمنزل ٭ وزن
مصراع اول فعلن فعولن فعولن فعولن وزن مصراع ثانی فعلن فعولن فعلن فعولن تم کلامہ
ظاہر ہے کہ رفتیم وبردیم بروزن فعلن فعولان باسباغ ہے اور دوسرا حاشیہ استعمال
قبض کی جگہہ لکھا ہے ح لیکن متاخرین بر مقبوض و اثلم شعر گفتہ اند باین طور کہ یک
رکنش مقبوض باشد ودیگر اثلم بتقدیم مقبوض چنانکہ درین شعر بروز بہجت چہ چارہ سازم ٭

چو شمع دور از تو میگدازم * بروزن فعول فعلن و بتقدیم اثلم نیز ؎ گرم بخوانی ور م برانی *
دل حزین را بجای جانی * بل ازین قسم بر شانزده رکن هم آمده مثالش جامی فرماید ؎
زهی جمال تو قبلهٔ جان حریم کوئی تو کعبهٔ دل * فان سجدنا الیک نسجد وان سعینا الیک نسعی
دیگری گوید ؎ زهی دو چشمت بخون مردم کشاده تیر و کشیده خنجر * بخ بخ چه جاهت صباح
دولت خط سیاهت شب معنبر * هر دو وزن فعول فعلن و بعضی مقبوض اثلم که آنرا اثرم گویند
با سالم نیز بر ترتیب جمع کرده اند و بر شانزده رکن آورده مثالش ؎ زلفت معنبر به رویت
تیره شب است و دادی موسی را * جامه صبرم در کف عشقت دامن یوسف دست زلیخا *
بروزن فعل فعولن و بعضی مقبوض اثلم و مشمن آرند مثالش ؎ ای سمن زلف غالیه سای *
وی مه رویت غالیه بیز * بروزن فعل فعولن فعل فعول تمام کلامه ظاهر است که همه سب
اوزان متقارب مین هین اور عبارت محقق علیه الرحمه مین ممانعت انکی کهن نهین جسکی
ممانعت کی ہے وہ وہی مقام خاص ہے جسکا بیان ہوا **مغریب** این بحر مستعمل نیست
و شعر بر ین بسیار نیافته اند و اصلش فاعلن هشت بار بود و مثال بیت سالم او بنازی چنین
باشد **شعر** حاربوا قومهم ثم لم یزعودوا * للصلاح الذی خیره راهن * **ت** غریب
یه بحر مستعمل نهین ہے اور شعرا اس مین بهت کم بائے هین اور اصل او سکی فاعلن آٹھ بار
اور مثال بیت سالم کی اوس سے عربی مین یون ہے شعر مرقومهٔ متن ہے معنی یه هین
لڑے وہ اپنی قوم سے پس نه ٹهرے بدی سے واسطے صلاح کے ایسی صلاح که
خیر او سکی مسدود ہے تقطیع یه ہے حاربوا فاعلن قومهم فاعلن ثم لم فاعلن یزعودوا فاعلن
للصلاح فاعلن الذی فاعلن خیره هو فاعلن راهنو فاعلن **ص** وهم مخبون ایرادکنند برینگونه
شعر واتیت جمیع مواطنها * فاسفت لغیبة ساکنها * **ت** اور مخبون بهی لاتی هین
یعنی فعلن بحرکت عین آٹھ بار شعر مرقومهٔ متن ہے معنی یه هین آیا مین او سکی سب وطن
مین پس افسوس کیا مینے او سکے ساکن کے غائب هونے پر تقطیع یه ہے واتی فعلن
بجمی فعلن عموا فعلن طنها فعلن فاسف فعلن تبغی فعلن تبسا فعلن کنها فعلن **ص** وهمه مکفوف نیز
ایرادکنند برینگونه **شعر** یا محبوبی ادرک رومی * وارحم قلبی فاجلس عندی **ت** اور سب کین

مسکن بھی لاتے ہین یعنی فعلن بسکون عین آٹھہ بار شعر مرقومۂ متن ہے معنی یہہ ہین ای
محبوب میرے دریافت کر میری سوج کو اور رحم کر میرے دل پر پس بیٹھہ نزدیک میرے
تقطیع یہہ ہے یا مح فعلن بو بی فعلن ادرک فعلن روحی فعلن ورحم فعلن قلبی فعلن فجلسن
فعلن عندی فعلن هم وعروضیان این رکنہا را مقطوع خوانند واین سہو ست چہ قطع
جز در عروض وضرب نیفتد وہر سہ نوع یعنی سالم ومخبون ومقطوع خلط کنند ست اور
عروضی ان رکنون کو یعنی فعلن فعلن کو مقطوع کہتے ہین اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ
قطع سوائے عروض وضرب کے نہین آتا پس مخبون مسکن ہین اور تینون قسمین یعنی
سالم فاعلن اور مخبون فعلن بحرکیک عین اور مقطوع فعلن بسکون عین خلط کرتے ہین
هم واما بفارسی قدما بہ تکلف برین بحر هم شعر آوردہ اند مذال ومعری هم عروض وهم ضرب
وضرب تنہا مذال وہمہ مخبون یا ہمہ مسکن یا مختلط ہمہ مذال ومعری ومختلط اما سالم یا مخبون
ومسکن خلط نکنند کہ از قیاس خارج بودت واما فارسی ہین قدما بہ تکلف اس بحر ہین
شعر لائے ہین مذال یعنی فاعلان اور معری یعنی فاعلن عروض بھی اور ضرب بھی اور
ضرب تنہا مذال بھی لائے ہین اور سب رکن مخبون بھی لاتے ہین اور سب رکن مسکن بھی
لاتے ہین اور سب رکن مختلط بھی لاتے ہین یعنی کوئی مخبون اور کوئی مسکن اور سب
مذال اور معرے اور مختلط بھی لاتے ہین لیکن رکن سالم کو ساتھہ رکن مخبون اور مسکن کے
خلط نہین کرتے ہین فارسی ہین کہ انکے قیاس سے خارج ہے بخلاف عربی کے کہ وہان لانا
درست ہے هم مثال سالم مثمن شعر سخت سرگشتہ ام از غم ہجر تو ٭ گر خطای کنم دلبرا عفو
کن ٭ ست مثال سالم مثمن کی شعر مرقومۂ متن ہے تقطیع سخت سر فاعلن گشتہ ام فاعلن
از غمی فاعلن ہجر تو فاعلن گر خطا فاعلن ئی کنم فاعلن دلبرا فاعلن عفو کن فاعلن هم
مثال سالم مسدس شعر سرخ گل بر دورخ کشتہ ٭ لاجرم فتنہ کشتہ ست مثال سالم
مسدس کی شعر مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے سرخ گل فاعلن بر دورخ فاعلن کشتہ ای فاعلن
لاجرم فاعلن فتنہ ای فاعلن کشتہ ای فاعلن کشتہ یعنی پیدا کردہ هم مثال مربع سالم شعر
سجدہ کردت بتا ٭ آفتاب از فلک ٭ ست مثال مربع سالم کی شعر مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے

سجد کر فاعلن دت بنا فاعلن ا افنا فاعلن بر فلک فاعلن هم مثال مثمن مخبون و مسکن در بیشتر
آورده اند ت مثال مثمن مخبون اور مسکن کی سابق مین لائے ہین عربی مین اور فارسی مین
مثالین یہہ ہین مثال مخبون ؎ چو رخت بنود گل باغ ارم ٭ چو قدت بنود قد سرو چمن ٭
فعلن آٹھہ بار تقطیع اسکی یہہ ہے مثال مسکن ؎ ہر دم بیشت وارم زاری ٭ کز غم تا کے
زارم واری ٭ فعلن آٹھہ بار تقطیع اسکی یہہ ہے هم و همچنین مسکن را بهزج اخرب و رمل مخبون هم
تقطیع توان کرد ت اور اگر سب رکن مسکن ہون یعنی فعلن فعلن فعلن فعلن بسکون عین اس
وزن کو ہزج اخرب اور رمل مخبون مین تقطیع کر سکتے ہین ہزج اخرب مسدس محذوف العروض
والضرب بروزن مفعول مفاعیل فعولن ہے اور رمل مخبون مسدس محذوف العروض والضرب فعلاتن
فعلاتن فعلن ہے جب انکو مسکن کیجیے وہی وزن ہو جائے هم و باقی وزنہا اعنی مسدسات
و مربعات مخبون و مسکن از طبع دور تر بود این است بحر ہای دائرہ متفقہ تفصیل بحور و اوزان
تمامی آن تمام شد ت اور باقی وزن مسدسات اور مربعات مخبون اور مسکن کی طبیعت سے
دور ہین یہہ ہین بحرین دائرہ متفقہ کی اور تفصیل بحور اور اوزان کی جملہ تمام ہوئی هم و معلوم شد
کہ در پانزدہ بحر کہ مستعمل عرب ست جملہ عروضہا بیست و شش است و جملہ ضربہا پنجاہ است
و بر شصت و سہ وزن آمدہ است و در دہ بحر کہ مستعمل عجم است بقول عروضیان چہل و چہار
عروض و ہشتاد و پنج ضرب است و بر صد و نود و نہ وزن شعر گفتہ اند و اللہ اعلم بالصواب
ت اور معلوم ہوا کہ پندرہ بحرون مین کہ مستعمل عرب ہین جملہ عروض چھبیس ہین
اور جملہ اضراب پچاس اور تر سٹھہ وزنون پر آئی ہین اور دس بحرون مین کہ مستعمل
عجم ہین بقول عروضیون کے چوالیس عروض اور پچاسی ضربین ہین اور ایک سے
ننانوے وزنون پر شعر کہے ہین واللہ اعلم بالصواب هم و بباید دانست کہ این بحرہا
مؤلف از اصول مذکورست و شاید کہ اصلہای دیگر غیر آنچہ گفتہ اند تالیف کنند و ازان
اصلہا بحرہا مؤلف شود کہ در لغات دیگر مستعمل باشد یا بروزگاری دیگر مستعمل شود چنانکہ
بنا در لغت پارسی رکنی ثمانی یافتہ می شود مؤلف از دو و تد و سببے بروزن مفاعلاتن و
شعری دیدہ ام از تکرار این رکن چہار بار کہ عین آن شعر بیاد ندارم اما بر بن منوال بود

بیت اگر بدانی کہ نے تو چونم ✤ مرادرین غم رو انداری ✤ وارستفعلن مخبون مرفل برین وزن باشد واز متفاعلن موقوص مرفل ہمچنین **ت** اور جانا چاہیے کہ یہہ بحرین مؤلف اصول مذکور سے ہین اور شاید کہ اصلین اور سوا ان اصلونکے تالیف کرین اور اون اصلون سے بحرین مؤلف ہون کہ اور زبانون مین سوا تازی اور فارسی کے مستعمل ہون یا اور زمانے مین مستعمل ہون چنانچہ بندرت لغت پارسی مین ایک رکن ثمانی یعنے ہشت حرفی پایا جاتا ہے مؤلف دو وتد اور ایک سبب سے بروزن مفاعلاتن کہ اسمین مفا اور علا دو وتد ہین اور تن ایک سبب اور ایک شعر دیکھا ہے یعنے اس رکن کی تکرار سے چار بار کہ بعینہ وشعر یاد نہین ہے مگر اسطرح پر تھا **بیت** اگر بدانی کہ بی تو چونم ✤ مرادرین غم رو انداری ✤ تقطیع اگر بدانی مفاعلاتن کبیت چونم مفاعلاتن مرادری غم مفاعلاتن رو انداری مفاعلاتن اور ستفعلن مخبون مرفل اس وزن پر ہے یعنی مفاعلاتن اور متفاعلن موقوص مرفل یعنی مفاعلاتن بھی اس وزن پر ہے موقوص یعنی مضمر مخبون **ہم** ونیز از بحری کہ اورا ہین بزبان پہلویان بحر میگویند وشبیہ است بہزج مسدس سالم رکن اول ہم ثمانی است مؤلف از چہار سبب خفیف برین وزن کہ مفعولاتن وگاہ سالم بکار میدارند وگاہ مخبون بروزن مفاعیلن وگاہ مطوی بروزن فاعلاتن وہر سہ با یکدیگر خلط میکنند در رکن باقی مفاعیلن فعولان یا مفاعیلن فعولن است مثالش **بیت** ذرہ اگہ عرض پی لشکر وژن پی ✤ بیان دوسر اہل انجمن پی ✤ ہمہ گرد آورد پیر وجوان را ✤ آنچہ من کردہ پی زہزج بمن پی ✤ صدر بیت اول سالم است وابتدا وصدر بیت دوم مخبون وابتدای بیت دوم مطوی وامثال این بسیار است **ت** اور ایک بحر اور بھی دیکھی ہے کہ رکن اول اوسکا ثمانی ہے مؤلف چار سبب خفیف سے اس وزن پر کہ مفعولاتن اور اورامن زبان پہلوی اوس بحر پر کہتے ہین وہ مشابہ ہے ہزج مسدس سالم سے اورامن بضم اول اور سکون نون آور اورا مین بھی ایک طرح کی خوانندگی اور گویندگی ہے کہ وہ خاصہ فارسیونکا ہے اور شعر اوسکا زبان پہلوی مین ہوتا ہے کسی شاعر نے کہا ہے **بیت** لحن اورامین وبیت پہلوی ✤ زخمہ رود وسماع خسروی ✤ اور ایک دیہ کا بھی نام ہے مضافات اور

توابع جوسقان سے مشہور باورامہ چونکہ خنیاگر وہان کے ساکن نے یہہ خوانندگی وضع
کی باورامن مشہور ہوئے پس اوس مفعولاتن کو کبھی سالم استعمال کرتے ہین اور کبھی
مخبون بروزن مفاعیلن اور کبھی مطوی بروزن فاعلاتن اور تینون کو باہمدیگر خلط کرتے ہین
اور بعد اوسکے مفعولان خواہ مفاعیلن خواہ فاعلاتن کے دورکن باقی مفاعیلن فعولان
یا مفاعیلن فعولن ہین مثال اوسکی بیت جو مرقومہ متن ہے اور شعر مذکور مین فردا کہ بمعنی
فردا وقت صبح اور عرض یعنی ملاحظہ اور پی لشکر یعنی پای لشکر اور وژن بمعنی کثافت اور
نجاست مراد خرابی پی ورپی ہے اور دوسرا اہل انجمن پی یعنی درپی رئیس اہل انجمن
اور زبرج بمعنی زینت اور بمن پی ای درپی من خواہد بود صدر بیت اول سالم ہے یعنی
مفعولاتن اور ابتدای بیت اول اور صدر بیت دوم مخبون یعنی مفاعیلن اور ابتدائے
بیت دوم مطوی یعنی فاعلاتن تقطیع یہہ ہے فردا کہ عرض مفعولاتن ضبیلشکر مفاعیلن
وژن پی فعولن میانی دو مفاعیلن سری اہلن مفاعیلن جمن پی فعولن ہمہ کرد امفاعیلن
ورد پیرو مفاعیلن جوارا فعولن انجمنکر فاعلاتن بزیر برج مفاعیلن بمن پی فعولن اور مثل
اسکے بہت ہین ہم وغرض ازایراد این سخن آن است تا دانند کہ اصول بحور آنچہ گفتیم
محصور است نہ فروع وتغیرات بل آنچہ ایراد کردیم موجود است بسبب اغلب واللہ اعلم
بالصواب **ت** اور غرض اس سخن کی ایراد سے یہہ ہے تا معلوم کرین کہ اصول بحور
جو کہے ہین ہمنے محصور ہین نہ فروع اور تغیرات بلکہ جو فروع اور تغیرات ایراد کیے
ہمنے موجود ہین بسبب غالب یعنی اصول محصور ہین فروع اور تغیرات محصور نہین ہین
واللہ اعلم بالصواب **فصل ہشتم** در تغیر بزیادت کہ تعلق بارکان ندارد و از
تغیرات کہ در بیشتر یاد کردیم تغیر بزیادت را کہ آنرا اخرم خوانند در ہیچ موضع مثال نیاوردیم
و آن بغایت گران و ناپسندیدہ باشد و برکنی و بحری خاص نبود و ایراد آن بآن سبب
باین موضع افگندیم کہ تا بحور و اوزان وقوف نباشد ادراک آن چنانکہ باید دست ندہد
و اخرم بیشتر بیک حرف بود کہ در اول بیت افزایند مثالش تبازی امرء القیس گوید
شعر وَكَأَنَّ ثَبِيرًا فِي عَرَانِينِ وَبْلِهِ ✽ كَبِيرُ أُنَاسٍ فِي بِجَادٍ مُزَمَّلِ ✽ بر بحر طویل است

از وزن دوم دو اوخرم است **ست فصل هشتم** بیان تغیر زیادت مین کہ ارکان سے
تعلق نہین رکھتا پس تغیرات جو پہلے بیان کیے بمنے اون مین ایک تغیر زیادت بھی ہے
اوسکو خرم کہتے ہین کسی جگہ مثال اوسکی نہین لائے ہم وہ نہایت گران اور ناپسندیدہ ہے
اور کسی رکن اور کسی بحر کے ساتھ خاص نہین اور یہان اوسکو اسلیے بیان کیا ہے کہ
جب تک بحرین اور اوزان معلوم نہون ادراک اوسکا جیسا چاہیے حاصل نہین ہوتا
اور خرم اکثر بیک حرف ہوتا ہے کہ اول بیت مین لاتے ہین مثال اوسکی تازی مین بیت
امرالقیس کی جو مرقومۂ متن ہے اوس مین ثبیر نام ایک کوہ کا ہے اطراف مکہ مین اور
غرنین سر بینی مراد اول چیز دبل جمع دابل بمعنی باران بزرگ قطرہ بجاد گلیم مخطط مُزَمَّل
چادر پیچیدہ معنی یہہ ہین اور گویا کہ ثبیر اول باران مین مرد بزرگ بہ گلیم مخطط پیچیدہ ہے
تقطیع کان فعول ثبیرن فی مفاعیلن عرانی فعولن نو بلہی مفاعلن کبیر فعول انکاسن
فی مفاعیلن بجادن فعولن مزملی مفاعلن بجر طویل ہے وزن دوم سے جسکے عروض
اور ضرب دونون مقبوض ہین اور واو اول بیت مین خرم کا ہے ح خرم در اصل
انداختن حلقہ در بینی شتر است وجہ مناسبت ظاہر و حکم کردن حرفی یا کلمہ را بخرم مبنی
بران است کہ بدونش وزن شعری درست نشود و لانشاید تمام کلامہ فتامل اور کبھی یہہ زیادت
مصراع دوم مین ہوتی ہے **بیت** تا اللہ یا کمبیات القاع قلن لنا ۞ لیلای منکن
ام کیلی من البشر ۞ بحر بسیط سے بروزن مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن مستفعلن فاعلن
مستفعلن فعلن اور ہمزہ استفہام اول مصرع دوم مین خرم ہے ہم وزیادہ ازین ہم آوردہ اند تا یک کلمہ
از چہار حرف و آن نادر است و بیتش این ست **شعر** اُشْدُدْ حِیَازِیمَکَ لِلْمَوْتِ
فَاِنَّ الْمَوْتَ لَاقِیکَا، وَلَا تَجْزَعْ مِنَ الْمَوْتِ اِذَا حَلَّ بِوَادِیکَا ۞ بر بحر ہزج است اول
و کلمۂ اشدد خرم است **ت** و زیادہ ایک حرف سے بھی لائے ہین چار حرف تک
یعنی چار حرف کا کلمہ اور یہہ بہت کم ہے اور مثال اوسکی جیسا کہ مرقومۂ متن ہے اوسمین
حیازیم جمع حزام بمعنی کمربند ہے اور لاقیکا باشباع الف معنی یہہ ہین باندہ کمربند
اپنے واسطے موت کے لیس تحقیق کہ موت ملاقات کریگی تجھسے اور نہ ڈر موت سے جسوقت

وارد ہوا تیری وادی مین تقطیع یہہ ہے حیازیم مفاعیل کلکبوت مفاعیل فانلمو مفاعیلن
تلا تیکا مفاعیلن و لاتجزع مفاعیلن ہنلموت مفاعیل اذا خلل مفاعیل بوادیکا مفاعیلن یہہ بحر
ہزج ہے وزن اول اور کلمہ اشدد کا خزم ہے مثال زیادت ایک حرف اور چار حرف
محقق علیہ الرحمہ نے لکھی مثال زیادت دو حرف کی یہہ ہے **شعر** قد فانی الیوم من
صدتیک ✤ مالستُ مدرکہ ✤ بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن خفیف مجزو سے
اور قدم خزم ہے مثال زیادت سہ حرف کی **بیت** اذا حذرت رجلی ذکرتک ✤
یا بارکیما ید بحب الخذرا ✤ بروزن فعلاتن فاعلن فعلن فاعلاتن فاعلن فعلن مدید مجزو
اور کلمہ اذا خزم ہے ہم دو پاسی ہم بیک حرف قدما آوردہ اند بعضے در اول مصراع
اول برابنگونہ رودکی گوید **بیت** جعد ہمچون نورد آب بباد ✤ گوئیا آنچنان شکستی ✤
میانکش نازگاک چو سایہ سوئی ✤ گوئی از یکدگر گسستی ✤ بحر خفیف است از وزن ہفتم
و میم خزم است در اول بیت دوم **ت** اور فارسی مین بھی بیک حرف قدما لائے ہین
بعضے اول مصرع مین جیساکہ بیت رودکی کی مرقومۂ متن ہے بحر خفیف مین وزن ہفتم
عروض مشکول اور ضرب ابتر اور میم خزم کا ہے اول بیت دوم مین او رنورد آب بمعنی
موج آب تقطیع یہہ ہے جعد ہمچو فاعلاتن نورد ا مفاعلن بباد فعلان کو ایا افاعلاتن
خیا سکشس مفاعلن نستی فعلن یانکش نا فاعلاتن زگچسا مفاعلن یا سوی فعلان کو از یک
فاعلاتن دگر گسس مفاعلن نستی فعلن ہم و بعضے در اول مصرع دوم ہم گفتہ اند چنانکہ
مرادی گوید **بیت** از چشم و گنج چہ فریاد و سود ✤ کہ مرگ کند برتن تو ناختن ✤ بحر
سریع است از وزن دوم و حرف کہ در اول مصرع دوم خزم است و متاخران البتہ استعمال
خزم نمی کنند واللہ اعلم **ت** اور بعضے اول مصرع دوم بھی لاتے ہین جیساکہ مرادی نے
کہا ہے بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہہ ہے از چشمو مفتعلن گنجخفر مفتعلن باد سو
فاعلان مرگ کند مفتعلن برتنتو مفتعلن تا ختن فاعلن بحر سریع ہے وزن
دوم سے اور حرف کاف کا اول مصرع دوم مین خزم ہے اور متاخر البتہ استعمال
خزم کا نہین کرتے ہین واللہ اعلم بالصواب **م فصل نہم** در ذکر معانی بعضے الفاظ و

القاب مذکور بپارسی سبب رسن باشد و وتد میخ و این دو اسم از انجہت نہادہ اند کہ
عرب بیت شعر را بخانہ تشبیہ کردہ اند چہ بیت خانہ باشد و خانۂ ایشان خیمہ باشد و خیمہ
برسن و میخ قائم شود و فاصلہ جدا کنندہ باشد بعضے متحرکات متوالی را ساکن از دیگر
متحرکات جدا کنند تفصیل نوین ذکر معانی بعض الفاظ اور القاب مذکور ہین اور
فارسی مین سبب بمعنی رسن ہے اور وتد بمعنی میخ اور یہہ دو نام اس جہت سے رکھے
ہین کہ عرب بیت کو گھر سے تشبیہ دیتے ہین اسواسطے کہ بیت بمعنی خانہ ہے
اور گھر عرب کا خیمہ ہوتا ہے اور خیمہ رسی اور میخون سے قائم ہوتا ہے اور فاصلہ
بمعنی جدا کنندہ ہے یعنی متحرکات متوالی کو بسبب ساکن کے اور متحرکات سے
جدا کرتا ہے ہم وا بحور طویل و مدید و بسیط باین سبب بمعنی درازی و کشیدگی و گستردگی
نام کردہ اند کہ بتازی بزرگتر از ترکیب اصول این بحور کہ در دائرہ بست و چہار حرف ست
ہیچ ترکیب نیست ت اور بحرون طویل اور مدید اور بسیط کا اس سبب سے بمعنی
درازی و کشیدگی و گستردگی نام رکھا ہے یعنی طول بمعنی درازی اور مد بمعنی کشیدگی
اور بسط بمعنی گستردگی ہے کہ تازی مین انکی ترکیب سے کوئی ترکیب بزرگتر نہین ہے
کہ دائرے مین چوبیس حرف ہین ایک مصرع مین ہم و بعد ازان سہ بحر اصل بحر وافر
و کامل بیست و یک حرف است و ہر چند مساوی دیگر مسبعات است اما بحرکت ازان
زیادت است پس ازین جہت این دو بحر را بوفور و کمال موسوم کردند ت اور بعد انکے
یعنی بعد طویل اور مدید اور بسیط کے وافر اور کامل ہے کہ اون مین اکیس حرف ہین
ایک مصرع مین اور ہر چند برابر اور مسبعات کے ہین لیکن حرکتون مین اون سے یازدہ ہین
کہ ان مین تیس ۳۰ حرکتین ہین اور سباعیات دیگر مین مثل رجز اور رمل کے چوبیس ۲۴
حرکتین ہین پس اسی جہت سے ان دو بحرون کا نام بوفور اور بکمال رکھا ہم و ہزج
آوازے راگویند کہ تابرنے باشد و این اسم از جہت نکوی بحر برو نہادہ اند و رجز
رنجی راگویند کہ پای شتر را بلرزاند و گفتہ اند موضع نشستن پاشد بر شتر از ہودج
خرد تر و این اسم از جہت اضطراب اخرا و بسبب تقارب حرکات یا بسبب کوتاہی بیت

برین بحر نہادہ اند کہ در عرب بیشتر مشطور استعمال کنند و رمل رفتن بشتاب باشد
و این اسم از جہت روانی وزن نہادہ اند **ت** اور ہزج آواز با ترنم کو کہتے ہین اور
ترنم یعنی سرود اور خوش آوازی ہے اور یہہ نام اس بحر کا بسبب خوبی اور نیکوئی کے
رکھا ہے اور رجز ایک مرض کو کہتے ہین کہ پای شتر کو لغزش مین لاتا ہی اور یہہ بھی
کہا ہے کہ موضع نشستن ہے شتر پر ہودج سے چھوٹا اور یہہ نام اس بحر کا بسبب
اضطراب اجزا کے اور بجہت تقارب حرکات کے یا بسبب کوتاہی بیت کے رکھا ہے
کہ عرب مین بیشتر اسکو مشطور مستعمل کرتے ہین اور رمل بمعنی شتاب رفتن ہے
یہہ نام بسبب روانی وزن کے رکھا ہے ھم و سریع را بسبب سرعت اطلاع بر تناسب
وزنش این نام نہادہ اند و قریب را بسبب قرب او بمضارع و ناقہ منسرحہ تیز رو باشد
و انسرح الرجل آن باشد کہ بر پشت افتد و پاہا از ہم باز نہد و منسرح را این نام
بسبب روانی نہادہ اند یا بسبب آنکہ دور کن او کہ بر وزن مستفعلن است از یکدیگر بر کن
مفعولات جدا شدہ اند **ت** اور سریع کا نام بسبب سرعت اطلاع کے اوسکے تناسب
وزن پر سریع رکھا ہے اور قریب کا نام قریب رکھا ہے کہ اسکو قرب مضارع سے ہے
اسواسطے کہ وزن مضارع کا مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن ہے اور وزن قریب کا
مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے اور ناقہ تیز رو کو منسرحہ کہتے ہین و انسرح الرجل
یعنی پشت سے دراز ہوا اور دونون پاؤن یکدیگر سے جدا کیے پس منسرح کا نام منسرح
بسبب روانی کے رکھا یا اس سبب سے کہ دور کن اوسکے مستفعلن یکدیگر سے بر کن
مفعولات جدا ہوئے ہین ھم و خفیف را بسبب خفت وزن خفیف نام کردہ اند و مضارع
را از جہت مشابہت او بہ ہزج و اقتضاب بر بدین است و اقتضاب سخن و شعر گفتن
آن باشد بر سبیل ارتجال و بعضی گویند بحر مقتضب ازان جہت خواندہ اند کہ گوئی بعضی
از منسرح است کہ تا بریدہ اند و بعضی گویند بآن سبب کہ وزنی مرتجل است **ت**
اور خفیف کا بسبب خفت وزن کے خفیف نام رکھا ہے اور مضارع کو مضارع کہا ہے
کہ اسکو مشابہت ہے ہزج سے اسواسطے کہ وزن مضارع مشتمل بہ مفاعیلن ہے اور

اور ہزج کے بھی رکن مفاعیلن ہین اور اقتضاب بمعنی بریدن ہے اور اقتضاب شعر و سخن برسبیل ارتجال یعنی فی البدیہہ کہنا ادسکا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مقتضب کو مقتضب اس جہت سے کہا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ہے اسواسطے کہ رکن مقتضب کے مفعولات مستفعلن مستفعلن ہین اور وزن منسرح کا مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے اور بعضے کہتے ہین اس سبب سے کہ وزن مرتجل ہے یعنی روان اور فی البدیہہ ہم و مجتث ازین برکندہ باشد و گویند بآن سبب گفتہ اند کہ گوئی این بحر را از خفیف باز برکندہ اند و مر التصور چنان ست کہ مقتضب و مجتث را باین نامہا ازان جہت خواندہ اند کہ عرب جز مجزو مستعمل نداشتہ اند گوئی بعضے از اصل مجزو را باز بریدہ اند یا آنرا ازین برکندہ اند ت اور مجتث بمعنی ازبن برکندہ ہے اور کہتے ہین یہہ بحر خفیف سے برکندہ ہوئی ہے یعنی نکالی گئی ہے اسواسطے کہ خفیف مین مس تفع لن درمیان دو فاعلاتن کے ہے اور مجتث مین مقدم دونون پر اور مجکو تصور ایسا ہے کہ مقتضب اور مجتث کے اس جہت سے یہ نام رکھے ہین کہ عرب انکو سوا مجزو کے نہین کہتے پس گویا اصل سے مجزو کو بریدہ کیا ہے ہم و متقارب را ازجہت تقارب اجزا و کوتاہی ارکان متقارب گفتہ اند و غریب را ازجہت قلت استعمال و رکض الخیل راندن اسپ باشد بپائی کہ بر پہلوی او بجنبانند و این بحر را باین سبب باین نام خواندہ اند کہ روانی او بتکلف است و بحر را ازجہت اشتمال او بر اوتان بسیار بحر خواندہ اند چہ معنی بحر اقتضای وسعت و تعمق کند ت اور متقارب کو بجہت تقارب اجزا اور کوتاہی ارکان متقارب کہا ہے اور غریب کو بجہت قلت استعمال غریب کہا ہے اور رکض الخیل راندن اسپ ہ ا و س قدم سے کہ اوسکے پہلو پر ملائین یعنی مضمار مارین اور اس بحر کا اسواسطے یہ نام رکھا ہے کہ روانی اوسکی بتکلف ہے اور بحر کو اس جہت سے بحر کہا ہے کہ مشتمل ہے اوزان بسیار سے اور معنی بحر کے مقتضی وسعت و تعمق ہین ہم و بہرامی و غیر او از عروضیان گفتہ اند عروض چوبی باشد کہ درمیان خیمہ باشد و ضرب و امنہای خیمہ باشد و من این تفسیر در کتب لغت نیافتہ ام و چنان پندارم کہ عروض را باین سبب باین اسم گفتہ اند

کہ معارض ضرب ست یعنی مقابل او یا از انجہت کہ عروض راہ و سمت راہ باشد و ضرب را
از ان جہت کہ مقابل او باین اسم خواندہ اند کہ اوزان بسبب ضرب ہا مختلف شود چہ ضرب و صنف
یکی باشد ست اور بہرامی وغیرہ عروضیون نے کہا ہے کہ عروض چوب درمیان خیمہ
اور ضرب دامن خیمے کے ہین اور مینے یہہ تفسیر کتب لغت مین نہین پائی اور ایسا
جانتا ہون کہ عروض کو اس سبب سے عروض کہا ہے کہ معارض اور مقابل ضرب
کے ہے کہ دونون آخر مصرع مین پڑتے ہین یا اس جہت سے کہ عروض یعنی راہ اور
سمت راہ ہے اور ضرب کو اس جہت سے ضرب کہا ہے کہ اوزان اوسکی مختلف ہوتی ہین
کسواسطے کہ ضرب اور صنف ایک ہی دونون یعنی قسم ہم و این علم را باین سبب
عروض خوانند کہ مشتمل است بر معارضہ کردن شعر با اصول و ارکان اوست اور اس
علم کا نام اس جہت سے عروض رکھا کہ مشتمل ہے معارضہ اور مقابلہ شعر پر ساتھہ اصول
اور ارکان کے اور اس جہت سے کہ معروض علیہ شعر ہے یا اس جہت سے کہ عروض
نام مکہ معظمہ کا ہے اور خلیل ابن احمد مکہ معظمہ مین باین علم ملہم ہوا لہذا وہی نام اس
علم کا رکھا یا اس جہت سے کہ عروض یعنی راہ و شوارگذار ہے کوہ مین اور اس علم سے
بھی بدشواری راہ اوزان کی معلوم ہوتی ہے اور ایسے وجوہ کتب عروض مین بہت
لکھے ہین ہم و مجزوء را معنی جزوی بیفگندہ باشد و مشطور را شطری یعنی نصفی بیفگندہ و
منہوک از لاغری بگداختہ ست اور مجزو کا نام مجزو ہوا سطے رکھا کہ مجزو اوسکو کہتے ہین
جسکا ایک جزو گر گیا ہو اور مشطور کا نام اسواسطے مشطور رکھا کہ مشطور اوسکو کہتے ہین
جسمین نصف گر گیا ہو اور نصف باقی رہا ہو اور منہوک کو منہوک اسواسطے کہتے ہین
کہ منہوک یعنی از لاغری بگداختہ ہے یعنی ثلث بیت ہم و اما القاب تغیرات ضبن
فراشکستن جامہ باشد و بدوختن موضع شکستہ تا کوتاہ شود و مجبون را ازینجا گرفتہ اند
وطی در نوردیدن بود و قبض فراہم گرفتن و کف بازداشتن ست و اما القاب تغیرات
ضبن فراشکسن جامہ ہے اور سینا موضع شکستہ کا تا کوتاہ ہو جاے و ہکذا فی المنتخب
اور مجبون کو یہین سے لیا ہے اور طے لپیٹنا اور قبض فراہم کر لینا اور گرفتگی اور کف

باز رکھنا اور باز رہنا کذا فی المنتخب ہم و اضمار باریک میان و سبک کردن چہار پایان
و عصب پی سخت باشد و تعصیب باریک میان کردن از گرسنگی و معصوب از ینجا
گرفتہ اند ت اور اضمار باریک میان اور سبک کرنا چارپایون کا اور منتخب مین بمعنی
در دل داشتن بھی ہے اور عصب بمعنی پی سخت اور تعصیب باریک میان کرنا گرسنگی سے
اور معصوب یہین سے لیا ہے ح قولہ معصوب از ینجا گرفتہ اند بل معصوب بمعنے
بسیار گرسنہ است کما فی القاموس المعصوب الجائع جدًا و ممکن است کہ از عصب بمعنی
پیچیدن باشد تم کلامہ معلوم ہو کہ تعصیب کو بمعنی باریکی میان گرسنگی سے اور لفظ معصوب
اوس سے محقق علیہ الرحمہ نے خود لکھا ہے اور عصب جیسا بمعنی پیچیدن ہے بمعنی داغ
کردن و استوار بستن و فراہم کردن شاخہاے درخت و ریختن برگہای درخت
بضرب چوب وغیرہ و سخت بستن رانہای شتر ماده وقت دوشیدن شیر و خشک
شدن آب در دہان وغیرہ بھی ہین کذا فی المنتخب ہم و موقوف از وقف گرفتہ اند
و مکشوف را از کشف کہ چون حرفی از آخر بیفگنند مانند آنست کہ برہنہ شدہ باشد ت
اور موقوف کو وقف سے لیا ہے اور وقف بمعنی ایستادن و واداشتن ہے منتخب سے
اور مکشوف کو کشف سے لیا ہے کہ جب ایک حرف آخر سے گرا ئین مانند برہنہ ہونیکے ہے
ح قولہ برہنہ شدہ باشد ظاہر ا این کلام دلالت برین معنی دارد کہ این لفظ بشین معجمہ است
لیکن علامہ زمخشری در کشاف و قطاس و فیروزآبادی در قاموس و سکاکی در مفتاح آوردہ اند
کہ صحیح بسین مہملہ ست و بشین معجمہ تصحیف ست تم کلامہ ظاہر ہے کہ یہہ دو لغت ہین
ایک کشف بشین معجمہ بمعنی برہنہ کردن اور دوسرا کسف بسین مہملہ بمعنی بریدن و پارہ پارہ
کردن جامہ لہذا عروضیون مین کسینے مکشوف بشین معجمہ اور کسی نے مکسوف بسین
مہملہ لکھا ہے کہ دونون مناسب مقام ہین اور دونون لغت منتخب سے ہم و مقصور
کوتاہ کردہ شدہ و مقطوع بریدہ اندام و محذوف بعضے از و بیفگنندہ و اخذ و ابتر
و نبال بریدہ ت مقصور کوتاہ کیا گیا مقطوع بریدہ اندام جسکا بدن ٹکڑے ٹکڑے
ہوا ہو محذوف یعنی گرا ہوا یعنی جس سے کوئی جزو گر گیا ہو اخذ و ابتر و نبال بریدہ جسکو

دم کٹا کہتے ہین ح تولہ دنبال بریدہ ظاہر از کلام مصنف علام آنست کہ اخذ و اتبر ہر دو
معنی مذکور وارد حال آنکہ معنی اخذ فی الجملہ تخالف از معنی مذکور دارد چہ اخذ بمعنی خفیف از لغات
جوہری گوید بعیر اخذ و ناقۃ خذاء ہی التی خفت ریشہ و ذنبہا یعنی آنکہ موی دمش کمتر باشد
تم کلامہ معلوم ہو کہ خذ بالفتح و التشدید الذال بمعنی از ہم بریدن منتخب سے اور خذ بالفتحتین
کوتاہی و سبکی دم شتر و جز آن بہ سے منتخب سے اور نیز بفتحتین بریدہ دم شدن بہ ہے
منتخب سے فتائل ھم و اصلم بریدہ گوش برکندہ و شعث پراگندہ کردہ یا فروگذاشتہ ت
اصلم جسکے دونون کان اوکھاڑ لیے ہون اور شعث پریشان کیا ہوا اور لٹکایا ہوا ھم
و اثلم رخنہ شدہ و اخرم دیوار بینی بریدہ و سبغ تمام و دراز کردہ و مذال دامن دراز کردہ
یا فروگذاشتہ و مرفل بزرگ کردہ و دامن کشادہ کردہ و مشکول چہار پا دست و پا بستہ
بشکال و مخبول عقل یا اعضا تباہ شدہ و عقول شتر زانو بستہ بعقال و منقوص ناقص کردہ
و منقوف خراشیدہ و یا میوہ از درخت چیدہ و موقوص گردن شکستہ و مخزول بریدہ
و اثرم دندان بیفتادہ و اشتر بلکہ چشم باز گردیدہ و اخرب گوش شگافتہ و اعضب گوسپندے
کہ سرون اندرونی او شکستہ باشد و نیز گوسفندی را گویند کہ یک سرون او شکستہ باشد
و اقصم گوسفندی را گویند کہ سرون بیرونی او کہ محکم باشد شکستہ باشد و مردی را نیز گویند
کہ دندان پیشین او از نیمہ شکستہ باشد و اجم آن گوسپندی کہ سرون ندارد و اعقص
سرون برہم یا بر گوش پیچیدہ و اخرم رسن در بینی کردہ ت اور اثلم سورا خدار اور اخرم
نکٹا اور سبغ بڑھایا ہوا اور مذال دامن دراز لٹکا ہوا اور مرفل بزرگ کیا ہوا یا دامن
کشادہ کیا ہوا اور مشکول چارپایہ ہاتھ پاون بندھا ہوا رسن سے مخبول جسکی عقل یا
اعضا تباہ ہوئے ہون اور معقول وہ شتر کہ جسکی زانو بندھے ہوئے ہون رسن سے
اور منقوص ناقص کیا ہوا اور منقوف خراش کیا ہوا یا میوہ درخت سے چنا ہوا اور
موقوص جسکی گردن ٹوٹی ہوئی ہو مخزول بریدہ اور اثرم دانت گرا ہوا یعنی جسکے دانت
گر گئے ہون اور اشتر بلک چشم کھلا ہوا یعنی جسکی پلکین کھلی ہوئی ہون اور اخرب کن کٹا
اور اعضب وہ گوسفند جسکی شاخ اندر سے چھپی ہوئی ہو اور وہ گوسفند جسکی ایک شاخ

شکستہ ہو اور اقصم وہ گویند کہ شاخ بیرون او سکی جو محکم ہو اور ٹوٹ گئی ہو اور اوس
مرد کو بھی کہتے ہین جسکے دندان پیشین ٹوٹ گئے ہون اور اجم وہ گویند جو شاخ
نر کھتی ہو اور اعقص شاخ لپٹی ہوئی یا شاخ کان پر لپٹی ہوئی اور اخرم وہ جانور کہ جسکی
ناک بین رستی ڈالی ہو ہم خلیل بیشتر ازین القاب بملاحظہ احوال تغیرات نہادہ است
کہ لقب ہر علت کہ خاص باوایل مصرعہاست از علتہاے مقدم چار پائی گرفتہ و انچہ
خاص باواخر است از علتہاے موخر و انچہ عام ست از انچہ خاص بموضعی نباشد ت
اور خلیل نے بیشتر یہہ القاب بملاحظہ احوال تغیرات رکھے ہین کہ لقب اوس علت کا
جو خاص باوائل مصاریع ہے علت ہاے مقدم بدن چار پایہ سے لیا ہے اور لقب
اوس علت کا جو خاص باواخر مصاریع ہے موخر بدن چار پایہ سے لیا ہے اور لقب
اوس علت کا جو عام ہے اوس سے لیا ہے جو کسی موضع مین خاص نہین ہے م
وہمچنین اعرج لنگ و مدروس کہنہ و ناپیدا و مطموس ناپدید و سترده و ازل ناقص سرین
یُقَالُ زَلَّتِ الدَّارُ بِہِمْ تَزِلُّ زُلُولًا ای نَقَصَتْ فی الوزن و الازل الخفیف الورکین ت
اور اسیطرح اعرج بمعنی لنگ ہے اور مدروس بمعنی کہنہ اور ناپید اور مطموس بمعنی ناپدید
اور سترده اور ازل ناقص سرین جسکے سرین ناقص ہون کہا جاتا ہے کہ ناقص ہوی
درم وزن مین حق ناقص ہوے نکا ای نقصان آیا وزن مین اور ازل خفیف الورکین کو
کہتے ہین ورکین دونون سرین م و مجبوب بریدہ و خصی کردہ باشد ت و مجبوب
کٹا ہوا اور خصی کیا ہوا ہے م وہمچنین معاقبہ بر عقب یکدیگر آمدن باشد و مراقبہ یکدیگر را
نگاہ داشتن و رقیب و ہر منزلی از منازل قمر منزلی باشد کہ چون از ہر دو یکی طلوع کند
دیگر غروب کند واللہ اعلم ت اور اسیطرح معاقبہ پیچھے ایک دوسرے کے آنا اور
مراقبہ ایک دوسرے کو نگاہ رکھنا اور رقیب ایک منزل ہے منازل قمر سے کہ وہ طلوع
کرتا ہے ایک طرف مقابل مین اوسکے دوسرے منزل مین غروب کرتا ہے دوسری
طرف یعنی مشرق اور مغرب واللہ اعلم م **فصل دہم** در بیان فائدہ و منفعت علم عروض
بیان ایمعنی ہر چند بصدر کتاب لائق تر باشد اما چون قصدش بر مبتدی دشوار تر اندر بود

تا خیرش مصلحت نمود و ازین جہت در تناسب خللے نیفتد چہ فائدہ ہر چیزے کہ بوجہی
غرض و غایت آن چیز است ہمچنانکہ اول فکر باشد آخر عمل نیز باشد **ت** فصل دوسین
بیان فائدہ علم عروض مین بیان اسکا ہر چند صدر کتاب مین لائق تر تھا لیکن جو فہم
مبتدی پر دشوار ہوتا ہے تا خیر اوسکی مصلحت معلوم ہوئی اور تناسب مین کچھ خلل نہین ہے
اسواسطے کہ فائدہ ایک شے کا کہ غایت اوس شے کا ہے جیسا کہ اول فکر مین ہوتا ہے
باعتبار تصور کے آخر کار بھی ہوتا ہے باعتبار وجود خارجی کے پس اگر آخر کتاب مین بیان
خالی مناسبت سے نہین ہے **ھ** و منکرین فائدہ این علم گویند ادراک وزن بذوق تواند بود
و صاحب ذوق از عروض مستغنی باشد و عادتش را بوسیلۂ عروض از شعر حظ تا حدی بود
پس عروض را فائدہ زیادت نباشد **ت** اور منکر فائدہ علم عروض کے کہتے ہین کہ ادراک
وزن کا متعلق بذوق سے ہے اور صاحب ذوق علم عروض سے مستغنی ہے اور اوسکی عادت
اور فاقد کو یعنی ناواقف ذوق کو بوسیلہ عروض شعر سے حظ یعنی مزہ ایک حد تک ہوتا ہے
یعنی حاصل ہوتا ہے پس عروض سے زیادہ فائدہ نہین ہے **ھ** و بدانکہ اکثر این مقدمات
نا مسلم است و وجہش از آنچہ درین فصل گفتہ شود روشن گردد گوئیم کہ فائدہ این علم از
چہار وجہ ست **ت** اور معلوم کرو کہ اکثر یہ مقدمے یعنی اقوال منکرین نامسلم ہین اور
وجہ اسکی جو اس فصل مین لکھی جاوے گی ظاہر ہوگی کہتے ہین ہم کہ فائدہ اس علم کا چار
وجہون سے ہے **ھ** اول آنکہ احاطہ بہمہ اوزان و احصای آن و وجوہ مناسبت و مخالفت
اوزان با یکدیگر و تصرفات پسندیدہ و ناپسندیدہ در انکہ علم مشتمل بران است از ذوق
حاصل نتواند شد و از صناعت حاصل آید و مثال این چنان بود کہ بجای سیر ذوق ادراک
شیرینی ممکن باشد اما معرفت آنکہ انواع شیرینی ہا چند باشد و ترکیب آن چگونہ کنند
و صلاح و فساد ہر یک از چہ باشد بجای ذوق ممکن نگردد **ت** اول وہ کہ احاطہ
سب وزنون کا اور حصر اور شمار اونکا اور وجہین مناسبت اور مخالفت اوزان کی با
یکدیگر اور تصرفات پسندیدہ اور ناپسندیدہ کہ یہہ علم مشتمل ہے اوسپر ذوق سے حاصل
نہین ہوسکتا اور صناعت یعنی فن عروض سے حاصل ہوسکتا ہے مثال اوسکی جیسے

کہ حس ذوق سے دریافت کرنا شیرینی کا ممکن ہے مگر معرفت انواع شیرینی کی اور اوسکی ترکیب کی اور اوسکی صلاح اور فساد کی حس ذوق سے ممکن نہیں ھم دوم آنکہ شعرہای کہ بروزن غیر متداول باشد و تناسب آن از بداہت نظر دور صاحب ذوق از ادراک وزن آن عاجز شود تا بمعرفت ہنر و عیب آن چہ رسد و صاحب صناعت را در حال بران وقوف انتدت وجہ دوسری یہہ ہے کہ وہ شعر کہ بروزن غیر متداول اور نا مستعمل ہین اور تناسب اوسکا بداہت نظر سے دور ہے صاحب ذوق اسکے وزن کے ادراک سے عاجز ہوتا ہے عیب و ہنر کے جاننے کا ذکر کیا اور صاحب صناعت فی الفور اوس سے واقف ہوجاتا ہے ھم سوم آنکہ تمیز میان اوزان متقارب و اکثر احوال بر اصحاب ذوق ملتبس باشد و اگر ادراک کند از بیان آن عاجز باشد و بر عروضی چنین بود مثال اوزان متقارب از فارسی این بیت ست بیت عاقل از عیش تلخ حازم گردد ✤ باشد ایمن ہر آنکہ غافل گردد ✤ اگر لام عاقل را تحریک نکنند و ہمزہ اظہار کنند وزن ترا نہ باشد از ہزج و اگر تحریک کنند با اظہار ہمزہ منسرح باشد و اگر ہمزہ و لفظ نیایند خفیف باشد و ہمچنین قیاس در مصراع دوم ست وجہ تیسری یہہ ہے کہ تمیز اوزان متقارب کی یعنی جو بحرین کہ قریب اونکے وزن ہین اکثر صاحب ذوق پر ملتبس ہوتی ہے اور اگر دریافت کرتا ہے اوسکے بیان سے عاجز ہوتا ہے اور عروضی کے نزدیک کچھہ مشکل نہین ہے مثال اوزان متقارب کی فارسی مین جو مرقومہ متن ہے اوس مین حازم بمعنی ہوشیار ہے حزم سے پس اگر لام عاقل کو تحریک نکرین اور ہمزہ کو اظہار کرین وزن ترانے کا ہوہزج سے یعنی بروزن مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اور اگر لام عاقل کو تحریک کرین ساتھہ اظہار ہمزہ کی منسرح ہو یعنی بروزن مفتعلن فاعلات مفعولن فع اور اگر ہمزہ کو تلفظ مین نلائین خفیف ہو یعنی بروزن فاعلاتن مفاعلن مفعولن اور یہی صورت ہے مصرع دوم کی ھم و مثال دیگر از نامی این ست بیت شتر قدکا دقلبنی ان یزل بسجرہ ✤ فوقاہ من کان انقلوب بامرہ ✤ مصرع اول محتمل است کہ از طویل باشد و اثلم بود و محتمل است کہ از کامل باشد و چون بمصرع دوم آیند اگر وقاہ مخفف گویند معلوم شود کہ کامل است و اگر مشدد گویند

معلوم شود کہ طویل است اور مثال دوسری نازی مین یہہ ہے جیسا کہ شعر مرقومۂ متن
معنی اوسکے یہہ ہین تحقیق کہ جسوقت لغزش کی میرے دل نے بسبب اوسکے جادو کے
پس نگاہ رکھا اوسکو اوسنے کہ قلوب سب کے اوسکے حکم مین ہین یعنی خدا یتعالے نے
مصراع اول محتمل ہے طویل سے ہو اور اثلم ہو یعنی بروزن فعلن مفاعیلن فعول مفاعلن اور
محتمل ہے کہ کامل سے ہو یعنی بروزن مستفعلن مستفعلن متفاعلن اور جب مصرع دوم پر آئین
اگر وقاہ کو مخفف بدون تشدید کہین معلوم ہو کہ کامل ہے بروزن متفاعلن مستفعلن متفاعلن
اور اگر مشدد کہین معلوم ہو کہ طویل ہے بروزن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن ہم دیکی از
افاضل عالم کہ در علوم متبحر بود در اثنای بیان مسئلہ چند عروض خواستہ است کہ این بیت را
تقطیع کند شعر من ذکری یومنا ویوم نبی التیم ٭ اذا التفت ضیقۃ یقدمہ ٭ گفتہ است
از منسرح ست و اصل منسرح مستفعلن فاعلاتن مستفعلن مبدل و اورد مفاعلن کہ از مستفعلن بنجبن شد۔ خرم کردہ
فاعلن شد و این ناجائز رکن اول کہ مستفعلن بود بنجبن مفاعلن شدہ و ازین غافل بودہ کہ اینجا
اسقاط میم روا نبود چہ خرم در وتد بود و این میم جزوی از سبب ست و فاعلن ہیچ وجہ از فروع
مستفعلن نتواند بود اگر اول بیت فمن رای بودی چنان بودی کہ او گفتہ اما چون برین وجہ است
از بحر خفیف از وزن دوم است و آن فاضل بزرگتر ازان ست کہ امثال اینہا بر و پوشیدہ ماند
الا آنکہ اعتماد بر ذوق کردہ و در صناعت مہارتی تمام نداشتہ سہوی چنین کردہ ست اور ایک
شخص نے افاضل عالم سے کہ علوم مین متبحر تھا اثنای بیان مسائل عروض مین چاہا کہ اس بیت کی تقطیع کرے
جو مرقومۂ متن ہے یعنی اوسکی یہ ہین کس نے دیکھا ہے روز جنگ میرا اور بنی تیم کا جسوقت کہ گزری اوس کی
پیش آئی اوسکو اور کہا کہ منسرح سے ہے بروزن فاعلن فاعلات مستفعلن مستفعلن فاعلات
مستفعلن اور رکن اول کہ مستفعلن تھا بنجبن مفاعلن ہوا اور بخرم فاعلن اور اس سے
غافل تھا کہ اس جگہہ اسقاط میم مفاعلن روا نہین ہے اسواسطے کہ خرم وتد مین آتا ہے
اور یہہ میم ایک جزو سبب ہے اور فاعلن کسی وجہ سے فروع مستفعلن سے نہین ہو سکتا
اگر اول بیت فمن رائی بروزن مفاعلن ہوتا اوسکا کہنا ٹھیک ہوتا اسواسطے کہ
بنجبن اس جگہہ البتہ جائز ہے لیکن جو اس وجہ پر ہے کہ اول بیت من رای بروزن فاعلن ہے

بحر خفیف سے وزن دوم ہے یعنی بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلاتن فعلاتن مفاعلن
فاعلن کسواسطے کہ وزن دوم خفیف مین عروض سالم اور ضرب محذوف ہے اور حشو
اس مین سب جگہہ جائز ہے ح یعنی فاعلاتن مفاعلن فعلاتن فعلاتن مفاعلن مفتعلن
تم کلامہ فقابل اور وہ فاصل بزرگتر اوس سے ہے کہ ایسے معنی اوسپر پوشیدہ رہین
مگر یہہ کہ اعتماد ذوق پر کیا اور صناعت یعنی فن عروض مین مہارت تمام نرکھتا تھا سہو ایسا کیا
ہم دمن کی از اُو بار اُو دیدم کہ قصیدہ دراز بر اول وزن طویل گفتہ بود و یک بیت درمیانہ
بروزن سوم افتادہ خواستم کہ اورا وقوف دہم چون در صناعت بصیرتے نداشت ادراک
نمیکرد تا بعد از مدتی کہ بذوق ادراک کرد اصلاح آن بیت بکرد و آن این ست **مشعر**
تَحَمَّلَ جِیرَانِی فَمَالِی جِیرَانٌ ٭ وَبَانَ رُفَادِی لَا یُعَرِّجُ اَذْبَانُو ٭ مَتَی لَتَلْتَقِی اَمَا مَنَازِلُ
اَہْلِہَا ٭ فَبَصْرَی وَاَمَا مَنْزِلِی فَعُمَانُ ٭ و بعد ازان باضمان کرد **ست** اور مین نے ایک
شخص کو اوجون سے دیکھا کہ قصیدہ دراز وزن اول طویل مین کہا تھا عروض مقبوض
یعنی مفاعلن اور ضرب سالم یعنی مفاعیلن اور ایک در میان کی بیت وزن سوم طویل مین
واقع ہوئی تھی عروض مقبوض اور ضرب محذوف یعنی فعولن چاہا مینے کہ اوسکو آگاہ کرون
جو صناعت مین بصیرت نرکھتا تھا اور ادراک نکرتا تھا یہان تک کہ بعد ایک مدت کے کہ
بسبب ذوق کے دریافت کیا اوس بیت کی اصلاح کی بیتین مرقومہ تمن ہین معنی اونکی
یہہ ہین کہ محمل باندہا میری ہمسایون نے پس نہین ہین ہمسایے میرے اور دور ہوا
خواب میرا کہ رجوع نہین کرتا ہے جسوقت سے جدا ہوے ہین ہمسای کب ملاقات کرونگا
ہین اونکی لیکن منازل اونکی اہل کے بصری مین ہین و اما منزل میری پس عمان ہے
مصرع اول بروزن فعول مفاعیلن فعول مفاعیلن ہے مصرع ثانی بروزن فعول
مفاعیلن فعول مفاعیلن ہے مصرع ثالث بروزن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن ہے
مصرع رابع بروزن فعولن مفاعیلن فعول فعولن ہے بعد اوسکے بجاے فعمان فباضمان
بنایا تا ضرب مصراع اخیر کی مفاعیلن ہوی شبہہ نہو کہ عروض مین قبض لازم ہے اور
یہان عروض بیت اول مین سالم اسواسطے کہ لزوم قبض کا بیت غیر مصرع مین ہے

اور مصرع مین عروض تابع ضرب ہوتا ہے ہم چہارم آنکہ عادم ذوق را طریق تحصیل تمیز میان نظم و نثر جز عروض نبود و این فائدہ تمام ست باآنکہ اعتقاد من آنست کہ اگر کسی را در مبدء فطرت ذوق نباشد ممکن باشد کہ بملکۂ عروض اورا اکتساب ذوقی حاصل شود و این معنی در خویشتن مشاہدہ کردہ ام این ست تمامی سخن در عروض واللہ اعلم واللہ ولی التوفیق **ت** وجہ چوتھی یہہ ہے کہ ناواقف ذوق کو راہ حاصل کرنے تمیز کی درمیان نظم اور نثر کے سوا عروض کے نہین ہے اور یہہ فائدہ تمام ہے باوجودی کہ اعتقاد میرا یہہ ہے کہ اگر کسیکو ابتداے فطرت مین ذوق نہو ممکن ہے کہ بسبب ملکہ عروض اوسکو ذوق حاصل ہو جاے اور ملکہ بمعنی کیفیت راسخہ ہے او یہہ بات مینے اپنی ذات مین مشاہدہ کی ہے یہہ ہے تمامی سخن کی عروض مین واللہ اعلم واللہ ولی التوفیق

مرفن دوم در علم قافیہ وآن دہ فصل ست فصل اول در حد قافیہ و اقسام آن اسم قافیہ باشد کہ بر تتمہ قصیدہ یا بر تمامی یک بیت از قصیدہ اطلاق کنند وآن بطریق توسع و مجاز باشد **ت** اسم قافیہ یعنی قافیہ جسکا نام ہے اوسکو کبھی اواخر ابیات قصیدہ پر اطلاق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس قصیدہ کے اواخر ابیات یہہ قافیہ ہے اور یہہ کہنا بطریق توسع اور مجاز ہے اور من قبیل اطلاق جزو ہے کل پر جیسے اطلاق کلمے کا مجموع اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ علیا ولی اللہ پر یا تمامی ایک بیت قصیدہ پر اطلاق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس بیت مین یہہ قافیہ ہے اور یہہ کہنا بھی بطریق توسع اور مجاز ہے کسواسطے کہ حقیقت مین قافیہ بدون دو بیتون کے ظاہر نہین ہوتا اور قافیے کو قفو سے لیا ہے بمعنی پیروی یعنی قافیہ پیرو آخر بیت ہے یا شاعر پیروی اوسکی کرتا ہے اور بنا نظم کی اوسپر ہے اور تتمہ آخر ہر چیز غیاث ہے **ہم** و باشد کہ کلمات متشابہ را کہ در اواخر ابیات باشد قوافی خوانند وآن از جہت اشتمال آن کلمات باشد بر قافیہ **ت** اور کبھی کلمات متشابہ کو جو آخر بیت مین واقع ہوتے ہین قافیہ کہتے ہین کسواسطے کہ اون کلمون مین حرف قافیہ شامل ہوتا ہے مثل گوہر اور اختر کے اونمین را حرف روی شامل ہے پس لفظ گوہر اور اختر تمامہا اواخر ابیات مین

قافیہ ہین یہی ہے مذہب اخفش کا ہم و باشد کہ یکحرف را کہ اصل قافیہ باشد و آن را حرف روی خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ شود قافیہ خوانند او و کبھی ایک حرف کو کہ اصل قافیہ ہے اور اوسکو روی کہتے ہین جیسا کہ بعد اسکے کہا جائے گا قافیہ کہتے ہین یہہ مذہب ابو علی مطرب اور ابو العباس کا ہے کذا فی المفتاح معلوم ہو کہ یہانتک باب قافیہ مین تین مذہب ہوئے ایک یہہ کہ مثلاً اختر اور گوہر مین حرف روے قافیہ ہے دوسرا یہہ کہ مجموع لفظ اختر اور گوہر قافیہ بسبب شمول حرف روے کے ہی تیسرا یہہ کہ مجموع یہہ دونون قافیہ ہین اور اخر قصیدہ یا قصیدہ یا آخر بیت مین بطریق توسع اور مجاز اور قسم اول ہی ہے ہم و خلیل و قومی از علمای عرب کہ لطائف دقیق ترکردہ اند در تعریف قافیہ گفتہ اند قافیہ عبارت است از مجموع حرکات و حروف کہ از حرف ساکن آخر بیت باشد تا حرفی ساکن کہ بر و مقدم بود با حرکتی کہ پیش از ساکن مقدم بود مثلاً در صاحبا و کاتبا مجموع دو الف و دو حرف کہ میان ایشان است و حرکت آن دو حرف و حرکت صاد یا کاف است اور خلیل نے اور ایک قوم علمای عرب نے نظر دقیق کی ہے کہ قافیہ عبارت ہے مجموع حرکات اور حروف سے کہ حرف ساکن آخر بیت سے حرف ساکن تک کہ اوس ساکن آخر پر مقدم ہو ساتھہ اوس حرکت کے کہ اوس ساکن اول پر مقدم ہو مثلاً صاحبا اور کاتبا مین دو الف ساکن اول و آخر اور دو حرف متحرک جو درمیان ان دو الفونکے ہین اور حرکتین اونکی اور حرکت صاد کی صاحبا مین یا حرکت کاف کی کاتبا مین مجموع قافیہ ہے ح با حرکتی کہ پیش ازان است آہ و این کلام صریح است در ینمعنی کہ حرف ماقبل ساکن اول خارج از قافیہ نزد خلیل است انتہا از بیان سکاکی در مفتاح و صاحب خزرجیہ چنان معلوم میشود کہ آنحرف نیز داخل قافیہ است چہ عبارت سکاکی این است ہی عند الخلیل من آخر حرف فی البیت الی اول ساکن یلیہ مع المتحرک الذی قبل الساکن و قال الخزرجی من المتحرک قبل الساکنین الی انتہا تمام کلامہ ظاہر ہے کہ جب حرکت داخل ہوی وہ حرف کہ جسپر یہہ حرکت ہے خارج نہین ہو سکتا اس حرکت سے کہ دونون لازم و ملزوم ہین بلکہ کلام خلیل مین مراد متحرک سے حرکت

او سکی ہے کہ حرکت بیحرف نہین ہوتی ہم واگر در آخر بیت مثل کاردو ساکن بود قافیہ مجموع آن
دو ساکن و حرکت ماقبل ایشان باشد یا در آخر بیت دو ساکن ہون قافیہ مجموع وہ
دو ساکن اور حرکت ماقبل اون دو ساکنون کی ہے ہم بنا بر این تعریف قوافی را قسمت
کردہ اند بر پنج قسم و ہر یک را لقبی نہادہ اند بر ین وجہ کہ میان دو ساکن آخر خالی نبود
از انکہ یا چہار متحرک بود یا سہ متحرک یا دو متحرک یا یک متحرک یا ہیچ متحرک نبود و ہیچ قسم دیگر
غیر ازین اقسام ممکن نباشد اول را متکاوس خوانند دوم را متراکب سوم را متدارک
و چہارم را متواتر و پنجم را مترادف و لفظ سبکرف مشتمل بر حروف اواخر این القابست اور بحسب
اس تعریف اخیرہ کے قوافی کو تقسیم کیا ہے یا پنج قسمون پر اور ہر ایک کا ایک لقب مقرر
کیا ہے اسطرح کہ درمیان دو ساکن آخر کے یا چار متحرک ہونگے جیسے الالہ فخر مین کہ بعد
الف ساکن کے جو بعد لام کے ہے ہا اور فا اور جیم اور با چارون متحرک ہین یا تین متحرک
ہونگے جیسے المنوت نزل مین کہ بعد واو ساکن کے تا اور نون اور زای معجمہ تینون متحرک ہین
یا دو متحرک ہونگے جیسے فیہا جذع مین کہ بعد الف ساکن کے جیم اور ذال معجمہ دونون متحرک
ہین یا ایک متحرک ہوگا جیسے سائل اور قاتل مین درصورت سکون آخر بعد الف ساکن کے
ایک متحرک ہے یا کوئی متحرک نہوگا جیسا کہ حال و قال مین بسکون آخر اول کو متکاوس
کہتے ہین اور تکاوس بمعنی انبوہ کردن ہے منتخب سے ہی اور دوسرے کو متراکب کہتے ہین
اور تراکب بمعنی در ہم نشستن ہے منتخب سے اور تیسرے کو متدارک کہتے ہین اور تدارک
بمعنی در یافتن ہے منتخب سے اور چوتھے کو متواتر کہتے ہین اور تواتر بمعنی پی در پی شدن ہے
غیاث سے اور پانچوین کو مترادف کہتے ہین اور ترادف بمعنی در پس یکدیگر نشستن ہے
منتخب سے اور کوئی قسم سوا ان پانچ قسمون کے اور ممکن نہین ہے کیونکہ اسکے
چار متحرکون سے زیادہ جمع نہین ہوتے اور متحرک چہارم بطریق زحاف کے آتا ہے
جیسے فعلن مین اصلی نہین ہوتا اور لفظ سبکرف مین حروف آخر ان القاب کے
شامل ہین یعنے ہین متکاوس کا اور با متراکب کی اور کاف متدارک کا اور رے متواتر کی
اور فے مترادف کی ہم و بدانکہ درین تعریف و قسمت نظری و جہت چہ باشد کہ متناول این

تعریف مشتمل شود بر انچہ در قافیہ معتبر باشد مثلاً درین بیت گفتہ اند شعر قَدْ جَبَّرَ الدِّیْنَ
الْاِلٰہُ فَجَبَّرْ * بموجب تعریف مذکور قافیہ مجموع شش حرف و پنج حرکت باشد از آخر بیت
و نہ چنان است چہ درین موضع حرف را و حرکت ماقبل او بیش معتبر نیست و ہمچنین درین بیت کہ
گفتہ اند شعر لَا عَارَ بِالْمَوْتِ نَزَلْ * قافیہ موجب تعریف مذکور مجموع پنج حرف و چہار حرکت
آخرین باشد و درین بیت شعر یَا لَیْتَنِیْ فِیْہَا جَذَعْ * مجموع چہار حرف و سہ حرکت
آخرین باشد و ہمچنان است چہ در ہر یک یکحرف و یکحرکت بیش معتبر نیست ت اور معلوم ہو
کہ اس تعریف اور تقسیم مین فکر اور تامل واجب ہے اسواسطے کہ جو چیز کہ قافیے مین معتبر
نہین ہے وہ بھی اس تعریف مین داخل ہوئی جاتی ہے مثلاً بیت اول مین جو مرقومۂ متن ہے
معنی اوسکے یہہ ہین تحقیق کہ کامل کیا دین کو خدا نے پس کامل ہوا اور جبر لازمی اور متعدی
دونون طرح پر آیا ہے پس اس بیت مین قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع چھہ حرف
یعنی الف ساکن کہ بعد لام الٰہ کے ہے اور ہا اور فا اور جیم اور با اور را ے ساکن جو آخرین ہے
اور پانچ حرکتین یعنی حرکت لام کی جو قبل الف الہ کے ہے اور حرکت ہا اور حرکت فا اور
حرکت جیم اور حرکت با ہین اور ایسا نہین ہے یعنی یہہ مجموع چھہ حرف اور پانچ حرکتین
اس جگہہ قافیے مین معتبر نہین ہین بلکہ اس مقام مین فقط حرف را اور حرکت ماقبل
قافیے مین معتبر ہے اور بس کسواسطے کہ قصیدے مین قافیہ فجبر کا نظر ہوگا نہ لاہ فجبر و شاہ
فنظر ح یعنی از حرکت ہمزۂ الٰہ تا حرکت بای فجبر تم کلامہ فتامل اور اسیطرح بیت ثانی جو
مرقومۂ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ نہین ہے ننگ موت سے کہ موت آنے والی ہے
پس اس بیت مین بھی قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع پانچ حرف یعنی واو اور تا اور نون
اور زا اور لام اور چار حرکتین یعنی حرکت میم کی جو قبل واو کے ہے اور حرکت تا اور حرکت
نون اور حرکت زا ر مجمہ ہے اور اسیطرح بیت ثالث مین جو مرقومۂ متن ہے معنی اوسکے
یہہ ہین کاشکے ہوتا مین اوسوقت مین جوان اور معنی تفصیلی اسکے رجز مین بیان ہوئی پس
اس بیت مین بھی قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع چار حرف یعنی الف جو فیہا مین ہے
اور جیم اور ذال معجمہ اور عین اور تین حرکتین یعنی حرکت ہا جو قبل الف فیہا کے ہے اور حرکت

جیم کی اور حرکت ذال معجمہ کی اور ایسا نہین ہے یعنی شعر ثانی مین پانچ حرف اور چار حرکتین
اور شعر ثالث مین چار حرف اور تین حرکتین معتبر نہین ہین بلکہ دونون شعرون مین ایک
حرف اور ایک حرکت فقط معتبر ہے اسواسطے کہ قافیہ نزل کا اجل ہوگا نہ موت نزل
اور فوت عجل اور قافیہ جذع کا ورع ہوگا نہ ہا جذع و با ورع ہم و اما قسمت مذکورہ اگر
بطریق منع خلو کنند یعنی قافیہ ازین اقسام خالی نباشد صحیح بود اما اگر بطریق منع جمع کنند
صحیح نبود چہ اگر شعر مثلاً بر بحر بسیط مجزو یا رجز باشد در کن آخر در بیتی مخبول و در یک بیت
مطوی و در سوم سالم یا مخبون باشد قافیہ در یک قصیدہ ہم متکاوس و ہم متراکب و ہم
متدارک باشد و اگر بر بحر کامل باشد در کن اخروی وقتی مخزول و وقتی سالم یا مضمر یا
موقوص قافیہ ہم متراکب و ہم متدارک باشد و اما قسمت مذکورہ اگر بطریق منع
خلو کرین یعنی کوئی قافیہ ان پانچ قسمون سے خالی نہوگا یہہ تقسیم صحیح ہوگی لیکن اگر
قسمت بطریق منع جمع کرین یعنی یہ پانچون قسمین ایک قصیدے مین جمع نہونگی تو یہہ تقسیم
صحیح نہوگی اسواسطے کہ اگر شعر مثلاً ایک قصیدے مین بروزن بسیط مجزو ہو اور وزن بسیط
مجزو یہہ ہے مستفعلن فاعلن مستفعلن یا بروزن رجز ہو اور وزن رجز یہہ ہے مستفعلن مستفعلن
مستفعلن اور رکن آخر یعنی رکن عروض و ضرب ایک بیت مین مخبول باجتماع نہین و طی یعنی
فعلتن آوردو بہری بیت مین مطوی یعنی مفتعلن اور تیسری بیت مین سالم یعنی مستفعلن
یا مخبون یعنی مفاعلن ہو قافیہ ایک قصیدے مین ہم متکاوس ہوگا بروزن فعلتن اسی
قبیل ساکن و ہم متراکب بروزن مفتعلن و ہم متدارک بروزن مستفعلن خواہ مفاعلن اور اگر
شعر مثلاً ایک قصیدے مین بروزن بحر کامل ہوگا اور وزن بحر کامل کا یہہ ہے متفاعلن
متفاعلن اور رکن آخر بیت کا کبھی مخزول یعنی مفتعلن اور کبھی سالم یعنی متفاعلن یا مضمر
یعنی مستفعلن یا موقوص یعنی مفاعلن قافیہ ہم متراکب ہوگا بروزن مفتعلن و ہم متدارک
ہوگا بروزن متفاعلن خواہ مستفعلن خواہ مفاعلن ہم بعد ازین تقریر کنیم و گوئیم اگر کسے
خواہد کہ تعریف قافیہ کند بوجہی کہ بتحقیق نزدیک تر بود بدینوجہ باید گفت کہ قافیہ عبارت است
از مجموعی کہ مؤلف باشد از حرفی یا حروفی کہ واجب باشد کہ در کلمات متشابہ کہ در اواخر

ابیات یا مصراعها بوده مکرر یا در حکم مکرر باشد بحسب اصطلاح و از حرفی که بمثابت حشو افتد میان آن حروف و از حرکاتی که تعلق بآن حرف یا بان حروف داشته باشد بعد ازینکه تقریر کردیم اورکهین هم که اگر کوئی چاهے که تعریف قافیے کی کرے اسطرح که بتحقیق سے نزدیکتر هو یون لکهنا چاهیے که قافیه عبارت هے اوس مجموع سے جو مؤلف هو ایک حرف سے مثل روی کے جیسے لفظ قمر مین حرف ر هے که اس مین حرف را مع حرکت ماقبل قافیه هے یا مؤلف هو حروف سے اور مراد حروف سے تاسیس اور ردف اور روی اور وصل اور خروج هے که واجب هو یه بات که کلمات متشابه بین جو اواخر ابیات واقع هون یا اواخر مصاریع واقع هون مکرر آئین یا حکماً مکرر آئین بحسب اصطلاح قید اواخر ابیات کی اسلیے هے تا قصیدے اور غزلین اور قطعے سوا مطلعونکے شامل هو جائین اور قید اواخر مصاریع کی اسلیے هے تا مطلع اور مثنویان اور رباعیان شامل هو جائین اور قید حکم تکرار کی اسلیے هے تا قوافی مستزاد اور فردین شامل هو جائین که مستزاد حکم مصرع مین هے اور فرد جب اوس سے دوسری بیت ملجائے گی تکرار قافیه هو جائے گی اور مؤلف هو اوس حرف سے جو بمنزله حشو واقع هوتا هے ان حرفون مین مثل دخیل کے جیسے میم اور قاف سے کامل اور عاقل مین اور مؤلف هو حرکات سے جو تعلق اوس حرف روی سے یا اون حرفون سے یعنی تاسیس اور ردف اور دخیل اور روی اور وصل اور خروج سے رکھتے هون فهم و فهم یعنی این تعریف بعد از معرفت حروف و حرکات قافیه صورت می بندد چه معرفت مرکب کل بی معرفت اجزای او میسر نشود و تحقیق فرق درمیان مذهب عرب و مذهب عجم در قافیه هم بعد ازان ممکن باشد و چون سبقت در علوم شعر عرب راست ابتدا به بیان مذهب عرب کنیم و رین فن والله اعلم اور سمجهنا اس تعریف کا بعد سمجهنے حروف اور حرکات قافیه کی ممکن هے اسواسطے که فهم مرکب کا بدون فهم اجزا کے میسر نهین هوتا اور فرق مذهب عرب و عجم بهی بعد اسکے معلوم هو سکتا هے اور جو سبقت شعر مین عرب کو هے لهذا بیان مذهب عرب سے ابتدا کرتے هین هم والله اعلم

فصل دوم در بیان

حروف و حرکاتی که اجزای قافیه باشد بر مذهب عرب حروف قافیه نزدیک جمهور شش است

(روی)

روی و سہ حرف کہ بروی مقدم باشد وآن تاسیس و دخیل و ردف ہست و دو حرف کہ
از روی متاخر باشد وآن وصل و خروج باشد **فصل** دوسری بیان حروف و حرکات مین
کہ اجزای قافیہ ہین نزدیک عرب کے حروف قافیہ سکے نزدیک جمہور کے چھہ ہین اول روی
اور تین حرف کہ روی پر مقدم ہوتے ہین وہ تاسیس اور دخیل اور ردف اور دو حرف کہ
روی سے موخر ہوتے ہین وہ وصل اور خروج ہے **ھ** اما حرف روی حرفی است مکرر کہ
بنای قافیہ بروی است و ہر قصیدہ کہ بقافیہ منسوب باشد بحرف روی کنند مثلاً
قصیدہ راکہ ضرب وسلب قافیہ باشد بائی خوانند وقصیدہ راکہ حمل و رحل قافیہ باشد
لامی خوانند پس با و لام درین دو قافیہ روی باشد **ا** ما روی ایک حرف ہے کہ
مکرر آتا ہے اور بنا قافیے کی اوس پر ہوتی ہے اور جو قصیدہ کہ منسوب ہوتا ہے ساتھہ
ایک قافیے کی نسبت اوس قصیدے کی ساتھہ حرف روی کی کرتے ہین مثلاً قصیدہ
جسمین ضرب اور سلب قافیہ ہو اوسکو بائی کہتے ہین اور جسمین حمل اور رحل قافیہ ہو اوسکو
لامی کہتے ہین پس ضرب وسلب مین بی روی ہی اور حمل اور رحل مین لام روی ہے
اور ضرب بمعنی زدن اور سلب بمعنی ربودن اور نیست کردن اور حمل بفتح اول وسکون ثانی
بمعنی برداشتن اور رحل بالفتح بمعنی کوچ کردن چارون لغت غیاث سے اور روی
بفتح اول اور کسر واو اور تشدید یا سے ہے اور فارسیون نے بہ تخفیف استعمال کیا ہے
بمعنی سیراب اور تازہ اور نام حرف اصلی قافیے کا ہے کہ مدار قافیے کا اوسپر ہے
لطائف اور منتخب سے اور رسالہ عطائی مین لکھا ہے کہ روی کو روا سے لیا ہے اور
روا لغت مین وہ رسن ہے جس سے بار شتر باندہتے ہین پس گویا اس حرف سے
ابیات برہم بستہ ہین اور کہہ سکتے ہین کہ روی لغت مین برہم تابندہ ہے پس جیسا کہ
بٹنے والا رسی کا رسّی کو بٹتا ہے اور اوسکے اجزا کو جمع کرتا ہے یہہ حرف بھی اجزاے
ابیات کو جمع کرتا ہے کذا فی الغیاث اور روی کو بیان مین اور حرفون پر مقدم کیا
اسواسطے کہ یہہ حرف اصلی ہے قافیے مین اور قافیہ محض روی سے بدون اور حرفونکے
ہو سکتا ہے اور اور حرفون سے قافیہ بدون روی کے نہین ہو سکتا ہم وحروف متقدم

بروی اما تاسیس الفی باشد کہ میان آن و روی حرفی متحرک بود چنانکہ الف در حائل و جاہل و اما دخیل آن حرف متحرک بود کہ میان تاسیس و روی باشد مانند میم و او در حائل و جاہل و اما ردف حرفی از حروف مد باشد کہ میان او و روی ہیچ حرف نبود مانند الف در سارُوا و نارُوا و او اول در سورُوا و نورُوا و یا در سیرُوا و نیرُوا و او و او و یا چون ساکن باشند و ماقبل ایشان متحرک مخالف قومی آنرا ردف شمرند و قومی نشمرند و حروف جو مقدم روی پر ہوتے ہین اون مین ایک تاسیس ہے اور تاسیس وہ الف ہے کہ درمیان اوسکے اور روی کے ایک حرف متحرک ہوتا ہے جیسے الف حائل اور جاہل مین اور دوسرا دخیل اور دخیل ایک حرف متحرک ہے کہ درمیان تاسیس اور روی سکے ہوتا ہے جیسے میم اور ہے حائل اور جاہل مین تیسرا ردف اور ردف ایک حرف ہے حروف مد سے کہ درمیان اوسکے اور روی کے کوئی حرف نہین ہوتا جیسے الف سارُوا اور نارُوا مین اور واو اول سورُوا اور نورُوا مین اور یا سیرُوا اور نیرُوا مین اور واو اور یا جب ساکن ہون اور ماقبل اونکے متحرک مخالف ایک قوم نے اوسکو ردف شمار کیا ہے اور ایک قوم نے اوسکو ردف نہین شمار کیا ہے جیسے قول اور قبیل بالفتح پس تاسیس بمعنی استوار کردن و بنیاد نہادن منتخب و غیاث ہے وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ الف تاسیس سے بنیاد قافیہ استوار ہے اور دخیل جو شخص کہ کسی کے کاروبار مین دخل رکھتا ہو غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہہ حرف درمیان تاسیس اور روی کے داخل ہے اور ردف بکسر اول اور سکون ثانی بمعنی سرین اور بمعنی دیگر ہم آمدن اور پس سوار نشیننده اور حرف علت ساکن ماقبل اوسکے حرکت موافق کہ بیفاصلہ حرف ساکن قبل روی کے داخل ہوتا ہے غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہہ حرف ردیف روی ہے اور سارُوا یعنی سیر کردند اور نارُوا یعنی نفرت کردند اور سورُو اور نورُو صیغہ ہای مجہول موافق اوس لغت کے کہ قول اور بُوع کو مجہول قال اور باع کا کہتے ہین اور سیرُوا اور نیرُوا دونون صیغے امر کے ہین اور حروف مد یعنی حرف علت ماقبل حرکت موافق واو ماقبل مضموم اور الف

ماقبل مفتوح اور یے ماقبل مکسور اور اگر حرکت ماقبل مخالف ہو جیسے قول اور قیل بالفتح اسمین اختلاف ہے اور قیل بالفتح بادشاہ اقیال جمع غیاث سے ہم وحروف متاخر زردی اما وصل یا یکی از حروف مد باشد کہ بعد از روی متحرک آید چنانکہ الف در حملا و رحلا و واو در حملوا و رحلوا و یا در حملی و رحلی و یا حرف ہا وآن یا ساکن بود چنانکہ در حملہ و رحلہ باشد و یا متحرک چنانکہ در حملہا و حملوا و حملی و اما خروج یکی از حروف مد بود کہ بعد از ہاے وصل متحرک باشد مانند الف در حملہا و واو در حملوا و یا در حملی ست اور جو حروف کہ موخر روی سے ہوتی ہین اون مین ایک وصل ہے اور وصل یا ایک حرف حروف مد سے ہوتا ہے کہ بعد روی متحرک کے آتا ہے جیسا کہ الف حملا اور رحلا مین اور واو حملوا اور رحلوا مین اور یا حملی اور رحلی مین دیا وصل حرف ہا ہوتا ہے اور وہ حرف ہا یا ساکن ہوتا ہے جیسے حملہ اور رحلہ مین دیا متحرک ہوتا ہے جیسے حملہا اور حملوا اور حملی مین اور دوسرا جو موخر روی سے ہوتا ہے خروج ہے اور خروج ایک حرف حروف مد سے ہوتا ہے کہ بعد ہاے وصل متحرک کے آتا ہے جیسا الف حملہا مین اور واو حملوا مین اور یے حملی مین وصل پیوند و پیوستن ضد ہجر و پیوند کردن منتخب سی اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہہ حرف روی سے ملا ہوا ہے اور خروج بضمتین بمعنی بیرون رفتن اور بغی شدن غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ بعد روی کے وصل اور بعد وصل کے یہہ حرف آتا ہے اور حملا اور رحلا دونون صیغہ تثنیہ اور حملوا اور رحلوا دونون صیغہ جمع اور حملی اور رحلی دونون مصدر مضاف بیاے متکلم اور حملہ اور رحلہ دونون مصدر مضاف بہاے ضمیر ہم وحروف اواخر این شش لقب درین لفظ جمع ست کہ یسلفن لبج و وصل را صلہ نیز خوانند و بعضے دخیل را از حروف قافیہ نشمرند ست اور حرف آخر ان الفاظ کے اس لفظ مین جمع ہین یسلفن لبج یا روی کی اور سین تاسیس کا اور لام دخیل کا اور فا ردف کی اور پھر لام وصل کا اور جیم خروج کا اور معنی یسلفن لبج کے یہہ ہین کہ گذرتا ہے دریا یا تمشیر اور وصل کو صلہ بھی کہتے ہین اور بعضے دخیل کو حروف قافیہ سے نہین شمار کرتے بسبب اسکے کہ حروف غیر بین ہے ہم و بعضی دو حرف دیگر اثبات کنند کہ

قافیہ را باعتبار این دو حرف غالی و متعدی خوانند و در مثال غالی این بیت آورند کہ شعر
وَ قَاتِمُ الْاَعْمَاقِ خَاوِی الْمُخْتَرِقْ نْ ۞ مُشْتَبَهُ الْاَعْلَامِ لَمَّاعِ الْخَفَقْ نْ ۞ بروایتی کہ نون ساکن
در لفظ آورند بعد از قاف کہ روی است و ساکن است و باشد کہ تحریکش کنند اگرچہ وزن
بآن سبب مختل شود و آن نون را حرف غلو خوانند اور بعضون نے دو حرف قافیے
کے اور ثابت کیے ہین کہ قافیے کو باعتبار اون دونون حرفون کے غالی اور متعدی
کہتے ہین اور غالی کی مثال مین یہہ بیت لاتے ہین شعر جو مرقومۂ متن ہے معنی اوسکے
یہہ ہین یعنی بہت سے بیابان تاریک خالی چلنے والے سے مشتبہ العلامات درخشندہ
سراب قطع کیے ہین یعنے قائم سیاہ منتخب سے عمق بالفتح و بالضم دو ضمتین تک چاہ اور
کنارۂ بیابان کہ دیکھنے سے دور ہو منتخب سے مخترق چلنے والا اعلام جمع علم بمعنی نشان
اور علامت لمع روشن ہونا اور چمکنا منتخب سے خفق ہنا سراب کا منتخب سے پس
المخترق اور الخفق جو قافیے واقع ہوئے ہین اس بیت مین آسمین دو روایتین ہین ایک روایت
یہہ ہے کہ نون ساکن تلفظ مین لاتے ہین بعد قاف کے کہ روی ہے اور ساکن ہے
اور دونون کو ساکن پڑہتے ہین مثل دو ساکن کے آخر بیت مین اس صورت مین وزن
مختل نہین ہوتا اور دوسری روایت یہہ ہے کہ فقط قاف کو آخر مین متحرک پڑہتے ہین
نون تلفظ مین نہین لاتے اس صورت مین وزن مختل ہوتا ہے کسواسطے کہ مصرع اول
بروزن مفاعلن مستفعلن مستفعلن ہے اور مصرع ثانی بروزن مفتعلن مستفعلن مستفعلن پس
جب نون کو تلفظ مین نلائے اور قاف کو مکسور پڑہا وزن مختل ہوا مگر یہہ صورت استناد سے
خارج ہے صورت اول جسمین نون پڑہا جاتا ہے غرض اوس سے ہے اور اوس نون کو
حرف غلو کہتے ہین غالی حد سے گذرنے والا منتخب سے پس غالی نون تمکینی ہے کہ
قوافی مقیدہ سے لاحق ہوتا ہے اور وہ عبارت ہے اون قافیون سے کہ حرف روی
اون مین ساکن غیر مکررہ ہو پس غالی آخر مین مثل خرم کے ہے اول مین ہم و در مثال
متعدی این بیت آورند **لَمَّا رَأَیْتُ الدَّہْرَ حَمَّا خَطْطُہٗ** ۞ حرف صلہ ست و ساکن
می باید و چون بروایت بعضے از عرب متحرک کنند و ادی تولد کند آنرا متعدی خوانند و ہر دو را

از حساب عیوب شعر شمرند کہ تعلق بقافیہ دارد و فرق باشد میان خروج و تعدی چہ آن
حرف را ایراد واجب بود و این حرف را خطا از جہت آنکہ وزن مختل میشود **ت** اور
تعدی کی مثال مین یہہ بیت لاتے ہین جو مرقومۂ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ جسوقت
دیکھا مینے کہ زمانے نے گرم کیا فساد اپنا خلل نفقتین سستی اور تباہ کہنا سخن کا اور گردن
پیچیدن منتخب سے پس حرف ماصلہ بھی ساکن چاہیے مگر عادت بعض عرب کی یہہ ہے
کہ اوس ہی کو متحرک کرتے ہین کہ اوس سے واو پیدا ہوتا ہے اوسکو حرف تعدی کہتے ہین
اور دونون کو یعنی خلو اور تعدی کو عیوب شعر سے شمار کرتے ہین اور تعلق قافیے سے
رکھتا ہے اور فرق ہے خروج اور تعدی مین کسواسطے کہ ایراد خروج کا واجب
ہوتا ہے کہ وہ داخل وزن ہوتا ہے اور ایراد تعدی کا خطا ہے اس جہت سے کہ
وزن مختل ہوتا ہے جیسے یہہ شعر رجز مشطور بروزن مستفعلن مستفعلن مفتعلن ہے جب حرف
موصولہ متحرک اور واو پیدا ہوا وزن مختل ہوگیا **م حرکات قافیہ** واما حرکات کہ
تعلق بقافیہ دارد ہم شش ست ارس وآن حرکت ماقبل الف تاسیس بود ب اشباع
وآن حرکت دخیل بود ج حذو وآن حرکت ماقبل ردف بود د توجیہ وآن حرکت
ماقبل روی بودہ مجری وآن حرکت روی متحرک بود و نفاد وآن حرکت ہای وصل متحرک
بود وحرف اوایل ازین شش لقب درین لفظ جمع است کہ راحت من وقومی رس را
اعتبار نکردہ اند وقومی اشباع را و ورانکہ فتحت ماقبل واو و یا را کہ نہ از حرف مد باشند
چون بجای ردف افتد حذو خوانند یا نہ خلاف است **ت** حرکتین قافیے کی واما
حرکتین کہ تعلق قافیے سے رکھتی ہین وہ بھی چھہ ہین اول رس اور وہ حرکت ماقبل
الف تاسیس کی ہے جیسے حرکت حا اور جیم کی حامل اور جاہل ہین اور رس بالفتح
والتشدید السین یعنی ابتدا ایک چیز کی منتخب سے اور یہہ حرکت بھی ابتدای قافیہ مین
آتی ہے دوم اشباع اور وہ حرکت دخیل کی ہے جیسے حرکت میم اور ہا کی حامل اور جاہل
ہین اور اشباع بالکسر یعنی پر خواندن و باصطلاح قافیہ حرکت مابعد الف تاسیس
نحیاث سے سوم حذو اور وہ حرکت ماقبل ردف کی ہے جیسے حرکت سین اور نون کی

ساروا اور لوزوا ہین اور خدو بالفتح برابر کرنا دو چیزون کا آپسمین اور برابر کسی چیز کے
ہونا منتخب سے اور جو یہہ حرکت قدم بقدم ردف کی ہے لہذا خدو نام رکھا چہارم توجیہ
اور وہ حرکت ماقبل روی ساکن کی ہے جیسے حرکت فا اور شین کی فق اور شق مین اور
توجیہ روگردانی اور خوب بیان کرنا منتخب سے اور نام حرکت ماقبل روی ساکن کا
گزانی الغیاث پنجم مجری اور وہ حرکت روی متحرک کی ہے جیسے حرکت لام کی جلی اور جملہ
مین ح مانند حرکت قاف در مختر قن و خفقن تم کلامہ قتائل اور مجری جاری روان شدن
اور راہ مجاری جمع غیاث سے ح سبب جریان تم کلامہ ششم نفاذ اور وہ حرکت ہے
وصل متحرک کی ہے جیسے حرکت ہا کی جلہا اور جلی مین اور نفاذ بالفتح جاری شدن
فرمان منتخب سے اور بعضون نے اسکو بدال مہملہ پڑہا ہے بمعنی تمام شدن اور حروف
اوایل ان جہہ القاب کے اس لفظ مین جمع ہین کہ راحت من پس ر اشارہ رس کا
اور الف اشارہ اشباع کا اور حا اشارہ خدو کا اور تا اشارہ توجیہ کا اور میم اشارہ مجری کا
اور نون اشارہ نفاذ کا ہے اور ایک قوم نے رس کو اعتبار نہین کیا ہے کہ وہ ہمیشہ
فتحہ ہوتا ہے اور ایک قوم نے اشباع کو کہ اونکے نزدیک جیسے دخیل غیر معین ہے
ویسی اوسکی حرکت بھی غیر معین ہے اور اس بات مین خلاف ہے کہ فتحہ ماقبل واو
اور یا کا کہ حروف مد سے نہون جب بمقام ردف کے واقع ہوا وسکو خدو کہین یا نہین
پس جو لوگ اوس حرف کو حرف مد جانتے ہین اوس حرکت کو خدو کہتے ہین اور جو لوگ
حرف مد نہین جانتے اوس حرکت کو بھی خدو نہین کہتے **م فصل سوم** در احکام
این حروف و حرکات ہیچ شعر مقفی از روی خالی نتواند بود شاید کہ از پنج حرف باقی
خالی بود و روی اگر متحرک بود قافیہ را مطلق خوانند و اگر ساکن بود مقید خوانند و جمع ہر دو
ردف بہم ممکن نباشد اما خلو از ہر دو ممکن بود آن قافیہ را کہ از ہر دو خالی بود مجرد
خوانند پس قافیہ یا مردف بود یا موسس یا مجرد **ت فصل تیسری** احکام مین ان حرفون
اور حرکتون کی کوئی شعر مقفی روی سے خالی نہین ہو سکتا ہے کہ پانچ حروف باقی
یعنی تاسیس اور دخیل اور ردف اور وصل اور خروج سے خالی ہو اور روی اگر متحرک ہو

یعنی موصولہ ہو قافیے کو مطلق کہتے ہین بسبب اطلاق اور روانی کے اور اگر ساکن ہو یعنے
موصولہ نہو مقید کہتے ہین کہ آگے نہ چل سکے اور جمع ہونا تاسیس کا اور ردف کا بہم ممکن
نہین ہے کیوانسطے کہ تاسیس کو فاصلہ ایک حرف کا روی سے لازم ہے اور ردف اور
روی مین کوئی حرف فاصل نہین ہوتا پس ماقبل روی یا دخیل ہوگا یا ردف جمعیت ممکن
نہین مگر خالی ہونا دونون سے یعنی تاسیس اور ردف سے ممکن ہے اور اوس قافیے کو
جو تاسیس اور ردف سے خالی ہو مجرد کہتے ہین یعنی تنہا ہے ردف و تاسیس کے ساتھہ
نہین مثل قمر کے کہ رامع حرکت میم قافیہ ہے پس قافیہ یا مُردف ہوتا ہے یا موسس یا مجرد
ھم و بیشتر حروف کہ در یک قافیہ جمع شود پنج بود تاسیس و دخیل و روی و وصل و خروج چنانکہ
در حائلہا و امثال آن مجتمع اند و بیشتر حرکات کہ در یک قافیہ جمع شود چہار بود رس و اشباع
و مجری و نفاذ کہ در ہمین مثال جمع اند **ت** اور زیادہ حرف کہ قافیے مین جمع ہوتے ہین
پانچ ہین تاسیس اور دخیل اور روی اور وصل اور خروج جیسا کہ حائلہا مین اور اوسکی
امثال مین یعنی حائلہوا و حائلہی مین فراہم ہین پس حائلہا مین الف تاسیس کا اور
میم دخیل کا اور لام روی کا اور ہا وصل کی اور الف خروج کا اور زیادہ حرکتین کہ ایک
قافیے مین فراہم ہوتی ہین چار ہین رس اور اشباع اور مجری اور نفاذ کہ اسی مثال مین
یعنی حائلہا مین جمع ہین پس رس حرکت ماقبل الف تاسیس ہے اور اشباع حرکت میم
دخیل ہے اور مجری حرکت لام روی متحرک ہے اور نفاذ حرکت ہای وصل متحرک ہے
ھم و کمتر حروف کہ در یک قافیہ افتد یکحرف بود و آن روی تنہا بود و کمتر حرکات یکحرکت بود
و آن توجیہ بود چنانکہ در قمر افتد مثلاً چون را روی ساکن بود یا مجری چنانکہ در قمرد افتد
ت اور کمتر حروف کہ قافیے مین ہوتے ہین ایک حرف ہوتا ہے اور وہ روی
تنہا ہے اور کمتر حرکتین کہ قافیے مین ہوتی ہین ایک حرکت ہے اور وہ توجیہ ہے
جیسا کہ لفظ قمر مین مثلاً جب رے روی ساکن ہو یا مجری جیسا کہ لفظ قمرد مین پس
توجیہ حرکت ماقبل روی ساکن اور مجری حرکت روی متحرک ہے اور حاشیے مین نیچے
لفظ مجرے کے یہہ لکھا ہے ح حرکت ماقبل روی متحرک ھم و اعتبار ہر یکے از تاسیس

وارداف وتجرید واطلاق وتقیید در ہر قصیدہ و در ہر شعر کہ ہر یک قافیہ بود واجب باشد
وتاسیس چنانکہ گفتیم جز الف نباشد ورس جز فتحت نتواند بود ودخیل ہر حرفی کہ
بود غیر حروف مد شاید واشباع نیز اصناف حرکات تواند بود واختلاف دخیل پسندیدہ
نبود واختلاف اشباع ناپسندیدہ بود وردف جز علت نبود وبنزدیک بیشتر اہل صنائع
جز حرف مد نشاید واختلاف ردف ناپسندیدہ بود جز یک اختلاف وآن اختلاف
بواو ویا باشد بشرط آنکہ از حروف مد باشند ودر آن صورت لامحالہ حذو مختلف باشد
بضمت وکسرت ودر غیر آن صورت اختلاف حذو ہم ناپسندیدہ بودت اور اعتبار کرنا
تاسیس اور ارداف اور تجرید اور اطلاق اور تقیید کا ہر قصیدے مین اور ہر شعر مین
کہ ایک قافیہ ہو یعنی مطلع ہو واجب ہے یعنی تمام قصیدے مین قافیہ ایک طرح کا چاہیے
اور تاسیس جیساکہ کہا ہمنے سوا الف کے نہین ہوتا اور رس یعنی حرکت ماقبل الف
تاسیس سوا فتحے کے ممکن نہین کہ ماقبل الف کے ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے اور دخیل جو حرف ہو
سوا حروف مد کے سزاوار ہے اور اشباع یعنی حرکت دخیل سب حرکتین ہوتی ہین اور
اختلاف دخیل کا ناپسندیدہ نہین ہے جیسے اختلاف میم اور ہا کا ہے حامل اور جاہل
اور اختلاف اشباع کا یعنی حرکت دخیل کا ناپسندیدہ ہے جیسے اختلاف حرکت ہا کا
نخجاہل اور جاہل مین اور ردف سوا حرف علت کے نہین ہوتا یعنی الف اور واو اور یا
اور نزدیک اکثر اہل فن کے ردف سوا حرف مد کے نچاہیے یعنی حرف مد مع حرکت
موافق مثل عماد اور عمید اور عمود کے اور بعضے قول اور قیل بالفتح کو ہی ردف جانتے ہین
اور اختلاف ردف کا ناپسندیدہ ہے سوا ایک اختلاف کے اور وہ اختلاف بواو ویا ہے
بشرطے کہ حروف مد سے ہون جیسے عمود اور عمید کہ قافیہ انکا عربی مین درست ہے
اور اس صورت مین لامحالہ حذو یعنی حرکت ماقبل ردف مختلف ہوگی ایک جگہ ضمہ اور
ایک جگہ کسرہ اور سوا اس صورت کے اختلاف حذو کا بھی ناپسندیدہ ہے ہم وروی
ہر حرف کہ باشد شاید الا چہار حرف کہ در یازدہ حالت نشاید وآن چہار حرف مد است
وہا کہ حروف وصل اند وتفصیل حالتہا این ست اور روی جو حرف ہو سزاوار ہے

لعنے اگر الف اور ہا اور یا ہو تو اختلاف حذو کا جائز ہے ۱۲

مگر چار حرف گیارہ حالتون مین روی نہین ہوتی اور وہ چار حرف تین مدہ ہین اور ایک ہا
کہ چارون حرف وصل ہین اور تفصیل گیارہ حالتون کی یہہ ہے **ھم** اما الف در پنج حالت
نشاید کہ روی بود الفی کہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ در لفظ الضربا و آنرا الف
اطلاق خوانند ب الفی کہ از جہت بیان حرکت در آخر کلمہ آید چنانکہ در لفظ انا و حیہلا ج الفی کہ
بدل تنوین بود در حال وقف چنانکہ رایت زیدا د الفی کہ بدل نون تاکید خفیفہ باشد
چنانکہ در اضربا کہ بدل اضربن بود ہ الف تثنیہ چنانکہ در ضربا باشد **دست** اما الف پانچ
حالتون مین نچاہیے کہ روی ہو اول وہ الف کہ اشباع حرکت سے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ
لفظ الضربا مین ہے اور اوسکو الف اطلاق کہتے ہین دوم وہ الف کہ در اسطے بیان
حرکت کے آخر کلمہ مین آئے جیسا کہ لفظ انا و حیہلا مین ہے انا ضمیر متکلم ہے و حیہلا اسم
فعل بمعنی بیا سوم وہ الف کہ بدل تنوین کے ہوتا ہے حالت وقف مین جیسا کہ رایت زیدا
یعنی دیکھا مینے زید کو چہارم وہ الف کہ بدل نون خفیفہ کے ہوتا ہے جیسا کہ اضربا بدل اضربن
کے آتا ہے یعنی ہر آئینہ بزن پنجم الف تثنیہ جیسا کہ ضربا مین ہے **ھم** اما یاء در دو حالت
نشاید کہ روی بود یا ئیکہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ فحوملی و آن را
یای اطلاق خوانند ب یای تانیث چنانکہ در قومی باشد **دست** لیکن یاء در دو حالتون مین نچاہیے
کہ روی ہو اول وہ یا کہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیسا کہ اس لفظ مین فحوملی اور اوسکو
یای اطلاق کہتے ہین فحوملی بالفتح اول ہر خیز اور ابرسیاہ جو بہت برسے دوسرا سیل کہ
پانی اوسکا صاف ہو اور نام ایک موضع کا ہے اور نام ایک عورت کا ہے کہ سگ مادہ کو
دن بھر گرسنہ رکھتی تھی اور وہ سگ تمام رات بھر اوسکی پاسبانی کرتی تھی یہان تک کہ
اوس سگ مادہ نے مارے بھوک کے اپنی دم کو چبا ڈالا اور کھا لیا اور یہہ بات مثل
ہوئی عرب کہتے ہین فلان اجوع من کلبۃ فحوملی منتخب سے دوم یای تانیث جیسا کہ قومی
مین ہے اور قومی صیغہ امر مونث کا ہے بمعنی برخیز هم و اما او در دو حالت نشاید کہ روی
بود دوا دیگہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ کہ فحوملی و آن را او اطلاق خوانند
ب دوا و جمع چنانکہ در ضربوا باشد **دست** و اما او در دو حالتون مین نچاہیے کہ روی ہو اول وہ

واو کہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیسا کہ اس لفظ مین کہ محو ملو اور اوسکو واو اطلاق کہتے ہین
جو ملو حالت رفع مین ہے اور فاکلمہ علاحدہ دوم واو جمع کا جیسا کہ ضربوا مین ہے اور ضربو
صیغہ جمع مذکر غائب کا ہے ہم و آما ہا در دو حالت نشاید اہای سکتہ چنانکہ در مائیہ و سلطانیہ
باشد ب ہاے تانیث خاصہ کہ ساکن بود چنانکہ در حمزہ و ضاربہ باشد و اگر متحرک بود
بعضے بکار داشتہ اند اما بغایت ناپسندیدہ باشد و تای تانیث در امثال ضربت و خرجت
روا داشتہ اند کہ روی کنند اما ہم قبیح باشد و اگر متحرک کنند چنانکہ در ضربتے و خرجتے
قبحش کمتر بود ت و اما ہا در دو حالتون مین سچا ہیے کہ روی ہو اول ہای سکتہ اور باقی
وہ ہا ہے کہ آخر کلمہ مین بحالت وقف واسطے بیان حرکت اور باقی رہنے حرکت کے
آتی ہے جیسا کہ مائیہ اور سلطانیہ مین دوم ہا تانیث کی علی الخصوص جسوقت کہ ساکن ہو
یعنی حالت سکون مین بالاتفاق ردی نہوگی جیسے کہ حمزہ اور ضاربہ مین اور حالت تحریک
مین اختلاف ہے جیسا کہ کہتے ہین کہ اگر متحرک ہو جیسے حمزتی اور ضاربتی مین بعضون نے
استعمال کیا ہی لیکن نہایت ناپسندیدہ ہے اور تای تانیث امثال ضربت اور خرجت مین
روا رکھی ہے کہ اوسکو روی کرین لیکن یہہ بھی قبیح ہے اور اگر متحرک کرین جیسا کہ ضربتی
اور خرجتی مین قبح اوسکا کم ہو جاے ہم و بدانکہ نون نیز در یک حالت نشاید کہ روی باشد
و آن نون تنوین باشد و اہل صناعت ذکر آن نکردہ اند بآن سبب کہ در مقاطع سخنہا
تنوین مستعمل نباشد ت اور معلوم کیا چاہیے کہ نون بھی ایک حالت مین سچا ہیے
کہ روی ہو اور وہ نون تنوین کا ہے اور اہل فن نے ذکر اوسکا نہین کیا ہے اس سبب سے
کہ مقاطع سخن مین تنوین مستعمل نہین ہے بلکہ تنوین آخر شعر مین بمقام وقف حرف علت کے
بدل جاتی ہے پس ذکر واو و الف اور یا کا معنی اوس سے ہے ہم و ہر چہ غیر ازین حرفہاے
مذکور باشد روا بود کہ روی باشد اما از الفات مانند الفی کہ بدل حرف اصلی بود چنانکہ
در عصا و رحیٰ و الف تانیث چنانکہ در حُبلیٰ بود و الف زائد ملحق بآخر کلمہ چنانکہ در حبارٰی
باشد و از ہا یای اصلی چنانکہ در یرمی و ندی باشد و یای اضافت چنانکہ در بیتی و یای
نسبت چنانکہ در مکی باشد و ہمچنین واو اصلی چنانکہ در یغزو باشد و ہای اصلی چنانکہ در بلہ

وعمہ باشد وہای ضمیر چنانکہ در بیتہ و بیتہا باشد واگرچہ ساکن بود ہرچند بعضے ازین از
قبیح خالی نبود **ت** اور سوا ان حرفون کے سب حرف روا ہے کہ روی ہون لیکن
الفون سے مانند اوس الف کے بدل حرف اصلی کے ہوتا ہے جیسا کہ عصا اور رحی مین
کہ الف بدل سے کے آیا ہے اور عصا بمعنی چوبدستی اور رحی بمعنی سنگ آسیا کے ہے
غیاث سے اور الف تانیث کا جیسا کہ حبلی مین ہی اور حبلی بمعنی زن باردار ہے غیاث اللغات
کنز سے اور الف زائدہ جو ملحق ہوتا ہے آخر کلمہ سے جیسا کہ حبارٰی مین اور زائدہ ہونا
اسکا باعتبار حروف اصلیہ کے ہے اگرچہ بلفظ کلمہ مین داخل ہے باعتبار وضع کے
حبارٰی بضم اول وراے مہملہ والف مقصورہ بصورت یا نام ایک طائر کا ہے برابر مرغابی
اور رنگ اوسکا زرد ورسیاہ ہوتا ہے فارسی مین اوسکو چرز کہتے ہین شرح نصاب یوسفی
اور صحاح سے کذا فی الغیاث اور یاؤن سے بار اصلی جیسا کہ یرمی اور ندی مین ہے
یرمی رمی سے بمعنی تیر انداختن اور ندی بمعنی انجمن اور مجلس ہے دونون لغت منتخب سے
اور یے اضافت کی جیسے لفظ بیتی مین ہے بمعنی خانہ من اور یاے نسبت جیسے مکی مین ہے
یعنی منسوب بمکہ اور اسیطرح واو اصلی جیسا کہ غزو مین ہے بمعنی جہاد میکند اور واو اصلی
بلکہ اور عمہ مین بلفتحتین از دان شدن منتخب سے اور عمہ بفتحتین بمعنی سرگشتگی اور حیرانی
راہ مین اور سنجا بنا حجت اور دلیل کا اور دو ہونا منتخب سے اور ہاے ضمیر جیسے بیتہ اور
بیتہا مین بیتہ یعنی گھر اوس مرد کا اور بیتہا یعنی گھر اوس عورت کا اور اگرچہ ہاے
ضمیر ساکن ہو بیتہ مین تو بھی روی ہوسکتی ہے ہرچند بعضے حروف ان حرفون سے
قبح سے خالی نہین نون بمعنی انکے روی کرنے مین قباحت ہے اور واو یاے نسبت ہے
اور یاے اضافت سے کہ یہ مثل ہاے ضمیر اور مثل نون تثنیہ وجمع کے ہین روی کرنا انکا
[illegible] سے خالی نہین اور ہاے ضمیر جیسے بیتہ اور بیتہا مین ہے کہ اسکا بھی روی کرنا مثل
ہاے تانیث کے نیکا ہیو سکا کی نی اسکو تصریح لکھا ہے اور واو اصلی جیسے غزو مین ہے
صاحب مفتاح نے لکھا ہے کہ بہت سے حروف اصلی مدات سے مثل یسر و
یسری کے اور ہاے اصلی مثل شبہ اور اعمہ کے مانند حروف اشباعیہ کے حرف وصل

ہوتے ہین نہ روی اسکی گنجایش قصاید مین البتہ ہے ہم وضابطہ آنست کہ ہر حرف
کہ بیک معنی در آخر کلمات مکرر شود مانند ضمائر و نون تثنیہ وجمع وغیر آن اگر روی کنند
از قبحی خالی نبود چہ بوجہی تکرار قافیہ باشد و در امثال آن مقید از مطلق و مجرد از غیر مجرد
قبیح تر باشد و بہترین حرفی کہ روی کنند حرف اصلی باشد کہ از جنس حرف مد نبود ست
اور قاعدہ یہہ ہے کہ جو حرف بیک معنی آخر کلمات مین مکرر آتا ہے مثل ضمائر اور نون
تثنیہ اور جمع وغیرہ کے جیسے یاے نسبت ہے اگر اوسکو روے کرین قباحت سے خالی
نہین کسواسطے کہ ایک وجہ سے تکرار قافیہ ہے اور ایطا اسی کو کہتے ہین اور اسطرح کی
تکرار مین مقید مطلق سے اور مجرد غیر مجرد سے قبیح تر ہے یعنی اس ایطا کی مثالون مین ایطا
روی ساکن کا ایطای روی متحرک سے اور ایطا روی مجرد کا ایطای روی غیر مجرد سے
یعنی مروف اور موسس سے بدتر ہے اور بہتر روی کے واسطے حرف اصلی کلمے کا ہے کہ
کہ جنس حرف مد سے نہو کسواسطے کہ حروف مد اروہی بیشتر حرف وصل ہوتے ہین اسکا
بیان ہوچکا ہے ہم و اختلاف حرف روی و اختلاف مجری را روا نبود و اختلاف توجیہ روا ست
اندا ما از قبحی خالی نبود و بعضی گفتہ اند اختلاف توجیہ بضم و کسر روا بود و قیاس بر ردف
و حذو و غیر آن روا نبود ست اور اختلاف حرف روی اور اختلاف مجرے یعنی حرکت
روی کا روا نہین ہے اور حال اسکا عیوب مین مفصل لکھا جاے گا اور اختلاف توجیہ کا
بحرکات ثلثہ روا رکھا ہے لیکن قبح سے خالی نہین اور بعضون نے کہا ہے کہ اختلاف
توجیہ کا بضم و کسر روا ہے مثلاً قافیہ حُرم بضم را کا ساتھ حرم بکسر را کے کرین گے
اور قیاس اسکا ہے اوپر ردف اور حذو کے اور سوا اسکے جائز نہین یعنی جیسے قافیہ قولوا اور
قیلوا کا درست ہے اور قافیہ قولوا اور قالوا کا درست نہین اسیطرح اختلاف
توجیہ بھی بضم و کسر درست ہے بضم و فتح اور بکسر اور فتح درست نہین ہم و حرف وصل چیزیکی
از چہار حرف مذکور نتواند بود و جمع میان قافیہ موصول و غیر موصول و اختلاف حرف وصل
و اختلاف نفاذ روا نبود ست اور حرف وصل سوا ایک کے چار حرفون سے نہین
ہوسکتا وہ تین حرف مد شباعیہ اور ایک ہا وقف کی خواہ سکتی کی خواہ ضمیر کی جسکا بیان

ہو چکا ہے اور قافیہ موصول اور غیر موصول جیسے اسبابہ اور ابواب جمع نہوگا اور اختلاف
حروف وصل جیسی عالمو وظالمہ اور اختلاف نفاذ یعنے حرکت وصل جیسے عالمی اور
ظالمہو روا نہین ہے ہم وحرف خروج جزیکی از حروف مد نتواند بود و اختلاف آن روا
نبود و وصل و خروج بنزدیک جمہور جز روی مطلق را نباشد است اور حرف خروج سوا
حرف مد کے نہین ہوتا اور اختلاف او سکا مثل حکمہا اور حلمہو کے روا نہین ہے
اور وصل اور خروج نزدیک سب کے روی متحرک کے واسطے ہوتا ہے کسواسطے کہ جب
روی ساکن ہوگی کیونکر حرف وصل سے ملے گی اور جب وصل سے نکلے گی خروج سے
بھی نکلے گی کہ خروج بعد وصل کے ہوتا ہے ہم واشتباہ میان این حروف ممکن نباشد
جز میان روی و ردف یا وصل اما میان روی و ردف چنانکہ در ینصورت کہ صلوۃ و زکوۃ
در حرف الف چہ بوجہی الف اولی آن باشد کہ روی کنند ازان جہت کہ ہای تانیث
نشاید کہ روی باشد و بوجہی اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ ہای وصل بعد از روی مفید
نیاید است اور شبہہ درمیان حروف قافیہ کے ممکن نہین ہے مگر درمیان حرف روی
اور حرف ردف کے اور درمیان حرف روی اور حرف وصل کے پس درمیان روی
اور ردف کے جیساکہ توانی صلوۃ اور زکوۃ مین حرف الف ہے کسواسطے کہ اس الف کو
ایک وجہ سے اولے یہ ہے کہ روی کرین اور ہے کو وصل کہین اس سبب سے کہ ہای
تانیث نچاہیے کہ روی ہو بخیال ایطا کی اور ایک وجہ سے بہتر یہ ہے کہ اس الف کو ردف
کرین اور ہے کو روی کہین اس جہت سے کہ حرف وصل بعد روی ساکن کے نہین آتا
اور یہان اگر الف کو روی کہین تو روی ساکن ہے ہم و در ینصورت کہ علاۃ و حجاۃ
بوجہی الف اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ در ینصورت ہا ضمیر است بجای روی می باید ضمیر شاید کہ روی
بود اما نشاید کہ ہا وصل بود از جہت سکون روی و بوجہی اولی آنکہ روی کنند چہ حرف اصلی
و ہای ضمیر در حکم تکرار تا از قبح خالی بود چہ باتفاق امثال این قافیہ قبیح نباشد اگر عقلہ
و علمہ قافیہ کنند قبیح باشد است اور اس صورت مین جیسے علاہ اور حجاہ ہی اور دونون
مین ہای ضمیر ہے اور ہای ضمیر کا حال محقق علیہ الرحمہ نے پیشتر لکھا ہے کہ بعضون نے

قافیہ کیا ہے اور اوسکو حکم تکرار مین نہین جانا ہے اور پھر لکھا ہے کہ خالی از قبیح
نبود یعنی بعضون کے نزدیک یہ تکرار قافیہ ہے پس اس جگہہ موافق دونون مذہبون کے
کہتے ہین کہ علاہ اور حجاہ مین ایک وجہ سے اولیٰ یہ ہے کہ الف کو ردف کہین
اور ہے کو روی اسواسطے کہ ہے ضمیر کی ہے اور سزاوار ہے کہ روی ہو موافق مذہب
اون لوگون کے جو اس مین تکرار نہین جانتے اور سنجا ہیے کہ ہا روصل ہو بسبب سکون
روی کے یہ دوسری جہت ہوئی روی قرار دینے حرف ہا کے اور ایک وجہ سے اولیٰ
یہ ہے کہ اس الف کو روی کہین کسواسطے کہ یہ الف حرف اصلی ہے اور حرف اصلی کے
ہوتے ہوئے اور حرف کو روی قرار دینا سنجا ہیے اور ہای ضمیر حکم تکرار مین ہے موافق
مذہب اون لوگون کے جو ہای ضمیر کو حکم تکرار مین جانتے ہین یہ جہت دوسری ہوئی
روی قرار دینے حرف ہا کے تاکہ قافیہ قبیح سے خالی ہو اسواسطے کہ ایسے قافیے قبیح نہین
ہین یعنی جب الف حرف اصلی روی ہو اور ہا وصل باتفاق اس مین قباحت لازم
نہ آئی کسواسطے کہ ہر جگہہ حرف اصلی روی اور ہای ضمیر وصل ہوتی ہے اس مین بھی
وہی صورت قرار دینا چاہیے اور اگر عقلہ اور علمہ کو قافیہ کرین قبیح ہے یعنی جن لوگون نے
ہای ضمیر کو حکم تکرار مین نہین جانا ہے وہ قافیہ کرتے ہین مگر قباحت سے خالی نہین
یعنی جنکے نزدیک تکرار ہے وہ اسکو ایطا سمجھتے ہین صاحب حاشیہ کے ذہن مین
یہ مطلب نہ آیا لہذا یہ حاشیہ لکھا ح مخفی نماند کہ عبارت مصنف علام مشتمل بر حشو و تطویل
می نماید چہ قولہ و شاید کہ روی بود دو قولہ بوجہی اولیٰ آنکہ روی کنند مفید معنی واحد است
پس عبارت مستحسن چنین بود کہ بوجہی الف را اولیٰ آن باشد کہ ردف کنند چہ در نصورت
ہا ضمیر ست یعنی روی و بوجہی اولیٰ آنکہ روی کنند چہ حرف اصلی ست و ہای ضمیر در حکم تکرار
وصل اما نشاید کہ ہا وصل بود از جہت سکون روی تم کلامہ فقائل دوسرا حاشیہ یہ ہے
ح قولہ قبیح باشد چہ ہای ضمیر بعینہ مکرر ست و احتمال دیگر گنجایش ندارد ہمچنانکہ
در علاہ و حجاہ محتمل بود تم کلامہ محقق علیہ الرحمہ قبیح فرماتے ہین یعنی کسیکے نزدیک درست
اور کسی کے نزدیک نادرست نہ نادرست مطلق فقائل علا با لفتح بلندی اور نام ایک مرد کا

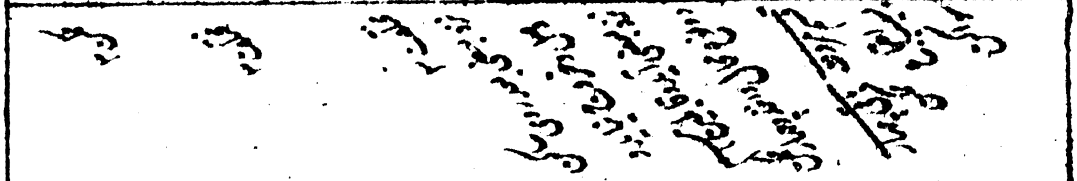
اور ایک موضع ہے مدینے مین منتخب سے جمی بالکسر عقل اور زیرکی اور بالفتح کنارہ ایک
چیز کا منتخب سے م و اما اشباہ میان روی و وصل ہم درین صورت ہا در حرف افتد
چہ بران تقدیر کہ الف ردف کنند ہا روی باشد و بران تقدیر کہ الف روی کنند ہا وصل
باشد ت و اما شبہہ درمیان روی اور وصل کے بھی ان صورتون مین حرف ہای
صلوۃ و زکوۃ اور حرف ہای علاہ اور حجاہ مین پڑتا ہے اسواسطے کہ اگر الف کو ردف
کہین حرف ہا روی ہو اور اگر الف کو روی کہین حرف ہا وصل ہو م و گفتہ اند ہاے
وصل جزہای ضمیر یا تانیث یا وقف نتواند و وصل متحرک ازین جملہ جزہای ضمیر نباشد
و ازین حکم ہا بیشتر بحکم اغلب تواند بود و الا اگر کسی قافیہ اسبابہ و ابوابہ کند و بعد ازان
نابہ بیارد کہ از نباہت مشتق باشد ہای اصلی وصل افتادہ باشد و نشاید کہ گویند کہ
ہا روی ست و با دخیل و الا روا باید داشت کہ اعلامہ مثلاً درین قافیہ افتد ت
اور عروضیون نے کہا ہے کہ ہاے وصل سوا ہاے ضمیر یا ہاے تانیث یا ہای وقف کی
نہین ہوتی اور وصل متحرک ان سب سے فقط ہای ضمیر ہوتی ہے اور یہ حکم اکثر بحکم اغلب ہین
و الا اگر کوئی قافیہ اسبابہ اور ابوابہ کا کرے اور بعد اوسکے نابہ لاے کہ نباہت سے
ہای اصلی بمقام وصل ہو اور نچا ہیے کہ کہین کہ ہے روی ہے اور بے دخیل ہے
نابہ مین و الا اگر لینا ہو اعلامہ بھی اس قافیے مین آسکتا ہے کہ اختلاف دخیل کا
جائز ہے پس اس بات سے معلوم ہوا کہ وہ حکم عروضیون کے بحکم غالب ہین کلیتی
نہین ہین کسواسطے کہ نابہ مین یہان ہای اصلی بمقام وصل پڑی ہے نباہت نام اور
اور بزرگ ہونا صراح سے اور مشہور ہونا منتخب سے کذا فی الغیاث م و بدانکہ ہر حرف
یا حرکت کہ در ہمہ قصیدہ مکرر شود غیر حروف و حرکات مذکورہ آنرا بقافیہ تعلق نباشد و
از باب لزوم مالا یلزم بود کہ از قبیل صنعت ہا و ابداعہای سخن باشد و نسبت آن بنظم
و نثر یکسان بود ت اور معلوم ہو کہ جو حرف یا حرکت تمام قصیدے مین مکرر ہو سوا
حروف اور حرکات مذکورہ کی اوسکو قافیے سے تعلق نہین ہے بلکہ قسم لزوم مالا یلزم
سے ہے اوسکو صنعت اور ابداع سخن یعنی ندرت سخن سے کہا چاہیے اور نسبت اوسکے

نظم و نثر مین ایک ہے قافیے سے متعلق نہین جیسے لازم کرنا حرکت وغیل کا
درصورت روی متحرک کا ملی اور راحلی مین کسواسطے کہ جب روی متحرک ہو تبدیل حرکت
وغیل مین اختیار ہے اور اگر کوئی لازم کرے صنعت ہے نثر ہو یا نظم **فصل**
چہارم در انواع قوافی نزدیک عرب قافیہ چنانکہ گفتیم باعتبار حال روی دو نوع
بود مطلق یا مقید و باعتبار ماقبل روی سہ نوع موسس یا مردف یا مجرد
و باعتبار مابعد روی سہ نوع موصول مخرج یا موصول تنہا یا غیر موصول و غیر مخرج
پس بحسب ترکیب ہیجدہ شود کہ از ضرب دو در سہ حادث شود اما بعضی ازین مرکبات
ممکن الوقوع نبود و بعضے مختلف فیہ باشد و آنچہ متفق علیہ بود نہ نوع باشد **فصل**
چہارم اقسام قوافی مین جو نزدیک عرب کے ہین قافیہ جیسا کہ کہا ہمنے باعتبار
حال روی کے دو طرح پر ہے مطلق جس مین روی متحرک ہو یا مقید جس مین روی
ساکن ہو اور باعتبار ماقبل روی کے تین طرح پر ہے موسس جس مین الف
تاسیس ہو یا مردف بسکون را و تخفیف دال جسمین حرف ردف ہو یعنی حرف علت
مع حرکت ماقبل موافق یا مجرد جسمین تاسیس ردف کچھ نہو اور باعتبار مابعد
روی کے بھی تین طرح پر ہے موصول مخرج جس مین وصل اور خروج
دونون ہون یا موصول تنہا جس مین فقط وصل ہو غیر موصول اور غیر
مخرج جس مین وصل اور خروج کچھ نہو اور احتمال مخرج تنہا کا
ساقط ہے کہ خروج سے وصل نہین ہوتا پس بحسب ترکیب کے اٹھارہ
قسمین ہوتی ہین کہ ضرب دو سے تین مین چھ تین مین ہوتی ہین
یعنے مطلق اور مقید کو جب موسس اور مردف اور مجرد مین ضرب
دیجیے چھ ہون اور جب چھ کو موصول مخرج اور موصول تنہا
اور غیر موصول اور غیر مخرج مین ضرب دیجیے چھ ترک اٹھارہ
ہون لیکن بعض ان مرکبات سے ممکن الوقوع نہین ہین اور بعضے مختلف فیہ
ہین کہ مصنف نے خود انکا بیان آگے کیا ہے اور جتنے کہ متفق علیہ ہین تو قسمین ہین

نقشہ اقسام قوافی باعتبار اختلاف روی



مطلق اسمی متحرک	موسس مردف مجرد	موصول مخرج	موصول تنہا	غیر موصول و غیر مخرج
مقید اسمی ساکن	موسس مردف مجرد	موصول مخرج	موصول تنہا	غیر موصول و غیر مخرج



ہم اطلق موسس موصول مخرج چنانچہ درین قافیہ کہ صاحبا و کاتبہا اول مطلق موسس موصول مخرج جیسا کہ صاحبا اور کاتبہا مین الف تاسیس اور حا اور با دونون مین دخیل اور با روی اور ہا وصل اور الف آخر خروج ہے ہم ب مطلق موسس موصول غیر مخرج چنانکہ صاحبا و کاتبات دوم مطلق موسس موصول غیر مخرج جیسا کہ صاحبا اور کاتبا مین الف تاسیس اور حا اور تا دونون مین دخیل اور با روی اور الف آخر وصل ہے ہم ج مطلق مردف موصول مخرج چنانکہ جمالہا و خیالہات سوم مطلق مردف موصول مخرج جیسا کہ جمالہا اور خیالہا مین الف اول ردف اور لام روی مطلق اور ہا وصل اور الف ثانی خروج ہے ہم د مطلق مردف موصول غیر مخرج چنانکہ جمالا و خیالات چہارم مطلق مردف موصول غیر مخرج جیسے جمالا اور خیالا مین الف اول ردف اور لام روی مطلق اور الف دوسرا وصل ہے ہم ہ مطلق مجرد موصول مخرج چنانکہ ضربہا و خطبہات پنجم مطلق مجرد موصول مخرج جیسا کہ ضربہا اور خطبہا مین با روی مطلق مجرد اور ہا وصل اور الف خروج ہے ہم و مطلق مجرد موصول غیر مخرج چنانکہ ضربا و خطبا و ہمین شش نوع

مطلقات ست ت ششم مطلق مجرد موصول غیر مخرج جیساکہ ضربا اور خطبا مین باروی
مطلق مجرد اور الف وصل ہے اور یہ چھہ قسمین روی مطلق کی ہین ہم زمقید موسس چنانکہ
قاضی وحامی ت ہفتم مقید موسس جیساکہ قاضی اور حامی مین کہ الف تاسیس اور
ضاد اور میم دونون مین وخیل اور یار مشناۃ سختانی روی مقید ہے ہم ح مقید مردف
چنانکہ جمال وخیال ت ہشتم مقید مردف جیساکہ جمال اور خیال مین الف ردف
اور لام روی مقید ہے ہم ط مقید مجرد چنانکہ قمر وخطر واین سہ نوع مقیدات ست
ت نہم مقید مجرد جیساکہ قمر اور خطر مین را روی مقید ہے اور بس اور یہ تین قسمین
روی مقید کی ہین ہم وسہ نوع مطلق ممکن الوقوع نبود وآن موسس ومردف ومجرد
باشد ہر سہ غیر موصول وغیر مخرج از جہت امتناع تحرک حرف آخر از شعرت اور
تین قسمین روی متحرک کی غیر ممکن ہین اور وہ موسس اور مردف اور مجرد ہین تینون
غیر موصول اور غیر مخرج یعنی مطلق موسس غیر موصول وغیر مخرج اور مطلق مردف غیر
موصول اور غیر مخرج اور مطلق مجرد غیر موصول اور غیر مخرج کسواسطے کہ آخر شعر
ساکن ہوتا ہے اور یہان روی متحرک بدون وصل اور خروج کے واقع ہوئی ہے
پس وقوع اسکا غیر ممکن ہے ہم وشش نوع مقید واقع نبود وآن موسس ومردف
ومجرد بود ہر سہ یا موصول غیر مخرج یا موصول مخرج اما نزدیک کسانی کہ وصل وخروج
بعد از روی ساکن جائز ندارند از جہت این علت ت اور چھہ قسمین روی ساکن
واقع نہین ہوتین اور وہ موسس اور مردف اور مجرد تینون موصول غیر مخرج یا موصول
مخرج لیکن نزدیک اون لوگونکے جو وصل اور خروج بعد روی ساکن کی جائز نہین رکھتے
واسطے اسی علت کے یعنی بسبب عدم جواز وصل وخروج بعد روی ساکن کے ہم
واما نزدیک کسانیکہ جائز دارند ازین شش دو نوع ممکن الوقوع بخلاف آن مقید مردف
موصول غیر مخرج بود از جہت توالی سہ حرف ساکن در روی یعنی ردف وروی وصل ت
واما نزدیک اون لوگون کے کہ وقوع وصل وخروج کا بعد روی ساکن کے جائز رکھتے ہین ان
چھہ قسمون سے دو قسمین ناممکن ہین اور وہ اول مقید مردف موصول غیر مخرج بسبب برابر آنے

تین حرف ساکن کے اوس مین ہاوہ تین حرف ساکن یعنی ردف اور روی اور وصل
اسواسطے کہ جب روی مقید ہوی ساکن ٹھہرے اور ردف خود عبارت حرف ساکن سے ہے
اور وصل کہ آخر شعر مین ہے لامحالہ ساکن ہوگا پس وقوع اس صورت کا ناممکن ہے ہم
ب مقید مردف موصول مخرج از جہت توالی دو ساکن در غیر مقطع شعر و آن ردف وروی
بود کہ بر وصل متحرک سابق باشند اور دوسری صورت ناممکن مقید مردف موصول
مخرج ہے بسبب برابر آنے دو ساکن کے غیر آخر شعر مین اور وہ ردف ساکن اور روی
ساکن ہے کہ وصل متحرک سے پہلے واقع ہونگے اور دو ساکن سوا آخر شعر کے درمیان مین
نہین آتے پس یہ صورت بھی ناممکن ٹھہری ہم وجہا رانوع باقی ممکن بود باین تفصیل
آمقید موسس موصول مخرج چنانکہ لم تخاطبہا و لم تراقبہا و کسانیکہ انکار این نوع کنند
تکرار الف و با از باب لزوم مالا یلزم شمرند و با روی نہند و قافیہ مطلق مجرد موصول
غیر مخرج و اگر بدل با حرفی از حروف مد بود چنانکہ در قاصیہا و دانیہا مطلق مردف شمرند
ت اور چار قسمین باقی ممکن ہین اس تفصیل سے اول مقید موسس موصول مخرج
جیساکہ لم تخاطبہا اور لم تراقبہا مخاطبت سے یعنی باہم خطاب کردن اور مراقبت سے
بمعنی نگاہبداشتن یکدیگر پس ان مین الف تاسیس ہے اور طا اور قاف دونون بین
دخیل اور با روی ساکن اور ہا وصل اور الف آخر خروج اور جو لوگ انکار اس نوع سے
کرتے ہین اس مین یہ تاویل بیان کرتے ہین کہ بعد روی ساکن کے وصل اور خروج
نہین ہوتا اس قافیے مین تکرار الف اور با کی لزوم مالا یلزم ہے اور ہے روی ہے
اور الف وصل اور قافیہ مطلق مجرد موصول غیر مخرج ہے اور اگر بدل ہو ساتھہ
ایک حرف کے حروف مد سے جیساکہ قاصیہا اور دانیہا مین ہے مطلق مردف
جانتے ہین یعنی یا ردف ہے اور ہا روی اور الف آخر وصل اور قاصی یعنی اعلی
اور دانی بمعنی ادنی ہے ہم ب مقید موسس موصول غیر مخرج و در ینصورت چون
روی و وصل ساکن باشند و اصل در کلام عرب آنست کہ چون دو ساکن متوالی استعمال
کنند ساکن اول از حروف مد بود دو حرف مد متوالی نتوانند بود پس لامحالہ روی

از حرف مدبود دو وصل ہای ساکن چنانکہ در قافیہ و حامیہ وکسانیکہ انکار این نوع کنند
تکرار الف از باب لزوم مالا یلزم شمرند و یا ردف نہند و یا روی و قافیہ مقید مردف گویند
ت دوم مقید موسس موصول غیر مخرج اور اس صورت مین جو روی اور وصل
دونون ساکن ہونگے اور قاعدہ کلام عرب کا یہ ہے کہ جب دو ساکن برابر استعمال
کرتے ہین پہلا ساکن حرف مد سے ہوتا ہے اور دو حرف مد برابر نہین ہو سکتے پس
لا محالہ روی حرف مد ہوگی اور وصل ہا ر ساکن جیسا کہ قافیہ اور حامیہ مین ہر سکون یا
و ہا قافیہ یعنی حکم کنندۂ آن اور حامیہ حمایت کنندۂ آن الف تاسیس اور فصاد اور
میم دونون مین دخیل اور یا ر تحتانی روی ساکن اور ہا وصل ہے اور جو لوگ منکر
اس نوع کے ہین کہتے ہین کہ بعد روی ساکن کے وصل نہین آتا پس تکرار الف
قافیہ اور حامیہ مین لزوم مالا یلزم اور یا ردف اور ہا روی ہے اور قافیہ اونکے نزدیک
مقید مردف ہے ھم و بدانکہ تجویز این دو نوع اقتضای آن کند کہ تعریفے کہ خلیل قافیہ را
کردہ است بران جملہ کہ صدر این فن گفتیم تمامی حروف و حرکات قافیہ را متناول
نباشد چہ دخیل و تاسیس و رس درین دو صورت ازان تعریف خارج باشند اما ان تعریف
بنا بر آنست کہ قافیہ مقید را وصل و خروج نباشد ت اور معلوم ہو کہ تجویز اس
دو نوع کی یعنی مقید موسس موصول مخرج جیسے لم تخاطبہا اور مقید موسس موصول
غیر مخرج جیسے قافیہ اس بات کو چاہتی ہے کہ وہ تعریف قافیے کی جو خلیل نے
کی ہے اور صدر کتاب مین بیان ہوئی ہے تمام حروف اور حرکات قافیہ اوس
تعریف مین شامل ہون کسواسطے کہ قول خلیل یہ ہے کہ ساکن آخر ساکر ابل تک
مع حرکت ماقبل قافیہ ہے پس یہان دخیل اور تاسیس اور رس یعنی حرکت ماقبل
تاسیس ان دونون صورتون مین تعریف خلیل سے خارج ہوتی ہین مثلاً لم تخاطبہا
مین موافق تعریف خلیل کے با اور ہا اور الف اور حرکت ماقبل با قافیہ ہے
اور طاے دخیل اور الف تاسیس اور حرکت ماقبل اسکی جسکو رس کہتے ہین
خارج ہوتی ہے اور اسیطرح قافیہ مین یا اور اوسکی حرکت ماقبل اور ہا داخل قافیہ ہے

اور الف تاسیس اور اوسکی حرکت ماقبل اور ضاد وخیل خارج مگر وہ تعریف خلیل کی
اسواسطے ہو کہ قافیہ مقید مین وصل اور خروج نہین ہوتا یعنی لم تخاطبہا مین لم مخاطب
تک قافیہ ہو پس با اور ساکن اول الف اور اوسکی حرکت ماقبل اور طای وخیل
قافیہ باقی رہا لف ہوا اور قاضیہ مین قاضی تک قافیہ ہو پس یا اور ساکن اول الف
اور اوسکی حرکت ماقبل اور ضاد وخیل قافیہ باقی رہا لیف ہوا اس صورت مین تاسیس
اور وخیل اور دس داخل تعریف مذکور رہتی ہین ہم ج مقید مجرد موصول مخرج جیسا کہ
لم یطلبہا ولم یجبہا و منکر ان اینوع تکرار بار ازلزوم مالا یلزم شمرند و ہا روی نہند و
قافیہ مطلق مجرد موصول غیر مخرج واگر بدل باکی از حروف مد بود چنانکہ در علا ہا و ندا ہا
قافیہ مطلق مردف موصول شمرند **سوم** مقید مجرد موصول مخرج جیسا کہ لم یطلبہا
اولم یجبہا پس با روی مقید اور ہا وصل اور الف خروج ہے اور معنی یہ کہ نخست از ا
وحاجت نشد آنرا اور منکر اس نوع کی تکرار با کو لزوم مالا یلزم اور ہا کو روی مطلق اور الف کو
وصل جانتے ہین اور قافیہ کو مطلق مجرد موصول غیر مخرج کہتے ہین اور اگر بدل با کے
حرف مد ہو جیسا کہ علا ہا اور ندا ہا مین بمعنی بالای آن برآمد و آواز داد اور قافیہ کو
مطلق مردف موصول جانتے ہین اور الف اول کو ردف اور ہا کو روی مطلق اور
الف کو وصل کہتے ہین ہم ز مقید مجرد موصول غیر مخرج دو رہ صورت ہم روی از
حرف مد تواند بود و وصل ہای ساکن چنانکہ گفتہ آمد شاکلتہ صلوہ و زکوہ و منکر ان این
قافیہ را مقید مردف شمرند این ہست انواع قوافی و اللہ اعلم **ہست** چہارم مقید مجرد
موصول غیر مخرج اور اس صورت مین بھی روی حرف مد ہوگی اور وصل ہای ساکن جیسا کہ
قبل ازین کہا گیا مثال اوسکی صلوہ اور زکوہ ہے الف روی مقید اور ہای تانیث
وصل ہے اور منکر اس قافیہ کو مقید مردف مانتے ہین اور ہای تانیث کو روی مقید
اور الف کو ردف کہتے ہین یہ ہین قسمین قافیہ کی نزدیک عرب کے واللہ اعلم

ہم فصل پنجم در عیوب قوافی جزو یک حرف یا زیادہ یا کم یا تغیر یا نقل
باحوال حروف و حرکات قافیہ یا راجع نیست و منقسم بہ اصل ہشت ہست یا اقسام عدد حروف

اما انچہ متعلق بہ تاسیس وارد یکے بیش نتواند بود و آن جمع قافیہ موسس و قافیہ
با موسس باشد در یک بیت و ہمین عیب بعینہ اقتضای وجود و عدم رس کند و در تاسیس
درین غیر این اختلافی دیگر تصور نمیشود **فصل** پانچوین عیوب قوافی مین جو اہل
عرب کے نزدیک ہین وہ عیب کہ قافیے سے تعلق رکھتے ہین یا رجوع کرتے ہین
طرف حرفون اور حرکتون کے پس راجع بحروف و حرکات نہین ہین پس جو راجع بحروف
و حرکات ہین منقسم ہین باقسام عدد حروف یعنی جتنی قسمین اون حرفون کی ہین اوتنی
قسمین ان عیبون کی ہین اما جو عیب تعلق تاسیس سے رکھتا ہے ایک سے زیادہ
نہین ہے اور وہ جمع ہونا قافیہ موسس اور نا موسس کا ہے ایک بیت مین جیسے قافیہ
سالم اور مسلم کا اور یہی عیب بعینہ اقتضای وجود و عدم رس یعنی حرکت ماقبل تاسیس
کرتا ہے اسواسطے کہ تاسیس منحصر بالف ہے اور ماقبل الف سوا فتحے کے نہین ہوتا
پس اگر الف اور حرف ہے بدل جاے گا حرکت اوسکی ماقبل کی بھی بدل جاے گی
مثلاً سالم مین رس ہے اور مسلم مین رس نہین ہے اور تاسیس اور رس مین سوا اسکے
اور اختلاف خیال مین نہین آتا ہے **واما** انچہ بدخیل وارد جز اختلاف اشباع نبود و آن
سہ گونہ تواند بود چہ اختلاف بضم و کسر بود یا بضم و فتح بود یا بکسر و فتح و زاد وجود و عدم
دخیل و وجود و عدم اشباع راجع بود یا جمع موسس و نا موسس **ت** واما جو عیب
تعلق دخیل سے رکھتا ہے سوا اختلاف اشباع یعنی حرکت دخیل کی نہین ہے اور وہ
تین طرح پر ہوتا ہے یا اختلاف ساتھ ضمے اور کسرے کے جیسے کابل اور کابل مین یا
اختلاف ساتھ ضمے اور فتحے کے جیسے بہادر اور دلاور مین یا اختلاف ساتھ کسرے
اور فتحے کے جیسے تاجر اور باور مین اما وجود و عدم دخیل کا اور وجود و عدم اشباع
حرکت دخیل کا راجع ہے طرف جمع موسس اور نا موسس کے اسواسطے کہ دخیل تابع
تاسیس ہے جہان تاسیس نہوگا دخیل بھی نہوگا جیسا قافیہ حل کا ساتھ حاصل کے
کہ ایک قافیہ موسس ہے اور اوس مین دخیل بھی ہے اور ایک نا موسس اور اوسمین
دخیل بھی نہین ہے اور یہ قافیہ عرب مین جائز نہین اور فصحاے عجم جائز رکھتے ہین

ہم واما پیچہ تعلق بہ ردف دارد دہ نوع تواند بود یا جمع مردف و نامردف ب جمع میان واو و الف ہر دو مدرج جمع میان یا و الف ہر دو مدرج جمع میان واوی کہ ماقبلش مفتوح بود دو او مدہ جمع میان واوی کہ ماقبلش مفتوح بود دو الف و جمع میان واوی کہ ماقبلش مفتوح بود و یای مدرج جمع میان یای کہ ماقبلش مفتوح بود و یای مدرج جمع میان یای کہ ماقبلش مفتوح بود دو او مدط جمع میان یای کہ ماقبلش مفتوح بود دو الف سی جمع میان واو و یا ماقبل ہر دو مفتوح ست و اما ہو عیب کہ تعلق ردف سے رکھتا ہے دس طرح پر ہوتا ہے اول جمع ہونا مردف اور نامردف کا جیسے قافیہ حال اور حل کا دوسرا جمع ہونا واو اور الف کا دونون مدہ جیسے قافیہ عما و اور عمود کا تیسرا جمع ہونا یا اور الف کا دونون مدہ جیسے قافیہ عمید اور عماد کا چوتھا جمع ہونا واو ماقبل مفتوح اور واو مدکا جیسے قافیہ قول اور طول کا پانچوان جمع ہونا واو ماقبل مفتوح اور الف کا جیسے قافیہ قول اور قال کا چھٹا جمع ہونا واو ماقبل مفتوح اور یای مدکا جیسے قافیہ قول اور قیل کا ساتوان جمع ہونا یای ماقبل مفتوح کا اور یای مدکا جیسے قافیہ ذیل اور قیل کا اٹھوان جمع ہونا یای ماقبل مفتوح کا اور واو مدکا جیسے قافیہ ذیل اور طول کا نوان جمع ہونا یای ماقبل مفتوح کا اور الف کا جیسے قافیہ ذیل اور زال کا دسوان جمع ہونا واو اور یا کا جن دونون کا ماقبل مفتوح ہو جیسے قافیہ قول اور قیل کا ہم و اختلافی دیگر ممکن بود و آن جمع باشد میان واو و یا ہر دو مدا تا آنرا از عیوب منظم ندو کسانیکہ واو و یا را کہ ماقبل ایشان مفتوح بود ردف نشمر ند نزد یک ایشان ازین دہ نوع مذکور نوع آخر را شمار ساقط بود و شش نوع دیگر کہ بیش ازان باشد داخل بود در جمع مردف و نامردف ست اور ایک اختلاف اور ممکن ہے اور وہ جمع ہونا واو اور یا دونون مدہ کا ہے جیسے عمود اور عمید مین اور اوسکو عیب نہین جانتے ہین شاعر کہتا ہے شعر بانت سعاد فقلبی الیوم متبول ✽ متیم اثرہا لم یفد مکبول ✽ گفتہا ملکت قد سنیط من دمہا ✽ فجع و وقع و اختلاف و تبدیل یہ کبھی بہتر نہین ہے خصوصا غزل مین اور جو لوگ واو اور یا ماقبل مفتوح کو مدہ نہین جانتے

اور نکے نزدیک قسم دہم جیسے قول اور قتیل جو آخر مین بیان کی ہے اعتبار سے ساقط ہوگی
اور نو قسمین جو باقی رہین اونمین چہ قسمین جو قبل اس نوع آخر کی بیان کین داخل ہوگی
جمع مروف اور نامروف مین یعنی ایک جگہ مذہ اور ایک جگہ غیر مذہ ہم و اصناف عیوب
متعلق بمروف سہ نوع اول ہشتہ بود و آنچہ راجع بود باحذو ہمین اقسام باشد بعینہ
چہ اختلاف این حروف اقتضای اختلاف حذو کند و برعکس ست اور قسمین عیوب متعلق
بمروف کی تین سے زیادہ نہین ہین کسواسطے کہ جو پہلے بیان کی یعنی دس مین ایک
اعتبار سے ساقط ہے اور چہ قسمین داخل جمع مروف و نامروف ہین باقی رہین تین
قسمین اور جو عیب کہ راجع ہے طرف حذو کے یعنی طرف حرکت ماقبل روف کے یہی
اقسام ہین بعینہ کس لیے کہ اختلاف ان حرفون کا مقتضی ہے اختلاف حذو کا اور
برعکس یعنی اختلاف حذو کا مقتضی اختلاف مذکورہ ہے ہم و اما آنچہ راجع بود بارو
سہ صنف بود یکے آنچہ روی در مختلف باشد آن دو نوع بود یکی آنکہ دو حرف باشد
قریبی المخرج دوم آنکہ قریب المخرج در و متعسر نباشد صنف دوم آنچہ بسبب اختلاف توجیہ
بود و آن ہم سہ گونہ بود چہ اختلاف بالضم و کسر بود یا بضم و فتح یا بفتح و کسر و صنف سوم
آنچہ بسبب اختلاف مجرے بود و آن سہ گونہ بود برقیاس گذشتہ و اما اختلاف
بوجود توجیہ و عدمش یا بوجود مجری و عدمش از اعتبار خارج بود چہ اقتضای ازالت
نشاید کند اصلات و اما عیب کہ متعلق بروی ہے تین طرح پر ہے اول اختلاف روے
اوسکی دو قسمین ہین قسم پہلی وہ کہ دو حرف ہون قریب المخرج جیسے میم اور نون ایک جگہ
میم روی ہو ایک جگہ نون اسکو اکفا کہتے ہین قسم دوسری وہ کہ قریب المخرج نہون
جیسے با اور را یہ بڑا عیب ہے اور اسکو اجازہ کہتے ہین دوم عیب جو متعلق روی ہے
بسبب اختلاف توجیہ یعنی حرکت ماقبل روی کے وہ تین طرح پر ہے اسواسطے کہ
اختلاف بضم و کسر ہوگا مثل دُرّ اور خضر یا اختلاف بضم و فتح ہوگا مثل دُرّ و قمر یا اختلاف
بفتح و کسر ہوگا مثل قمر و خضر سوم عیب جو متعلق روی ہے وہ بسبب اختلاف مجرے
یعنی حرکت روی متحرک کے ہوتا ہے برقیاس گذشتہ یعنی بضم و کسر جیسا قاتلو اور قاتلہ مین

یا بضم اور فتح جیسا قائلہ اور قالہ مین یا بفتح وکسر جیسا قالہ اور قالہ مین واما اختلاف
ساتھ ہوسنے اور نہوسنے توجیہ کے جیسا قمر اور امر مین یا اختلاف ساتھ
ہونے اور نہونے مجرے کے جیسا علمہ اور علیہ مین اعتبار سے خارج ہے یعنی قابل
اعتنا نہین اسواسطے کہ اقتضاے ازالت تشابہ کرتا ہے مطلقاً یعنی اس مین کسیطرح کا
تشابہ نہین ہے پس قافیہ عیب دار بھی نہوگا ھم واما انچہ راجع یا وصل بود ہم برسہ گونہ باشد
وان اختلاف بود بہ واو ویا یا بود ولیت با الف ویا بحقیقت راجع باشد با اختلاف مجری واما اختلاف
وصل بجمع یکی از حروف مدباہا واختلاف بجمع ہای ساکن ومتحرک واختلاف بوجود وعدمش
از اعتبار خارج بود چہ مقتضی ازالت اصل تشابہ باشد ت واما جو عیب راجع بوصل
ہوتا ہے وہ بھی تین طرح پر ہوتا ہے اور وہ اختلاف بواو ویا ہے جیسا قالو اور قالی مین
یا اختلاف بواو والف سے ہے جیسا قالو اور قالا مین یا اختلاف بالف ویا ہے جیسے قالا اور
قالی مین اور حقیقت مین یہ عیب راجع ہوتا ہے طرف اختلاف مجرے یعنی حرکت روی
متحرک کی واما اختلاف وصل کا ساتھ جمع ہونے ایک حرف مد کے ساتھ حرف ہا کے
جیسا قالو اور قالہ مین اور اختلاف وصل کا بجمعیت ہاے ساکن ومتحرک جیسا کہ حملہ و
حملہا مین اور اختلاف وصل کا بوجود وعدم جیسا کہ تحمل اور حملہ اعتبار سے خارج ہے
کسواسطے کہ اصل تشابہ ان مین زائل ہے یعنی اختلاف کے ساتھ کچھ تشابہ چاہیے
یہان کسی طرح کا تشابہ بھی نہین ہے پس مانحن فیہ سے خارج ہے ھم واما اختلاف بخروج ہم
سہ نوع بود چہ یا بجمع واو ویا بود یا بجمع واو والف یا بجمع یا والف وہر سہ راجع بود با اختلاف
نفاذ وحکم اختلاف خروج بجمع وجود وعدمش ہم از اعتبار خارج بود واین عیب ہا
متعلق بود بحروف وحرکات ت واما اختلاف متعلق خروج بھی تین طرح پر ہے اسواسطے کہ
یا بجمع واو ویا ہوگا جیسے فخطا بہو وکتبا بھی یا بجمع واو والف جیسے لم یطلبہو ولم یطلبہا
یا بجمع یا والف جیسے بعتابہی وکتابہا اور یہ تینون راجع ہین با اختلاف نفاذ یعنی حرکت
وصل متحرک اور حکم اختلاف خروج کا بھی بجمع وجود وعدم اعتبار سے خارج ہے اور یہ عیب متعلق ہے
بحروف وحرکات ھم اما عیب ہای کہ بحروف وحرکات متعلق نبود یا بسبب اعادہ قافیہ بود وآن چنان بود

کہ کلمہ کہ بر قافیہ مشتمل بود بلفظ و معنی مکرر شود و بابسبب آن بود کہ قافیہ را از صیغہ مستعمل تحریف
کنند تا شاعر حاصل آید مثلاً ابراہیم با ابرہیم کنند چون قافیہ نعیم و کریم باشد یا لفظے را
قافیہ کنند کہ معنی را بان اختصاصی نبود مثلاً اگر قافیہ سجود و شہود باشد و ذکر باری تعالے
در موضع قافیہ افتد از اسمای او تعالی ودود ایراد کنند و ایراد این اسم را خبر رعایت قافیہ
دہی نبود و یا لفظی را قافیہ کنند کہ جزو سخنی باشد و جزو دیگر در اول دیگر بیت بود مثلاً
در شعرے کہ قافیہ کرم و علم باشد لم از لم یفعل قافیہ کنند و یفعل در اول بیت دیگر بیاورند
ت آما وہ عیوب جو حروف اور حرکات سے تعلق نہین رکھتے ہین کئی طرح پر ہین
یا وہ عیب بسبب اعادۂ قافیہ ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جو کلمہ کہ مشتمل قافیہ ہے
لفظ و معنی مین مکرر ہو یعنی لفظ بھی ایک اور معنی بھی ایک جیسے لسان اور لسان دونون
بمعنی زبان پس اگر لفظ بدل جاوی جیسے لسان اور زبان قافیہ ہوگا یا معنی بدل جاوین
جیسے لسان ایک جگہہ بمعنی زبان اور ایک جگہہ بمعنی زبانہ ترازو قافیہ ہوگا یا وہ عیب
بسبب اسکے ہوتا ہے کہ قافیہ کو صیغۂ مستعمل سے تحریف کرین اسواسطے کہ باہم مشابہت
ہو جاوی یعنی عینیت دور ہو جاوے فی الجملہ تغایر پیدا ہو مثلاً ابراہیم کو ساتھہ ابرہیم کے
قافیہ کرین مطلع مین جب قافیہ نعیم و کریم ہو قصیدے مین پس قافیہ کرنا ایک کلمے کا
بتحریف پنجاہیے یا وہ عیب یون ہوتا ہے کہ ایسی لفظ کو قافیہ کرین کہ معنی کو اوس
لفظ سے خصوصیت نہو جیسے ودود بمعنی دوست اور ایک اسم اسمای باری تعالی سے بھی ہے
پس جب قافیہ سجود اور شہود کا ہو اور ذکر باری تعالی موضع قافیہ مین پڑے اسمای باریتعالے
ودود ایراد کرین اور یہ وارد کرنا اس کلمہ فقط برعایت قافیہ ہو اور کوئی وجہہ نہو حاصل
یہ کہ ودود اور قادر اور متکلم صفت واقع ہوتے ہین پس رب ودود اور رب قادر کہنا چاہیے
کہ معنی کو خصوصیت ہو جائے یا عیب قافیے کا یہ ہے کہ ایسی لفظ کو قافیہ کرین کہ وہ جزو
ایک سخن کا ہو اور دوسرا جزو اوسکا اول بیت ثانی مین ہو مثلاً جس شعر مین قافیہ کرم
اور علم کا ہو لفظ لم کو قافیہ کرین لم یفعل سے اور یفعل کو اول بیت ثانی مین لائین ہم و
عیوب قافیہ علی الاجمال سہ صنف باشد انچہ البتہ نشاید کہ ایراد کنند و اگر کسے ایراد کند

آن شاذ شمرند آنچہ ایراد ش قبیح بود اما استعمال آن شعرا از روی ضرورت اتفاق
افتد آنچہ استعمال آن بسیار باشد اما مستحسن نبود و از عیوب مذکور بعضے را القاب مخصوص
باشد و بعضے را نباشد اما عیوب قافیہ کے تین قسم ہین اول وہ کہ یقیناً سنجا ہیے کہ ایراد کرین
اور اگر کوئی ایراد کرے اوسکو شاذ جانتے ہین دوم وہ کہ ایراد اوسکا قبیح ہو اما استعمال
اوسکا شعر مین از روی ضرورت کے اتفاق پڑے سوم وہ کہ استعمال اوسکا بہت ہو
مگر مستحسن نہو یعنی ایک قسم ایسی ہے کہ استعمال اوسکا عند الضرورت بھی جائز نہین ہے
اور دوسری قسم ایسی ہے کہ عند الضرورت جائز ہے مگر قبیح ہے اور تیسری قسم ایسی ہے
کہ بضرورت بھی روا ہے مگر قبیح ہے اور عیوب مذکورہ مین بعض کے القاب مخصوص
ہین اور بعض کے القاب نہین ہین ہم و از القاب مشہور یکی اقوا ست و آن اختلاف
مجری باشد و البتہ روا نبود ست اور القاب مشہورہ سے ایک اقوا ہے اور وہ اختلاف
مجرے یعنی حرکت روی کا ہے جیسے قائلو اور قائلہ بضم و کسر اور قائلہ اور قائلہ بضم و فتح اور
قائلہ اور قائلہ بفتح و کسر اور یہ مثالین سابق بھی لکھی گئی ہین پس یہ اختلاف البتہ روا نہین ہے
اور اقوا بالکسر تمام ہونا زاد کا پس اس قافیے کا لانا ایسا ہے گویا زاد شاعر کا تمام ہوا
غیاث سے اور منتخب مین بمعنی خالی شدن منزل اور محتاج اور درویش گردانیدن اور
مختلف گردانیدن قافیہا بحرکات و در منزل خالی فرود آمدن و مسافرت کردن اور بے توشہ
شدن و خالی شدن شکم از طعام و بسیار مال شدن و بی مال شدن لکھا ہے ہم و دوم اکفاء
و آن اختلاف حروف روی باشد بے اعتبار قرب مخرج و ہم البتہ روا نبود سوم اجازت ست
و آن اختلاف حروف روی باشد بشرط آنکہ در مخرج متقارب باشند مانند تا و طا یا سین و صاد
و این نوعی ست از اکفاء ست اور دوسرا اکفا ہے اور وہ اختلاف حروف روی کا ہے
بدون اعتبار قرب مخرج یعنی اعتبار قرب مخرج کا اس مین ضرور نہین ہے قریب المخرج
ہون یا نہون اور یہ البتہ روا نہین ہے اور اکفا بالکسر کہنا طرف کا
تا جو کچھ کہ اوس مین ہو گر جائے اور حم دنیا کمان کو اور ایک نوع عیب قافیہ ہے
کہ بعض ابیات مین حذف روی اور ہو اور بعض مین و منتخب مین اور غیاث مین لکھا ہے

کہ اکفا عیب قافیہ ہے کہ روی یا قید مختلف ہو بشرطیکہ قرب مخرج جیسے صباح اور سیاہ
اور بحر اور شہر تیسرا عیب اجازت ہے اور وہ اختلاف حروف روی کا ہے بشرطیکہ
مخرج مین متقارب ہون جیسے تا اور طوی اور سین اور صاد اور یہ ایک نوع ہے
اکفا کی یعنی اکفا عام ہے اور اجازہ خاص اور اجازہ بزار مجمعہ روا رکھنا اور چھوڑ دینا
اور دستوری دینا اور ایک قافیے مین ایک جگہہ طوی اور ایک جگہہ دال روی لانا
منتخب سے اور صاحب غیاث نے معنی خرآد مین لکھا ہے کہ ماخذ اس لفظ کا کتب
معتبرہ لغات عرب مین پایا نگیا اور ملا نور الدین ظہوری نے خوان خلیل مین نہاد اور
خراد کا قافیہ کیا ہے ظاہرا طوی خراطی کی فارسیون نے اپنے تصرف سے تا در شیشت
بدل کے بہمت قرب مخرج دال سے مبدل کی ہے اور صراح مین لکھا ہے کہ باصطلاح
شعرای عرب اس عمل کو اجازہ کہتے ہین کہ ایک مصرع مین حرف روی طا مہملہ کو لانا
اور مصرع دیگر مین دال لانا تمام کلامہ مع قولہ این نوعی است از اکفا ظاہرا این قول صحیح نیست
چہ در اکفا حسب تصریح مصنف علام عدم اعتبار قرب مخرج است و در اجازہ اعتبار
قرب مخرج پس اندراج و نوعیت یکی از مخالفین نسبت دیگری صورت نہ بندد
مگر آنکہ گویند معنی قولہ بے اعتبار قرب مخرج آنست کہ قرب مخرج دران ضروری نیست
باشد یا نہ و ہذا ہو الموافق لما قالہ ابن الحاجب فی المقصد الجلیل الاکفا اختلاف الروی
فان یکن مشبہا بمخرج او یحظ فہو قد سہلا لیکن صاحب مفتاح و خرزجیہ میگویند اختلاف روی
متقارب المخرج را اکفا گویند و تباعد المخرج را اجازہ و بسیاری از عروضیان دیگر نیز
موافق ایشان آوردہ اند بل معنی اجازہ آنچہ مصنف علام آوردہ در کتابی دیدہ نشد
تمام کلامہ ظاہر ہے کہ اعتراض اول کو خود کچھہ سمجھکر دفع کیا اور اعتراض ثانی اگر صراح
اور منتخب بھی دیکھتے نکرتے کسواسطے کہ منتخب اور صراح مین لکھا ہے کہ اجازہ اوسکو
کہتے ہین کہ ایک قافیے کے روی طوے اور ایک قافیے کی روے دال ہو اور دال اور
طوے قریب المخرج ہین چنانچہ رسالہ مطبوعہ سید حسن فارسی مین یہ عبارت لکھی ہے
کہ مخرج طا اور دال بی نقطہ و تا می قرشت از سر زبان ست فافہم ہم چہارم سنا دو آن

چند نوع بود اجمع موسس و ناموسس ب جمع مردف و نامردف ج اختلاف ردف بواو
و الف یا بیا و الف در حرف مد را اختلاف ردف بیای غیر مدکہ ماقبلش مفتوح بود یا مدہ
اختلاف توجیہ و سہ قسم اول روا نبود چہارم قبیح بود اما استعمال کنند بنادر و پنجم بسیار
استعمال کنند و قبحش از قبح چہارم کمتر بود و بعضے اختلاف توجیہ بضم و کسر روا دارند
قیاس بر اختلاف ردف بواو و یا در ہمہ مواضع قبح این ہمہ نوع اختلاف از دیگر انواع
کمتر شمرند چوتھا عیب قافیے کا سناد ہے اور سناد بالکسر لغت مین بمعنی معاونت
اور اصطلاح اہل عروض مین جو عیب کہ قبل ردی کے ہو اور وہ کئی طرح پر ہے اول
جمع ہونا موسس اور ناموسس کا یعنی ایک جگہہ الف تاسیس ہو اور ایک جگہہ نہو جیسا
سالم اور مسلم مین دوم جمع ہونا مردف اور نامردف کا یعنی ایک جگہہ حرف ردف ہو ایک
جگہہ نہو جیسا طور اور مکر کہ عربی مین حرف ردف مدہ ہوتا ہے سوم اختلاف ردف کا
بواو و الف جیسے طول اور قال یا بیا و الف حرف مد مین جیسے قال اور قیل چہارم اختلاف
ردف کا بیا سے غیر مدہ کہ ماقبل اوسکا مفتوح ہو ساتھہ یاے مدہ کے جیسے
ذیل اور قیل پنجم اختلاف توجیہ کا جیسے قُل اور حَل اور حِل اور تین قسمین ہیلی سناد کی
روا مین ہین مطلقاً اور چوتھی قسم قبیح ہے مگر استعمال کرتے ہین بہ ندرت یعنی کبھی کبھی
آوے پانچوین یعنی اختلاف توجیہ بہت استعمال کرتے ہین اور نہ اوسکا چہارم سے
کمتر ہے اور بعضے اختلاف توجیہ کا بضم و کسر روا رکھتے ہین اور قیاس کرتے ہین
اختلاف ردف بواو و یا پر یعنی اختلاف توجیہ کا بضم و کسر جیسے قُل اور حِل ہے مثل
اختلاف ردف بواو و یا ہے جیسے عمود اور حمید اور جیسے وہ جائز ہے ویسے یہ جائز ہے
اور سب مواضع مین قبیح اس نوع اختلاف کا اور انواع سے کمتر جانتے ہین ح
منحنی نماند کہ نوع ششم از انواع سناد باقی ماندہ و آن اختلاف اشباع یعنی حرکت
دخیل است چنانکہ در عالِم و عالَم بکسر لام یکی و بفتح لام دیگر تم کلامہ ظاہر ہے کہ سناد کہتے ہین
اوس عیب کو جو قبل ردی کے ہو اس صورت مین صورت قُل اور حَل اور عالِم اور عالَم
کی ایک ہے اور توجیہ عام ہے اور اشباع خاص پس اشباع داخل توجیہ ہے چنانچہ گفتہ

یہ بھی یاد نہین کہ خود قبل اسکے بیان توجیہ مین حاشیہ لکھا ہے کہ فرق درتوجیہ وشباع آنست کہ توجیہ عبارت ست از حرکت ماقبل روی ساکن خواہ آن حرف ماقبل وخیل باشد مثل میم کامل ورامل یا نباشد چنانکہ میم قمر ورمز واشباع عبارت ست از حرکت وخیل کہ مابعد تاسیس بود خواہ روی آن ساکن بود خواہ متحرک پس نسبت عموم من وجہ درمیان این ہردو متحقق ست تم کلامہ ص پنجم ایطا وآن اعادت قافیہ بود وچند انکہ تکرار قافیہ یکدگر نزدیکتر بود قبحش زیادت بود وایراد لفظ مشترک مانند عین بمعنی مختلف ایطا نبود وچنین اگر لفظ در اصل یکے بود وبتصریف یا وجوہ استعمال مختلف شود اختلافی کہ اقتضاے اختلاف لفظ یا معنی کند مثلاً رجل والرجل یکی نکرہ ودیگر معرفہ ولم تضرب یکے مخاطبہ مونث ودیگر مغایبہ او وغلام وغلامی یکی بیای اطلاق ودیگر بیای اضافت بانفس خود وامثال این ایطا نبود واما برجل ولرجل ویضرب وتضرب وامثال این ایطا بودت پانچوان عیب قافیے کا ایطا ہے اور ایطا بمعنی پامال کردن وپامال کنانید بنتخب اور غیاث سے اور اصطلاح اہل عروض مین تکرار قافیہ لفظا ومعنا ہے اور جتنی کہ تکرار قافیہ یکدگر سے نزدیکتر ہو قصیدہ سے مین قبیح اوسکا زیادہ ہوگا لکھا ہے کہ کہ اقل قصیدہ سات بیتین ہین پس اگر اعادہ قافیہ کا بعد سات بیتون کے ہو گویا اعادہ قصیدۂ ثانی مین ہے اور اسیطرح اگر اعادہ فن دیگر مین ہو مثلاً تمہید کے بعد مدح شروع کرے اور اعادہ قافیے کا عمل مین لائے کچھ باک نہین ہے کذا قال المکالی اور واردکرنا لفظ مشترک کا مانند عین کے بمعنی چشم وآفتاب وذات وچشمہ وغیرہ بمعنی مختلف ایطا نہین ہے یہی ہے مذہب جمہور کا مگر خلیل تکرار قافیہ باختلاف معنی بھی داخل ایطا جانتا ہے الا باختلاف اسم وفعل مثل ذہب اسم بمعنی زر اور فعل بمعنی رفت یہ ایطا ہے اوسکے نزدیک خارج اور اسیطرح اگر لفظ اصل مین ایک ہو اور بسبب تصریف کے یعنی گردان کے یا بوجوہ استعمال مختلف ہو پس وہ اختلاف کہ مقتضی اختلاف لفظ ہو یعنی اوس سے اختلاف لفظ ہو جائے یا مقتضی اختلاف معنی ہو یعنی اوس سے اختلاف معنی ہو جائے مثلاً رجل اور الرجل کہ ایک نکرہ ہے یعنی کوئی مرد اور دوسرا معرفہ ہے یعنی وہ مرد اور لم تضرب اور

لم تضرب باشباع ایک صیغہ مونث حاضر کا اور ایک صیغہ مونث غایب کا اور غلام باشباع اور غلامی ایک بیای اطلاق اور ایک بیای اضافت طرف اپنی ذات کے یعنی غلام میرا اور امثال اسکی ایطا نہین ہے کسواسطے کہ الرجل اور رجل مین تغایر معنی ہو گیا اور لم تضربی اور لم تضرب مین اور غلام اور غلامی مین تغایر لفظی ہو گیا اما برجل اور رجل اور یضرب اور تضرب اور امثال اسکی داخل ایطا ہین ح قولہ یضرب و تضرب مخفی نماند کہ حکم بمخالف الرجل از رجل بسبب شدت اتصال افادہ آن میکند کہ در یضرب و تضرب نیز ایطا باشد چہ اتصال یای یضرب تای تضرب کمتر از اتصال الرجل نے نماید واللہ اعلم تم کلامہ فتامل کہ الرجل اور یضرب اور تضرب مین اتصال الف ولام اور یا اور تا سے غرض نہین جیسا کہ صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے غرض یہ ہے کہ الرجل اور رجل مین صورت معنی کے بدل گئی اور معنی متغایر ہو گئے بخلاف یضرب اور تضرب کے کہ صورت معنی کی ایک رہی اور آخر لفظ بھی ایک ہی رہا فقط حضور اور غیبت باعث تغایر نہین ہے م ششم تضمین و آن تعلق آخر بیت بود باول دیگر بیت چنانکہ در بیشتر گفتہ آمد و این تضمین غیر آنست کہ در صنعت ہای شعر افتد و آن ایراد شاعر بود در اثنای شعر خود بیتے مشہور کہ بر ہمان وزن و قافیہ بود از شعر دیگری بر سبیل استشہاد و یا تمثل انیست انچہ واجب نمود ایراد آن از علم قافیہ شعر تازی واللہ اعلم ت چھٹا عیب قافیے کا تضمین ہے اور وہ تعلق آخر بیت کا ہے ساتھ اول بیت ثانی کے جیسا کہ پیشتر کہا گیا مثل لم کے کہ آخر بیت اول مین قافیہ ہو اور یفعل شروع بیت ثانی آئی اور یہ تضمین سوا اوس تضمین کے ہے کہ داخل صنائع شعر ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ شاعر اپنی شعر مین شعر مشہور شخص غیر کا ہم وزن اور ہم قافیہ بر سبیل استشہاد یا تمثل ضم کرے یہ ہے جو کچھہ کہ واجب تھا ایراد اوسکا علم قافیہ سے شعر تازی مین واللہ اعلم

م فصل ششم در حروف و حرکات قوافی نزدیک پارسی گویان و ذکر ردیف حرف یا سین را در شعر پارسی اعتباری نیست و کسانیکہ اعتبار کردہ اند ملاحظہ شعر عرب کردہ اند و حال ایشان ہمانست کہ حال کسانیکہ بر اوزان خاص بعرب شعر فارسی گفتہ اند و چون

تاسیس ساقط شود دخیل ہم ساقط شود و از حرکات رس و اشباع ساقط شود ست فصل
چھٹی حروف و حرکات قوافی مین نزدیک فارسی گویون کے اور ذکر ردیف مین حرف
تاسیس کو شعر فارسی مین کسیطرح کا اعتبار نہین ہے اور جن لوگون نے اعتبار کیا ہے
ملاحظہ شعر عرب کا کیا ہے یعنی بتقلید عرب کہا ہے اور باب لزوم مالا یلزم سے جانا ہے
اور حال اون لوگون کا وہی ہے جیسے اوزان عرب مین تقلیداً شعر فارسی کہے ہین اور
جب تاسیس ساقط ہوا حرف دخیل بھی ساقط ہوا اور حرکتون سے رس اور اشباع
دونون حرکتین ساقط ہوئین کیونکہ رس حرکت ماقبل تاسیس اور اشباع حرکت
دخیل کا نام ہے ع ردف در فارسی ہر حرف کہ اتفاق افتد شاید خواہ حرف مد خواہ
غیر آن و واجب بود کہ در ہمہ قصیدہ یکحرف بود بعینہ و ساکن بود و حرکت ماقبل او یعنی
حذو یکحرکت بعینہ بود مثال ردف حرف علت الف در کاروبار و او در دور و شور و یا
در تیر و شیر و حرفی کہ بواو ماند در گور و شور و حرفی کہ بیا ماند در دیر و زیر و مثال حرفہای
دیگر را در کرد و مرد و سین در دست و بست و کاف در بکر و فکرت اور ردف فارسی
مین جو حرف کہ اتفاق پڑے شاید ہے خواہ حرف مد خواہ غیر مد اور واجب ہے
کہ تمام قصیدے مین ایک حرف پڑے بعینہ اور ساکن ہو اور حرکت ماقبل اوسکی
یعنی حذو ایک حرکت بعینہ ہوتی ہے مثال ردف حرف علت کی جیسے الف کاروبار
مین اور واو دور اور شور مین بمعنی سرور اور یا تیر اور شیر مین اور واو جو دہ سے
مشابہ ہے جیسا گور اور شور مین بحرکت مجہولہ اور وہ حرف جو یاے مدہ سے مشابہ ہے
جیسا دیر و زیر مین بحرکت مجہولہ اور مثال اور حرفون کی جو غیر مدہ ہین جیسے راکرد و
مرد مین اور سین دست و بست مین اور کاف بکر اور فکر مین معلوم کیا چاہیے کہ
اور عروضیون نے ردف فقط حروف مدہ کو قرار دیا ہے اور غیر مدہ کو اس جگہ قید کہا ہے
اور قید کو حصر کیا ہے دس حرفون پر یعنی با و خا و را و زا و سین و شین و نین و فا
و لون و ہا اور مثالین یہ لکھی ہین ابر و صبر و تخت و بخت و خورد و دید و بزم و رزم و دست
و مست و دشت و گشت و مغز و لغز و گفت و سفت و بند و پند و چہر و مہر اور حرف ردف کا

بعینہ ایک حرف ہونا تمام قصیدے مین اور اوسکی حرکت ماقبل یعنی خدد کا ایک حرکت
ہونا بعینہ بس جو کچھ اسکے خلاف ہے اور جمع ہونا حرکت معروف اور مجہول کا مثلاً
دور اور شور مین ان سب کا حال عیوب مین لکھا جاے گا یہان تصریح اوسکی ضرورت نہین
رکھتی ص واما روی باشد کہ یکحرف بود و باشد کہ دو حرف بود اول را مفرد خوانند و دوم را
مضاعف ت واما روی کبھی ایک حرف ہوتا ہے اور کبھی دو حرف اول کو روی
مفرد کہتے ہین اور دوم کو ردف مضاعف اور عروضیون نے اس جگہ ردف کہکر
کہا ہے ایک کو ردف اصلی اور ایک کو ردف زائد ص وروی مفرد باشد کہ حروف مدبود
مانند الف در جدا و واو یا در بہی و بھی و واو در راسو و بہاو و شبیہ بیاورد عوی و فی
شبیہ بواو در نیکو و مینو و باشد کہ غیر مدبود مانند دال در گرد و مرد و راے در گذر و سفر ت
اور روی مفرد کبھی حرف مد ہوتا ہے جیسا الف جدا اور رد اور یا بھی اور بھی مین
اور واو راسو اور بہلو مین اور راسو بمعنی نیولے کے ہے اور شبیہ بیا جیسا دعوی اور معنی مین
اور شبیہ بواو جیسا نیکو اور مینو مین اور کبھی روی مفرد غیر مد ہوتی ہے مانند حرف دال کے
گرد و مرد مین اور مانند حرف راے کے گذر اور سفر مین ص وروی مضاعف از حرفہاے معدودہ
بود و بشرطہاے مخصوص اما شرطہا آن بود کہ قافیہ مردف بود و ردف یکی از حروف مدبود
و آن دو حرف کہ روی باشد ہر دو در کلمہ اصلی باشند و حرف اول یا دو او ہر دو
مجہول الحرکۃ باشند ت اور روی مضاعف حروف معدودہ سے ہوتی ہے اور اوسمین
شرطین ہین اول یہ کہ قافیہ مردف ہو دوسرے یہ کہ ردف ایک حروف مد سے ہو
تیسرے یہ کہ وہ دو حرف روی کے کلمے مین اصلی ہون چوتھے یہ کہ حرف پہلا یا اور
واو کا دونون مجہول الحرکۃ ہون جیسے بخت اور سوخت کہ قافیہ مردف ہے اور واو
اور یا انمین حروف مد ہین اور دونون حرف روی یعنی خا اور تا کلمے مین حرف اصلی
ہین اور حرف اول واو اور یا کا یعنی با اور سین بخت اور سوخت مین مجہول الحرکۃ ہین
صاحب حاشیہ نے لفظ واو کو دور کرکے یہ عبارت لکھی ہے کہ اول یا ہر دو مجہول الحرکۃ
باشند اور نیچے اس عبارت کے لکھا ہے از دو حرف روی اور اوسپر یہ حاشیہ لکھا ہے

ح قولہ اول یا ہر دو مجہول الحرکتہ باشند ظاہر آنست کہ در بیشتر ازین کلمات ممثلہ
ما بعد ہر دو حرف روی مضاعف ساکن واقع شدہ مثل رست و ساخت و یافت و دشت
آری و بعضی از کلمات پارسی و کار و حرکت حرف اول مختلف ست اما حرکت مجہولہ درکدامی
ازین کلمات بر اول و ثانی حروف روی یافتہ نمی شود معلوم نیست کہ مصنف علام از حرکت
مجہولہ چہ ارادہ ساختہ است تم کلامہ فقائل ایک مرد قابل نے کہ نا آشنای علم طب تھے
حاشیہ میزان الطب پر لکھا اور تپ نوبہ کی جگہ نوبت کے معنی لغت مین دیکھکر حاشیہ پر
ثبت کیے کہ نوبت چیزی ست کہ بر در شاہان می نوازند الحق کہ بدون فہم معنی کے
حال تحریر کا ایسا ہی ہوتا ہے اور معلوم ہو کہ بعضے نسخون مین وہ عبارت ہے جو لکھی گئی
اور بعض نسخون مین یہ عبارت ہے کہ دو حرف اول یا ہر دو مجہول الحرکتہ باشند
پس محشی نے باکو جو بای موحدہ ہے یا بای تحتانی پڑہ کر مطلب کو خراب کیا ہے
ورنہ معنی یون ہی بنتے ہین کہ حرف اول ساتھہ دونون حروف روی کے مجہول الحرکتہ ہو
مثلاً بخیت مین حرف یا کہ خا اور تا سے ملا ہوا ہے اور دوست مین واو کہ سین اور
تا سے ملا ہوا ہے مجہول الحرکتہ ہو پس اس صورت مین بھی وہی معنی ہوتے ہین
ہم اما حرفہای کہ در روی مضاعف افتد باستقرا معلوم شدہ ست کہ حرف اول یکے
ازین ہفت حرف باشد خا و را و سین و شین و فا و نون و ژا کہ درین لفظہا مجتمع اند سخنش
ژرف و حرف دوم یکے ازین شش حرف باشد یا و تا و جیم و دال و سین و کاف کہ
درین لفظہا مجتمع اند سکت بجد و وقوع آن در امثال این کلمات است رست نیست
دوست بیست داشت گوشت یافت کوفت فریفت ساخت بیخت درخت کاشک کوشک
کاردمور دراند بانگ پارس جاماسپ کوفج نیزک خیژد کروژدست ولیکن جو حرف کہ روی
مضاعف مین واقع ہوتے ہین باستقرا و تلاش معلوم ہوا ہے کہ حرف اول اون
سات حرفون سے ہوتا ہے جو مرقومۂ متن ہین اور مجموعہ اونکا سخنش ژرف ہی یعنی
سخن اوسکا عمیق اور تہ دار ہے اور حرف دوسرا ان چھہ حرفون سے ہوتا ہی جو مرقومۂ
متن ہین اور مجموعہ اونکا سکت بجد ہی یعنی خاموش ہوا بکوشش یا جد مقابل ہزل ہے

کنز اور غیاث سے اور مثالین انکی جو مرقومۂ متن ہین اور حروف ثانی مین جو کاف ہے
اوس سے مراد کاف پارسی اور کاف تازی دونون ہین اور مثالون مین بیت بمعنی بایست
باثانی مجہول امر ہے ایستادن سے یعنی توقف کن برہان سے اسواسطے کہ ماقبل ہ
حرکت مجہولہ شرط مین داخل ہے اور بیخت صیغۂ ماضی ہے بیختن سے بابا رفارسی بروزن
ریختن بمعنی پیچیدن برہان سے اور کاشک مخفف کاشکے ہے کہ اصل مین کاش تھا
ای مخففی کہ کاف بیانی کے آخر مین تھی بسبب کسرے کے یای تحتانی سے بدل ہوئی
کاشکے ایک لفظ ٹھہرا جواہر الحروف اور غیاث سے اور کوشک بسکون ثالث بنای بلند
اور قصر کو کہتے ہین برہان سے اور کارد بمعنی کزلک ہے کہ عربی مین اوسکو سکین کہتے ہین
اور مورد بضم اول وسکون ثانی مجہول وثالث ودال ابجد نام ایک درخت کا ہے کہ اوسکو
آس کہتے ہین پتی اوسکی نہایت سبز اور تر و تازہ ہوتی ہین اور دواؤن مین استعمال
کرتے ہین اور بسبب نہایت سبزی کے زلف محبوب سے نسبت دیتے ہین اور بمعنے
مہر و نگین آیا ہے برہان سے اور پارس بابای فارسی نام ایک ولایت کا ہے اور وہ
چار شہر ہین شیراز اور سپاہان اور کرمان اور سبزوار اور استعمال مین ایک حرف
پارس کا زیادہ وزن سے آتا ہے کشف اللغات سے اور بمعنی یوز اور نام پہلوبن سام
بن نوح علیہ السلام بھی ہے برہان سے اور جاماسپ بابا رفارسی نام حکیم کا کہ وزیر گشتاسپ
شاہ کا تھا اور جاماسپ نامہ اوسکی مصنفات سے ہے کذا فی الکشف اور کوج کوبرہان
اور جہانگیری مین بفتح فا لکھا ہے بمعنی نام جماعت کہ کوہستان کرمان مین رہتے ہین
اور کوفجان کوبرہان مین بروزن بوستان اور کشف مین با فا موقوف بھی جماعت مذکور
اور قفس لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کوفج بفتح فا وسکون فا دونون طرح آیا ہے اور تحصیل
کہ بسکون فا مخفف کوفجان ہو اور نیز ک ح نیز اول بثانی کشیدہ و ثبرای فارسی زدہ گیاہی ست
کہ بر درخت پیچد و بعربی عشقہ گویند کذا فی البرہان آنا باکاف دیدہ نشد شاید مثل کاشک
افزودہ باشند تم کلامہ برہان مین لفظ نیز بدون کاف ہے اور یہان مع الکاف اور
دونون حرف روی کے اصلی درکار ہین ایسا قیاس مفید نہین اور غیر نوح غیر بکسر اول

دیار مجہول وزای فارسی زدہ امر غیژیدن است کہ بمعنی بزانو و چہار دست و پا نشستہ رفتن است
مانند طفلان و بزیادت دال چنانکہ مصنف آوردہ دیدہ نشد شاید در بعضے السنہ دال را
زائد کردہ باشند مثل کاف در کاشک واللہ اعلم تم کلامہ ظاہر ہے کہ غیژ امر اور غیژیدن
مصدر برہان مین لکھا ہے اور یہان غیژد مع الدال آیا ہے اور دونون حرف روی کے
اصلی درکار ہین کیا عجب کہ مثل غیژیدن کے غیژدن بھی مصدر آیا ہو جیسے گذرانیدن اور
گذاردن و گستریدن اور گستردن وغیرہ اور غیژد ماضی اوس سے ہو اور کروژد ح کروژ
بو او مجہول بمعنی نشاط داندوہ از لغات اضداد است کذا فی الغیاث اما حال دال را بر حال
دال غیژد قیاس باید فرمود تم کلامہ یہ قیاس صاحب حاشیہ کا بکار آمد نہین کہ برہان اور
کشف مین یہ لفظ بدون دال ہے اور یہان مع الدال اور دونون حرف روی کے اصلی درکار
ہین سوا اسکے برہان مین کروژ بروزن خروس لکھا ہے اور یہان حرکت ماقبل ردف
مجہولہ چاہیے شاید کہ کروژدن بھی کوئی مصدر آیا ہو ہم واین دو حرف چون در مقاطع
شعر افتد آنرا در وزن بجای یکحرف شمرند چنانکہ گفتہ ایم در روی مقید باسغدنے توجیہ
واین جنس در قافیہ تازی واقع نباشد و آنا اگر در مقاطع نباشد اتصال این دو حرف
یا بحرفے ساکن بود یا بحرفے متحرک و اگر بحرف ساکن بود چنانکہ در لفظ راستی روی مطلق
بود چہ ہر دو حرف روی را متحرک شمرند و اگر اتصال شان بحرفی متحرک بود چنانکہ گوییم
راست شو اگر یکحرف دزدیدہ شود تا بروزن فاعلن شود روی را یکحرف بیش نباشد
و اگر ہر دو حرف مستوفی در نطق آرند تا بروزن مفتعلن شود ہر دو حرف روی متحرک باشد
روی در ینصورت نے وصل باشد و بر حجابہ چون روی دو حرف متحرک باشد و متصل باشد
بوصل اسم مجری بآن حرکت لائق تر باشد کہ بوصل پیوستہ بود و حرکت اول را آن اولی کہ
باسمی دیگر خوانند و ہمچنین چون ہر دو حرف متحرک باشند یا یکی و بوصل متصل نباشد اسم مجری
بران حرکتہا لائق نباشد و این حکمہا کہ گفتہ آمد خاص ست باین لغت ت اور یہ
دو حرف یعنی روی مضاعف کہ دونون ساکن ہین جب آخر شعر مین واقع ہوتے ہین
اونکو وزن مین بجای یکحرف شمار کرتے ہین جیساکہ کہا ہمنے اول کتاب مین اور روی

مفید ہوگی نے توجیہ سکے یعنی حقیقت مین مثلاً لفظ راست مین تا روی ساکن ہے اور
سین اوسکے ماقبل بقیاس تازی متحرک چاہیے تھا اور حرکت اوسکی توجیہ ہوتی اور یہان
سین دوسرا حرف روی کا واقع ہوا ہے اور ساکن ہے پس گویا روی ساکن ہے
بدون توجیہ کے اور اس قسم کا قافیہ تازی مین واقع نہین ہوتا بسبب اسکے کہ دو حرف
روی دونون ساکن اور ماقبل اونکے مدہ وہ بھی ساکن پس وقوع تین حرفون ساکن کا
آخر شعر تازی مین نہین ہوتا اور اگر یہ دو حرف آخر شعر مین نہون حشو مین ہون اتصال
ان دونون حرفون کا یا بحرف ساکن ہوگا یا بحرف متحرک اگر بحرف ساکن ہوگا جیساکہ
لفظ راستی مین کہ یا ساکن سے اتصال ہوا اس صورت مین روی مطلق ہوگی یعنی متحرک
اسواسطے کہ دونون حروف روی کو متحرک شمار کرتے ہین اور راستی کو بروزن فاعلن کہتے ہین
اور اگر اتصال اونکا بحرف متحرک ہو جیساکہ راست شو اگر اس مین ایک حرف وزدیدہ کیجیے
اور بروزن فاعلن کہیے روی پر ایک حرکت سے زیادہ نہوگی کسواسطے کہ ایک وزدیدہ
ہوگیا ایک حرف ہو باقی رہا دس پر ایک ہی حرکت چاہیے اور اگر دونون حرف مستوفی
اور تمام کردہ شدہ یعنی پُر پر مین تا بروزن مفتعلن ہو دونون حرف روی کے متحرک ہونگے
اور روی اس صورت مین بی وصل ہوگی اسواسطے کہ حرف وصل متحرک نہین ہوتا اور
منفصل نہین ہوتا اور برجملہ یعنی حاصل کلام یہ ہے کہ جب روی دو حرف متحرک ہونگے
اور وصل سے ملین گے جیسے لفظ راستی مین کہ بروزن فاعلن ہے نام مجرے کا اس
حرکت روی کو زیبا ہے کہ مجرے حرکت روی متحرک کو کہتے ہین اور یہان روی متحرک
وصل ساکن سے ملی ہے اور حرکت حرف اول کا بہتر یہ ہے کہ اوزنام رکھین کسواسطے کہ
حرف روی دو ہین اور دونون متحرک ایک کی حرکت کا نام مجرے ہو اور دوسری کا نام اور
چاہیے اور اسیطرح جب دونون حرف روی متحرک ہون جیسے راست شو مین بروزن مفتعلن
یا ایک حرف متحرک ہو دوسرا ساکن ہو جیسے راست شو مین بروزن فاعلن اور وصل سے
متصل نہو جیسے یہان شو کا شین متحرک اور منفصل ہے وصل نہین ہو سکتا ہے حرف وصل
ساکن اور منفصل چاہیے اس صورت مین اسم مجری ان حرکتون پر لائق ہے اسواسطے کہ

مجہولی نام حرکت روی متحرک کا ہے جو متصل ہوتا ہے وصل سے اور یہان وصل نہین
اور روی متحرک ہے پس یہ احکام کہ کہے گئے خاص ہین لغت فارسی مین تازی مین یہ
صورتین قافیون کی نہین ہوتی هم و آما وصل حرفی زائد باشد کہ بعد از روی آید از کلمہ منفصل
نبود و بعضی گفتہ اند وصل ازین شش حرف باشد تا و یم و شین و یا و دال و ہا چنانکہ در سخت
و سخم و سخنش و سخنی و گوید و گفتہ می آید و اما وصل ایک حرف زائد ہوتا ہے کلمہ سے
اور تکرار اوسکی واجب ہوتی ہے اور بعد روی کے آتا ہے اور کلمے سے جدا نہین ہوتا
اور بعضون نے کہا ہے کہ وصل ان چھہ حرفون سے ہوتا ہے تا یم شین یا دال ہا جیساکہ
سخت اور سخم اور سخنش اور سخنی اور گوید اور گفتہ مین آتا ہے هم و این حصر واجب نیست
چہ باکہ در خطاب باشد مثلاً گوئی تو درین سخنی یا در صفت چنانکہ در لفظ خوش سخنی یا
در نسبت چنانکہ در شہری دیگر باشد و شبیہ بیاکہ در نکرہ آید مثلاً گوئی سخنی از سخنہا یا
در تقدیر فعل چنانکہ گوئی اگر گفتمی و کاشکی گفتمی و بخواب دیدم کہ گفتی و این دو حرف باشد
و یکی گرفتہ اند اورا و یہ حصر چہہ حرفون پر واجب نہین ہے اسواسطے کہ یای خطاب
جیساکہ کہے تو کہ تو درین سخنی یعنی تو ہیچ اس بات کی ہے اور یاے کلمۂ توصیف جیسا لفظ
خوش سخنی مین یعنی سخن خوش اور یای نسبت جیساکہ شہری مین یعنی شہر کا رہنے والا
پس یہ یا اور ہے یعنی یاے معروف ہے اور شبیہ بیا یعنی یاے مجہول کہ نکرے مین
آتی ہے مثلاً کہے تو سخنی از سخنہا یعنی گوئی سخن سخنونسے یا بتقدیر فعل مین ہوتی ہے یعنی
جس مین وقوع فعل ثابت نہو جیساکہ کہے تو اگر گفتے یعنی اگر کہتا مین و کاشکے گفتے یعنی
کاشکے کہتا مین و بخواب دیدم کہ گفتی یعنی خواب مین دیکھا مینے کہ کہتا تھا اور ہی اور یہ
دو حرف ہین یعنی ایک یای معروف اور ایک شبیہ بیا یعنی یای مجہول اور عروضیون نے
ایک ہی یا لی ہی چہہ حرفون مین ح یعنی شبیہ بیاکہ عبارت ست از یای مجہول بحقیقت
حرف مرکب ست از الف و یا و تفصیلش در اول کتاب گذشت هم و نیز الف ندا چنانکہ
گوئی پسرا ازین قبیل ست و خارج ست از حروف مذکورت اور الف ندا جیساکہ کہے تو
پسرا یعنی ای پسر اسی قبیل سے ہے اور خارج ہے حروف شش گانہ مذکورہ سے

ہم ہمچنین کاف تصغیر چنانکہ گوئی پسرک و در بعضی لغات بدل کاف تصغیر واو بود ت اور اسیطرح کاف تصغیر جیسا کہ کہے تو پسرک یعنی پسر خرد اور بعضے لغت مین بدل کاف تصغیر کی واو ہے یعنی پسرو مثال اوسکی شعر برمن نظری نمیکنی ای پسرو ۔ چشم خوش تو کہ آفرین باد برو ۔ م دنون مصدر چنانکہ در لفظ گفتن و کردن ہم ازین قبیل است و خارج است از حروف شش گانہ ت اور نون مصدر جیسا کہ لفظ گفتن اور کردن مین ہے اسی قبیل سے ہے اور خارج ہے حروف شش گانہ سے م و بر جملہ تحقیق درین موضع آنست کہ ہر حرف ساکن کہ جاری مجری این حروف باشد کہ بروی مطلق پیوندد تا کلمہ بآن تمام شود از قبیل وصل بود ت اور فی الجملہ تحقیق اس جگہہ یہ ہے کہ جو حرف ساکن کہ قائم مقام ان حرفونکا ہو کہ روی مطلق سے ملے تو کلمہ بسبب اوسکے تمام ہو قبیل وصل سے ہے م و بدانکہ قدما الف اطلاق برسم عرب بکار داشتہ اند چنانکہ گویند شود او گوید او از قبیل وصل شمردہ و استعمال آن الف اصلا خطاست چہ عرب را الف و او و یا از اشباع حرکات اواخر کلمات حادث شود و عجم را او اخر کلمات متحرک نباشد پس آنجا حرکتی در افزودن و آن را اشباع کردن تا حرفی حادث شود خروج باشد از لغت ت اور معلوم ہو کہ قدمانے الف اطلاق کو مثل عرب کے استعمال کیا ہے جیسا کہ کہتے ہین شود او اور گوید او اور سے قبیل وصل شمار کرتے ہین اور استعمال الف کا مطلقا خطا ہے کیونکہ لغت عرب مین الف اور واو اور یا اشباع حرکات او اخر کلمات سے پیدا ہوتی ہین اور زبان عجم مین او اخر کلمات متحرک نہین ہوتے پس زبان عجم مین ایک حرکت کا زیادہ کرنا اور اوسکو اشباع کرنا یہان تک کہ ایک حرف پیدا ہو خروج ہے لغت سے یعنی یہ بات زبان عجم سے خارج ہے م و اما خروج درست ترانست کہ در پارسی خروج نیست از جہت آنکہ وصل متحرک نیست و باین سبب یوسف عروضی کہ در تمہید قواعد عروض و قوافی پارسی مانند خلیل است در تاری در اثنای حروف قوافی پارسی خروج نیاوردہ است ت و اما خروج ٹھیک یہ بات ہے کہ پارسی مین خروج نہین ہے اس سبب سے کہ پارسی مین وصل متحرک نہین ہے اور جب وصل متحرک ہوگا تو حرف مابعد یعنی ردیف ہو جائے گی اور اسی سبب سے یوسف عروضی

کہ تمہید قواعد عروض وقوافی پارسی ہین مانند خلیل کے نہیے تازی ہین حروف قوافی فارسی
ہین خروج نہین لایا ہے ہم وبعضی گفتہ اند چون حرف وصل متحرک شود ولب کنی
دیگر متصل گردد آن ساکن خروج باشد وحرکت وصل نفاذ چنانکہ گوئی زدمش وپسندمش
دال روی است ومیم وصل وشین خروج **ت** اور بعضے کہتے ہین کہ جب حرف وصل
متحرک ہوتا ہے اور ایک ساکن سے ملتا ہے وہ ساکن خروج ہے اور حرکت وصل کا
نام نفاذ ہے جیساکہ کہے تو زدمش وپسندمش یعنی مارا مینے اوسکو اور پسند کیا مینے
اوسکو دال روی ہے اور میم وصل اور شین خروج ہم وباشد کہ خروج بحرکت وصل
باو پیوندد چنانکہ گوئی پسرلیش وخبرلیش **ت** اور کبھی خروج بحرکت وصل وصل سے ملتا ہے
جیساکہ کہے تو پسرلیش اور خبرلیش یعنی ایک پسر اوسکا اور ایک خبر اوسکی ہم وبعضے حرفی
دیگر راکہ بخروج پیوندد ہمبرین قیاس کہ در اتصال خروج بوصل گفتہ اند زائد نام نہادہ اند
چنانکہ درین قافیہ کہ زدہ امت وبستدہ امت دال روی است وہائی کہ در حال حرکات
ہمزہ در تلفظ بدل اوہست وصل ومیم خروج وتا زائد **ت** اور بعضے جب ایک حرف اور
خروج سے ملتا ہے اوسکو برقیاس اتصال خروج بوصل زائد کہتے ہین اور بعضون نے
اوسکا نام مزید رکھا ہے جیساکہ اس قافیہ مین زدہ امت وبستدہ امت یعنی مارا ہے مینے
تجھکو اور لیا ہے مینے تجھکو اس مین دال روی ہے اور وہا کہ حالت تحریک مین ہمزہ تلفظ
مین بدل اوس ہا کے ہے وصل ہے اور میم خروج ہے اور تا زائد یا مزید ہم دراینجا لازم آمد کہ
چون گویند اگر زدہ امیت وبستدہ امیت یا حرفی دیگر کہ بیاماند زیادت شود بقیہ دیگر احتیاج
افتد یا زاند زیادت از یکحرف روا باید داشت وشاید کہ ازین ہم زائد شوود **ت** اور اس جگہہ سے
لازم آیا کہ جب کہین اگر زدہ امیت وبستدہ امیت یعنی اگر مارتا مین تجھکو اور اگر لیتا مین تجھکو
یا کوئی حرف اور کہ مشابہ یا کے ہو اور زیادہ ہو کسی اور لقب کی حاجت پڑے اور وہ لقب
نابرہ ہے یعنی نافرہ اور نفرت کنندہ کہ سب حرفون سے کنارہ کش ہے پس زدہ امیت
اور بستدہ امیت مین دال روی اور سا کہ بدل اوسکے حالت تحریک مین ہمزہ تلفظ مین
آتا ہے وصل اور میم خروج اور یا مزید اور تا نابرہ ہے اور مشابہ اسکے یہ مثال ہے

بیت دل کہ بدست تو سپرد ستمش * بارزہ اکنون کہ نبرد ستمش * دال ردی اور سین وصل اور تا خروج اور میم مزید اور شین نایرہ ہے یا زائد کو زیادہ ایک حرف سے رد اور کہیے یعنی نایرہ نکہیے زائد مٹنے کہیے اور شاید کہ اس سے بھی زیادہ ہو مثال اوسکی یہ ہے **بیت** آن دل کہ بدست تو سپرد ستمش * ای جان بدہ اکنون کہ نبرد ستمش * دال ردی ہو اور سین وصل اور تا خروج اور یا مزید اور میم اور شین نایرہ م و اولی آنکہ ہرچہ بعد از روی وصل آید جملہ از حساب ردیف شمرند و ہمچنین حرف وصل را چون متحرک شود از حساب ردیف شمرند **ت** اور بہتر یہ ہے کہ جو حروف بعد روی اور وصل کے آئین سب کو حساب ردیف سے شمار کرین اور اسیطرح حرف وصل کو بھی جب متحرک ہو حساب ردیف سے جانین ح و بنا بر این قول لازم می آید کہ درین **بیت** آنکہ در مردمک دیدہ ولمن ساخت * قدر نشناخت چو اشک از نظر انداختمش * میم و شین را ردیف گویند و شاید کہ قایل این قول بر خلاف جمہور شعرا التزام کند تم کلامہ خلاف جمہور کیا بلکہ ایک جماعت شعرا کا بھی مذہب ہے ھ و ردیف در اصل خاص بود بزبان فارسی و متاخران شعرای عرب از پارسی گویان فرا گرفتہ اند و بکار میدارند و این حروفی باشد یا کلماتی کہ بعد از روی و وصل یا غیر موصول مکرر شود در ہمہ قوافی و اعتبار در وی تکرار الفاظ است و بمعنی اعتبار نیست چہ اگر ردیف در ہمہ قصیدہ بیک معنی بود یا بمعانی مختلف یا بعضی را معنی باشد و بعضی را نباشد بسبب آنکہ بعضی بالفراد لفظی باشد و بعضی جزوی باشد از لفظی رد ابود مثلاً اگر قافیہ یاد و باد و شاد باشد و ردیف شاہ و وقتی بمعنی ملک آید و وقتی بمعنی شاہ شطرنج و در میانہ یک قافیہ بادشاہ آید و شاہ درین لفظ جزوی از کلمہ است و بالفراد ہیچ معنی ندارد و قوع این جملہ در موضع ردیف یکسان باشد بی تفاوتی **ت** اور ردیف اصل مین خاص بزبان فارسی ہے اور متاخران عرب نے فارسی گویونسے اخذ کی ہے اور استعمال کرتے ہین اور یہ ردیف حروف ہوتی ہین یا کلمات کہ بعد روی موصولہ یا غیر موصولہ کے مکرر آتے ہین سب قوافی مین اور معتبر در ردیف ہین تکرار الفاظ ہے معتبر نہین اسواسطے کہ اگر ردیف تمام قصیدے مین ایک معنی پر ہو یا بمعنی مختلف

یا بعض کی معنی ہون و بعض کے معنی نہون سبب اسکے کہ جدا گانہ ایک لفظ ہو اور بعض جزو لفظ ہو روا ہے مثلاً اگر قافیہ
یا داد و باد و خداد ہو اور ردیف شاہ کبھی معنی مالک اور کبھی بمعنی شاہ شطرنج اور درمیان مین ایک قافیہ بادشاہ کا
آئے اور شاہ اس لفظ مین جزو کلمہ ہے اور تنہا کچھ معنی نہین رکھتا ہے وقوع اس سبب کا
موضع ردیف مین یکسان ہے دے تفاوت پس اگر کہے تو کہ شاہ بھی بمعنی بادشاہ ہے اور
بامعنی ہے کہین گے ہم کہ شاہ بانفراد بامعنی ہے نہ جزو بادشاہ ہم و در ردیف مقدار را
اعتباری نیست چہ اگر تمامی مصراع مشتمل بر قافیہ و ردیف باشد روا بود چنانکہ در کثرت
اعتباری نیست در قلت ہم اعتباری نیست و چون معنی ردیف روشن شد معلوم شد
کہ انچہ بعد از روی و وصل آید اگر یک حرف باشد و اگر بزیادت جملہ از حساب ردیف باشد
ست اور ردیف مین مقدار معتبر نہین ہے اسواسطے کہ اگر تمام مصرع شامل ردیف و قافیہ ہو
روا ہے مثال یہ ہے **بیت** زر بہر تبان نثار کردم ٭ سر بہر تبان نثار کردم ٭ اور
جیسا کہ کثرت کا اسمین اعتبار نہین ہے قلت کا بھی اسمین اعتبار نہین ہے اور جب معنی
ردیف کے ظاہر ہوئے معلوم ہوا کہ جو کچھ بعد روی اور وصل کے ہے ایک حرف ہو
جیسے لفظ کردم مین یا زیادہ جملہ حساب ردیف سے ہے ہم اگر گویند نہین
بیان لازم آید کہ وصل را ہم اعتباری نبود و او را ہم از حساب ردیف شمرند گوئیم کہ اگرچہ
حکم وصل در وجوب تکرار بعد از تمہید قافیہ حکم ردیف ست اما بسبب آنکہ بی حرف وصل
استتمام کلمہ قافیہ دانقطاعش انجا کہ بوصل متصل بود صورت نمی بندد و ردیف خلاف
اینست چہ کالشی المباین است و وصل را بقافیہ تعلق بزیادت لازم است بخلاف ردیف
و بآن سبب او را حکم مفرد نہادن واجب پس میان او و ردیف فرقی ظاہر باشد اما
در خروج بخلاف اینست چہ وقوع خروج بعد از وقوع وصل تواند بود و چون وصل میان او
و روی فاصل گردد کالمباین شود پس حکمش حکم ردیف شود ست اگر کہین کہ اس بیان سے
لازم آتا ہے کہ وصل کو بھی اعتبار نہین ہے اور وصل کو بھی حساب ردیف سے گنا چاہیے
کہین گے ہم کہ اگرچہ حکم وصل کا وجوب تکرار مین بعد قافیے کے حکم ردیف کا ہے لیکن
اس سبب سے کہ تمام ہونا قافیے کا بے حرف وصل کے اور انقطاع اوس سے قافیے کا

جہان کہ وصل سے متصل ہوتا ہے صورت پذیر نہین ہے اور ردیف بخلاف اسکے ہے
یعنی تمامی قافیہ بیر ردیف صورت پذیر ہے اسواسطے کہ ردیف مثل شے غیر کے ہے
اور وصل کو قافیے سے ایسا تعلق ہے کہ زیادت اوسکی لازم ہے بخلاف ردیف کے
کہ زیادہ ہونا اوسکا لازم نہین ہے لہذا وصل کے واسطے حکم مفرد تجویز کرنا واجب ہے
یعنی وصل کے واسطے وہ بات ہے جو ردیف کے واسطے نہین ہے پس درمیان وصل کے
اور ردیف کے ایک فرق ظاہر ہے لیکن باب خروج مین بخلاف اسکے حکم ہے
اسواسطے کہ وقوع خروج کا بعد وقوع وصل کے ہوتا ہے اور جو وصل درمیان خروج
اور روی کے فاصل ہوتا ہے پس خروج مثل غیر کے ہے روی سے پس حکم خروج کا
حکم ردیف کا ہے مباینت مین حاصل یہ کہ وصل کو بسبب عدم مباینت کے روی سے
ردیف کہنا مناسب نہین اور خروج کو بسبب مباینت کے روی سے ردیف کہنا مناسب ہے
ہم و در لغت تازی چون ردیف معتبر نبود و است باعتبار خروج در حال تحرک وصل
احتیاج افتاد و اما در لغت پارسی بسبب اعتبار ردیف از اعتبار وصل متحرک و خروج
استغنا حاصل است اور لغت تازی مین جو ردیف معتبر نہین ہے اعتبار خروج کی
بحالت تحرک وصل احتیاج ہوئی کہ بدون خروج تحریک وصل ممکن نہ تھی مگر لغت پارسی مین کہ اعتبار ردیف کا ہے
اعتبار وصل متحرک اور خروج سے استغنا حاصل ہے یعنی مناسب ہے کہ وصل متحرک
اور خروج کو پارسی مین داخل ردیف کرین کہ ردیف پارسی مین معتبر ہے ہم
و با مہر سخن شویم و گوئیم ازین بحث روشن شد کہ حروف قافیہ در پارسی پنج اند حرکات
اردف ب روی مفرد ج حرف اول از روی مضاعف د حروف دوم از روی مضاعف و وصل
ہم پنج است اما در تازی ج مجری ر حرکت مجہول کہ حرف اول روی مضاعف
را بود ہ حرکتی کہ حرف دوم روی مضاعف را بود یا روی مفرد را بود در حال اتصال
بمتحرکی کہ بعد از روی آید ت اور اصل مطلب پر آئین ہم اور کہین ہم کہ اس بحث سے
ظاہر ہوا کہ حرف قافیے کے پانچ ہین اول ردف دوم روی مفرد سوم حرف اول
روی مضاعف سے چہارم حرف دوسرا روی مضاعف سے پنجم وصل اور حرکتین بھی

پانچ ہین اول حذو یعنی حرکت ماقبل ردف دوم توجیہ یعنی حرکت ماقبل روی ساکن
سوم مجری یعنی حرکت روی متحرک چہارم حرکت مجہول کہ روی مضاعف سے جو پہلے
حرف ہے اوسپر ہوتی ہے جیسے حرکت بای بنجیت اور رای رنجیت پنجم وہ حرکت جو
حرف دوم روی مضاعف پر ہوتی ہے یا روی مفرد پر ہوتی ہے درحالت اتصال
بمتحرک کہ بعد روی کے آتا ہے جیسے حرکت تاکی راست شو مین جو بروزن مفتعلن ہے
کہ تا متحرک ہے اور شین وصل کا بھی متحرک اسکو مجری کہنا بجا ہے کہ مجری کہنا اوسکو
مناسب ہے جو روی حرف ساکن سے ملکر متحرک ہوا در اسی طرح روی مفرد جیسے درد
جب حرف وصل متحرک سے ملے جیسے دردول یہ حرکت بھی مجرے سے الگ ہے م
وہمچنانکہ ہرچہ زیادت از وصل باشد بعد از روی وتکرر شود وآنرا ردیف خوانند ہرچہ
زیادت از ردف باشد پیش از روی وتکرر شود از قبیل صنعت ہا باشد وآنرا قافیہ
تعلق نباشد اور جسطرح جو کچھہ کہ زیادہ وصل سے ہوتا ہے بعد روی کے
یعنی بعد وصل کے کہ وصل اور روی جدا نہین ہوسکتی اور تکرر آتا ہے اوسکو
ردیف کہتے ہین اوسیطرح جو کچھہ کہ زیادہ ردف سے ہوتا ہے قبل روی کے
یعنی قبل ردف کے کہ ردف اور روی جدا نہین ہوسکتے اور تکرر آتا ہے وہ من قبیل
صنائع ہے اور اوسکو قافیے سے کچھہ تعلق نہین ہے م واگر آن تکرر لفظی باشد
چنانکہ گویند کرد یاد و کرد شاد چون قافیہ یاد و شاد باشد آن را حاجب خوانند الا آنکہ
تکرار حاجب واجب نبود بل از باب لزوم مالا یلزم باشد چہ اگر رعایت کنند نوعی از صنعت
باشد واگر نکنند حرجی نباشد اور اگر وہ تکرر جو زیادہ ردف سے ہوتا ہے
ایک لفظ ہو جیسا کہ کہے تو کرد یاد اور کرد شاد چونکہ قافیہ یاد اور شاد ہے اوسکو
حاجب کہتے ہین مگر تکرار حاجب کی واجب نہین ہے بلکہ لزوم مالا یلزم سے ہے اگر
رعایت اوسکی کرین ایک صنعت ہے اور اگر نکرین کچھہ حرج نہین ہے معلوم ہو کہ
کبھی ایک لفظ حاجب ہوتا ہے جیسا کہ کرد یاد کرد شاد مین اور کبھی زیادہ جیسے اس
بیت مین بیت ہر چند رسد ہر نفس از یار نمی ✤ باید نشود رنجہ دل از یار دمے ✤

کہ اسمین از اور یا رد و لفظ حاجب ہین اور کبھی حاجب درمیان دو قافیون کے ہوتا ہے
جیسے اس رباعی مین **رباعی** ای شاہ زمین بر آسمان داری تخت ✤ سست ست عدو
تا تو کمان داری سخت ✤ جملہ سبک آری و گران داری لخت ✤ پیری تو بتدبیر و جوان داری
بخت ✤ اور جو شعر کہ مشتمل حاجب ہوتا ہے اوسکو محجوب کہتے ہین **محجور** حاجب لغت مین
بمعنی پردہ دار ہے پس یہ حاجب بھی گویا پردہ دار قافیہ ہے کہ قبل اوس سے ہے
ذکر ارردلیف واجب بود دگر در ترجیعہا یا انجا کہ شاعر بطریق بدعت ردلیف بگرداند یا
ترک کند و ذکر علت و عذر ایراد کند و ہر بدعت کہ **لطیف** و مقبول بود نوعی از صنعت
باشد مثال تغیر ردلیف بطریق بدعت آن ست کہ کمال اصفہانی درین روزگار در قصیدہ کہ
بعضی را ردلیف می آمد کردہ ست و بعضی را می آید آوردہ ست و مطلع قصیدہ اینست
بیت سپیدہ دم کہ نسیم بہار مے آمد ✤ نگاہ کردم و دیدم کہ یار می آمد ✤ و در وضع تغیر
باین نوع گفتہ است **بیت** ز بھر فال زماضی شدم بہ مستقبل ✤ کہ این ایام چنین
خوشگوار می آید ✤ زہی رسیدہ بجای کہ پیش خاطر تو ✤ ہمہ نہان سپہر آشکار مے آید ✤
و انواع بدعت محصور نبود چہ تعلق آن بتصرف طبع امنوط باشد **اور** تکرار ردلیف کی
واجب ہے مگر ترجیع بند مین یا جہان کہ شاعر بطریق بدعت کے ردلیف کو تبدیل کرے
یا ترک کرے اور ذکر علت کا اور عذر کا ایراد کرے اور جو بدعت کہ لطیف اور مقبول ہو
ایک نوع کی صنعت ہے مثال تغیر ردلیف کی بطریق بدعت کے کمال اصفہانی نے
اندنون ایک قصیدہ کہا ہے کہ بعض جا ردلیف می آمد ہے اور بعض جا می آید بیتین
مرقومۂ متن ہین اون مین لفظ فال بمعنی شگون ہے کہ شگون نیک لیا ہے یعنی موسم بہار کا
تا آیندہ بہار مجھکو نصیب ہو اور لفظ ایام بالفتح بمعنی آش ہے جیسا کہ رشیدی مین
لکھا ہے اور سند اوسکی یہی بیت لکھی ہے اور فرہنگ جہانگیری مین یہ لفظ بکسر ہے
اور اقسام بدعت محدود نہین ہین اسواسطے کہ تصرف طبائع سے متعلق ہین **ہم**
فصل ہفتم در انواع قوافی نزدیک فارسی گویان قافیہ در پارسی مجرد یا مردف بود
و مردف را روی یا مفرد بود یا مضاعف و ہر یکی از مجرد و مردف مفرد مطلق بود

یا مقید بود و ہر یکے یا موصول بود یا غیر موصول ست فصل ساتوین انواع قوافی پارسی مین ہے
پس قافیہ پارسی یا مجرد ہوتا ہے یا مردف مجرد یعنی خالی ردف سے مدہ جیسے جدا اور
ردا اور صبی اور بہی اور پہلو اور راسو اور غیر مدہ جیسے خبر اور گذر مردف یعنی جسمین حرف
ردف ہو اوس مین نفرد ہو جیسے کاروبار اور حور اور نور اور شیر اور تیر یا غیر مدہ جیسے کرد اور
مرد اور بکر اور فکر اور مردف مضاعف یعنی جس مین دو حرف روی ہون جیسے ساخت
باخت سوخت دوخت بخت رخت اور ہر ایک مجرد اور مردف مفرد سے یا مطلق ہوتا ہے
یعنی روی متحرک یا مقید یعنی روی ساکن اور ہر ایک انمین یا موصول ہوتا ہے یا غیر موصول
تفصیل واسطے فہم مبتدی کے ہر قوم ذیل ہے
سلے اقسام

مجرد		مردف مفرد			
		علہ عدد		علہ عدد	
مطلق یعنی متحرک		مقید یعنی ساکن		مطلق یعنی متحرک	مقید یعنی ساکن
موصول	غیر موصول	موصول	غیر موصول	موصول	غیر موصول	موصول	غیر موصول

ہم پس انواع مجرد مردف مفرد ثبت بود چہار مطلق و چہار مقید ست پس قسمین مجرد کی
یعنی جو خالی ہے ردف سے اور مردف مفرد کی یعنی جسمین حرف ردف ہے اور
حرف روی ایک ہے آٹھہ ہین چار مطلق اور چار مقید تفصیل مفصلہ ذیل ہے

مطلقات مجرد و مردف مفرد ہم				مقیدات مجرد و مردف مفرد ہم			
مطلق مجرد موصول	مطلق مجرد غیر موصول	مطلق مردف مفرد موصول	مطلق مردف مفرد غیر موصول	مقید مجرد موصول	مقید مجرد غیر موصول	مقید مردف مفرد موصول	مقید مردف مفرد غیر موصول
پسری و خبری	پسر من خبر من	مردی و وردی	مرد من ورد من	دعات و ثبات	خبر و گذر ہر نوع مین	مرد و درد متفق	مرد و درد
یا وصل	من ردیف	یا وصل	من ردیف	نا وصل ہی ردیف	لائق ردیف جیسے	بحبت اجتماع	بحبت اجتماع
					خبر مرا گذر مرا تعبیہ	سہ ساکن	ساکنین لائق
					اور پسر من خبر من	ردف	ردیف نہین
					مطلق جیسا کہ	روی و وصل	دو ساکنون کے درمیان
					کہا گیا مطلق مین		بیت کہ مرد را بہ
							وزن خا حاصل ہو گا
							روی مقید نہ ہو گی

ہم مثال مطلقات الما مطلق مجرد موصول چنانکہ گوئی پسری و خبری ست مثال مطلقات کی اول

مطلق مجرد

مطلق مجرد موصول جیساکہ کہے تو پسری اور خبری را روی مطلق اور یا وصل ہے م ب
غیر موصول چنانکہ گوئی پسر من و خبر من ت دوم مطلق مجرد غیر موصول جیساکہ کہے تو
پسر من اور خبر من را روی مطلق اور من ردیف ہے اور اس حرکت کو میری کہنا زیبا
نہین کہ روی متحرک ہے بدون وصل کے پس یہ حرکت خاص ہے فارسی مین م واما
ج مطلق مردف مفرد موصول چنانکہ گوئی مردی و دردی ت سوم مطلق مردف مفرد
موصول جیساکہ کہے تو مردی اور دردی اس مین را ردف اور دال روی مطلق اور یا
وصل ہے م غیر موصول چنانکہ مردمن و دردمن و غیر موصول در ہر دو نوع خبر بار ردیف
نتواند بود چہ مقطع شعر متحرک نشاید اما موصول از ہر دو نوع بار ردیف تواند بود ت
چہارم مطلق مردف مفرد غیر موصول جیساکہ مردمن اور دردمن اس مین را ردف
اور دال روی مطلق اور من ردیف ہے اور غیر موصول دونون نوعون مین یعنے
مجرد اور مردف مین جیسے پسر من اور مرد من بجز ردیف ممکن نہین یعنی ایسا قافیہ
حشو بیت مین واقع ہوتا ہے آخر بیت مین نہین ہو سکتا اسواسطے کہ مقطع بیت متحرک
نچاہیے پس جب وصل اور ردیف دونون نہون روی متحرک آخر شعر مین کیونکر آئے
اما قافیہ موصول دونون نوعون مین جیسے پسری اور مردی ساتھہ ردیف کے ہو سکتا ہے
یعنی حشو بیت مین آسکتا ہے مثلاً پسری را بروزن فعلاتن اور مردی را بروزن مفعولن
ہوگا روی موصولہ مطلق رہے گی م مثال مقیدات اما مقید مجرد موصول چنانکہ گوئی دعات
وثنات و این ردیف نشاید چہ وقوع دو ساکن در حشو بیت نیفتد ت مثال مقیدات
اما پنجم مقید مجرد موصول جیساکہ کہے تو دعات اور ثنات یعنی دعا تیری اور ثنا تیری آمیز
الف روی مقید اور تا وصل ہے اور یہ ساتھہ ردیف کے نچاہیے یعنی حشو بیت مین
وقوع انکا ممکن نہین ہے اسواسطے کہ وقوع دو ساکن کا حشو بیت مین نہین ہوتا
اور یہان الف روی اور تای وصل دونون ساکن ہین اور وصل حرف ساکن
ہوتا ہے پس دعات را اگر بار ردیف کہین بروزن مفاعلن ہو دو ساکن باقی نرہین
اور آخر شعر مین دونون ساکن باقی رہتے ہین م وغیر موصول چنانکہ گوئی خنبد و گذر

ہر دو نوع شاید ت ششم مقید مجرد غیر موصول جیساکہ کہے تو خبر اور گذر یہ قافیہ دونون طرح ہو سکتا ہے یا ردیف اور بیردلیف اگر آخر شعر ہوگا روی مقید رہے گی اور اگر حشو بیت مین ہوگا تب بھی روی مقید رہے گی مثلاً خبر مرا بروزن مفاعلن ہوگا صاحب حاشیہ نے زیر این ہر دو نوع شاید یہ حاشیہ لکھا ہے ح یعنی پنجم و ششم تم کلامہ قال م رمقید مردف مفرد غیر موصول چنانکہ مرد و درد و این ہم با ردیف نشاید ت ہفتم مقید مردف مفرد غیر موصول جیساکہ مرد اور درد اس مین را حرف ردف ہے جسکو قید کہتے ہین اور دال روی مقید ہے یعنی ساکن اور ردیف اسمین نہین آسکتی ہے یعنی حشو مین یہ قافیہ نہین آسکتا اسواسطے کہ ردف اور روی دونون ساکن ہین اور اجتماع ساکنین درمیان بیت کے نہین ہوتا مثلاً مرد را جب ہوگا بروزن فاعلن ہوگا روی مقید نہ ہوگی اور آخر بیت مین اجتماع ساکنین ہو سکتا ہے کہ رو بروزن فاع ہوگا م آماح موصول متعذر بود از جہت آنکہ اگر با ردیف باشد سہ ساکن در حشو بیت افتد و این محال است و اگر بیردلیف باشد سہ ساکن متوالی در آخر بیت افتد و این از اعتبار خارج بود چہ اعتبار ردو ساکن را بیش نیست و اگر واقع باشد برنگونہ بود کہ گوئی بارش و کارش ت اما ہشتم مقید مردف مفرد موصول متعذر ہے اس سبب سے کہ اگر ساتھہ ردیف کے ہو یعنی حشو بیت مین ہو تین ساکن درمیان بیت کے پڑین ردف روی وصل اور یہ محال ہے اور اگر بیردلیف ہو یعنی آخر مین ہو تین ساکن متوالی آخر بیت مین پڑین ردف روی وصل اور یہ اعتبار سے خارج ہے اسواسطے کہ آخر بیت مین دو ساکن زیادہ معتبر نہین ہین اور اگر واقع ہو تو اسطرح واقع ہو کہ کہے تو بارش اور کارش پس تقطیع مین ایک ساکن تین ساکنون سے گر جائے گا اور دو ساکن آخر بیت مین معتبر ہونگے تینون ساکن معتبر نہین ہونگے م و اما مردف مضاعف یا ہر دو روی ملفوظ بہ باشد و لا محالہ ہر دو مطلق باشند والا نوع زیادت از یک ساکن در حشو و از دو ساکن در آخر لازم آید و با یک مطوی باشد در لفظ و دیگر یا مطلق بود یا مقید و این سہ نوع باشد ہر یکی یا موصول یا غیر موصول پس جملہ شش نوع باشد ت و اما مردف مضاعف یا دو نون

حرف روی اوس مین ملفوظ بہ ہون مثلاً راستی بروزن فاعلن اس صورت مین دونون حرف روی لامحالہ مطلق یعنی متحرک ہونگے والا یعنی اگر ملفوظ بہ نہون وقوع ایک ساکن سے زیادہ کا یعنی دو ساکن خواہ تین ساکن کا حشو بیت مین ہوگا اور وقوع دو ساکن سے زیادہ کا یعنی تین ساکن کا آخر بیت مین لازم آئیگا ہرچند گنجایش ایک ساکن کی حشو مین اور دو ساکن کی آخر مین ہے یا ایک حرف پیچیدہ ہوگا اور دوسرا یا مطلق ہوگا یعنی متحرک یا مقید ہوگا یعنی ساکن اور یہ تین قسمین ہوئین اول دونون حرف روی مطلق دوم ایک پیچیدہ لفظ مین اور دوسرا مطلق سوم ایک پیچیدہ لفظ مین دوسرا مقید اور ہر ایک ان تینون مین یا موصول ہوگا یا غیر موصول پس جملہ چھہ قسمین ٹھہرین تفصیل اوسکی خانون مین یہ ہے

مردف مضاعف ۶ نوع

ہر دو روی مطلق		اول مطوی دوم مطلق		اول مطوی دوم مقید	
موصول	غیر موصول	موصول بہ استعمل	غیر موصول	موصول بہ استعمل	غیر موصول قابل ردیف نیست

ہم امامردف مضاعف ہر دو روی مطلق موصول چنانکہ گوئی راستی و خواستی ست لیکن مردف مضاعف جسمین دونون روی حرف روی متحرک ہون اور موصول جیسا کہ کہے تو راستی اور خواستی بروزن فاعلن الف ردف ہے اور سین اور تا روی مضاعف مطلق اور یا وصل ہم و غیر موصول چنانکہ گوی راست ست و خواست ست یا راست بود و خواست بود بروزن مفتعلان و این بغایت گران باشد در لفظ و این نوع جز بہ ردیف نتواند بود ت اور مردف مضاعف جسمین دونون حرف روی متحرک ہون غیر موصول جیسا کہ کہے تو راست ہست اور خواست ہست یا راست بود اور خواست بود بروزن مفتعلان اور یہ نہایت گران ہے اور ثقیل ہے لفظ مین اور یہ نوع بجز ردیف نہین ہوسکتی پس مثالون مین لفظ است اور لفظ بود ردیف ہے ہم امامردف مضاعف یک روی مطوی دوگیر مطلق موصول در لفظ قبیح بود و نا مستعمل ست امامردف مضاعف جسمین ایک حرف روی پیچیدہ

اور دوسرا حرف روی مطلق یعنی متحرک اور موصول ہے لفظ مین نہایت قبیح ہے
اور نا مستعمل ہے مثلاً راستی بروزن فعلن کہ تلفظ مین بھی اچھی طرح نہین آسکتا م
وغیر موصول در لفظ از گرانی خالی نبود اما بسیار استعمال کنند و ہیر ولیف نتواند بود مثالش
چنانکہ گوئی راست بود و خواست بود بروزن فاعلان ت اور مردف مضاعف حسین
ایک حرف روی پیچیدہ اور دوسرا مطلق غیر موصول ہے لفظ مین گرانی اور ثقالت سے
خالی نہین ہے مگر بہت استعمال کرتے ہین اور ہیر ولیف نہین ہو سکتا مثال اوسکی جیسا کہ
کہے تو راست بود و خواست بود بروزن فاعلان پس الف ردف ہے اور سین حرف
اول روی مضاعف پیچیدہ اور تا حرف ثانی روی مضاعف متحرک اور بود ردلیف ہے
م اما مردف مضاعف یکروی مطلق مطوی دیگر مقید موصول نا مستعمل بود از جہت تعذر
لفظ چہ ساکنہای متوالی با آنکہ از اعتبار ساقط است باطی بعضی و اظہار بعضی دشوار
در لفظ آید ت اور مردف مضاعف ایک روی مطلق پیچیدہ اور دوسری مقید موصول
نا مستعمل ہے اس جہت سے کہ تلفظ اوسکا متعذر ہے اسواسطے کہ سوا کن متوالی کا یعنی
دو حرف روی ساکن سوم وصل ساکن باوصفی کہ اعتبار سے ساقط ہین ساتھہ حذف
بعضے اور اظہار بعض کے تلفظ مین آنا دشوار ہے اور اگرچہ حرف روی اول مطلق مطوی ہے
مگر ساتھہ حرف دوم مقید کے یہ بھی حکم ساکن مین ہے م وغیر موصول بدنگونہ بود کہ
راست و خواست و با ردلیف نتواند ت اور مردف مضاعف ایک روی مطلق مطوی دوسرے
مقید یعنی ساکن اسطرح ہے کہ راست اور خواست اور یہ ساتھہ ردلیف کے نہین آسکتی یعنی
اگر ردلیف آئے گی روی حشو مین متحرک ہو جائے گی مقید نہ رہے گی م پس ازین بحث
معلوم شد کہ ہمہ انواع چہاردہ است ت پس اس بحث سے معلوم ہوا کہ سب انواع
چودہ ہین یعنی آٹھہ قسمین روی مفرد کی اور چھہ قسمین روی مضاعف کی م سہ نا مستعمل
و یازدہ مستعمل ت تین نا مستعمل ہین ایک نوع ہشتم روی مفرد کی یعنی مردف مفرد
مقید موصول اور دو روی مضاعف سے ایک مردف مضاعف ایک روی پیچیدہ دوسری
مطلق موصول دوسری مردف مضاعف ایک روی مطلق مطوی دوسری مقید موصول

اور باقی گیارہ مستعمل ہین هم واز ین یازده هفت مفرد و چهار مضاعف ت اور ان
گیارہ سے سات مفرد ہین کسواسطے کہ جب آٹھ سے ایک نوع نامستعمل نکل گئی سات
رہین اور چار مضاعف ہین کسواسطے کہ جب چھ سے دونون مین نکل گئین چار رہین
هم واز هفت مفرد چهار مطلق و سہ مقید واز چهار مضاعف دو هر دو روی مطلق و یکی
هر دو روی در حکم یک روی مطلق و یکی هر دو روی در حکم یک روی مقید ت اور ساتون
مفرد سے چار مطلق ہین اور تین مقید کسواسطے کہ ایک قسم مقید کی نامستعمل تھی نکل گئی
آٹھ مین سات رہین اور چارون مضاعف سے دو قسمین وہ ہین جنمین دونون حرف
روی مطلق ہین موصول اور غیر موصول اور ایک وہ ہے جسمین دونون حرف روی حکم
یک روی مطلق مین ہین اور حقیقت مین اول مطوی ہے اور ایک نوع اسکی بسبب عدم
استعمال کے نکل گئی اور ایک وہ ہے جس مین دونون حرف روی حکم یک روی مقید مین
ہین اور ایک نوع اسکی بسبب عدم استعمال کے نکل گئی هم واز جملہ این یازده نوع سہ
نوع با ردلیف نتواند بود و چہار نوع بیردلیف نتواند بود و چہار نوع شاید کہ با ردلیف
بود و شاید کہ بیردلیف بود ت اور ان سب گیارہ نوعون سے تین نوعین ساتھہ
ردلیف کے نہین ہوسکتین ایک مقید مجرد موصول دوسری مقید مردف مفرد غیر موصول
تیسری مردف مضاعف ایک روی مطوی دوم مقید غیر موصول اور چار نوعین بغیر ردلیف کے
نہین ہوسکتین ایک مطلق مجرد غیر موصول دوسری مطلق مردف مفرد غیر موصول
تیسری مردف مضاعف هر دو روی مطلق غیر موصول چوتھی مردف مضاعف ایک روی
مطوی دوسری غیر موصول اور چار نوعین با ردلیف بھی ہوتی ہین اور بیردلیف بھی
ایک مطلق مجرد موصول دوسری مطلق مردف موصول تیسری مقید مجرد غیر موصول چوتھی
مردف مضاعف هر دو روی مطلق **هم فصل هشتم** در قافیہ اصلی و معمول و ذکر
شایگان لفظی کہ در موضع قافیہ افتد اصلی بود یا معمول و اصلی چنان بود کہ بر همان صفت کہ
در اصل وضع داشتہ باشد استعمال کنند و معمول چنان بود کہ آنرا بترکیبی یا تصریفی شایستہ
استعمال گردانند مثلاً زست و بیدست اول اصلی و دوم معمول چہ بترکیب لفظ است با لفظ

پیدا شایستہ درموازات قافیہ اول شدہ است ت فصل آٹھوین قافیہ اصلی
اور معمول کے بیان مین اور ذکر شایگان مین جو لفظ کہ مقام قافیہ مین واقع ہوتا ہے
اصلی ہوتا ہے یا معمول اور اصلی وہ ہے کہ اوسکو اصل وضع پر استعمال کرین اور
معمول اوسکو کہتے ہین کہ جسکو کسی ترکیب یا تصریف سے شایستہ استعمال کیا ہو
مثلاً راست اور پیدا است اول اصلی ہے اور دوسرا معمول اسواسطے کہ لفظ است کو
پیدا سے ملاکر ہنر اور مقابلہ قافیہ اول کیا ہے یہ مثال ترکیب لفظ کی ساتھ لفظ کے ہے
مثال ثانی یہ بیت ؎ ز الطاف خفی شاہ عادل ٭ بہر دم میرود از دست ما دل ٭
اور مثال ترکیب لفظ کی ساتھ حرف کے یہ ہے بیت بافسون وعشوہ وناز آن بت
ملنا زمن ٭ دل زدست عالمی بردست فی تنہا زمن ٭ اور ایک قسم اسکی تصرف
تحلیلی ہے کہ ایک لفظ کو دو ٹکڑے کرکے نصف کو قافیہ اور نصف کو ردیف کرین
جیسے یہ بیتین خواجہ حافظ کی ؎ شب از مطرب کہ دل خوش بادوی را ٭ شنیدم
نالۂ جانسوزی را ٭ عفاک اللہ زین شرالنوایب ٭ جزاک اللہ فی الدارین خیرا ٭
لفظ خے قافیہ اور لفظ را ردیف واقع ہوا ہے ہم وہمچنین پاردم وافشاردم اول
اصلی ودوم معمول چہ بسبب آنکہ از لفظ افشاردن حکایت نفس در ماضی آوردہ است
وشایستہ استعمال درین قافیہ شدہ ست ت اور اسیطرح پاردم یعنی وہمچی اسپ
اور افشاردم یعنی افشردم اول اصلی اور دوم معمول ہے اسواسطے کہ فاعل لفظ
افشاردن سے حکایت نفس صیغۂ ماضی مین لایا ہے اور شائستہ استعمال اس قافیہ مین
ہوا ہے ح قولہ پاردم ظاہر از کلام مصنف علام آنست کہ این لفظ بفتح دال باشد
بقرینہ قافیہ افشاردم لیکن در کتب لغت بنظر راقم الحروف نیامدہ آری پاردم بضم دال
بمعنی چرمی کہ بر پس زین اسپ اندازند در برہان موجود غالب آنست کہ در ینمعنی مرکب
از پارکہ بمعنی چرم و باغت دادہ ست ودم باشد تمت کلامہ غالب کہ یہ لفظ بفتح دال بھی
استعمال شعرا مین آگیا ہو اور کشف مین چہرہ اسکا فقط با بارفارسی لکھا ہے دال سے
کچھہ تعرض نہین کیا اور درصورتی کہ بضم دال ہو قافیہ عیب دار ہوگا اور اگر موصولہ ہوگا

عیب بھی برطرف ہو جائیگا ہم و در تازی در نا بہ کہ اسم فاعل از نباہت باشد و نا بہ کہ ناب
باشد با ہای ضمیر کی اصلی باشد و دیگری معمول ت اور تازی مین نا بہ اسم فاعل نباہت سے
بمعنی بزرگی اور نا بہ ناب سے بمعنی دندان پیشین ساتھہ ہای ضمیر کی ایک اصلی ہے
دوسرا معمول ہم و ہرگاہ کہ از قافیہ مرکب یک جزو مکرر باشد و در ہمہ مواضع تکرار یک معنی
آید آن قافیہ را شایگان خوانند و مراد از شایگان کثرت نامحدود است چہ گنج شایگان
گنجی را گویند کہ در وی مال بسیار و بیحد باشد مثال قافیہ شایگان الف و نون بمعنی جمع کہ
در اسپان و مردان باشد یا بمعنی فاعل چنانکہ در روان و نگران و جویان باشد و الف
جمع کہ در سرہا و دستہا باشد و یای نکرہ کہ در اسپی و مردی باشد و دال استقبال کہ در گوید
و کند و دہد باشد و استعمال شایگان در قافیہ جائز نباشد و تحقیق چنان اقتضا می کند کہ استعمال
یک قافیہ از شایگان روا بود مثلا در قصیدہ کہ قافیہ او نہان و گران و جہان باشد روا بود
کہ اسپان ایراد کنند و نشاید کہ الف و نون جمع در قافیہ دیگر بیارند مثلا گویند خران چہ الف و
نون در اسپان و خران بیک معنی است پس قافیہ مکرر شدہ باشد و علت قبح شایگان
تکرار قافیہ است بیک معنی ت اور جسوقت کہ قافیہ مرکب سے ایک جزو مکرر واقع
ہوتا ہے اور سب جگہہ تکرار ایک معنی پر آتی ہے اوس قافیے کو شایگان کہتے ہین
یعنی ایطای جلی اور مراد شایگان سے کثرت نامحدود ہے اسواسطے کہ گنج شایگان
اوس گنج کو کہتے ہین جسمین مال بہت اور بیحد ہو اور قافیہ شایگان مین بھی تکرار ایک معنی
بکثرت ہے مثال اسکی جیسے الف اور نون بمعنی جمع اسپان اور مردان مین ہے یا
بمعنی فاعل جیسے روان اور نگران اور جویان مین ہے اور ہا اور الف جمع کا جیسا
سرہا اور دستہا مین ہے اور یای نکرہ جیسے اسپی اور مردی مین ہے اور دال استقبال
جیسے گوید اور کند اور دہد مین ہے اور استعمال شایگان کا قافیے مین جائز نہین ہے اور
تحقیق یہ چاہتی ہے کہ استعمال ایک قافیہ شایگان کا روا ہو مثلا جس قصیدے مین
کہ قافیہ نہان اور گران اور جہان ہو روا ہے کہ اسپان لائین اسواسطے کہ ایک جگہہ سے
فقط تکرار ایک معنی کی لازم نہین آتی ہے اور نچاہیے کہ الف اور نون جمع کا اور قافیہ تیسرا بھی

لائین مثلاً کہین خسران کہ جمع خسر ہے اسواسطے کہ الف اور نون اسپان اور خزان مین
بیک معنی ہے پس قافیہ مکرر ہوا اور سبب قبح شایگان کا تکرار قافیہ ہے ایک معنی پر
اور غیاث مین برہان اور سراج سے لکھا ہے کہ شایگان بمعنی فراخ و لائق و سزاوار ہے
اور ہر چیز کہ بہتر اور خوب لائق بادشاہ کے ہو اسواسطے کہ اصل اسکی شاہگان تھی حرف ہا کو
ہمزہ ملینہ سے بدل کیا اور نام ایک گنج کا ہے گنجہاے خسرو پرویز سے اور معنی بیکار یعنے
کار بیمز و اسواسطے کہ یہ امر بھی محکم کا ہے اور تعلق شاہ اور حاکم سے رکھتا ہے اور
ایک نوع ہے قافیہ معیوب سے جیسے صیغے اسم فاعل کے گریان اور خندان انکو ساتھ
زبان اور فغان کے قافیہ کرین یا اون لفظونکو جنہین یا اور نون نسبت ہو جیسے سیمین
اور آہنین ساتھ جبین اور کمین کے یا الف اور نون جمع ہو ساتھ اون لفظون کے
جنہین یا اور نون ذات کلیہ سے ہو قافیہ کرین جیسے دوستان اور یاران کو ساتھ
زبان اور کمان کے اور اسیطرح صفات اور حادثات اور کائنات اور ایسے قافیے کو
فقط ایک جگہ لانا مضائقہ نہین درست ہے تمام ہوا ترجمہ عبارت کتاب لغت مذکور کا
ھم اما شعرا از شایگان احتراز کردہ اند تا بحدی کہ آن یک قافیہ کہ جائز است ہم نیاوردہ اند
از سبب شہرت قبحش مگر انجا کہ شعر مُرَدَّف بود چہ ردیف عیب قافیہ بپوشاند در شعر
مُرَدَّف ہم زیادہ از یکے نیاورند البتہ اما شاعرون نے شایگان سے احتراز
کیا ہے یہان تک کہ ایک جگہہ ایک قافیہ لانا جو جائز ہے اوسکو بھی نہین لائے ہین
بسبب شہرت قبح شایگان کے مگر جہان کہین کہ شعر مُرَدَّف یعنی بار ردیف ہو وہان شایگان
کا لانا مضائقہ نہین کہ ردیف عیب قافیے کا چھپاتی ہے اور شعر مردف مین بھی زیادہ
ایک جگہہ سے نہین لاتے ہین البتہ ھم در لغت عربی بایستی کہ شایگان اعتبار
کردندی چنانکہ در مومنات و مسلمات و نصرت و ضربت و در ضمائر و امثال آن الا آنکہ
قدما ازان تغافل نمودہ اند و محدثان کہ شعر آراستہ گویند اعتبار کنند اور لغت عربی مین
یعنی قافیہ ہا ہی لغت عربی مین چاہیے تھا کہ شایگان کو اعتبار کرتے جیسا مسلمات اور
مومنات اور نصرت اور ضربت مین اور ضمائر مین مثل جمالہ اور خسابہ کے اور جو مثل اسکے ہو

مگر قدما اس سے آگاہ نتھے اور متاخرین کو شعر آراستہ کہتے ہین اعتبار کرتے ہین
اور اپنے کلام مین ایطا سمجھکر نہین لاتے ہین **مم فصل نہم** در بعضی احکام قوافی بر مذہب فارسی
گویان گاہ بود کہ از ایراد یک قافیہ ورد و قافیہ در شعر معلوم نشود کہ قافیہ از کدام نوع است
چہ شاعر را مجال تصرف باقی بود کہ از نوعی بنوعی دیگر نقل کند مثلاً اگر در قصیدہ در موضع
قافیہ آزار و بازار ایراد کند شاید کہ بعد ازان گفتار و کردار آورد تا قافیہ مردف باشد و ردے
حرف را بود و مقید بود بیرِ ردیف **باشد** ست فصل نوین بعضی احکام قوافی ہین موافق مذہب
فارسی گویون کے کبھی ایک قافیہ اور ردو قافیے کے ایراد سے شعر مین معلوم نہین ہوتا کہ
قافیہ کس قسم کا ہے اسواسطے کہ شاعر کو قدرت تصرف کی باقی رہتی ہے کہ ایک نوع سے
طرف دوسرے نوع کے نقل کرے مثلاً اگر قصیدے مین قافیہ آزار اور بازار کا ایراد کرے
سزاوار ہے کہ بعد اوسکے گفتار اور کردار لائے کہ قافیہ مردف ہو یعنی الف ردف ہو اور را
روی مقید اور بیرِ ردیف ہو **م** و شاید کہ بعد ازان رازار و سازار گوید تا قافیہ از و باز و راز
و ساز بودہ باشد و آر در آخر ہمہ ردیف باشد و نشاید کہ قافیہ بود و الا شایگان بودہ باشد
و این قافیہ ہم مردف بود و روی حرف را بود و مطلق بود و بار ردیف **باشد** ست
اور سزاوار ہے کہ بعد اوسکے رازار اور سازار کہے یعنی راز اور ساز کو لائے تا قافیہ
آزار و بازار و رازار و سازار ہو اور کلمہ آر سب جگہہ ردیف اور سچا ہے کہ یہی آر قافیہ ہو ورنہ
شایگان ہوگا اسواسطے کہ آر سب جگہہ ایک معنی پر ہے اور یہ قافیہ بھی مثل قافیہ
اول کے مردف ہے یعنی الف ساز اور باز مین ردف ہے او حرف را روی ہے
اور مطلق یعنی روی متحرک ہے اور ساتھہ ردیف کے ہے یعنی کلمہ آر سب جگہہ ردیف ہے
ہم و بار دیگر بعد ازان ہم شاید کہ چرازار و گیازار آورد تا قافیہ او با و را و سا و چرا و گیا
بودہ باشد و زار در آخر ہمہ ردیف بود و نشاید کہ قافیہ بود و الا در بعضی شایگان افتد
و این قافیہ مجرد بود و روی کہ حرف الف ست مقید بود و بار ردیف بر ین قیاس باید کرد
و دیگر مواضع **ست** اور پھر بعد اوسکے بھی سزاوار ہے کہ چرازار اور گیازار قافیہ
لائے چرازار یعنی جای چریدن اور گیازار مخفف گیاہ زار یعنی جای روئیدن گیاہ

تا قافیہ آ اور با اور را اور سا اور چرا اور گیا ہو اور زار سب جگہہ ردیف پڑے اور نچاہیے
کہ یہی زار قافیہ ہو ورنہ بعض جا شایگان واقع ہوگا یعنی جیسے چرازار اور گیازار ہے کہ زار
ان مین بیک معنی پڑے گا اور سازار و چرازار مین نہ پڑے گا کہ سازار مین از نکلتا ہے
اور چرازار مین زار اور یہ قافیہ آ اور با اور سا وغیرہ کا مجرد ہوگا یعنی بیروف و تاسیس اور
ردی کہ حرف الف ہے مقید ہوگا یعنی ساکن اور یہ قافیہ ردیف کے ساتھہ ہوگا کہ زار
ردیف ہے اور یہی قیاس کیا چاہیے اور مواضع مین ہم وبدانکہ ہر چند از بحثہای گذشتہ
معلوم شد کہ چون الفاظ قافیہ متحد باشد اختلاف معانی واجب بود تا قافیہ مکرر نباشد
اما باید کہ معلوم شد کہ آن اختلاف لازم نباشد کہ از جہت تعدد معانی تنہا بود بل شاید کہ
از جہت وجود معانی و عدمش باشد و در طرف وجود ہمچنانکہ بتعدد معانی مغایرت
حاصل آید در طرف عدم باختلاف تعلق بمعانی ہم مغایرت حاصل آید و اما اختلاف
کہ بسبب وجود معنی و عدمش باشد چنان بود کہ در لفظ یکبار بانفراد دال بود بر معنی و یکبار
بانفراد دال نبود بل جزوی باشد از کلمہ کہ آن دال بود مانند لفظ باز کہ بانفراد دال است
بر مرغی و چون جزوی باشد از لفظ بازار معنی سوق بانفراد دال نبود و معلوم ہو
کہ ہر چند بحثہای گذشتہ سے دریافت ہوا کہ جب الفاظ قافیہ متحد اور ایک ہون
اختلاف معانی کا واجب ہے جیسے عین ایک جگہہ بمعنی چشم اور ایک جگہہ بمعنی آفتاب
لیکن یہ بھی معلوم رہے کہ وہ اختلاف لازم نہین ہے کہ جہت تعدد معانی سے تنہا ہو
یعنی فقط یہی اختلاف نہین ہے کہ ایک لفظ کے دو معنی ہون بلکہ لائق ہے کہ وہ اختلاف
جہت وجود و عدم معانی سے ہو یعنی ایک جگہہ لفظ بامعنی ہو اور ایک جگہہ بیمعنی ہو اور
جیسے بامعنی ہونے مین درمیان تعدد معانی کے مغایرت حاصل ہو جاتی ہے ویسے ہی
بیمعنی ہونے مین بھی بسبب اختلاف تعلق بمعانی کے مغایرت حاصل ہو جاتی ہے
یعنی جزو لفظ کہ قافیہ ہوتا ہے بسبب تعلق کل لفظ بامعنی کے ہمدگر تعلق مین اختلاف
کھتا ہے مثال اسکی محقق علیہ الرحمہ نے خود لکھی ہے آتا جو اختلاف کہ بسبب وجود معنی اور عدم معنی کے
ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ لفظ مین ایکبار تنہا دلالت کرے معنی پر اور ایکبار

تنہا دلالت نکرے معنی پر خود بمعنی ہو بلکہ ایک جزو ہو کلمے سے کہ وہ کلمہ دال بو معنی پر مانند
لفظ باز کے کہ یہ باز تنہا دال ہے ایک مرغ شکاری پر اور جب یہی باز جزو ہو لفظ بازار کا بمعنی
سوق تنہا دال نہوگا معنی پر پس اس صورت مین باز ایک جگہہ بامعنی ہے اور ایک جگہہ بمعنی
ہم و اما اختلاف کہ بسبب تعدد معانی بود چنانکہ لفظ باز کہ بانفراد دال است بر مرغی دیگر بار
دال بود بر معنی معاودت چنانکہ گویند باز چنین کرد یعنی دیگر بار چنین کرد ست و اما اختلاف
کہ بسبب تعدد معانی کے ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جیسے لفظ باز بانفراد دال ہے
معانی متعددہ پر ایکبار دال ہے مرغ شکاری پر اور ایکبار دال ہے معنی معاودت پر جیسا کہ
کہتے ہین کہ باز چنین کرد یعنی دوسری بار ایسا کیا یہان باز دونون جگہہ بامعنی ہے بانفراد
ہم و اما اختلاف کہ بسبب اختلاف تعلق بود بمعانی مختلف در حال عدم دلالت بانفراد
چنین بود کہ بازار باشتراک مثلاً بسوق افتد و بر معنی دیگر لفظ بازار در ہر دو حالت یک حکم
نتواند بود ست و اما اختلاف کہ بسبب اختلاف تعلق بمعانی مختلف کے حالت عدم
دلالت مین بانفراد ہوتا ہے اوسکی صورت یہ ہے کہ جیسے بازار کہ بازار مین ملا ہوا معنی سوق
پر ہے اور اسیطرح بمعنی دیگر لفظ بازار یعنی جو اور معنی لفظ بازار کے ہین اسمین بھی یہی صورت ہے
چنانچہ غیاث اور سراج مین لکھا ہے کہ بازار بمعنی سود در معاملہ اور رونق روتار کی کی بھی
آگیا ہے پس دونون حالتون مین ایک حکم نہین ہو سکتا یعنی ایک بازار مین بمعنی سوق ہے
اور ایک بازار مین بمعنی رونق ہے اگرچہ دونون بازار بانفراد معنی نہین رکھتی مگر بجہت تعلق
بمعانی کے اختلاف انمین حاصل ہے ح زیر عبارت بمعنی دیگر لفظ بازار یہ ہے کہ دی بازیار
فتامل پس صورتین تین ٹھہرین ایک اختلاف بوجود معنی دوسری اختلاف بعدم معنی
بانفراد تیسرے اختلاف بوجود معنی و عدم معنی بانفراد ہم و مثال جامع این ہر سہ اختلاف
اگر لفظ گردون چہار بار ایراد کنند و قافیہ گردانند و ردایف و گردد و موضع بانفراد
دال بود یکے بمعنی حرف شرط و یکے بمعنی مرتبہ و موضع بانفراد دال نبود بل جزوے باشد از مجموع کلمہ و مجموع یکبار دال
بر جملہ بود و یکبار دال بود بر فلک این اختلافات مذکور حاصل شود و ایراد ہر چہار در قافیہ مقتضی تکرار نبود و ایراد اعظم
ست و مثال جامع ان تینون اختلافون کی اگر لفظ گردون کا چار بار ایراد کیا جاوے

قافیہ گر ہو اور ردون ردلیف اور گر دو جگہہ تنہا دال ہو معنی پر ایک جگہہ یعنی حرف شرط کہ
مخفف اگر ہے اور ایک جگہہ معنی جرب یعنی خارش اور دو جگہہ تنہا دال نہو معنی پر بلکہ ایک جزو ہو
مجموع کلمہ سے ایک مرتبہ دال مجملہ پر یعنی ارا بہ اور ایک مرتبہ دال فلک پر یہ اختلافات مذکور
حاصل ہون یعنی یہ تینون اختلاف حاصل ہون ایک یہ کہ گر معنی شرط اور گر معنی خارش
یہ اختلاف بوجود معنی ہوا دوم گر جو گردون مین ہی معنی ارا بہ اور گر جو گردون مین ہے
بمعنی فلک یہ اختلاف بعدم معنی ہوا کہ گر ان مین بانفراد معنی نہین رکھتا مگر تعلق ہے
اسکو الفاظ معنی دار سے سوم اختلاف بوجود و عدم معنی کہ ان دونون کے انضمام سے
حاصل ہوتا ہے اور وارد کرنا چارون کا قافیے مین مقتضی تکرار نہین ہے واللہ اعلم
جرب بفتحتین و بار موحدہ مرض خارش کشف اور منتخب اور بحر الجواہر اور صراح سے
کذا فی الغیاث گردون فلک دارا بہ کہ بہندی گاڑی گویند غیاث سے عجلہ بفتحتین آلتی
کہ آنرا گاو میکشد منتخب سے **مم مفصل دہم** در عیوب قوافی فارسی از انچہ در باب عیوب
قوافی شعر تازی گفتہ آمد عیوب قوافی شعر فارسی معلوم توان کرد بر قیاس گذشتہ اینجا
عیوب چہار قسم باشد **ست** فصل دوم عیوب قوافی فارسی مین جو کچھہ کہ مقدمہ
عیوب قوافی شعر تازی مین کہا گیا عیوب قوافی شعر فارسی بھی اونہین سے معلوم
کیا چاہیے یعنی وہی عیوب یہان بھی ہین اور موافق گذشتہ کے یہان عیوب کی
چار قسمین ہین **ص** قسم اول انچہ تعلق بردف داشتہ باشد و آن دو نوع بود اول اختلاف
حذو مثلا مَرد و دُرد و وُرد و اگر قافیہ مطلق بود چنانکہ دستہ و رستہ و پستہ عیب پوشیدہ
تر باشد **ست** قسم اول جو تعلق ردف سے رکھتی ہے اور وہ دو طرح پر ہے اول
اختلاف حذو کا یعنی حرکت ماقبل ردف کا اور ردف مین قید بھی شامل ہے جیسے کہ
مَرد اور دُرد اور وُرد اور ورد بمعنی وظیفہ ہے اور اگر قافیہ مطلق ہو یعنی متحرک جیسے کہ دستہ
اور رستہ اور پستہ ہے ان مین عیب یعنی اختلاف حذو پوشیدہ تر ہے کمال اسمعیل
کہتا ہے ؎ گر سوز دلم یکنفس آہستہ شود ✤ از درد دلم راہ نفس بستہ شود ✤ دریدہ
ازان آب ہمی گردانم ✤ تا ہر چہ بنقش تست آن شستہ شود ✤ **ص** دوم اختلاف ردف

و اختلاف بحروف متباعد المخرج ظاہر و قبیح بود و بآن سبب استعمالش کمتر اتفاق افتد
اما بحروف متقارب چنانکہ در دور و شور و شیر و شیر کہ بکار دارند و ہم قبیح باشد مگر در لغت کسانیکہ
ہر دو کلمہ بیک حرف گویند و جمع مردف و غیر مردف بحقیقت راجع بہین قسم باشد
دوسرا اختلاف حرف ردف کا عیب ہے اس مین اختلاف بحروف متباعد المخرج
عیب ظاہر اور قبیح تر ہے اور اسی سبب سے استعمال اونکا کمتر اتفاق پڑتا ہے لیکن
اختلاف بحروف متقارب جیسے کہ دور اور شور اور شیر بمعنی اسد اور شیر بمعنی لبن ہین ہیں
استعمال کرتے ہین مگر یہ بھی قبیح ہے اور دور مین واو معروف اور شور مین واو مجہول
اور شیر بمعنی اسد مین یای مجہول اور شیر بمعنی لبن مین یای معروف حقیقت مین
دو حرف ہین اور قریب المخرج ہین مگر جن لوگون کی زبان مین دونون کلمے بیک
حرف ہین یعنی واو و یای معروفہ اور مجہولہ کو ایک حرف جانتے ہین اونکے نزدیک
کچھہ عیب نہین اور جمع ہونا مردف اور غیر مردف کا بحقیقت راجع بہین قسم ہے یعنی
اختلاف ردف ہے اور عیب ظاہر ہے ہم قسم دوم آنچہ تعلق بردی داشتہ باشد
و آن چہار نوع است ت قسم دوسری عیوب قوافی فارسی کی وہ ہی جو تعلق حرف
روی سے رکھتی ہے اوسکی چار نوعین ہین م اختلاف توجیہ چنانکہ در اختر و عنصر و شاعر
و اگر را متحرک شود این عیب مرتفع گردد چہ آنجا حرکت ماقبل را توجیہ نبود بلکہ از حساب
قافیہ نبود بدانکہ در پارسی میان اختلاف بفتح و ضم و یا بفتح و کسر میان اختلاف بضم
و کسر آن مباینت نباشد کہ در تازی اعتبار میکنند و ہمہ را یک حکم باشد ت نوع
اول اختلاف توجیہ ہے جیساکہ اختر اور عنصر اور شاعر مین کہ اختر مین حرکت ماقبل
روی ساکن فتحہ اور عنصر مین ضمہ اور شاعر مین کسرہ ہے اور اگر حرف را ان تینون مین
متحرک ہو یہ عیب دور ہو جاوے اسواسطے کہ حرکت ماقبل حرف را توجیہ نرہے گی بلکہ حساب
قافیہ سے نہوگی اس صورت مین قافیہ فقط رای متحرک ٹھہری حرکت ماقبل اوسکی
داخل قافیہ نہوئی اور معلوم کرو کہ فارسی مین درمیان اختلاف بفتح و ضم یا بفتح
و کسر کی اور درمیان اختلاف بضم و کسر کے کچھہ فرق نہین ہے جیساکہ تازی مین اعتبار

کرتے ہین اور عمود اور حمید کا قافیہ لاتے ہین یہان پارسی مین سب کا ایک حکم ہے
ہم ب اختلاف حرف روی وہچنانکہ در روف گفتیم بحروف متباعد ظاہر تر و شنیع تر
باشد و بحروف متقارب پوشیدہ تر چنانچہ سُتو و چہار سو و مری و علی و گرگ و ترک
ست نوع دوسری اختلاف حرف روی کا عیب ہے اور جیسا کہ بیان روف مین
کہا ہے کہ بحروف متباعد المخرج اختلاف عیب ظاہر تر اور شنیع تر ہے اور اختلاف
بحروف متقارب پوشیدہ تر یہان بھی وہی صورت ہے جیسا سُتو بواو مجہولہ اور
چار سو بواو معروفہ اور مری بیاء مجہولہ اور علی بیاء معروفہ اور گرگ بکاف فارسی اور ترک
بکاف تازی مین کہ انکا عیب بسبب قریب المخرج ہونے کے بیکدیگر کمتر ہے اختلاف
متباعد المخرج سے سُتو بکسر اول و ثانی بواو مجہول رسیدہ طنبور کو کہتے ہین کہ
تین تار رکھتا ہو اور زر قلب روکش کو بھی کہتے ہین کہ اندرمس یا آہن ہو اور باہر نقرہ
یا طلا برہان سے اور مری بکسر اول و یاء تحتانی مجہول بروزن ہری بمعنی کوشیدن اور
برابری کردن ہے کسی سے قدر اور مرتبہ اور بزرگی مین بمعنی خصومت اور بکدل بودن
بدکرداری بھی ہے یہ ہے برہان سے ح چہ در سُتو و چار سو حرف روی مختلف است
کہ اول باو ثانی سین است و در مری را و در علی لام و در گرگ کاف فارسی و در ترک کاف
تازی تم کلامہ فقابل ہم ج اختلاف مجری و قبیح آن پوشیدہ نماند مگر کہ اختلاف وصل
باشد بدو حرف متقارب چنانکہ پسری در خطاب و دختری در نکرہ پس کثرت مختلف است
و شاید کہ بر بعضی مردم ملتبس گردد خاصہ کہ با ردیف بود ت نوع تیسری اختلاف مجری
یعنی حرکت روی کا اور قبیح اوسکا پوشیدہ نہین رہتا مگر جسوقت کہ اختلاف وصل ہو
ساتھہ دو حرف متقارب المخرج کے جیسا کہ پسری حالت خطاب مین یعنی پسر ہے تو
اور دختری حالت نکرہ مین پس کسر دو حرف را کا مختلف ہے ایک جگہہ معروف
اور ایک جگہہ مجہول اور دونون یاء معروف اور یاء مجہول قریب المخرج ہین شاید کہ
اس صورت مین یہ دونون حرف بعض مردم پر ملتبس ہون علی الخصوص جسوقت کہ ردیف
بھی ساتھہ اِن قافیون کے ہو ہم و اختلاف حرکت روی مفرد یا روی مضاعف چنانکہ

کوی یا دشاہ و پا دشاہ چہ در اول یکسر است در دوم مجہولہ است و ہمچنین چہ است
کژ و راست و کژ چہ اول مجہول است و دوم بضم و اما در حرف اول از روی مضاعف اختلافی
تصور نیفتد چہ آن حرکت مجہولہ باشد ہمیشہ ست نوع چوتھی اختلاف حرکت روی مفرد کا
یا روی مضاعف کا مثال اختلاف حرکت روی مفرد کی یہ ہے جیسا کہ کہی تو یا دشاہ اور پا دشاہ اسمیں
اول یعنی یا دشاہ مین دال یا دکی یکسر ہے اور دوم یعنی پا دشاہ مین دال پا دکی بحرکت مجہولہ ہے
یعنی حرکت ناتمام اور مثال اختلاف حرکت روی مضاعف کی یہ ہے چہ است کژ اور
راست و کژ کسواسطے کہ اول مین یعنی تا در راست اول مین حرکت ناتمام ہے اور دوسری
مین یعنی تا در راست ثانی پر ضمہ و آما حرف اول از روی مضاعف مین جیسے حرکت حرف
با ی بخیت اور رای ریخت اس مین تصور اختلاف کا نہین ہے اسواسطے کہ یہ حرکت
ہمیشہ مجہولہ ہوتی ہے ہم قسم سوم اختلاف وصل و عائش ہم بہ ہا ہمیشہ گفتہ آمدت قسم تیسرا صحیح قوافی فارسی کے اختلاف وصل کا ہے
حال اوسکا بھی اسی طرح ہے جیسا کہ کہا گیا یعنی حال اختلاف وصل کا سابق بیان کیا
کہ اختلاف اوسکا مقتضی از الت اصل تشابہ ہیچجا ہیچ ہم قسم چہارم اختلاف ردیف و
آن در حرکاتی و حروفی تواند بود کہ پوشیدہ ماند و الا بس قبیح باشد مثالش بستہ چون
در حالت خطاب گویند و بستہ چون نکرہ گویند تا حرف یا و شبیہ بیا مختلف باشند و حرکات
ما قبل ہمچنین و باقی عیوب ہم برین قیاس باید کرد کہ در عیوب قوافی تازی گفتہ آمدت
قسم چوتھی عیوب قوافی فارسی کے اختلاف ردیف کا ہے اور وہ اون حرکتون مین
اور اون حرفون مین ہو سکتا ہے کہ پوشیدہ رہے و الا نہایت قبیح ہے مثال اوسکی
جیسے بستہ حالت خطاب مین اور بستہ حالت نکرہ مین مین کہ حرف یا اور شبیہ بیا
مختلف ہین ایسی ردیف عیب دار ہے اور حال حرکات ما قبل کا اسیطرح ہے اور باقی
عیوب قوافی پارسی کو عیوب قوافی تازی پر قیاس کیا چاہیے ہم و بدانکہ در قوافی سجعہا
و مثنویہا و خانہای مربع و مسمط استقصای بسیار نکنند و استعمال بعضی عیوب روا دارند
و در قصاید قافیہ مصرع اول شاید کہ در دیگر ابیات قصیدہ مکرر شود و اما در مصرع دوم
نشاید اور معلوم ہو کہ سجع اور مثنوی اور خانہای مربع اور مسمط کے قافیون مین استقصا

یعنی تمام درگرفتن زیادہ ضرور نہین اور استعمال بعضے عیبون کا روا ہے اور قصائد مین قافیہ
مصرع اول کا چاہیے کہ اور ابیات مین مکرر لائین کہ اوسکو رد مطلع کہتے ہین اور وہ خارج
عیب ایطا ہے لیکن مصرع دوم مین نچاہیے ورنہ ایطا ہوگا استقصا تمام درگردن وبنہایت
چیزی رسیدن منتخب سے ہم وقد ما گفتہ اند کہ تکرار قافیہ در قطعہا و غزلہا بعد از شصت
و در قصائد بعد از چہار دہ بیت روا باشد آما بنزدیک محدثان مستعمل نیست و بعضی گفتہ اند کہ
اختلاف تصریف بنفی و اثبات مانند کن مکن مقتضی تکرار قافیہ نبا شد و این ہم مستعمل نیست
ت اور قدما نے کہا ہے کہ تکرار قافیے کی قطعون مین اور غزلون مین بعد ساٹھ بیت کے
اور قصیدون مین بعد چودہ بیتون کے روا ہے لیکن نزدیک متاخرین کے مستعمل نہین ہے
مگر بعض نے بعد بیس بیت کے لکھا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ اختلاف تصریف کا
بنفی و اثبات مانند کن مکن کے مقتضی تکرار قافیہ نہین ہے اور یہ بھی مستعمل نہین ہے ہم
این است انچہ خواستیم کہ درین مختصر ایراد کنیم از علم عروض و قوافی این دو لغت بر سبیل
ایجاز و باللہ التوفیق ت یہ ہے جو کچھ کہ چاہا ہمنے کہ اس مختصر مین ایراد کرین علم عروض
و قوافی تازی اور فارسی سے بر سبیل ایجاز و اختصار و باللہ التوفیق تمام شد

رباعی محقق علیہ الرحمہ

موجود بحق وجود اول باشد — باقی ہمہ موہوم و مخیل باشد
ہر چیز جزا و کہ آید اندر نظرت — نقشِ دو مین چشم احول باشد

تقریظ ہذا از نتیجۂ افکار جناب فخر شعرای زمان رشک اہل جہان نثار نے نظیر
جناب مرحمت الدولہ بہار الملک سید محمد غضنفر علیخانصاحب بہادر صولت جنگ
متخلص بحکیم ابن جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک جناب منشی سید مظفر علیخانصاحب
بہادر بہادر جنگ متخلص بہ اسیر مصنف کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرخروئی قلم اوس ثنا ہنشاہ کی نگارش حمد ہی ہی کہ جسنے تاجداران گلشن کو چتر سحاب سے سرفراز کیا
اور رنگینی رقم اوس جہان پناہ کی آرائش ثنا سی ہی کہ جسنے تخت نشینان چمن کو کشور خرمی و شگفتگی مین
دست تصرف دیا **مثنوی طغرا** فضائی لامکانی بارگاہش ٭ ہجوم بی نیازیہا سپاہش ٭ زدہ
بر بام وحدت کوس شاہی ٭ مطیع اوست از مہ تا بماہی ٭ بہارستان لطفش ہیچمدان ست ٭
خس آن سبزی نہ آسمان ست اور درود نامحدود خاتم انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ
جب تک مقربان درگاہ صمدیت سے اونکی ادنے ترین دربان در کی اجازت نپائی اوسکی بارگاہ
تقدس مین جانے کی جرأت نپائی مخمس کہ حضرت اسیر نے ایک شعر اوستاد پر مصرعونسی زینت دی ہی
نہایت مطبع ازمائی کی ہی مخمس حق ہے یہ حق معرفت نور حق مین بات ٭ افضل ہی ہر نبی سی تو ای فخر کائنات
آتش حیات شمع ہی پروانے کو ممات ٭ موسیٰ زہوش رفت بیک پرتو صفات تو عین ذات
مینگری در تجلی او صفات انجم لمعات اوس منبر نشین محفل غدیر خم پر کہ جسنے اپنے گوش حق نیوش سے
کلمۂ بخ بخ لک یا علی زبان اغیار سے سنا اور بزم عام مین فقرۂ سلونی قبل ان تفقدونی خود زبان
معجز بیان سے کہا ہمنام خدا علی مرتضیٰ ملا محمد باقر مجلسی نے خوب کہا کہ علی بندہ ایست متصف بصفات
خدا **رباعی ظہوری** سلطان رسل کہ جملہ را تاج سر ست ٭ قانون بقا طفیل او نغمہ در ست ٭
در چار حد از شعبگی او زدہ دم ٭ ہر کس زدہ دوازدہ مقامش خبر ست ٭ اما بعد ارباب نظر اور اصحاب ہنر
صرافان رستۂ بازار معانی کامل عیاران معیار سخندانی کہ جن لوگون نے ماہ و سال جسم کو مثل ہلال
گھٹایا ہے تب فلک کمال پر مثل بدر جلوہ فرمایا ہی شام کو ساتھہ آفتاب کے برای مطالعہ شمسیہ اگر بیٹھی
ہین تو صبح کو زیر آسمان تفکر سے نکلی ہین مژدہ ہو کہ کتاب **معیار الاشعار** فن اوزان قوافی مین

مستند شعرای روزگار تصنیف جناب نقدس مآب عمدۃ المحققین زبدۃ المدققین حاوی العلوم العقلیہ
والنقلیہ ہادی السبل الشرعیہ اسوۂ فضلاء فخام قدوۂ علماء اعلام صاحب القوۃ القدسیہ مالک الملکات
الملکیہ مستند الحکماء والمتکلمین سلطان العلماء والمجتہدین مجمع العلوم المعقول والمنقول مستنبط الفروع
من الاصول مقتدی الفقہاء من الآفاق المتمکن علی وسادۃ الاجتہاد بالاستحقاق عالم کامل فخر اماجد
وفاضل ماہ فلک علوم کامشمس بین النجوم علامۂ عصر وحید دہر جناب شیخ نصیر الدین محقق طوسی
طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ کی کہ ہر حرف اوسکا گوہر شاہوار ہے اور ہر لفظ اوسکا دُر معانی درکنار ہے
سطحی سرو سطور سنگینی نزاکت سے سرسبز ہین نہادہ ہین اور گلہای سیراب معانی شاخسار لطافت
پر دامن ارواں بوقلمون کشادہ ہین ہر نقطہ اوسکا ایک قفل ناپیدا کلید ہے اور ہر حرف اوسکا نہ
بید ہوشنید ہے عجب دریا ہے کہ ہزارون انہار سطور اوس مین روان ہین اور صدہا صدف لفظ درۂ التاج
معانی درکنار اوس مین نہان ہین جب سے کہ بانی علم نے اس علم کو ایجاد کیا ہے ایسا رسالہ نہ کوئی لکھیگا
نہ کسینے لکھا ہے بسبب اس کتاب کے یہ علم صاحب جان ہے شاید کہ آب مداد مین شرکت آب حیوان کے
اگر ایک گوہر معنی اسکا دست فہم مین بھزار جد وجہد آجائے رشتۂ علوم مین کوئی عقدہ لاحل ایسا کہ جسکا
انکشاف محال ہو پھر نہ یہ میزان عقل مین اتنی تاب نوان نہین کہ وزن مراتب کرسکے اور زبان
ناطقہ مردم مین اتنی قدرت نہین کہ ذرا بھی دم مارسکے اکثر صاحب چمنستان تحقیق ہین اگر گل صحت
مضامین بطور خود ہاتھ مین لائی ہین رنگہای طبع نو بنود کھائے ہین مگر اصل ہیں۔ وتو پا بیقصد
کرسے ہوئے ہین سیر راہ راست سے پھرے ہوئے ہین بسط قابض جان تحقیق ہے اور حل محلل روح
تدقیق ہے کہ کھولنا بند کرنا ہے اور ظاہر کرنا اور چھپانا ہے کسینے اعتراض بیجا کیے ہین اور کسینے جواب نازیبا
دیے ہین اور کیونکر نہو بسبب نایابی نسخ خدا جانے کیا کا کیا پڑا گیا یہ اور باعث خرابی ہوا جو لوگ
اونسے بھی کم پایہ تھے اوسکو غنیمت جانکر پڑھانے لگے شاگرد دونپر اوستادی جتانے لگے کج طبع
مان گئے راست طبع کجی اونکی پہچان گئے گہر مضمون صحیح کسیطرح نہ ہاتھ آتا تھا غواص فکر ہر مرتبہ
صدف کی جگہہ خذف پاتا تھا **شعر** جودت طبع کو اسجا مین عیان کرتا ہون مشکل ہر حرف
جو غم سے تھے بیان کرتا ہون بسبب عدم نظر صاحب فہم کامل کے حال حروف تباہ تھا
کثرت ماتم سے زیب بدن جامۂ سیاہ تھا جو شنجرف سے لکھا ہوا تھا آبخون مین آپ ڈوبا ہوا تھا

الف تیرہ آہ کیصورت بلند تھا حیرت سے دیک شکل پر کھڑا رہنا پسند تھا نہ سر پر کلاہ مدنہ نعلین نقطہ زیر پا کی
کیا بیان ہو کہ حالت کیا تھی بسبب اسکے کہ نہایت بار غم اوٹھایا تھا پشت پا بار طاقت تھی قوت نامیہ
معدوم تخنۂ لحد کیصورت تھی صورت راستی کب نظر آتی تھی جتنا نقطہ سنبھالتا تھا وہ اور جھکی جاتی تھی پیدہ کا
تمہ غم نقطہ ہی بھرا تھا اشتیاق عالم مین مانند دل تڑپ رہا تھا پشت دال بھی بار غم سے غم ہو کر بے تاب و
توان تھی سب سے دوھرا بڑھکر ناتوانی مین مشہور جہان تھی رے سر پیش تھی نشتر فروش سینہ
خویش تھی چونکہ فوج غم سے لڑائی ہوئی تھی سر زار پر گولی نقطے کی لگی تھی اسقدر ہجوم الم سے جنون مین
تلا تھا کہ سین نے دامن اپنا دانتون سے پکڑ لیا تھا کہ نشتر سم اسقدر تیز ہوا تھا کہ دامن شین
کے اوس پار ہو گیا تھا اللہ اکبر کیا گرم شیون تھا کہ آب چشم سے صاد تر دامن تھا چونکہ جھکا
تند باد غم کا چلا تھا الف کا تنکا چشم طاہرین پڑ گیا تھا عین کو اسقدر زندگی سے نفرت
تھی جو کوئی لفظ عین کو اولٹ کر لکھتا تھا عین ہر عین عنایت تھی حرف غم سر غم تھا
مثل الف افسر اہل غم والم تھا کاف وفا ملکر شکل کف ہوئی تھی کف کشادہ سائل اہل
بصیرت ہو کر کوچہ ہای اوراق کتاب مین پھر رہی تھی چونکہ دستور جہان ہے کہ ہر جای قدر و منزلت
ظاہری پسند اہل زمان ہے سب قاف چاہتے تھے کہ اگر قدرت پائین اور کتابون مین نکلکر چلے جائین
حرف لام و میم الف مین آگئی تھی نیزہ غم سینے پر کہا گئی تھی نون کو پابند جنون کہون یا ماہی دریای
خون کہون اور ہا جہان ملجاتی تھی صورت وہ کہ کلمہ تاسف و تحسر کی دکھلاتی تھی جس کسینے
آنکھ لڑائی تھی چشم ہا دیدہ نقطہ سے خالی پائی تھی یا بڑی خبر سستی و مایوسی دیتی تھی برابر
انگڑائیان لیتی تھی سب حرف صرف ماتم تھے بسبب اسکے کہ کوئی عالی فہم نہ ملتا تھا بتلای غم و
الم تھی الغرض دبستان باصفا اور آشنایان صادق الولا خدمت بابرکت جناب استاد الکل
صاحب رای صائب تنک انوری و صائب گوش مردم جب ہی خلق ہوئی ہین ایسے اشعار اور مضامین
آبدار نہین سنے ہین زبان فی وجود دونون لبونکو واسطے نکلنے کلمات کے ملایا ہی گویا صحت الفاظ و مضامین
کے واسطے معجون مرکب کو بنایا ہی سفیدی سحر جو مشہور ہے بیاض مین السطور دیوان بلاغت
بنیان سے فیضیاب ہی اور سیاہی شب جو زبان زد نزدیک و دور ہے سیاہی سطور پر نور کلام فصاحت
توامان سے باآب و تاب ہی بیشی انوار و دوائر پر کمی روشنی مہر دلیل ساطع ہی کثرت فروغ نقطہ پر

قلت تجلی انجم برہان قاطع ہی شعر بہار یہ انکا اگر برگ خشک خزان دیدہ پر لکھا جاوی برنگ برگہاے
اشجار فصل بہار بلکہ بڑھکر سبزی آئی دور ہر جگہہ باطل ہی مگر انکی غزل مین اور تسلسل سب جگہہ لاطائل
مگر انکے قصیدہ ہاے مسلسل مین زور گوی اسدرجہ کہ جب تک سنگ سے شرر نکلکر چمکی ایک دفتر ہوجاے
اور دم اندر جاکر جب تک باہر آئی ایک کتاب درالوجود زیب تصنیف پائی اجمال اونکا اگر چاہی سو سمندر کو
ایک قطرہ مین لائی اور تفصیل اونکی اگر اجازت پائی ایک ذرہ سے سو آفتاب عالمتاب چمکائی زبان شیرین
انکی اگر چاہتی فرہاد و شیرین مین تلخی درمیان بیچ آتی رنگینی اشعار بڑھکر شفق آسمان ہوئی ہے اور
روشنی فکر چمک کر صیقل مخجل ماہ تابان ہوئی ہے زمین شعر آسمان ہی یہ تعلی اور کہین کہان سے
اشعار صاف اور عام فہم ایسے کہ اگر منظور ہو کہ سنا مین اونکے کلے ہوئے زبان سے فقط جنبش لب سے سامعین
سمجھ جائین عربی فارسی اردو سب مین تصنیف ہی ہر علم مین ایک نئی صورت کی تالیف ہے تعداد
کتب مصنفہ و مولفہ تقریظ دیوان مطبوعہ مطبع ہذا سے عیان ہی کیا حاجت بیان ہے صدہا امیر غریب
فیضیاب کلام ہین شاگرد ایسے نیکنام ہین اشعار یہی ہین مہ آسمان سخن ✻ انہین سے ہو روشن جہان
سخن ✻ سخن اسقدر ہے سلاست کے ساتھہ ✻ مبدل ہو لکنت طلاقت کے ساتھہ ✻ بلند اسقدر بیگمان
ہوگئی زمین شعر کی آسمان ہوگئی ✻ کہاتی ہی روشن بیانی اثر ✻ کہین شام مونہہ سے تو نکلی سحر ✻ سنا مین اگر کند عقلونکو آج
بنجر تیز فہمی نہو کچھہ علاج ✻ یہ کہتی ہین سب آشنائی سخن ✻ خدائی سخن ہین خدائی سخن ✻ مقابل ہو
انکا نہ کیونکر ذلیل ✻ کہ ہی یہ کتاب اوسپہ قاطع دلیل ✻ اوستاد امثال ظہوری و ظہیر جناب ملک الشعرا
تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علیخان صاحب بہادر بہادر جنگ المتخلص بہ اسیر مدظلہ القدیر
ہین آئی اور حرف التجا زبان پر لائے جناب موصوف نے رای بجا اونکی منظور کی یہ کتاب شرح معیار
سے ای وحی سب سے اثر پر کامل عیار تصنیف فرماکر پیش نزدیک و دور کی اکثر عروضیونکا امتحان تمام کیا
ہر پیچہ کو خام کیا کیا عقل آرائیان فرمائی ہین خطائین جو قائم کی گئین تھین اوٹھائی ہین سبحان اللہ
ثم سبحان اللہ کتاب کیا ہے قدرت خدا جلوہ نما ہے بہت سے شخص پڑھکر فیضیاب ہوئے زمرہ اہل علم
عروض مین انتخاب ہوئے شہرہ اس شرح کا مثل متن جابجا ہوا جسکو ذرا بھی ذوق تھا بدل و جان
مشتاق اسکا ہوا چنانچہ جناب عالی ہمم والا کرم منشی والاشان مشہور جہان و جہانیان صاحب جود و
سخا دستگیر بیچارہ نشین چارہ باش ہمت و مروت جناب منشی نول کشور صاحب لازالت بحار دولتہ

ل سرالازمنہ والدہور ظلہ ظلیل ہو عدوہ ذلیل کہ یگانۂ آفاق ہین ہر علم کی کتاب کے مشتاق ہین
یکروز جناب منشی صاحب کے دولتخانے پر تشریف لائے اور یہ کتاب اون سے لیکر اپنے مکان
پر آئے اہل مطبع کو حکم چھاپنے کا دیا مشتاقان علم پر نہایت احسان کیا تعریف خط و کاغذ و قلم
و سیاہی بیرون از طاقت بشر ہے صحت اسکی اگر پوچھیے کتاب پیش نظر ہے ؎ باعی ظہوری
خطش نگذاشت جنبیا چینی ٭ ہر نقطۂ آن نافہ مشک آگینی ٭ بر قطع برخش زتار و پود نگہ ست
میگشت و گرنہ خط پرستی دینی ٭ امید علمارا علام اور فضلا کرام بصران عجائب جہان سامعان
کلام ماد راہل زمان سے یہ ہے کہ اس کتاب کو بنظر انصاف دیکھا فیضیاب ہون اور دعای خیر مصنف
مین متوجہ درگاہ رب الارباب ہون اغلاط کتابت کاتب پر نظر نہین اوس مین اعتراض کس کا
گذر نہین الا بس باقی ہوس ؎ شعر پہنچا ہے زمین سے آسمان تک ٭ بس کلک حکیم اب کہان تک تمام

قطعات تاریخ

ازنتیجۂ افکار جناب شاعر عدیم النظیر مرحمت الدولہ بہار الملک سید محمد غضنفر علیخانصاحب
بہادر صولت جنگ المتخلص بحکیم خلف اکبر و شاگرد جناب منشی
مظفر علیخانصاحب اسیر مصنف کتاب

طلای است بی شبہ کامل عیار ٭ کہ شد بعد میزان افکار طبع
اگر سال تاریخ خواہی حکیم ٭ بگوشد عجب شرح معیار طبع

ازنتیجۂ افکار جناب افضل الدولہ مظفر الملک جناب سید افضل علیخانصاحب بہادر
شوکت جنگ متخلص بہ فضل خلف اصغر و شاگرد جناب منشی صاحب مصنف کتاب

عجب یہ شرح ہی معیار کی صحیح صحیح ٭ ورق یہ منتخب روزگار خوب چھپی
خردنی طبع کی تاریخ یون کہی افضل ٭ مطالب زر کامل عیار خوب چھپی

ازنتیجۂ افکار شاعر بی بدل جناب فکر عالیہ پادشاہ جلیصاحب تخلص بہ غالی شاگرد حضرت اسیر

اولین شرح شرح میزان بود
بعد ازان این کتاب شد تیار
عقل تاریخ او بہ من عنالی
گفت شرح مکرر معیار

از متجبہ افکار جناب منشی سید فضل رسول خانصاحب بہادر متخلص بہ واسطی شاگرد حضرت اسیر مصنف کتاب تعلقہ دار جلال پور وغیرہ رئیس قصبہ سندیلہ خیر خواہ سرکار

واہ کیا لکھی گئی اسپے کتاب
حل ہوئی مشکل مسائل سر بسر
واسطے تاریخ اوسکی کلک نے
یون رقم کی شرح ہندی مختصر

از جناب میرزا آغا حید رصاحب افسون متخلص شاگرد جناب منشی مظفر علیصاحب اسیر مس شہر لکھنو

اوستاد نے کیا کتاب لکھے
جو سطر ہے میل چشم بد ہے
تاریخ کہی یہہ اوسکی مینے
افسون یہہ شرح مستند ہے

از متجبہ افکار شاعر نکتہ جناب شیخ رضا حسین صاحب متخلص برضا شاگرد جناب تدبیر الدولہ منشی مظفر علیخانصاحب اسیر مصنف کتاب

زرکامل عیار شد مطبوع
آنکہ میزان برای اشعارست
فکر تاریخ چون رضا کردم
گفت ہاتف کہ شرح معیارست

قطعہ تاریخ از فکر شاعر ذی شعور جناب شیخ ظہور حسین صاحب متخلص بہ ظہور خلف منشی علیم اللہ صاحب شاگرد جناب منشی صاحب مصنف کتاب

ہمسر تیر فلک کلک جناب اسیر
ہست زپیکان او سینہ حاسد فگار
کرد چو فکر بلیغ از سر فضل و کمال
کرد بہر فقرہ اش سلک ثریا نثار
از پی تاریخ طبع خوب رقم زد ظہور
سکہ نو شد روان از زر کامل عیار

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ ترجمہ معیار الاشعار مسمی بہ زرکامل عیار مطبع نامی منشی نول کشور مین بمقام لکھنؤ بماہ اگست سنہ ۱۸۷۲ع مطابق ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۹ ہجری طبع ہوکر شایع ہوا فقط

غلط نامۂ کتاب کامل عیار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۴	بوزدن	بوزن
ایضاً	۱۵	ن	ان
۷	۱۵	زعم	رغم
۷	۱۹	ست	دست
۹	۲	برمطلب	برسرمطلب
۱۴	۱۳	رد	روی
۱۷	۸	تبکلف	بکلفت
۲۰	۲۳	فقرات	نقرات
۲۱	۶	ناخن زدن	کہ ناخن زدن
ایضاً	۱۱	موسیقی	موسقی
۲۴	۳	دوہر	دو
ایضاً	۸	مقصود از حرکت مقصود	مصوت مقصود
۲۶	۲۰	گویا	کویا
۲۷	۳	تدن	مین
۲۸	۱۰	مین	مین
۳۱	۷	ہو	ہو
ایضاً	ایضاً	اصلی	اصل
۳۴	۲۲	موفقت	بموافقت
۳۵	۷	ہی	مین
۴۳	۲	حرف	صرف
ایضاً	۲۳	سکن	مسکن
۲۶	۲	مدراک	مدارک
ایضاً	۸	من	متن
ایضاً	۱۸	ور	اور
۴۷	۵	خوشا	خوشا
۵۴	۱	جز	جزء

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۵	۱	ان مفاعی	ان مفاعلتن
۶۰	۳	اوچاچا	اوچاچا
۶۱	۲۱	مرا	مرا
ایضاً	۲۳	گسن	گسن
۶۲	۱۸	اگر	اگرچہ
۶۹	۱۱	تبا	تبتاہم
۷۰	۵	مثمن	مثمن مین
۷۴	۱	ہی ہیہ	ہیہ ہی
ایضاً	۷	بازیادہ	یازدہ
۸۲	۲۲	لو	کو
۸۴	۵	نہین	تین
۸۹	۱۴	مفاعیلان	مفاعلان
۹۳	۱۲	اٹھائیس	اڑتیس
۹۵	۱۵	تازی	تازی مین
۱۰۲	۹	ہین	اوہین
۱۰۸	۴	گیا	کہا
۱۰۹	۱	مفاعیلات	مفاعیلاتست
۱۱۰	۹	را	راکہ
۱۱۳	۷	ثانی	ثانی مین
ایضاً	۹	تجرید	تجرید
ایضاً	۱۱	غرودا	غرورا
۱۱۴	۱۲	فاقت	فاقت
۱۱۶	۱	ثا	ثانی
ایضاً	۴	ایراد	دراید
ایضاً	۹	اوبعد مفاعیلن	
ایضاً	۱۵	گذرانم	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۶	۱۵	گذرانی	گذارانی
۱۱۷	۳	خالی	خانی
۱۱۸	۷	نمرا	نمران
ایضاً	۱۶	رہبر	ہررہو
ایضاً	۱۸	رہبر	رہبری
ایضاً	۱۹	دب	رب
۱۱۹	۱	اغارا	غارا
ایضاً	۱۶	فارسی	فارسیتین
ایضاً	۱۷	بجور	بجور
۱۲۰	۳	زن	زدن
۱۲۱	۱	مفاعلات	مفاعیلان
۱۲۲	۱۱	شوار	شغوار
۱۲۹	۱۳	جن مین	جس مین
۱۳۱	۲	کسکی	کسکی ہین
۱۳۲	۱۶	احمد مضمر	یا احمد مضمر
ایضاً	۱۸	عروض سالم	وجزو سالم
۱۳۳	۳	متفاعلن	متفاعلاتن
ایضاً	۷	یعنی	یعنی فعلن
۱۳۶	۲۲	مثمن	مثمن مطلق
۱۳۸	۵	ساکن	ساکن
ایضاً	ایضاً	چاہین	چاہین
ایضاً	۱۳	ساکن	ساکن ثانی
ایضاً	۱۴	الا	اور
ایضاً	۲۱	فعلان	فعولن
۱۳۹	۱۵	ہاستی	ہستی
۱۴۰	۴	اند	

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۰	۹	واگر	والا	۱۹۴	۷	ببر	بر	۲۴۸	۲۱	جایز	ناجائز
ایضاً	ایضاً	بھری	نہ بھری	۱۹۵	۱۴	فاعلاتن	فعلاتن	بقیہ حاشیہ ۲۵۰	۱۹	بدل	کہ بدل
ایضاً	۱۸	حقیقت	حقیقت میں	ایضاً	۲۱	تبکلیف	تبکلف	ایضاً	۱۷	ران	اِن
۱۴۱	۴۰	نسیمیں	نسیمیں	۲۰۲	۴	ازین	زرین	۲۵۲	۱۱	عروض میاں	خفتہ ہائے
۱۴۹	۲	عروض	عروض صاحب	۲۰۸	۱۳	زہر	زہر	۲۵۳	۱۹		
ایضاً	۱۷	ہمین	ہمی	۲۰۹	۶	محمیول	مجہول	۲۵۵	۲	اشتباہ	اشتباہ
۱۵۳	۶	اوس	اس	ایضاً	۵	مخدوف	مخذوف و مقطوع	۲۶۱	۱۱	حاجت	حاجب
ایضاً	۱۲	مرقومہ	مرقومہ	۲۱۲	۷	مبعنی	معنی	۲۶۲	۲	یاکہیں	ناکہیں
ایضاً	۲۱	مفاعیلن	مفاعیلن	ایضاً	۹	وما	فاما	ایضاً	۱۳	بدخیل	تعلق خیل
ایضاً	۲۲	مفعولن	فعولن	ایضاً	۱۳	مبوزن	بموزن	۲۶۵	۱۹	وادویا	دادویا
۱۵۸	۱۳	وآوارہ	آوارہ	۲۱۹	۴	تہ ہی	ہی	۲۶۹	۵	جسد	جسد
ایضاً	۱۴	ومفعولن	مفعولن	۲۲۱	۲۱	ن	تا بہ	۲۷۰	۲۰	خاج	خاج ہے
۱۵۹	۱۸	گفتہ اند	گفتہ اند	۲۲۲	۱۹	اوس	از وی	۲۷۱	۲۱	اوس	اِن
۱۶۰	۲۰	ندارا	نداشتہ	۲۲۴	۱	بھوا	ہوا	۲۷۶	۲۳	لائق	لائق نہیں ہے
۱۶۱	۱۹	ست	سب	ایضاً	۶	قسم	قسم	۲۷۹	۲۳	یعنی	سے
ایضاً	۲۰	سالم ہی	سالم ہی	۲۲۴	۳	بعضی	یعنی	۲۸۱	۲۲	ہیں	ہیں
۱۶۲	۱۲	تمیدا	تمیدا	ایضاً	۵	سبیدہ	سبیدا	ایضاً	۲۲	معترضہ	معنی بیجا
ایضاً	۲۱	بدولب	بدولب	ایضاً	۱۸	تہ زدہ	زیادہ	۲۸۲	۱	کہ	کہ بیدا کا نہ
۱۶۲	۲۱	یعنی کہ	یعنی فعولن	ایضاً	۲۱	تا بہ	باتا یعنی	۲۸۵	۹	ہم	ہم کہ ایسے
۱۷۵	۲۱	تقطیع	بقطع	۲۲۵	۲۱	کہ	کہ بیدا	۲۸۶	۴	مقرر دہ	مقرر دہ
۱۸۷	۲۲	فاعلان	فاعلن	۲۲۶	۱۳			ایضاً	۱۶	مقیدات	مقید
ایضاً	۲۳	فراغ	فروغ	۲۲۹	۱۲	بلکہ	بلک	ایضاً	ایضاً		
۱۸۹	۲۳	فعولن	مفعولن	۲۲۸	۱۲	کہ وہ	کہ جو تو	۲۸۸	۱۰	دو	مرد
۱۹۰	۵	مفعولن	مفعولن	۲۳۱	۵	کا	کی	۲۸۹	۲۲	جورد	بود
۱۹۲	۱۰	بسنجال	بسنجی	۲۴۶	۲۲	خالی		۲۹۲	۱۱	ظاہرا	ظاہر
ایضاً	۲۱	سن نقع	مس نقص	۲۴۸	۱	وشعر کہ		۲۹۶	۷	شد	باشد
۱۹۳	۲	معرن	معرن	ایضاً	۳	پسندیدہ	ناپسندیدہ	۲۹۸	۲۳	بہ	نہ
ایضاً	۵	مستفعلن	مستفعلن	ایضاً	۱۳	جا بلی	جا بلی ہیں	۳۰۰	۱۴	بمعنی	اور بمعنے